

سالانہ رپورٹ  
2011-12ء

# کارکردگی کا جائزہ

## ہمارا مشن

زری اور مالی استحکام کو فروغ دینا اور ایک مضبوط و متحرک مالی نظام کے قیام کے لیے فضا سازگار بنانا تاکہ پاکستان میں پائیدار اور مساویانہ معاشی نمو اور خوشحالی کا ہدف حاصل ہو سکے۔

## ہمارا نصب العین

اسٹیٹ بینک کو ایک جدید اور متحرک، بلند پیشہ ورانہ معیار کا حامل مرکزی بینک بنانا جو پاکستان کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے لیے پائیدار بنیاد پر با مقصد کردار ادا کرنے کی تمام تر صلاحیتوں سے آراستہ ہو۔



بینک دولت پاکستان

## ترجمہ ٹیم

نگراں

سہیل انجم

suhail.anjum@sbp.org.pk

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ عطا کریم

نجیب اقبال صدیقی

shujat.ali@sbp.org.pk

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

alia8@sbp.org.pk

najeeb.iqbal@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش

ذیشان سلیمان

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

## ترتیب

i	گورنر کا پیغام
1	بینک دولت پاکستان کا تنظیمی ڈھانچہ
	بینک دولت پاکستان کے دور رس مقاصد
9	1 نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام
9	1.1 زرعی پالیسی کی تشکیل
9	1.2 شعبہ زرعی پالیسی
10	1.3 شعبہ تحقیق
11	1.4 شعبہ معاشی پالیسی جائزہ
12	1.5 شعبہ شماریات و ڈیٹا ویز ہاؤس (ایس اینڈ ڈی بلیو ایچ ڈی)
13	1.6 لائبریری خدمات
15	2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع
15	2.1 شعبہ انفراسٹرکچر، ہاؤسنگ و ایس ایم ای مالیات
15	2.1.1 چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای)
15	2.1.2 مکاناتی مالکاری کی منڈی
16	2.1.3 انفراسٹرکچر مالی مارکیٹ
17	2.1.4 اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتیں
17	2.1.4.1 برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس)
17	2.1.4.2 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)
17	2.1.4.3 دیگر مالکاری سہولتیں
18	2.2 شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری
18	2.2.1 زرعی مالکاری
19	2.2.1.1 زرعی قرضہ کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات
19	2.2.2 خرد مالکاری
21	2.2.2.1 پروگرام اقدامات
25	3 مالی شعبے کی صحت
	3.1 بینکاری نگرانی گروپ
25	3.1.1 شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام)

25	3.1.2	ترقیاتی مالی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کے (برمقام) معائنے کا شعبہ
26	3.1.3	شعبہ فاصلاتی نگرانی اور عمل درآمد (اولیس ای ڈی)
27	3.2	بینکاری پالیسی اور ضوابط گروپ
27	3.2.1	شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط
29	3.2.2	بینکاری نگرانی
31	3.2.3	اسلامی بینکاری
32	3.2.4	تحفظ صارفین

35	4	شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام
35	4.1	بازار قرض
38	4.2	زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام
39	4.3	م س 12ء کے دوران زرمبادلہ کی پالیسی میں تبدیلیاں
39	4.4	مبادلہ کمپنیاں (ای سی)
39	4.5	پاکستان ریجی ٹنس انی شیے ٹو (PRI)
41	4.6	خطرے کا انتظام اور عملدرآمد
42	4.7	ٹریڈری آپریشنز

43	5	ادائیگی و چھتائی کا نظام
43	5.1	عمومی جائزہ
44	5.2	بڑی مقدار کی ادائیگی کا نظام (بروقت مجموعی چھتائی کا نظام)
44	5.3	خردہ ادائیگی کا نظام
44	5.4	برقی بینکاری اور اس کی ہیئت ترکیبی
45	5.4.1	اے ٹی ایم
45	5.4.2	ریٹل ٹائم آن لائن برانچیں
45	5.4.3	پوائنٹ آف سیل
46	5.4.4	انٹرنیٹ بینکاری
46	5.4.5	موبائل بینکاری
46	5.3.6	ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری
46	5.4.7	پلاسٹک کارڈ (ڈیبٹ/کریڈٹ) کی تعداد
46	5.5	اختتامیہ



## بینک دولت پاکستان کی انتظامی حکمت عملی

47	انسانی وسائل کی ترقی	6
47	6.1 عمومی جائزہ	
47	6.2 ایچ آر کا خاکہ	
47	6.3 کارکردگی کی پیمائش اور بہتری کا سسٹم (پی ایم آئی ایس)	
48	6.4 مشاہرے اور فوائد کا انتظام	
48	6.5 ملازمین کے ساتھ تعلقات (سی بی اے کے معاملات)	
49	6.6 تربیت و پرداخت	
49	6.7 بھرتی	

51	اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں پیش رفت	7
51	7.1 عمومی جائزہ	
51	7.2 بینکاری اور کرنسی سے متعلق عالمی مسائل کا حل	
51	7.3 اوریکل ای آر پی اور ڈیٹا ویز ہاؤس	
52	7.4 انفراسٹرکچر	

## بینک دولت پاکستان کے ذیلی ادارے

53	ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)	8
59	میشل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (باف)	9
59	9.1 عمومی جائزہ	
60	9.2 مالی سال 12ء کا بزنس پلان	
60	9.3 مالی سال 12ء کے دوران باف میں تربیت	
60	9.3.1 اسٹیٹ بینک	
61	9.3.2 ایس بی پی بی ایس سی (بینک)	
61	9.3.3 پی ٹی اے پی کے تحت بین الاقوامی تربیتی پروگرام	
61	9.3.4 تربیتی پروگرام برائے افغانستان	
61	9.4 سرٹیفیکیشن کورسز	
61	9.4.1 اسلامک بینکنگ سرٹیفکیٹ پروگرام	
62	9.4.2 مائیکروفنانس گراس روٹ لیول ٹریننگ پروگرام	
62	9.4.3 ایس ایم ای فنانس گراس روٹ کلسٹر ٹریننگ پروگرام	
62	9.4.4 بیرونی تعاون سے ہونے والے تربیتی پروگرام اور سرگرمیاں	

62	9.4.5	نئے اقدامات: توثیق اور دور رس شراکت
62	9.4.6	قیادت کی تیاری کا پروگرام
63	9.4.7	آئی بی اے کراچی کے ساتھ تحریری و زبانی ابلاغ کی مہارتوں کا پروگرام--
		نئے اقدامات
63	9.4.8	پاک چائنا انوٹمنٹ کمپنی کے لیے ضوابطی ڈھانچہ اور منصوبہ جاتی مالکاری
63	9.4.9	اسلامی کاروبار پر بین الاقوامی کانفرنس
63	9.4.10	”سارک خطے میں زری پالیسی کا ڈھانچہ“ پر سارک فنانس مذاکرہ

## بینک دولت پاکستان اور ذیلی اداروں کی مالیات

65	10	سالانہ بجٹ 2011-12ء کا جائزہ
65	10.1	عمومی جائزہ
65	10.2	کارپوریٹ اخراجات
66	10.3	انتظامی اخراجات
66	10.4	جاریہ اخراجات
66	10.5	تموین
67	11	سالانہ مالی کارکردگی کا جائزہ - س 12ء
67	11.1	عمومی جائزہ
67	11.2	آمدنی
67	11.2.1	خالص ڈسکاؤنٹ/سود/مارک اپ اور/یا نفع آمدنی
68	11.2.2	کمیشن کی آمدنی
68	11.2.3	مبادلہ نفع/(نقصان)-خالص
68	11.2.4	منافع منقسمہ کی آمدنی
69	11.2.5	دیگر جاریہ آمدنی-خالص
69	11.2.6	دیگر آمدنی/چارجز-خالص
69	11.3	اخراجات
69	11.3.1	نوٹوں کی طباعت کے اخراجات
69	11.3.2	ایجنسی کمیشن
69	11.3.3	عمومی نظم و نسق اور دیگر اخراجات
70	11.3.4	تموین
70	11.4	منافع کی تقسیم

135	بینک دولت پاکستان کا غیر مجموعی مالی گوشوارہ	13
195	ایس بی پی بی ایس سی (بینک) کا مالی گوشوارہ	14
219	نباف کا مالی گوشوارہ	15
241	اسٹیٹ بینک کے مالی گوشواروں میں 12ء پر آئی اے ایس۔ 39 کے اثرات	16
	ضمیمہ جات	
	الف تاریخ دار پالیسی اعلانات	
1	1- الف- بینکاری پالیسی وضوابط گروپ	
5	2- الف- ترقیاتی مالیات گروپ	
11	3- الف- مالی بازار مالی انتظام ذخائر گروپ	
12	4- الف- آپریشنز گروپ	
19	ب- 1- 12ء کے دوران مرکزی بورڈ کے فیصلے اور کارروائیاں	ب
22	ب- 2- انتظام تسلسل کار	
25	ب- 3- خطرے کے مد نظر آڈٹ	
26	ب- 4- شعبہ قانونی خدمات	
29	ج تنظیمی چارٹ	ج
31	د انتظامیہ کی ڈائریکٹری	د

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

25 جون 2013ء

محترم وزیر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 40 کے تحت 30 جون 2012ء تک اسٹیٹ بینک کی بیلنس شیٹ اور 12-2011ء کے لیے نفع و نقصان کھاتے کی تفصیلات، جس پر میں نے، نائب گورنر اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر انتظام مالی وسائل (چیف اکاؤنٹنگ آفیسر) نے دستخط کیے ہیں اور بینک کے آڈیٹرز نے توثیق کی ہے، 30 اکتوبر 2012ء کو حکومت کو ارسال کی گئیں۔

اسی تسلسل میں بینک کے کام سے متعلق 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سالانہ رپورٹ پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(یاسین انور)

گورنر

جناب محمد اسحاق ڈار

وفاقی وزیر خزانہ، مالیات، محصولات، منصوبہ بندی و ترقی،

اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری

حکومت پاکستان

اسلام آباد



## گورنر کا پیغام

● بینک دولت پاکستان مرکزی بینک ہونے کے ناتے ملک کے مالی نظام کا مرکز و محور ہے۔ بینک دولت پاکستان کے بنیادی وظائف میں معاشی اور مالی استحکام کا قیام نیز ملک کے مالی نظام کی صحت کو یقینی بنانا شامل ہے۔ چونکہ یہ ایک مشکل کام ہے اس لیے بینک دولت پاکستان کو ہمیشہ چوکس رہتے ہوئے بہترین قومی مفاد میں اپنے وظائف انجام دینے کی جدوجہد کرنی ہوتی ہے۔ مالی سال 12ء بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھا۔ اس حوالے سے دوران سال جواہم پالیسی اقدامات کیے گئے ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

● مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کی توجہ کا مرکز گرائی کو قابو میں رکھنے، نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے، مالی منڈیوں کو مستحکم رکھنے اور ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو سنبھالنے کے مقاصد کے درمیان مناسب توازن قائم رکھنا تھا۔ چنانچہ مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 200 بیس پوائنٹس کی کمی کی۔

● مالی سال 12ء کے دوران زری پالیسی کی تشکیل و نفاذ میں بہتری کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت مارچ 2012ء میں ایس بی پی ایکٹ میں ترامیم تھیں۔ ان ترامیم کا اہم پہلو مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی حدود مقرر کرنا ہے۔ مالیاتی حکام کو نہ صرف اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ اسٹیٹ بینک سے مزید قرضے نہیں لیے جائیں گے (قرض کے سہ ماہی بہاؤ کو صفر رکھتے ہوئے) بلکہ اگلے سات برسوں کے دوران اس قرضے کی واپسی کے لیے اقدامات بھی کرنے ہوں گے۔ اسٹیٹ بینک اس شق پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے مالیاتی حکام سے مل کر کام کرے گا۔

● زری پالیسی کی اثر انگیزی میں ابلاغ کے کردار کی اہمیت کے پیش نظر زری پالیسی موقف کو عام کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کی گئیں جن میں منڈی کے تجزیہ کاروں کے ساتھ باقاعدہ اجلاس شامل ہیں۔ مزید یہ کہ زری پالیسی پر ایک ویب پیج تیار کرنے کے سلسلے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے جو توقع ہے کہ مالی سال 13ء میں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ میں شامل کر دیا جائے گا۔

● خرد تحقیق کی راہ پر آگے بڑھنے اور زری پالیسی کا مستقبل بین نقطہ نظر لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس اینڈ منسٹریشن سے شراکت میں ٹیلی فونک سرویز کے ذریعے ایک اعتماد صارفین کا اشاریہ (CCI) تیار کیا ہے۔ سروے کی تفصیلات اعداد و شمار کی توثیق کی تکمیل کے بعد شائع کی جائیں گی۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ یہ سروے اور خرد تحقیق کے لیے دیگر سرویز کرنے کے لیے جدید سہولتوں سے آراستہ سینٹر فار سروے ریسرچ (CSR) بینک دولت پاکستان کراچی میں قائم کیا گیا ہے۔

● منڈی کے انتظام و انصرام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے فعال طریقہ کار کے نتیجے میں بازار مبادلہ کو موزوں طور پر چلانے اور منڈی کے شرکاء کے لیے استعداد کاری کی کوششوں میں مدد ملی۔ اگرچہ مالی سال 12ء کے دوران بین الینک منڈی میں پاکستانی روپے کی قیمت امریکی ڈالر کے مقابلے میں 9.1 فیصد کم ہوئی تاہم دوران سال یہ رجحان تدریجی رہا۔ شرح مبادلہ کا یہ رجحان بازار کی طلب و رسد کی داخلی کیفیات کا عکاس ہے۔

● دوطرفہ تجارت کے فروغ اور مقامی کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے مقصد کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے علاقے کے مرکزی بینکوں کے ساتھ ان ملکوں کی مقامی کرنسیاں استعمال کرتے ہوئے دوطرفہ تبدل کرنسی کے انتظامات (CSA) کا ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں جمہوریہ ترکی کے مرکزی بینک اور بینلز بینک آف چائنا کے ساتھ اسٹیٹ بینک نے تبدل کرنسی کے معاہدوں پر دستخط کیے۔ تبدل کرنسی کے دونوں انتظامات اب فعال ہو چکے ہیں اور اس بارے میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے ضروری ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

● اپریل 2009ء میں بینک دولت پاکستان، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت کا ایک مشترکہ اقدام پاکستان ری بی ٹنس انی شی ٹو (PRI) شروع کیا گیا۔ اس کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں: (الف) ترسیلات زر کے بہاؤ میں مدد دینا، اور (ب) سمندر پار پاکستانیوں کے لیے پاکستان میں سرمایہ کاری کے مواقع مہیا کرنا۔ پی آر آئی کے قیام سے پاکستان میں ترسیلات زر کے بہاؤ میں بہت مدد ملی ہے اور ترسیلات زر میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔

● مالی نظام کی نگرانی اسٹیٹ بینک کے بنیادی وظائف میں شامل ہے۔ اس سے مالی نظام کی کمزوریوں پر قابو پانے اور بحران سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مالی نگرانی کے بازو (برمقام معائنہ اور فاصلاتی نگرانی کے شعبے) اس امر کو یقینی بناتے ہیں کہ ملک میں بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خورد مالکاری بینکوں کی بیلنس شیٹس درست رہیں۔ مالی سال 12ء کے دوران پاکستان میں انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا کی جانب سے کاروبار کا آغاز پاکستان پر مالی شعبے کے اعتماد کا مظہر ہے۔ اسی طرح تین نئے خورد مالکاری بینک کھولنے کی اجازت دینا اسٹیٹ بینک کا ملک میں غربت کے خاتمے کے حوالے سے عزم کا اظہار ہے۔

● ادائیگی اور تصفیے کے نظام کی اثر انگیزی بہتر بنانے کے مختلف اقدامات کے علاوہ مالی سال 12ء کے دوران ایک اہم پیش رفت سیکریٹریٹ آف سارک پیمنٹ کونسل (SPC) کا انتظام تھا جو اسٹیٹ بینک نے یکم مارچ 2012ء سے دو سال کے لیے سنبھالا۔ ایس پی سی سارک ممالک کے مرکزی بینکوں اور زرعی اداروں کا فورم ہے جس کا مقصد علاقے کے اندر ادائیگی کے نظاموں کی ترقی کے لیے اعلیٰ سطح کی حکمت ہائے عملی اور منصوبے تیار کرنا ہے۔

● مالی سال 12ء کے دوران چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، مکاناتی مالکاری اور انفراسٹرکچر مالکاری سمیت مالی شعبے کی رسائی میں توسیع لانے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔ اسٹیٹ بینک نے ایک معاونتی پالیسی ڈھانچے کے ذریعے خورد مالکاری قرض گاری میں سہولت فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور سرکاری اور عطیہ دہندگان کی جانب سے رقوم کی فراہمی کے پروگراموں کے نفاذ کے ذریعے خورد مالکاری کو ترقی دینے میں فعال کردار ادا کیا۔ مزید یہ کہ مالی سال 12ء کے دوران ملک میں زراعت اور زرعی مالکاری کی ترویج و ترقی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔

● سازگار ضوابطی ماحول فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور تمام متعلقہ فریقوں نے خورد مالکاری اور موہائل بینکاری منڈیوں کی ترقی کے لیے اختراعی طریقوں کا نفاذ کیا ہے۔ قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے تسلیم کیا ہے کہ بینک دولت پاکستان اس اختراعی شعبے کے عالمی رہنماؤں میں شامل ہے۔

● میں اپنی قانونی ذمہ داریاں نبھانے میں تعاون اور مدد فراہم کرنے پر اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اسٹیٹ بینک کے عملے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بینک دولت پاکستان کو موثر طور پر چلانے کے لیے مخلصانہ کوششیں کیں۔

یاسین انور

گورنر

بینک دولت پاکستان

## بینک دولت پاکستان کا تنظیمی ڈھانچہ

بینک دولت پاکستان اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت قائم کیا گیا ہے جس میں اسے ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ بینک کا مقصد پاکستان کا زرعی اور قرضوں کا نظام چلانا اور بہترین قومی مفاد میں معاشی نمو کو فروغ دینا ہے تاکہ زرعی استحکام کو یقینی بنایا جاسکے اور ملک کے پیداواری وسائل کا بھرپور استعمال ہو سکے۔

### بینک دولت پاکستان کا مرکزی بورڈ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت ایک خود مختار مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے جو بینک کے امور کی عمومی نگرانی اور رہنمائی کا ذمہ دار ہے۔ بورڈ کا سربراہ بینک دولت پاکستان کا گورنر ہوتا ہے اور وہ نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور وفاقی حکومت کے سیکریٹری فنانس پر مشتمل ہے۔ گورنر بینک دولت پاکستان، بینک کا چیف ایگزیکٹو آفیسر بھی ہے اور مرکزی بورڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے بینک کے معاملات سنبھالتا ہے۔ بینک کا نظم و نسق کا ڈھانچہ 13 مارچ 2012ء کو نافذ کیے گئے ایس بی پی (ترمیمی) ایکٹ 2012ء کے ذریعے تبدیل کیا گیا جس کے نتیجے میں نان ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کی تعداد سات سے بڑھا کر آٹھ کر دی گئی۔ بورڈ ارکان کی اہلیت کی ترمیم شدہ شرائط کے مطابق ڈائریکٹرز معاشیات، مالیات، بیکاری، اکاؤنٹنسی کے شعبوں کے ممتاز ماہرین ہونے چاہئیں جبکہ پہلے زراعت، بیکاری اور صنعت کے شعبوں کی نمائندگی کی شرط تھی۔ تاہم بورڈ میں صوبائی نمائندگی کی شرط برقرار ہے۔ ترمیم میں مزید کہا گیا ہے کہ بورڈ میں مقرر کیے گئے افراد کا بینک کے امور سے مفادات کا کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

مالی سال 12ء کے دوران مرزا قمر بیگ کی مرکزی بورڈ میں بطور ڈائریکٹر پہلی میعاد مکمل ہو گئی اور انہیں 26 مئی 2012ء کو تین سال کی دوسری مدت کے لیے دوبارہ تعینات کیا گیا جبکہ جناب اسد عمر نے 3 مئی 2012ء کو ڈائریکٹر مرکزی بورڈ کی حیثیت سے استعفا دیا۔ مالی سال 13ء کی دوسری سہ ماہی میں جناب وقار اے ملک اور جناب ظفر اے خان نے بطور ڈائریکٹر اپنی بالترتیب پہلی اور دوسری مدت 16 اکتوبر 2012ء کو مکمل کی۔ وفاقی حکومت کی جانب سے جناب اسد عمر کا استعفا قبول کیے جانے اور دو ڈائریکٹروں کی میعاد کی تکمیل کے بعد بورڈ میں فی الوقت 7 خالی عہدے ہیں۔ بورڈ ارکان کی تعیناتی میں تاخیر کے بورڈ کے نظم و نسق اور اثر انگیزی کے حوالے سے سنگین مضمرات ہیں اور یہ ایس بی پی (ترمیمی) ایکٹ 2012ء کی خلاف ورزی ہے۔

مالی سال 12ء کے دوران مرکزی بورڈ کے بارہ اجلاس ہوئے۔ بورڈ کا ایک اجلاس بنیادی طور پر بورڈ کی اثر انگیزی جانچنے کے لیے بلایا گیا جبکہ چند بورڈ اجلاسوں میں بورڈ کے کردار اور ذمہ داریوں کے تناظر میں ایس بی پی (ترمیمی) ایکٹ 2012ء پر بحث ہوئی۔ اہم فیصلوں کا عمومی جائزہ ضمیمہ ب-1 میں منسلک ہے۔

### گورنر

اسٹیٹ بینک کے گورنر کا تقرر صدر پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے اور مزید ایک میعاد کے لیے پھر تقرر کیا جاسکتا ہے۔ مرکزی بورڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے گورنر بینک کے معاملات اور نظم و نسق چلاتا ہے۔

جناب یاسین انور کو 19 اکتوبر 2011ء سے تین سال کی مدت کے لیے گورنر مقرر کیا گیا۔ وہ 1948ء میں بینک کے قیام کے بعد 17 ویں گورنر ہیں۔ جناب شاہد ایچ کاردار کے مستعفی ہونے کے بعد 18 جولائی 2011ء کو جناب یاسین انور کو وفاقی حکومت نے تین ماہ کی عبوری مدت کے لیے قائم مقام گورنر مقرر کیا تھا۔ قبل ازیں وہ 3 جون 2010ء سے 8 ستمبر 2010ء تک بھی اسٹیٹ بینک کے قائم مقام گورنر رہے۔ وہ مارچ 2007ء سے ڈپٹی گورنر کے طور پر کام کرتے رہے تھے اور اس مدت میں انہوں نے مرکزی بینک کے چاروں کلکسٹروں یعنی بینکاری، انتظام ذخائر، زرعی پالیسی، آپریشنز نیز اسٹیٹ بینک کے ذیلی اداروں بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی) اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (بناف) کی نگرانی اور انتظام سنبھالا۔

### کارپوریٹ سیکریٹری

کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داری مرکزی بورڈ، اس کی کمیٹیوں کے اجلاس منعقد کرانا اور بورڈ کے فیصلوں پر مؤثر عملدرآمد کے لیے قانونی اور ضوابطی ضروریات پوری کرنا ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ ادارے میں مؤثر کارپوریٹ نظم و نسق کو یقینی بنائے اور بورڈ کے ارکان کو متعلقہ معلومات فراہم کرے تاکہ فیصلے معلومات کی روشنی میں کیے جاسکیں۔ کارپوریٹ سیکریٹری کے فرائض میں بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کے اجلاسوں کی کارروائیوں کا ریکارڈ رکھنے کے علاوہ گورنرز ڈپٹی گورنرز اور بورڈ کے ڈائریکٹرز سے متعلقہ امور کے حوالے سے وفاقی حکومت سے رابطے میں رہنا بھی شامل ہے۔



## مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز<sup>1</sup>



جناب یاسین انور، گورنر/چیئرمین

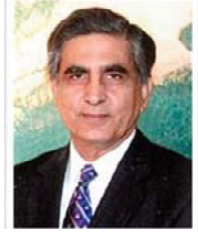
جناب عبدالوہد رانا (10 فروری 2012ء سے اسٹیٹ بینک بورڈ کے رکن ہیں۔)

جناب عبدالوہد رانا حکومت پاکستان کے وفاقی فنانس سیکریٹری ہیں۔<sup>2</sup> اس سے قبل آپ کئی سینئر عہدوں پر کام کر چکے ہیں، جیسے وفاقی سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن، خصوصی سیکریٹری فنانس، وفاقی وزیر مالی مشیر سفارتخانہ پاکستان واشنگٹن ڈی سی امریکہ، کینیڈا اور پرنسپل آفیسر وزیر اعظم پاکستان۔



### ڈاکٹر ظفر اے خان<sup>3</sup>

جناب ظفر اے خان کارپوریٹ شعبے 40 سال سے زائد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ اینگرو کے سابق سی ای او اور پی ٹی سی ایل، کے ایس ای اور پی آئی اے کے سابق چیئرمین ہیں۔ اس وقت آپ چھ ممتاز کارپوریٹس کے بورڈز میں فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ اضافی فیکلٹی کے طور پر آئی بی اے میں پڑھاتے بھی ہیں۔ ظفر خان کو ستارہ امتیاز مل چکا ہے۔



مرزا قمر بیگ (27 مئی 2009ء سے اسٹیٹ بینک بورڈ کے رکن ہیں۔ یہ ان کی دوسری میعاد ہے۔)

مرزا قمر بیگ کیمبرج یونیورسٹی کے وزنگ فیلو اور نیشنل اسکول آف پبلک پالیسی کے بورڈ کے رکن ہیں۔ پبلک سروس کا طویل تجربہ رکھنے والے مرزا قمر بیگ وفاقی سیکریٹری تجارت، چیف سیکریٹری بلوچستان، اٹلی میں سفیر اور پاکستان اسٹیٹل کے چیئرمین سی ای او کی ذمہ داریاں بھی نبھائے ہیں۔ آپ عالمی غذائی پروگرام کے صدر بھی رہے ہیں۔



### جناب وقار اے ملک<sup>4</sup>

وقار ملک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں اور کارپوریٹ شعبے 26 سال سے زائد تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ سرکاری اور نجی کاروباری اداروں میں اہم عہدوں پر تعینات ہیں جیسے اینگرو پولیمر اینڈ کیمیکلز لمیٹڈ اور آئی جی آئی انشورنس لمیٹڈ میں نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر، پاکستان بزنس کونسل میں ڈائریکٹر۔ آپ اوور سیز انوسٹرز چیئیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور مینجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان کے سابق صدر بھی ہیں۔



1 بورڈ کی ہیئت ترکیبی 30 جون 2012ء تک کی ہے۔

2 جناب عبدالوہد رانا کو 5 نومبر 2012ء سے پرنسپل آفیسر فنانس ڈویژن مقرر کیا گیا اور وہ سیکریٹری فنانس کی ذمہ داریاں سنبھال چکے ہیں۔

3 16 اکتوبر 2012ء کو بطور ڈائریکٹر مرکزی بورڈ اپنی مدت مکمل کی۔ یہ ان کی دوسری مدت تھی۔

4 16 اکتوبر 2012ء کو بطور ڈائریکٹر مرکزی بورڈ اپنی مدت مکمل کی۔ یہ ان کی پہلی مدت تھی۔

اچھے کارپوریٹ طور طریقوں کے مطابق 9 جولائی 2011ء کو کارپوریٹ سیکریٹری کو مرکزی بورڈ کی تمام کمیٹیوں کی سیکریٹری بنایا گیا تاکہ بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کے درمیان بہتر رابطہ کاری ہو سکے۔

### مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں<sup>5</sup>

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں بعض مخصوص شعبوں میں بورڈ کی جانب سے نگرانی کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ مختلف کمیٹیوں کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں:

#### کمیٹی برائے آڈٹ

یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے مالی حسابات، آڈیٹنگ، اکاؤنٹنگ اور متعلقہ رپورٹنگ، اندرونی کنٹرول کے نظاموں، نظم و نسق، کاروباری امور کی انجام دہی اور ان کے طرز عمل کا جائزہ لینے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس سال میں سات بار ہوا۔ اس کے مندرجہ ذیل ارکان ہیں:

جناب وقار اے ملک \*  
مرزا قمر بیگ  
گورنر چیئر مین  
رکن

#### کمیٹی برائے سرمایہ کاری

یہ کمیٹی بورڈ کو سرمایہ کاری و زر مبادلہ کے ذخائر سے متعلق حکمت عملی اور پالیسی کی سفارش دیتی ہے اور معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی ذخائر کی سرمایہ کاری اور منتظمین اثاثہ، محفطین، سرمایہ کاری مشیران کے تقرار اور وسیع برداشت خطرہ کے لیے وہ عملی رہنما خطوط منظور کرتی ہے جن کی حدود میں رہتے ہوئے بینک کو کام کرنا چاہیے۔ یہ ادارے کے اندر اور باہر محفوظ ذخائر کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیتی ہے اور منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کی موثریت، اس کے نشانہ اور رہنما خطوط کا بھی سالانہ بنیاد، یا عالمی بازار کے مطابق کسی اور مدت کی بنیاد پر، جائزہ لیتی ہے۔ کمیٹی کی ہیئت ترکیبی درج ذیل ہے:

جناب یاسین انور  
جناب عبدالوہاب درانا  
جناب وقار اے ملک \*  
ڈائریکٹر مرکزی بورڈ<sup>6</sup>  
گورنر چیئر مین  
رکن ریکیٹری فنانس  
رکن  
رکن، خالی نشست

#### کمیٹی برائے انسانی وسائل

یہ کمیٹی انسانی وسائل کے انتظام میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے اور اس کا کردار انسانی وسائل کے شعبے میں ترویجی یا پالیسی کی تشکیل کا ہے۔ یہ ان تمام تجاویز کا جائزہ لیتی ہے جس میں انسانی وسائل کی پالیسیوں کی تشکیل، نظر ثانی، ترمیم یا تشریح کے سلسلے میں مرکزی بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہو اور اپنی سفارشات مرکزی بورڈ کو پیش کرتی ہے۔ کمیٹی بینک کے سینئر سطح کے افسران، بشمول براہ راست گورنر کو جوابدہ افسران، کی بھرتی کی شرائط اور ضوابط کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس آٹھ بار ہوا اور اس کی ہیئت ترکیبی یہ ہے:

جناب ظفر اے خان  
مرزا قمر بیگ  
جناب وقار اے ملک \*  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر انسانی وسائل  
چیئر مین<sup>7</sup>  
رکن  
رکن  
رکن

<sup>5</sup> کمیٹی کی ہیئت ترکیبی 30 جون 2012ء تک کی ہے۔

<sup>6</sup> 3 مئی 2012ء کو جناب اسد عمر کے استعفیٰ کے بعد یہ نشست خالی ہو گئی۔

<sup>7</sup> جناب ظفر اے خان کی بطور ڈائریکٹر مرکزی بورڈ میں عہدہ مکمل ہونے کے بعد مرزا قمر بیگ کو چیئر مین انسانی وسائل کمیٹی مقرر کیا گیا۔

\* 16 اکتوبر 2012ء کو جناب وقار اے ملک کی عہدہ مکمل ہونے کے بعد یہ نشست اب خالی ہے۔

### مشاورتی کمیٹی برائے ذری پالیسی

9 جولائی 2011ء کو سابقہ ذری پالیسی کمیٹی (MPC) کی تشکیل نو کر کے مشاورتی کمیٹی برائے ذری پالیسی (ACMP) بنائی گئی۔ اس کمیٹی ہیئت ترکیبی یہ ہے:

جناب یاسین انور	گورنر چیئرمین
مرزا قمر بیگ	رکن
ڈائریکٹر مرکزی بورڈ <sup>8</sup>	رکن، خالی نشست
خود مختار ماہر	رکن، خالی نشست
خود مختار ماہر	رکن، خالی نشست
ڈپٹی گورنر (بینکاری)	قاضی عبدالمتقدر
جناب ریاض ریاض الدین	رکن اقتصادی مشیر اعلیٰ، بینک دولت پاکستان
جناب اسد قریشی	رکن راگیزیکٹو ڈائریکٹر (مالی بازار اور انتظام ذخائر)، بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر حمزہ اے ملک	رکن ڈائریکٹر شعبہ ذری پالیسی، بینک دولت پاکستان

### انتظامی ڈھانچہ

گورنر کو ان معاملات کے سوا بینک کے تمام امور و کاروبار کو چلانے کا اختیار ہے جو خاص طور پر مرکزی بورڈ کو سونپے گئے ہیں۔ گورنر کی معاونت نائب گورنر اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر اقتصادی مشیران اعلیٰ کرتے ہیں (ضمیمہ ج، میں تنظیمی چارٹ دیکھئے)۔

### ڈپٹی گورنر

وفاقی حکومت زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی مدت کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی گورنر مقرر کر سکتی ہے جو مرکزی بورڈ کے تفویض کردہ فرائض انجام دیتے ہیں۔ ڈپٹی گورنروں کو وونگ حقوق کے بغیر مرکزی بورڈ کے اجلاسوں میں شرکت کا اختیار ہے۔ 2012ء سے قبل گورنر کی معاونت آپریشنز اور بینکاری کے شعبوں میں دو ڈپٹی گورنر کر رہے تھے۔

مالی سال 12ء کے دوران دونوں ڈپٹی گورنروں کی نشستیں خالی ہو گئیں کیونکہ ڈپٹی گورنر (بینکاری) کو 19 گورنر 2011ء کو گورنر بینک دولت پاکستان مقرر کر دیا گیا اور 11 مارچ 2012ء کو ڈپٹی گورنر (آپریشنز) جناب کامران شہزاد ریٹائر ہو گئے۔ 6 جولائی 2012ء کو قاضی عبدالمتقدر کو وفاقی حکومت نے تین سال کی مدت کے لیے ڈپٹی گورنر مقرر کیا۔ بطور ڈپٹی گورنر تقرر سے قبل قاضی عبدالمتقدر دسمبر 2012ء سے بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر فرائض انجام دے رہے تھے اور انہیں جون 2010ء سے بینکاری نگرانی گروپ کی ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔ اس سے قبل دسمبر 2002ء سے وہ بینکنگ ڈائریکٹر بناف کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ 1997ء میں بینک میں شمولیت کے بعد انہوں نے کئی اہم شعبوں کی سربراہی کی۔

### کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اور سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اہم پالیسی اور عملی مسائل کے بارے میں مباحث اور مشاورت کا بنیادی فورم ہے۔ یہ فیصلہ سازی اور فیصلوں کے نفاذ کے عمل میں مدد دیتی ہے خصوصاً جہاں کئی شعبے شامل ہوں۔ سی ایم ٹی کا سربراہ گورنر ہوتا ہے اور یہ ڈپٹی گورنر اور دیگر نامزد ایگزیکٹوز بشمول ایم ڈی ایس بی پی بی ایس پی پر مشتمل ہوتی ہے۔ سی ایم ٹی کے علاوہ سی ایم ٹی اور ہیڈز آف ڈپارٹمنٹس کے مشترکہ اجلاس وسیع تر مضمرات کے حامل امور پر بحث کا پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ انہیں عموماً سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم کہا جاتا ہے۔ ایجنڈے کے اعتبار سے ایس بی پی بی ایس سی کے ہیڈز آف ڈپارٹمنٹس اور بینکنگ ڈائریکٹر بناف بھی سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم کے اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں۔

<sup>8</sup> 3 مئی 2012ء کو جناب اسد عمر کے استعفٰے کے بعد یہ نشست خالی ہو گئی۔

## کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم<sup>9</sup>



جناب یاسمین انور، گورنر چیئرمین



قاضی عبدالقادر، نائب گورنر (بیکاری)



جناب محمد شرف خان  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ڈی ایف جی، بی پی آر)



جناب اسد قریشی  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر - مالی بازار اور نظم ذخائر



جناب آفتاب مصطفیٰ خان  
فینٹک ڈائریکٹر - ایس بی پی بی ایس سی



جناب ریاض ریاض الدین  
اقتصادی مشیر اعلیٰ (زری پالیسی)



جناب محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف آر ایم)



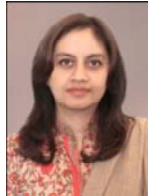
ڈاکٹر مشتاق اسے خان  
اقتصادی مشیر اعلیٰ (تفکیلی پالیسی)



جناب عتایت حسین  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (آپریشنز)



جناب قاسم نواز  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی ایس)



محترمہ محرابہ  
کارپوریٹ سیکریٹری

<sup>9</sup> سی ایم ٹی کی ہیئت ترکیبی 31 دسمبر 2012ء تک کی ہے۔

## انتظامی کمیٹیاں

سی ایم ٹی کے علاوہ مندرجہ ذیل اہم انتظامی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو فیصلہ سازی اور مختلف پالیسیوں کی تشکیل میں گورنر کی معاونت کرتی ہیں:

- بینکاری پالیسی کمیٹی
- زرعی پالیسی کمیٹی
- انتظامی کمیٹی برائے اطلاعی ٹیکنالوجی
- انتظامی کمیٹی برائے املاک و آلات<sup>10</sup>
- انتظامیہ کی سرمایہ کاری کمیٹی
- بی سی پی کمیٹی

## اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت کرنسی نوٹوں کے وصولی، فراہمی اور تبادلے اور متعلقہ وظائف کے لیے اور اپنے ملازمین کی تربیتی ضروریات کی تکمیل کے لیے ذیلی ادارے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ان شقوں کی رو سے بینک کے دو ذیلی ادارے ہیں یعنی: اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ بینکنگ سروسز کارپوریشن (SBP-BSC) اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (NIBAF)، جو دونوں بینک کی ملکیت ہیں۔

## ایس بی پی بی ایس سی

ایس بی پی بی ایس سی آرڈیننس 2001ء کے تحت قائم ہونے والا ذیلی ادارہ مکمل طور پر بینک دولت پاکستان کی ملکیت میں ہے۔ اس کی ذمہ داری کرنسی و قرضوں کا انتظام، بین الہینک چھٹائی کے نظام میں سہولت دینا، قومی بچتوں کے مرکزی ڈائریکٹریٹ (سی ڈی این ایس) کی طرف سے حکومت کے بچتی و وثیقہ جات کا لین دین ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی حکومت کی طرف سے محصولات جمع کرتا اور ادائیگیاں کرتا ہے۔ یہ ترقیاتی مالیات، قرضوں و زرمبادلہ کے انتظام اور برآمدی نو مالکاری سے متعلق عملی امور بھی انجام دیتا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی کا بورڈ آف ڈائریکٹرز اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کے تمام اراکین اور نیچنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی پر مشتمل ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی بھی سیکریٹری ہیں۔

## نباف

نباف اسٹیٹ بینک کا ذیلی ادارہ تربیتی بازو کے طور پر کام کرتا ہے اور نئے کارکنوں اور دیگر ملازمین کو مختلف سطحوں پر بنیادی اور اعلیٰ تربیت فراہم کرتا ہے۔ یہ ذیلی ادارہ مرکزی اور کمرشل بینکاری کے بارے میں وفاقی حکومت کے اشتراک سے بین الاقوامی کورسز کا انعقاد کرتا ہے۔ نباف ایس بی پی بی ایس سی اور دیگر مالی اداروں کو تربیتی پروگرام بھی پیش کرتا ہے۔

## بینک دولت پاکستان کی دوررس منصوبہ بندی

بینک دولت پاکستان کی دوررس منصوبہ بندی کا عمل 2000ء کی دہائی کے اوائل میں شروع ہوا اور اسٹریٹجک پلان 2005-10ء پر ختم ہوا۔

<sup>10</sup> اگست 2012ء سے قبل اس کمیٹی کو مینجمنٹ کمیٹی برائے ترقیاتی منصوبہ جات کہا جاتا تھا۔

نئے اسٹریٹجک پلان 2011-15ء کے دور رس اہداف اور تشکیل کا جائزہ لینے کا عمل فروری 2011ء میں شروع ہوا۔ اس عمل کے نتیجے میں سینئر انتظامیہ نے اگلے پانچ سے دس برس کے لیے پانچ دور رس اہداف کا تعین کیا جو مسودہ اسٹریٹجک پلان دستاویز میں درج ہیں۔ اہداف کی تعداد بعد میں بڑھا کر سات کر دی گئی جو یہ ہیں:

- 1۔ زری پالیسی کی تاثیر اور انگیزی بہتر بنانا۔
- 2۔ ایک مالی استحکام کا فریم ورک (میکرو پروڈنشل) بنانا۔
- 3۔ مالی نظام کی صحت رکاز کر دگی بہتر بنانا۔
- 4۔ بینکوں میں محتاطیہ استحکام پیدا کرنا۔
- 5۔ مالی نظام کی ترقیاتی ضروریات سے نمٹنا بشمول مالی خدمات تک رسائی میں توسیع۔
- 6۔ مبادلہ، منڈی اور انتظام ذخائر کو مضبوط بنانا۔
- 7۔ کارپوریٹ نظم و نسق اور اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کی مضبوطی کے لیے انتظامی حکمت ہائے عملی۔

بورڈ نے 30 جولائی 2010ء کو اس وقت کے قائم مقام گورنر کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں اسٹریٹجک پلان کی منظوری دی۔ اس کے بعد سے اسٹریٹجک پلان کے ذیلی اہداف شعبہ جاتی سطح پر ایکشن پلانز میں تبدیل ہو چکے ہیں اور ان کے بزنس پلانز کے آپریشنل اور ڈیولپمنٹل اہداف کا حصہ بن چکے ہیں۔

# 1 نموکے ساتھ قیمتوں کا استحکام

## 1.1 زری پالیسی کی تشکیل

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی توجہ گرائی پر قابو پانے، نجی سرمایہ کاری کے فروغ، مالی منڈیوں کو مستحکم رکھنے اور ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے جیسے مقاصد میں متناسب توازن برقرار رکھنے پر مرکوز رہی۔ تاہم، ان مسابقتی ترجیحات کے مابین بعض پر صورتحال سے سمجھوتہ بھی کرنا پڑا۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 200 بی پی ایس کٹوتی کی جس سے پالیسی ریٹ 12 فیصد پر آ گیا: جولائی 2011ء میں 50 بی پی ایس اور اکتوبر 2011ء میں 150 بی پی ایس کم کیے گئے تھے۔ یہ فیصلہ سال کے لیے صارف اشاریہ قیمت گرائی کا 12 فیصد ہدف حاصل کرنے کے بلند امکانات اور معیشت میں نجی سرمایہ کاری کی بحالی کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ بیرونی جاری کھاتے کے معتدل خسارے کی ابتدائی پیش گوئیوں اور مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے محدود حکومتی قرض گیری سے بھی پالیسی ریٹ میں یہ کٹوتیاں کرنے میں مدد ملی تھی۔

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ مالی سال 12ء میں گرائی کا ہدف حاصل کرنے کی توقعات اور معیشت میں گرتی ہوئی نجی سرمایہ کاری کے باوجود یہ محتاط طرز فکر اختیار کیا گیا۔ اہم وجوہات میں بیرونی مالی رقوم کی آمد میں کمی اور بینکاری نظام سے بڑھتی ہوئی مالیاتی قرض گیری کے باعث معاشی استحکام کو لاحق خطرات میں اضافہ تھا۔ اسی طرح، گرائی میں اضافے کا رجحان تھا اور توقع تھی کہ یہ مالی سال 13ء میں 9.5 فیصد ہدف کے بجائے دو ہندسی ہو جائے گی۔

بینکاری نظام میں مسابقت کے فروغ، معیشت میں بچت کی ترغیب اور زیر گردش کرنسی کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے امانت گزاروں کی حوصلہ افزائی بھی کی کہ وہ انویسٹر پورٹ فولیو سیکورٹیز (آئی پی ایس) کے ذریعے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کریں۔ مزید برآں، یکم مئی 2012ء سے اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ پاکستانی روپے میں بچت اپنی ایل ایس بچت امانتوں پر کم از کم 6 فیصد کی شرح سے منافع کی ادائیگی کریں۔

مالی سال 12ء کی ایک اہم پیش رفت جس سے زری پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کو بہتر بنانے میں مدد ملی تھی وہ مارچ 2012ء میں منظور کیا جانے والا ایس بی پی ایکٹ ہے۔ ان ترامیم کی ایک اہم خصوصیت حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری کو محدود کرنا تھا۔ اب مالیاتی حکام کو نہ صرف اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ وہ اسٹیٹ بینک سے مزید قرضے نہ لیں (قرض گیری کا سہ ماہی بہاؤ صفر پر رکھیں) بلکہ آئندہ سات برسوں میں اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضے واپس کرنے کے اقدامات کریں۔

## 1.2 شعبہ زری پالیسی

اسٹیٹ بینک کے بنیادی شعبوں میں شامل شعبہ زری پالیسی کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کی تشکیل، نفاذ اور ترسیل کے لیے فکری، تجزیاتی اور معلوماتی اعانت کی فراہمی ہے۔ اس ضمن میں یہ شعبہ زری پالیسی بیانات (ایم پی ایس) کے مسودوں کی تیاری، زری پالیسی کا معلوماتی کتابچہ ترتیب دینے، گرائی، تجارت اور زری مجموعوں کے امکانات اور اہم معاشی اظہار یوں کی ہم آہنگ پیش گوئیوں کی تیاری کے لیے ان تخمینوں کو معاشی فریم ورک میں یکجا کرنے کے فرائض انجام دیتا ہے۔ مزید برآں، بینک کے طویل مدتی منصوبے پر عمل کرتے ہوئے یہ شعبہ پاکستان میں زری پالیسی کی تشکیل و نفاذ کو بہتر بنانے کی غرض سے تحقیق پر مبنی بعض جائزے بھی تیار کر رہا ہے۔

زری پالیسی کو موثر بنانے میں ابلاغ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ شعبہ اپنے زری پالیسی موقف کی موثر تفہیم کے لیے خاصی کوششیں کر رہا ہے۔ فریقین کو بروقت ہدایات کی

فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک سال میں چھ بار اپنے زری پالیسی موقف کا اعلان کرتا ہے۔ فروری اور اگست میں جاری کیے جانے والے دوزری پالیسی بیانات میں معیشت کا تفصیلی تجزیاتی اور مستقبل بین جائزہ دیا جاتا ہے جس میں اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف کا تعین کرنے والے عوامل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اپریل، جون، اکتوبر اور دسمبر میں مختصر بیانات جاری کیے جاتے ہیں۔ شعبہ بعض فورمز میں بھی شرکت کرتا ہے جن میں زری پالیسی موقف کی وضاحت اور بعض فریقوں کے سوالات کا جواب دینے کے لیے الیکٹرانک میڈیا میں انٹرویوز اور مباحثے شامل ہیں۔

معمول کے ان کاموں کے علاوہ شعبے نے مالی سال 12ء کے دوران پاکستان میں زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق تصورات، طریقوں اور مسائل پر معلومات کے تبادلے کے لیے مالی منڈیوں کے تجزیہ کاروں اور صحافیوں کے لیے معلوماتی فورمز بھی منعقد کیے۔ مزید برآں، شعبے نے زری پالیسی پر ایک ویب پیج تیار کرنے میں خاصی پیش رفت کی ہے اور توقع ہے کہ اسے مالی سال 13ء میں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر آویزاں دیا جائے گا۔

بعض معاشی اظہاریوں کے امکانات کی تیاری میں شعبے نے پاکستانی معیشت کے لیے دستیاب اعداد و شمار کی موزونیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید شماریاتی تکنیکوں کو استعمال کیا ہے۔ مزید برآں، پیش گوئی کے طریقوں اور معاشی فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیا جاتا ہے۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران صارفی قیمتوں کا زیادہ غیر مجموعی سطح پر تجزیہ اور پیش گوئی کے ذریعے گرانہ کی پیش گوئی کی مشق کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ جس میں گرانہ کی پیش گوئیوں میں غیر یقینی کیفیت کی شدت کی پیمائش کے لیے فین چارٹ کی تیاری اور نظام کو غیر متوقع دھچکوں کے اثرات معلوم کرنے کے لیے کیفیت کا رد عمل اخذ کرنا شامل ہیں۔ بیرونی تجارت کے مجموعے کو غیر مجموعی رجحان کے تجزیے اور تجارتی چکداریوں کے تعین کے ذریعے مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح گزشتہ چند برسوں کے دوران میکرو اکنامک فریم ورک پر خاصا کام کیا گیا ہے اور اسے مزید بہتر بنایا جا رہا ہے۔ منظر نامے کا یہ تجزیہ جسے مالی سال 11ء میں تیار کیا گیا تھا، اسے مالی سال 12ء میں مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ وسط مدتی معاشی پیش گوئی کے منظر نامے تیار کرنے سے طویل مدت میں بعض مفروضوں کے تحت معاشی حالات کو جانچنے میں مدد ملتی ہے اور یہ مشق باقاعدگی سے کی جا رہی ہے۔

مالی سال 12ء کے دوران شعبے کی ایک اور اہم کامیابی فریم ورک پائیدار معاشی ماڈل (FCMM) کی تکمیل ہے۔ ایف سی ایم میں روپیوں کی 33 مساواتیں، 59 شناختیں اور 197 معاشی متغیرات شامل کیے گئے ہیں جو اقتصادی ماڈلنگ کی قیاسی اور متعین کرنے والی خصوصیات کو مؤثر انداز میں ضم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ روپیوں کی مساوات میں اقتصادی زمانی ترتیب میں قیاسی روابط کی دریافت کی جاتی ہے جبکہ معاشی فریم کی شناخت سے تعین کرنے والے حصے کو اخذ کیا جاتا ہے۔ ایف سی ایم کو مزید بہتری اور حساب کتاب اور جوابی تجزیے کی غرض سے شعبہ تحقیق کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

شعبے نے مالی سال 12ء کے دوران تحقیق پر مبنی بعض جائزوں کے ابتدائی مسودوں کی تیاری میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ ان جائزوں میں مختلف ذرائع سے زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کی اثر پذیری کی جانچ پڑتال، موجودہ زری پالیسی فریم ورک کو دستاویزی بنانا اور پاکستان میں زری پالیسی کی کمزوری اور مسائل کی شناخت کرنا شامل ہیں۔

### 1.3 شعبہ تحقیق

شعبہ تحقیق نے اقتصادی خصوصیات اور پاکستانی معیشت کے غیر رسمی شعبے پر مشتمل نظریاتی اقتصادی ماڈل کی تیاری میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ رسمی اور غیر رسمی جائزوں کے نتائج کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ شعبے نے پاکستان دفتر شماریات کے افرادی قوت سروے جیسے ثانوی ذرائع سے حاصل شدہ اعداد و شمار کو ڈی کوڈ بھی کیا ہے۔ اس شعبے نے اپنا پہلا متحرک قیاسی عمومی توازن (ڈی ایس جی ای) مکمل کر لیا ہے۔ اگرچہ اس ماڈل کی سینگ سالانہ ہے اور یہ بند معیشت کے متعلق ہے پھر بھی یہ غیر رسمی افرادی قوت اور پیداواری شعبوں سمیت پاکستانی ڈیٹا کی تجرباتی حرکت پذیری کی نقل بنانے میں کامیاب رہا ہے۔ ہم نے پہلے ماڈل کو سہ ماہی مدت پر منتقل کرنے میں پیش رفت کی ہے تاکہ یہ پالیسی سے متعلق بصیرت فراہم کر سکے۔ ہم بیسان طریقے کے ذریعے پیرامیٹرز کی پیمائش / تخمینہ لگانے میں کامیاب رہے ہیں جس سے ہمارے نتائج کو زیادہ ٹھوس بنانے میں مدد ملی ہے۔

جزوی سطح کے تحقیقی ایجنڈے پر پیش رفت اور زری پالیسی کے مستقبل بین تصور میں سہولت دینے کے لیے شعبہ تحقیق نے مشکل تحقیقی کام کے بعد انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن



کے اشتراک سے ٹیلی فونک سروے کے ذریعے صارفی اعتماد کے اشاریے (سی سی آئی) کی تشکیل شروع کر دی ہے اور اس کے لیے سائنسی طرز فکر اختیار کیا گیا ہے۔ ڈیٹا کے توثیقی عمل کی تکمیل کے بعد اس سروے کے مشاہدات کا اعلان کیا جائے گا۔ سی سی آئی سروے اور جزوی تحقیق پر مبنی دیگر سروے کے لیے اس شعبے نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی میں ایک جدید مرکز برائے سروے تحقیق (سی ایس آر) تشکیل دیا ہے۔ اطمینان کی سطح کو جانچنے کے لیے پاکستان میں کمرشل بینکوں کے صارفین کے بینکاری احساسات کے متعلق سروے وہ پہلا جائزہ تھا جسے سی ایس آر نے اسٹیٹ بینک کی سینئر مینجمنٹ کے لیے مکمل کیا ہے۔

پاکستان دفتر شماریات ملک کے لیے سالانہ قومی آمدنی کھاتوں (اے این آئی اے) کے اعداد و شمار فراہم کرتا ہے جو یو این سسٹم آف نیشنل اکاؤنٹس پر مبنی ہوتا ہے۔ پاکستان دفتر شماریات سہ ماہی قومی آمدنی کھاتوں (کیو این آئی اے) کے اعداد و شمار جاری نہیں کرتا جن سے سالانہ کھاتوں کے مقابلے معاشی صورتحال کی زیادہ بہتر تصویر کشی ہوتی ہے اور یہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اشاریے اور سامان کی درآمدت و برآمدات جیسے اظہاریوں کے مقابلے میں زیادہ جامع ہوتا ہے۔ سہ ماہی قومی آمدنی کھاتوں کے تقاضوں (محققین کے لیے) کو پورا کرنے کے لیے شعبہ تحقیق نے پیداوار کے ساتھ ساتھ اخراجات (حالیہ اور 2000-1999ء دونوں قیمتوں پر) سے سی ماہی جی ڈی پی اور 1972-73ء سے اس کے بعض ذیلی شعبوں / اجزاء کا تخمینہ لگایا ہے۔

شعبہ تحقیق نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد سیمینار اور لیکچرز کا انعقاد کیا جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ اٹھارہواں زاہد میموریل لیکچر 22 دسمبر 2011ء کو منعقد کیا گیا جس میں پروفیسر ابھجیت ونا نیک بجر جی (میا چوئٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں اکنامکس کے انٹرنیشنل پروفیسر فور ڈاؤنڈیشن) نے ”خر دقراضے اور چھوٹے کاروبار کی مالکاری“ کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ لیکچر کی صدارت اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کی تھی اور اس میں اسٹیٹ بینک کے سابق گورنروں، ممتاز ماہرین معاشیات، سفارتکاروں، بینکاروں اور حکومتی اہلکاروں نے شرکت کی۔

☆ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ”سارک خطے میں زری پالیسی فریم ورک“ کے موضوع پر سارک فنانس کا ساتواں علاقائی سیمینار نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (بناف) اسلام آباد میں 14 تا 16 جون 2012ء کو منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر اہم مقررین میں اسٹیٹ بینک کے اقتصادی مشیر اعلیٰ ریاض الدین اور نٹ اسکول اسلام آباد میں معاشیات کے شعبے کے سربراہ ڈاکٹر اطہر مقصود شامل تھے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک عابد قمر نے سیمینار کے موضوع پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے لیے جانے والے سارک فنانس جائزے کے نتائج پیش کیے۔ سارک رکن ملکوں کے شرکا نے سیمینار میں ملکی مقالے پیش کیے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے پاکستان اور عالمی معیشت کے موضوع پر سیمینار منعقد کرنے کا بنیادی مقصد ممتاز ماہرین کے نظریات اور ہم عصر تحقیقی کام سے فائدہ اٹھانا ہے۔ گذشتہ برس فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک، امریکہ کے ماہر معاشیات ڈاکٹر باسط ظفر نے ”قیمت درست ہے: بے ترتیب معلومات کے تجربے میں گرانی کی تازہ کاری“ کے عنوان سے تحقیقی مقالے پر بات کی تھی۔

#### 1.4 شعبہ معاشی پالیسی جائزہ

شعبہ معاشی پالیسی جائزہ کا اہم کردار معیشت کے مختلف شعبوں کی کارکردگی جانچنا، حالیہ معاشی حالات کا جامع جائزہ لینا اور اقتصادی پالیسی کی تشکیل میں اعانت کرنا ہے۔ شعبے میں کیے جانے والے تجزیے کی ترسیل اسٹیٹ بینک کی کلیدی مطبوعات کے ذریعے کی جاتی ہے جن میں سالانہ اور سہ ماہی جائزوں کے ساتھ ساتھ ورکنگ پیپرز اور اندرونی پوزیشن کے پیپرز شامل ہیں۔ گذشتہ برس اس شعبے نے مخصوص شعبہ جاتی تحقیق میں توجہ اہم جزوی مسائل پر زیادہ بہتر پالیسی تجزیہ اور مطبوعات کے معیار پر مرکوز کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کو بہتر بنایا ہے۔

## 1.5 شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس (ایس اینڈ ڈی بلیو ایچ ڈی)

شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس کے فرائض میں مرکزی بینکاری کے لیے اہمیت کے حامل معاشی، مالی اور زرعی پہلوؤں پر شاریات جمع کرنا، مرتب کرنا اور ان کی تقسیم شامل ہے۔ یہ شعبہ زر اور بینکاری، بین الاقوامی تجارت، زرعی کھاتے، ادائیگیوں کے توازن، سرمایہ کاری کی عالمی پوزیشن، شرح مبادلہ، زرمبادلہ کے ذخائر، بیرونی سرمایہ کاری، نجی بیرونی قرضے، فنڈز کے بہاؤ، گرائی وغیرہ پر مختلف مدتوں کے ڈیٹا کو جمع اور مرتب کرنے کا کام کر رہا ہے۔ ان متغیرات کے اعداد و شمار کی ترسیل اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ اور مطبوعات کی شکل میں بھی کی جاتی ہے۔ شعبہ دو ماہانہ، دوسہ ماہی، ایک ششماہی اور آٹھ سالانہ مطبوعات شائع کرتا ہے۔

شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس اپنے کردار کو مزید وسعت دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی تمام شاریاتی سرگرمیوں کے لیے فوکل پوائنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ بیشتر ڈیٹا اس مقصد کے لیے بنائے گئے سافٹ ویئر کو استعمال کرتے ہوئے الیکٹرانک طور پر جمع اور پروسیس کیا جاتا ہے۔ یہ شعبہ بینک کے ڈیٹاویز ہاؤسنگ کے لیے بھی تعاون کرتا ہے۔

شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس باقاعدگی سے استعمال کنندگان کو معیاری اور بروقت اعداد و شمار فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ماضی قریب میں مرتب کرنے اور ترسیل کے طریقوں میں بہتری لانے اور انہیں عالمی معیارات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں (دیکھئے باکس 1.1)۔

### باکس 1.1: شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس کی جانب سے اعداد و شمار کی ترتیب و ترسیل کے طریقوں میں بہتری کے لیے اہم اقدامات

شعبہ شاریات وڈیٹاویز ہاؤس نے ڈیٹا مرتب کرنے، ترسیل کے طریقوں کو بہتر بنانے اور انہیں عالمی معیارات کا حامل بنانے کے لیے حالیہ ہی میں کئی اقدامات کیے ہیں۔ اس ضمن میں کامیابیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- ☆ آئی ایم ایف کے توازن دائیگی کے شاریات کے پانچویں مینٹل (بی پی ایم 5) کا نفاذ جبکہ چھٹے ایڈیشن (بی پی ایم 6) کے نفاذ پر کام جاری ہے۔
  - ☆ درجہ بندی کے جدید طریقے اختیار کرنا جیسے تجارتی ڈیٹا کے لیے ہارمونائزڈ کوڈنگ سسٹم (ایس اینڈ ڈی) اور نجی شعبے کے کاروبار کے لیے عالمی معیاری صنعتی درجہ بندی (آئی ایس آئی سی 3.1)۔
  - ☆ غیر بینک مالی اداروں کے ڈیٹا کی تحویل و ترتیب۔
  - ☆ عالمی معیارات کے مطابق جاری ہونے والے انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن (آئی آئی پی) کو ترتیب دینا۔
  - ☆ الٹی میٹ کنٹرولنگ بیزنس (یو بی پی) کے تصورات کے مطابق براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار مرتب کرنا۔
  - ☆ فلورڈ فنڈ اکاؤنٹس آف پاکستان کو مرتب کرنے کے لیے سسٹم آف نیشنل اکاؤنٹس 93 (ایس این اے 93) کا نفاذ جبکہ ایس این اے 2008ء کے نفاذ پر کام جاری ہے۔
  - ☆ زرعی شاریات کو مرتب کرنے کے لیے مینٹل آف نیشنل اینڈ مانیٹری 2000ء (ایم ایف ایس ایم 2000) کے طریقہ کار کو اختیار کرنا۔
  - ☆ ڈیٹا کی ایس ایس پی کی موثر مطابقت جس کے موثر اثرات سے متاثر ہونے کا خطرہ ہو، کو باقاعدہ بنیادوں پر شروع کیا گیا ہے۔
  - ☆ ڈیٹا کی تاریخی سیریز (1947ء سے) کے انتخاب کو تیار اور ”پاکستانی معیشت پر شاریات کا کتا پچ“ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔
  - ☆ پاکستان کے مالی شعبے کے لیے شروع کردہ مالی حسابات کا تجزیہ۔
  - ☆ شاریاتی و معاشی تجزیہ کرنے میں استعمال کنندگان کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر ڈیٹا آرکائیو کی تیاری۔
  - ☆ اسٹیٹ بینک میں مرتب ہونے والی تمام اہم شاریات کی وسعت، کوریج اور بروقت ترتیب دینے کو خاصا بہتر بنایا گیا ہے۔
  - ☆ پاکستان میں ہونے والا جامع براہ راست سرمایہ کاری سروے (سی ڈی آئی ایس)
  - ☆ ڈیٹاویز ہاؤسنگ کے تحت خود کار نظام کے ذریعے شاریات کی کارکردگی میں بہتری لانا
  - ☆ آئی ایم ایف کے آراویس سی مشنری کی جانب سے دی گئی سفارشات کا نفاذ
  - ☆ اسٹیٹ بینک کی ویب پر رکھے گئے ایڈوانس ریلیز کیلنڈر کے ذریعے استعمال کنندگان کو تمام اہم زمروں کی شاریات کے اجراء کے متعلق اطلاع دینا۔
- تمام اعداد و شمار یوزر مینوکلز میں دیے گئے مرتب کرنے کے عالمی معیارات کے مطابق جمع کیے جاتے ہیں جیسے آئی ایم ایف کے مینوکل برائے توازن دائیگی، پانچواں شمارہ (بی پی ایم 5) اور زرعی و مالی شاریات مینوکل 2000ء (ایم ایف ایس ایم)۔ شعبہ شاریات اور ڈیٹاویز ہاؤس بلندی معیار کے حامل قابل بھروسہ اور بروقت اعداد و شمار فراہم کر رہا ہے۔ شعبے میں آئی ایم ایف کے عمومی ڈیٹا کی تقسیم کا نظام (جی ڈی ڈی ایس) پر عمل پیرا ہے اور خصوصی ڈیٹا کی تقسیم کے معیار (ایس ڈی ڈی ایس) کے تقاضوں کو بھی پورا کر رہا ہے۔

یہ شعبہ پاکستان میں شاریاتی نظاموں کو بہتر بنانے میں بھی سرگرم کردار ادا کر رہا ہے اور شاریات کو ترتیب دینے والوں اور استعمال کنندگان کے درمیان قریبی روابط اور تبادلہ خیال کے لیے استعمال کنندگان و پیدا کاروں کی بعض ورکشاپس بھی منعقد کر چکا ہے۔ آگاہی پیدا کرنے کے مقصد سے علمی ماہرین اور محققین کے لیے دستیاب شاریات کے متعلق سیمینار بھی اکثر منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ ان کی رائے کی بنیاد پر ڈیٹا میں خامیوں کی نشاندہی کی جاسکے۔

## 1.6 لائبریری خدمات

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی لائبریری نے نئے معلوماتی وسائل کے حصول اور قارئین کو مؤثر خدمات کی فراہمی کے ذریعے اپنے ممبران کی معلومات اور تحقیقی ضروریات کو پورا کرنے کا مشن جاری رکھا۔ خریداری کی 482 درخواستوں کے جواب میں سال کے دوران تقریباً 2,183 کتابیں حاصل کرنے کے علاوہ 137 مجلوں اور 16 آن لائن ڈیٹابیسز کی سبسکرپشن بھی لی گئی۔

لائبریری کی ریفرنس ڈیسک نے لائبریری آنے والوں کی جانب سے ریفرنس کے متعدد سوالات کا جواب دیا تھا جبکہ ملک بھر سے دور دراز استعمال کنندگان کے معلوماتی سوالات کو آن لائن ریفرنس اور دستاویز فراہمی سروس کے ذریعے یہ سہولت مہیا کی گئی، جس کے تحت متعلقہ استعمال کنندگان کو 2,571 آرٹیکلز/ڈیٹابیسز بھجوائے گئے۔ لائبریری کے سرکولیشن سیکشن نے 229 نئے ممبران، آنے والے 26,787 افراد اور 28,787 چیک آؤٹ کتابیں ریکارڈ کیں جبکہ گزشتہ برس ان کی تعداد بالترتیب 26,529، 285 اور 29,381 تھی۔

مالی سال 12ء کے دوران انجام دیے جانے والے اہم ترقیاتی کاموں کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ لائبریری کے وسائل کو ڈیجیٹل بنانے کی نیلامی کا عمل ایم ایس نییشنل انسٹی ٹیوشن فیسی لیبٹیشن ٹیکنالوجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو ٹھیکہ دے کر پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ اس منصوبے کا مقصد شائع ہونے والی اہم دستاویزات کو ڈیجیٹل شکل میں لانا تھا۔

☆ لائبریری رسائی پروگرام کا دوسرا مرحلہ سیالکوٹ، بہاولپور اور اسلام آباد میں واقع ایس بی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں تربیتی ورکشاپس کے کامیاب انعقاد کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

☆ میعادى شماروں کی انڈیکسنگ اسکیم پر جامع نظر ثانی کی گئی تاکہ اس میں نئی ترتیب کو شامل کیا جاسکے۔

☆ لائبریری پوٹل کو فہرست کے سرچ اور کتابوں کے آویزاں پرکشش سرورق کے ذریعے مزید بہتر بنایا گیا۔

## 2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

### 2.1 شعبہ انفراسٹرکچر، ہاؤسنگ و ایس ایم ای مالیات

#### 2.1.1 چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای)

شعبہ ایس ایم ای روزگار کی فراہمی اور غربت کے خاتمے میں خاصا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان میں ایس ایم ای کے شعبے کا جی ڈی پی میں 30 فیصد حصہ ہے، یہ 78 فیصد سے زائد غیر زرعی افرادی قوت کو روزگار فراہم کرتا ہے جبکہ اشیا سازی کی قدر اضافی کی اشیا میں اس کا حصہ 35 فیصد ہے۔ بے پناہ مواقع ہونے کے باوجود ایس ایم ای کا شعبہ اقتصادی دھچکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ کمزور ہے اور اسی وجہ سے بینک اس شعبے میں قرضے دینے کے حوالے سے اسے زیادہ پرخطر شعبہ سمجھتے ہیں۔ گزشتہ 4 برسوں کے دوران ایس ایم ای کو بینکوں کے قرضوں میں کمی آئی ہے۔ اس شعبے کو بینکوں کا قرضہ 30 جون 2012ء تک 15 فیصد کمی کے ساتھ 248 ارب روپے ہو گیا جبکہ یہ جون 2011ء کے آخر تک 292.5 ارب روپے تھا۔ اس کمی کے باعث بینکوں کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ای کے قرضوں کا تناسب بھی مالی سال 11ء کے 8.2 فیصد سے گر کر 6.5 فیصد پر آ گیا۔ ایس ایم ای سے قرض لینے والے افراد کی تعداد بھی گزشتہ ایک برس کے دوران 2 لاکھ سے کم ہو کر ڈیڑھ لاکھ ہو گئی ہے۔

ایس ایم ای مالکاری میں اس کمی کی وجوہات میں خراب معاشی حالات، کاروبار کرنے کی بڑھتی ہوئی لاگت اور توانائی کی قلت شامل ہیں۔ آخر جون 2012ء تک ایس ایم ای کے غیر فعال قرضے 96.4 ارب روپے یا مجموعی ایس ایم ای قرضوں کا 38.9 فیصد تھے۔ اس صورتحال نے بھی بینکوں کو خطرات مول لینے سے گریز کا طرز فکر اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ مزید برآں حکومتی و حقیقی جات اور اجناس کی سرگرمیوں کے لیے قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری بھی ایس ایم ای مالکاری کو محدود کرنے کا باعث بن رہی ہے۔

ایس ایم ای شعبے کو درپیش چیلنجز پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں سے اہم کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ چھوٹی وی دی دیہی انٹرپرائزز (ایس آر ایز) کے لیے ایک قرض ضمانت اسکیم جاری کی گئی جس کے تحت بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اچھی ساکھ کے حامل ایسے نئے قرض گیروں کا جزدان تیار کریں جو بینکوں کے مروجہ طریقوں پر پورا نہیں اتر سکتے خصوصاً جب ضمانت کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک لین دین کے ایک محفوظ فریم ورک پر کام کر رہا ہے جس کے تحت جدید محفوظ لین دین کے قانون کی موجودگی ضروری ہے تاکہ ملک میں محفوظ لین دین کے رجسٹری آفس کا قیام عمل میں لایا جاسکے تاکہ ایس ایم ای اور زرعی قرض گیروں کے منقولہ اثاثوں پر چارج کورجسٹر کر کے انہیں بینکوں سے قرضوں کے حصول میں سہولت بہم پہنچائی جاسکے۔

☆ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے صلاحیت بڑھانے کے پروگرام اور بینکوں و ایس ایم ای کے لیے آگاہی پروگرام منعقد کیے گئے۔

☆ 2011-12ء کے دوران آئی ایف سی اور لمز (ایل یو ایم ایس) کے اشتراک سے ایس ایم ای کے تمام فریقوں خصوصاً کمرشل بینکوں کے فائدے اور استعمال کے لیے 11 اہم ایس ایم ای کلسٹرز کے ایس ایم ای کلسٹر پروفائلنگ سرویز مکمل کیے گئے۔ 11 ایس ایم ای ذیلی شعبے کے ان جائزوں کے علاوہ مالی سال 12ء کے دوران 10 مزید ایس ایم ای ذیلی شعبوں کا کلسٹر سروے کرنے کے لیے مشیروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

#### 2.1.2 مکاناتی مالکاری کی منڈی

پاکستان میں مکاناتی مالکاری کی منڈی ایک مشکل دور سے گزر رہی ہے اور مکاناتی مالکاری کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ لیکن آبادی کا ایک بڑا حصہ ابھی تک قرض لینے کی بلند لاگت اور زمین کے ٹائٹل جیسے چیلنجز سمیت ایک سازگار قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی کے باعث رہن مالکاری حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ فی الوقت، 27 کمرشل بینک، ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) اور دو مائیکرو فنانس بینک مکاناتی مالکاری کی ضروریات پوری کر رہی ہیں۔

2008ء تک متاثر کن نمونہ حاصل کرنے کے بعد سے مکاناتی مالکاری کے شعبے میں کمی کا رجحان ہے۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی رپورٹ کے مطابق خام واجب الادا قرضے 7.8 فیصد کمی کے بعد 30 جون 2012ء پر 57.1 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ مالی سال 12ء کے دوران واجب الادا قرض گیارہویں مجموعی تعداد بھی 8.7 فیصد کمی کے بعد 87,195 (سال بسال بنیادوں پر) ہو گئی ہے۔ مزید برآں، سال کے دوران غیر فعال قرضے بڑھ کر 19.1 ارب روپے تک پہنچ گئے جو دو فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے مجموعی بہ وزن اوسط شرح سود 15.7 فیصد ہو گئی جو کہ 30 جون 2011ء (17.3 فیصد) کے مقابلے میں تقریباً 9.25 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ مزید برآں، ایچ بی ایف سی ایل کے مطابق 30 جون 2012ء تک بہ وزن اوسط شرح سود 16 فیصد تھی جبکہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے مطابق یہ 15.4 فیصد تھا۔ مزید برآں، آخر جون 2012ء تک عرصیت کی اوسط مدت 11.2 سال تھی۔ آخر جون 2012ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے دوران مکاناتی مالکاری کے اوسط ایل ٹی وی تناسب 41.6 فیصد تھے۔

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملکی معیشت کو ترقی دینے کے لیے جو اہم اقدامات کیے گئے انہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ اسٹیٹ بینک ثانوی رہن منڈی کو ترقی دینے کے لیے رہن نو مالکاری کمپنی (ایم آر سی) کے قیام میں سہولت دے رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے اس منصوبے کی توثیق کر دی ہے اور 20 فیصد ایکویٹی شریک کا وعدہ کیا ہے۔ آئی ایف سی / عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک بھی اس اقدام کی حمایت کر رہے ہیں اور توقع ہے کہ وہ بھی اس کی ایکویٹی میں حصہ لیں گے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے تمام متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے مکاناتی مالکاری کے محتاط ضوابط پر نظر ثانی کی ہے جو کہ منظوری کے مرحلے میں ہیں۔

☆ اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کے رہنما خطوط کا مسودہ تیار کیا ہے جس کا مقصد بینکاری صنعت کی مہارت کو ترقی دینے اور مکاناتی مالکاری کاروبار کو مؤثر انداز میں انجام دینے میں مدد اور سہولت دینا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے رہن مالکاری اور قانونی دستاویزیت، جان بوجھ کر ناکامی اور رہن کی ضبطی وغیرہ کے موضوع پر مختلف شہروں میں تربیتی پروگرام / ورکشاپس منعقد کی ہیں۔

☆ اسٹیٹ بینک مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی میں مکاناتی مالکاری کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

### 2.1.3 انفراسٹرکچر مالی مارکیٹ

اس میں ٹنک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ معیاری انفراسٹرکچر کسی ملک کی معاشی نمو کے امکانات کے ساتھ ساتھ کسی انٹرپرائز کے بہتر کام کرنے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ افرادی قوت اور سرمائے کی پیداواریت کو بڑھاتے ہوئے معاشی نمو کو بھی تقویت بہم پہنچاتا ہے جس سے پیداواری لاگت میں کمی کے ساتھ ساتھ منافع، پیداوار، آمدنی اور روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پائیدار ترقیاتی مقاصد کے حصول کے لیے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری اور انفراسٹرکچر خدمات استعمال کرنے کے خاطر خواہ مضمرات ہوتے ہیں کیونکہ انفراسٹرکچر خدمات سے نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس سے اقتصادی ترقی اور سماجی سرگرمی کے کئی پہلوؤں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تمام ترقی پذیر ملکوں میں کئی ادارے ہوتے ہیں جن کا مینڈیٹ اور فرائض اقتصادی ضروریات کے لحاظ سے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے لیکن ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ وہ طویل مدتی معین شرح سود فراہم کرنے کے لیے متحرک منصوبوں اور ذرائع کی ایک پائپ لائن مہیا کرتے ہیں۔

انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کی واجب الادا رقم جون 2011ء کے 290.8 ارب روپے سے گر کر جون 12ء میں 286.3 ارب روپے تک پہنچ گئی جو تقریباً 1.6 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ شعبہ وارتجربہ سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی انفراسٹرکچر مالکاری میں بڑا حصہ (63 فیصد) بجلی پیدا کرنے والے شعبے نے حاصل کیا جس کے بعد بجلی کا شعبہ نے 16.4 فیصد اور بجلی کی ترسیل نے 8.9 فیصد حاصل کیے۔ اس کے غیر فعال قرضوں میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا اور یہ 8.2 ارب روپے سے بڑھ کر 17.5 ارب روپے تک پہنچ گئے جو کہ 100 فیصد سے زائد سال بسال اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اقتصادی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر کی اہمیت اور صنعتی و برآمدی مسابقت کو بڑھانا اور صنعتی ماحول میں بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے ہیں:

☆ اسٹیٹ بینک نے ایک انفراسٹرکچر ٹاسک فورس قائم کی ہے جس نے انفراسٹرکچر کے شعبے کی نمو میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی اور اہم سفارشات پیش کیں جن سے متعلقہ فریقوں کو بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ فننس انسٹی ٹیوشن (آئی ڈی ایف آئی) کے قیام پر ایک مقالہ بھی تیار کیا ہے

☆ توقع ہے کہ آئی ڈی ایف آئی منصوبہ جاتی ترقی، اسٹرکچرنگ، مالکاری، نفاذ اور متعلقہ خدمات انجام دے گی۔

☆ اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے متعلق بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی استعداد کاری کے پروگرامز منعقد کیے ہیں۔

#### 2.1.4 اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتیں

اسٹیٹ بینک نے نو مالکاری سہولتوں کے مارک اپ کی شرحوں کو بتدریج حقیقت پسندانہ بنانے اور مالکاری کی زراعت پر مبنی شرحوں سے مارکیٹ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کا اثر زائل کرنے کی حکمت عملی کو جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے ملک میں برآمدات اور طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے مقصد سے قلیل اور طویل مدتی مالکاری کے ذریعے برآمدی نوعیت کے منصوبوں کو مالکاری میں سہولت دینے کی پالیسی کو بھی جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی مالکاری سہولتوں تک رسائی کو وسیع دیتے ہوئے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت ڈیری کے شعبے کو بھی اس میں شامل کر لیا۔ اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی کو استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کی اسکیم کے تحت مالکاری کے لیے قابل تجدید پاور پراجیکٹس کی گنجائش کی حد کو 10 میگا واٹ سے بڑھا کر 20 میگا واٹ کر دیا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے ان برآمد کنندگان کو مالکاری کی فراہمی کی حوصلہ شکنی کے لیے ایک نظام متعارف کرایا جن کی زائد المیعا برآمدات ایک مخصوص حد سے زیادہ ہوں۔

##### 2.1.4.1 برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس)

30 جون 2012ء کو ای ایف ایس کے تحت واجب الادا پوزیشن 164.8 ارب تھی جو سال کے دوران مجموعی طور پر 25.7 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ مالی سال 12ء کے دوران ای ایف ایس کے تحت 462.6 ارب روپے تقسیم کیے گئے جبکہ گذشتہ برس اس کی رقم 496 ارب روپے تھی۔ سب سے زیادہ 100.3 ارب روپے ٹیکسٹائل کے شعبے نے استعمال کیے جس میں سب سے بڑا حصہ (30.9 ارب روپے) تیار ملبوسات کا تھا۔ ای ایف ایس کے تحت مالکاری میں کمی کا ممکنہ سبب ای ایف ایس سہولت سے استفادے کے لیے زائد المیعا برآمدی آمدنی کی شرط کا نفاذ اور 2011ء کے دوران کپاس کی قیمتوں میں کمی ہو سکتا ہے۔

##### 2.1.4.2 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)

ایل ٹی ایف ایف کے تحت مالکاری کی واجب الادا پوزیشن آخر جون 2012ء تک 32.74 ارب روپے تھی جو 321 قرض گروہوں کو دیے گئے تھے۔ جس میں سے ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 19.5 ارب روپے (60 فیصد) تھا جو 267 افراد کو دیے گئے۔ ایل ٹی ایف ایف او پی (جو ختم ہو چکی ہے) کے تحت واجب الادا پوزیشن سال کے دوران 6.5 ارب روپے کی رقم کی واپسی کو ظاہر کرتی ہے جس کی خالص واجب الادا رقم 30 جون 2012ء تک 9.6 ارب روپے تھیں۔

##### 2.1.4.3 دیگر مالکاری سہولتیں

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران مالکاری کی بعض دیگر سہولتیں متعارف کرائیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی جس کا مقصد زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے بند گودام، ویز باؤسز اور کولڈ اسٹوریجز کے قیام کے لیے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اس سہولت کے تحت اسٹیٹ بینک کی جانب سے 30 جون 2012ء کو فراہم کردہ واجب الادا نو مالکاری 1,9573 ملین تھی۔

ایس ایم این کو جدید بنانے کے لیے نو مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی جس کا مقصد اسپانسرز کی حوصلہ افزائی کرنا تھا تاکہ وہ اپنے فیکٹریوں/یونٹس کو جدید بناتے ہوئے معیاری/قدر اضافی کی حامل اشیاء تیار کریں۔ اس سہولت کے تحت 30 جون 2012ء تک واجب الادا نو مالکاری 142.9 ملین روپے تھی۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ایس ایم این وزری سرگرمیوں کی بحالی کے لیے نو مالکاری متعارف کرائی گئی تاکہ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی جانب سے 2010ء میں آنے والے سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کاشت کاروں اور ایس ایم این کو وزری پیداوار/جاری سرمائے کے لیے مالکاری مہیا کی جاسکے۔ اس اسکیم کے تحت 30 جون 2012ء تک واجب الادا نو مالکاری کی رقم 1,895.9 ملین روپے تھی۔

مالی سال 12ء کے دوران مذکورہ مالکاری سہولتوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے تجارت و صنعت کی بہتری کے بعض اقدامات بھی کیے ہیں۔ تجارت و صنعت کی حوصلہ افزائی کے اہم اقدامات کو باکس 2.1 میں دیا گیا ہے:

#### باکس 2.1: صنعت و تجارت کو فروغ دینے کے اہم اقدامات

آئی ایچ وائس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 6 کے تحت ایل ٹی ایف ایف کی مالکاری کی شرحوں میں اضافہ کیا گیا۔ قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کی مالکاری کی اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک نے اس اسکیم کی مقررہ میعاد میں 30 جون 2014ء تک کے لیے دو سال کی توسیع کردی۔ مزید برآں، قابل تجدید پاور پراجیکٹس کی گنجائش کی حد کو 10 میگا واٹ سے بڑھا کر 20 میگا واٹ کر دیا گیا۔ آئی ایچ وائس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 7 کے تحت اسکیم کے تحت سروس چارجز پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے۔ آئی ایچ وائس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 8 کے تحت اسٹیٹ بینک نے ایسے برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم میں کچھ نئی ہے، جن کی برآمدی وصولیاں واجب الادا تھیں۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ وائس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 8 کے تحت برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) میں ایسے برآمد کنندگان کے فائدے کے لیے شرائط میں نرمی کی جن کی برآمدی وصولیاں واجب الادا تھیں۔ ایک برآمد کنندہ ای ایف ایس کے حصول اور یا حصہ دوم کے تحت مالکاری حاصل کر سکتا ہے اگر اس سہولت سے استفادہ کرتے وقت واجب الادا برآمدی بلز کی مجموعی رقم گزشتہ برس کی برآمدی کارکردگی کے 5 فیصد سے زائد نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران حکومت کی بعض زراعت کی اسکیمیں/ریلیف پیکیجز پر عملدرآمد کیا۔ گلہ بانی کے شعبے میں برآمد کرنے کے قابل اشیاء کی تعداد کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایل ٹی ایف ایف اسکیم میں گلہ بانی کو شامل کیا۔ بجلی کی شدید قلت کے باعث برآمدی آرڈرز پورا کرنے میں تاخیر کا سامنا کرنے والے برآمد کنندگان کے مسائل حل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مانیٹرنگ کے سال 2011-12ء کے لیے حصہ دوم کے تحت مطلوبہ کارکردگی میں کمی کو پورا کرنے کی مدت میں دو مہینے کا اضافہ کیا۔

## 2.2 شعبہ زرعی قرضہ خرد مالکاری

### 2.2.1 زرعی مالکاری

م س 12ء کے دوران بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے گورنر کی سربراہی میں جنوری 2012ء میں ہونے والے زرعی قرضہ مشاورتی کمیٹی (اے سی اے سی) کے اجلاس میں مقرر کردہ قرضوں کی تقسیم کے ہدف سے زائد قرضے دیے۔ سال کے لیے 285 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال میں بینکوں نے 293.8 ارب روپے کا قرضہ دیا جو کہ مالی سال 11ء میں تقسیم کیے جانے والے 265 ارب روپے سے تقریباً 11.7 فیصد زیادہ ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں مسلسل کمی اور 2010ء کے تباہ کن سیلاب کے باعث اہم بینکوں کے غیر فعال قرضوں کی بلند سطح و صوبہ سندھ میں 2011ء کی شدید بارشوں کے پس منظر میں زرعی قرضوں کی تقسیم کے ہدف کا حصول خاصا مشکل تھا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے مرحلہ وار حکمت عملی اختیار کی اور ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوششیں کی گئیں جن میں فصلی بیمہ کے دعوؤں کا فوری تصفیہ، محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل کے لیے زرعی لحاظ سے اہمیت کے حامل اضلاع میں ون ونڈ و آپریشن کی سہولت دینے کے لیے صوبائی محصولاتی محکمہ جات کے ساتھ قریبی تعاون، عوامی سطح پر کاشت کاروں کی آگاہی اور مالی خواندگی کے پروگراموں کا انعقاد اور بینکوں کی اعلیٰ انتظامیہ اور ان کے زرعی شعبوں کے سربراہان کے ساتھ اہداف پر پیش رفت کے متعلق رابطے میں رہنا شامل ہیں۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں نے 141 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 146.2 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے۔ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے 70.1 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 66.1 ارب روپے کے قرضے دیے۔ پی سی بی ایل نے 7.6 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 8.5 ارب روپے اور ملکی نجی بینکوں نے 54.1 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 60.9 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے۔ پانچ ایم ایف بیز جنہیں پہلی بار مالی سال 12ء میں سالانہ اشارتی ہدف اسکیم میں شامل کیا گیا تھا انہوں نے 12.1 ارب روپے کے زرعی قرضے تقسیم کیے اور اپنا ہدف پورا کیا (دیکھئے جدول 2.1)۔

جدول 2.1: زرعی قرضوں کے اہداف اور اصل تعلیم									
ارب روپے									
مالی سال 08ء		مالی سال 09ء		مالی سال 10ء		مالی سال 11ء		مالی سال 12ء	
اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف
94.7	96.5	110.7	119.5	119.6	124.0	140.3	132.5	146.3	141.0
5 بڑے کرنل بینک ☆									
تخصیصی بینک									
66.9	60.0	75.1	72.0	79.0	80.0	65.4	81.8	66.1	70.1
زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ									
5.9	8.0	5.6	6.0	5.7	6.0	7.2	6.9	8.5	7.6
پنجاب صوبائی کوآپریٹو بینک لمیٹڈ									
43.9	35.5	41.6	52.5	43.8	50	50.2	48.9	60.9	54.1
14 ملکی بینک									
-	-	-	-	-	-	-	-	12.1	12.2
خرد مالکاری بینک (ایم ایف بی) ☆ ☆									
211.6	200.0	233.0	250.0	248.1	260.0	263.0	270.0	293.8	285.0
کل									
ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان									
☆ بشمول اے بی ایل، ایچ بی ایل، این بی پی، ایم سی بی اور یو بی ایل									
☆ ☆ پانچ بڑے ایم ایف بی، جولائی 2011ء سے									

#### 2.2.1.1 زرعی قرضہ کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

ملکی معیشت میں زرعی ودیہی مالکاری کے دائرہ کار میں توسیع اور اسے فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد اقدامات کیے جن میں زرعی مالکاری پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام، پائلٹ پروجیکٹ فیڈ فور کا آغاز، پائلٹ اضلاع میں ون ونڈو آپریشن، پانی کے موثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط، سلم کے تحت فارم / فصل کی پیداوار کے مقاصد سے اسلامی زرعی مالکاری، قومی فصلی بیمہ اسکیم (این سی آئی ایس) اور متاثرہ علاقوں کے قرض گیروں کو ریلیف کی فراہمی (تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 2.2)۔

#### 2.2.2 خرد مالکاری

مالی سال 12ء کے دوران خرد مالکاری کے شعبے میں نمو کے ساتھ ساتھ نفع یابی بھی دیکھنے میں آئی تھی۔ مشکل معاشی صورتحال اور مالی سال 12ء کے تباہ کن سیلاب کے باوجود اس شعبے میں ساختی لحاظ سے بہتری آئی جیسے ایم ایف بی کی نو سرمایت، مصنوعات کا تنوع، فراہمی کے جدید ذرائع، امانتوں میں نمو اور صنعت کے انفراسٹرکچر میں توسیع ہوئی۔

اسٹیٹ بینک اب تک دس ایم ایف بی کو لائسنس جاری کر چکا ہے۔ ان میں سے نو ایم ایف بی قومی سطح پر کام کر رہی ہیں جبکہ ایک صوبائی سطح پر کاروبار شروع کرنے والا ہے۔ یہ تمام ایم ایف بی پانچ شعبے میں مقامی و بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی ملکیت میں ہیں جن میں بینک، ترقیاتی ادارے، سرمایہ کاری فنڈز، موبائل نیٹ ورک آپریٹرز اور بڑے ملکی ایم ایف آئیز شامل ہیں۔ ملکیت کا تنوع اور مائیکرو فنانس بینکاری کا طرز فکر پالیسی ماحول پر سرمایہ کاروں کے اعتماد اور پاکستان میں مائیکرو فنانس کے بطور نفع بخش اور خوش آئند کاروباری امکانات کو ظاہر کرتا ہے۔

خرد مالکاری شعبے کے قرضے 30 جون 2011ء کو 27.4 ارب روپے تھے اور مالی سال 12ء کے دوران اس میں 4.9 ارب روپے کا اضافہ یا 18 فیصد نمو ہوئی۔ سرگرم قرض گیروں کی تعداد بڑھ کر 2.22 ملین تک پہنچ گئی جو مالی سال 12ء کے آغاز پر یہ 2.03 ملین تھی۔ واجبات کے لحاظ سے ایم ایف بی کی مجموعی امانتیں 16.6 ارب روپے تھیں اور ان میں 49 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مجموعی امانت گزاروں کی تعداد 30 جون 2012ء کو 1.5 ملین سے تجاوز کر گئی۔ بعض دشواریوں کے باوجود مجموعی طور پر اس شعبے نے مثبت کارکردگی دکھائی۔ درپیش چیلنجز میں سیلاب / بارشوں سے ملک کے مختلف حصوں کو پہنچنے والا نقصان خصوصاً سندھ میں مسلسل دوسرے سال سیلابی صورتحال شامل ہے۔ قرضہ جزدان میں ہونے والی نمو کا سبب خرد مالکاری کے شعبے کی حالیہ حکمت عملی تھی جس کے تحت مختلف معاشی و جغرافیائی طبقوں کو شامل کر کے جزدان کو متنوع بنایا گیا۔ خرد مالکاری بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں مالی سال 12ء میں 3.5 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ برس ان میں 3.74 فیصد کمی ہوئی تھی۔



## پاک 2.2: زرعی قرضے کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران ملک میں زرعی / دیہی مالکاری کو فروغ دینے کے جو اہم اقدامات کیے وہ ذیل میں دیے گئے ہیں:

زرعی مالکاری پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام: بینکوں کی جانب سے دی جانے والی زرعی مالکاری کی مصنوعات و خدمات کے متعلق کاشت کار برادری میں آگاہی و سمجھ بوجھ کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کمرشل / خرد مالکاری بینکوں، ایس بی پی ایس سی کے فیلڈ دفاتر اور دیگر اہم فریقوں کے اشتراک سے اپریل 2012ء سے ”زرعی مالکاری کے موضوع پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا ملک گیر پروگرام“ شروع کیا۔ پروگرام کے پائلٹ مرحلے میں پاکستان بھر میں زرعی اہمیت کے حامل اضلاع / قصبوں میں 12 ایک روزہ تربیتی و آگاہی سیمینار منعقد کیے جا رہے ہیں۔ 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران بہاولپور، گھوٹکی، نوشہرہ، ساگھڑ، کوٹلی (آزاد جموں و کشمیر) و چترال کے اضلاع کی تحصیلوں میں چھ پروگراموں کا کامیاب انعقاد کیا گیا جبکہ باقی پروگرام مقررہ مقامات اور مخصوص تاریخوں پر 2012ء کی دوسری ششماہی میں منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ تقریباً 150 فیلڈ مالکار / زرعی قرضہ افسران کو تربیت دی گئی ہے اور اس پروگرام کے تحت اب تک تقریباً 1,000 کاشت کاروں کو تعلیم دی جا چکی ہے۔

پائلٹ پروجیکٹ کے چوتھے مرحلے کا آغاز: پائلٹ پروجیکٹ سوم کی کامیاب تکمیل سے ہونے والی حوصلہ افزائی کے باعث اسٹیٹ بینک نے تیز رفتار بنیادوں پر زرعی مالکاری تک رسائی کو مزید بڑھانے کے لیے موسم ربیع 2011ء سے پائلٹ پروجیکٹ کے چوتھے مرحلے کا آغاز کر دیا ہے۔ پائلٹ پروجیکٹ چہارم کے تحت فارم و غیر فارم مالکاری کے لیے 54 اضلاع کا احاطہ کیا جائے گا جبکہ 22 اضلاع کچھوٹے / بے زمین کسانوں کو گروپ پر مبنی قرضے فراہم کرنے کے لیے خاص طور پر بڈف بنایا جائے گا۔ 30 جون 2012ء تک بینکوں نے فارم شعبے کو 91.7 ارب روپے یا بڈف کے 79 فیصد قرضے تقسیم کیے۔ غیر فارم شعبے میں 23.2 ارب روپے یا بڈف کا 91 فیصد اور بڈف والے اضلاع میں گروپ پر مبنی قرض گاری کی مدد میں 0.64 ارب روپے یا بڈف کا 96 فیصد قرضے دیے گئے۔ فارم شعبے میں 488,819 قرض گاروں کو یا بڈف کا 74 فیصد، غیر فارم شعبے میں 84,358 قرض گاروں کو یا بڈف کا 83 فیصد اور گروپ پر مبنی قرض گاری میں مجموعی طور پر 17,047 قرض گاروں یا بڈف کے 132 فیصد تک قرضے فراہم کیے گئے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی جانب سے فارم و غیر فارم شعبے میں نئے قرض گاروں کی تعداد بالترتیب 67,508 اور 248,695 تھی۔

پائلٹ اضلاع میں ون ونڈر آپریشن: پاس بک کے اجراء میں تاخیر اور محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل جیسے مسائل کو حل کرنے کے لیے پنجاب، خیبر پختون خواہ اور بلوچستان میں ان کے متعلقہ صوبائی محصولاتی محکموں کے ذریعے پائلٹ اضلاع میں ون ونڈر آپریشن شروع کیا گیا۔ اس آپریشن کے ذریعے بینکوں اور کاشت کار برادری کو محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل اور قرضوں تک تیز رفتار بنیادوں پر رسائی میں سہولت دی گئی ہے۔

پانی کے مؤثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط: ماحولیاتی تبدیلیوں، قابل استعمال نہری پانی کی دستیابی میں کمی، پانی کا زیاں اور زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی ملکی زراعت کی نمو میں حائل اہم چیلنجز ہیں۔ زمین کی زرخیزی اور بہتر پائنت کے لیے پانی کے زیادہ سے زیادہ بہتر استعمال کو یقینی بنانے کے لیے کاشت کاروں کی جانب سے پانی کے انتظام کی جدید تکنیک کو استعمال کرنا کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے نظاموں اور تکنیکوں کی خریداری و مرمت کے لیے کاشت کاروں کو قرضے کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کی مشاورت سے پانی کے مؤثر انتظام کی مالکاری کے متعلق رہنما خطوط تیار کیے ہیں جنہیں شعبہ زرعی قرضہ و خورد مالکاری کے 2011ء کے سرکلر نمبر 2 کے ذریعے جاری کیا گیا تھا۔ ان رہنما خطوط کا مقصد اس کام سے متعلق مخصوص مصنوعات کی تیاری میں بینکوں کو اعانت فراہم کرنا ہے۔

مسلم کے تحت فارم / فصل کے پیداواری مقاصد کے لیے اسلامی زرعی مالکاری: فارم و غیر فارم پیداواری سرگرمیوں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ زرعی مالکاری کی طلب کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کے اشتراک سے ”مسلم“ پر مبنی ایک ماڈل پروڈکٹ جاری کی، 18 اکتوبر 2011ء کو جاری کیے گئے شعبہ زرعی قرضہ و خورد مالکاری کے سرکلر نمبر 03 کے ذریعے اس پروڈکٹ کے ذریعے شریعت سے متعلق پہلوؤں کے ساتھ ساتھ فارم / فصل کی پیداواری سرگرمیوں کے کاروباری پیکر اور مالکاری کی ضروریات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس پروڈکٹ کو عملی مثالوں اور مسلم کے لین دین کے بہاؤ کے عمل سے تقویت بہم پہنچائی گئی ہے۔

فصل کی قومی بیمہ اسکیم (این سی آئی ایس): اسٹیٹ بینک نے صدر پاکستان کی تشکیل کردہ ناسک فورس کی جانب سے این سی آئی ایس کے فریم ورک کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ این سی آئی ایس سے غیر قرض گیر کاشت کاروں کو قدرتی آفات کے نتیجے میں ان کے نقصانات کے خطرے کو زائل کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے قومی خزانے کی بھی بھاری بچت ہوگی، جو ایسی صورتحال میں حکومت کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ این سی آئی ایس کے کامیاب نفاذ کے لیے وزارت خزانہ، منفا (MINFA)، محصولاتی شعبوں اور بیمہ کمپنیوں کی جامع شمولیت کی ضرورت ہوگی۔

زرعی اجناس کی مادی تجارت و مارکیٹنگ: زرعی اجناس کی مادی تجارت و بازارکاری کو ترقی دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ناسک فورس نے فریقوں کے اشتراک سے ویزا ڈسٹنگ، گریڈنگ و ٹیسٹنگ، ضمانت کے انتظام، بعد از کاشت مالکاری، ویزا ہاؤس کارسیدی نظام وغیرہ کا فریم ورک وضع کیا ہے۔ اس منصوبے کا نفاذ پاکستان مرکھائل ایکس چینج (پی ایم ای ایکس) کو منتقل کر دیا گیا ہے اور اس مقصد کے لیے پی ایم ای ایکس کے تحت ضمانتی انتظام کی یقینی تشکیل دی جا رہی ہے۔

متاثرہ علاقوں کے قرض گاروں کو ریلیف: نیشنل ڈیزاسٹر منجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے شناخت کردہ سیلاب / بارشوں سے متاثرہ علاقوں کے قرض گاروں کو ریلیف کی فراہمی کے لیے بینکوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ ایسے قرض گاروں کے قرضوں کو ریلیف / ری اسٹر پکٹر رکس، جہاں پر قرضے کی واپسی کا امکان موجود ہو۔

بازار میں ہونے والی پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بلا دفتر بیکاری پر ایک مشاورتی گروپ قائم کیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے سہ ماہی بنیادوں پر ”بلا دفتر بیکاری نیوز لیٹر“ کی اشاعت شروع کر دی ہے جس کا مقصد اس شعبے میں ہونے والی ملکی و بین الاقوامی پیش رفت کے متعلق آگاہی دینا ہے۔ دیگر ممالک کے مرکزی بینک بھی اسٹیٹ بینک کے کامیاب تجربے سے فائدہ اٹھانے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے تاجکستان، نیپال اور اتھوپیا کے مرکزی بینکوں کے وفد کے لیے موبائل مالی خدمات کے متعلق آگاہی کے دوروں کا اہتمام کیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری کے شعبے میں ہونے والی تبدیلیوں میں سہولت دینے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایک معاون پالیسی فریم ورک مہیا کیا ہے۔ خرد مالکاری کے شعبے میں ضوابطی فریم ورک کو 2010ء اور 2011ء میں مسلسل دوسرے سال عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی کیونکہ جریدے اکاؤنٹسٹ کے اقتصادی انٹیلی جنس یونٹ نے اس شعبے میں پاکستان کو فہرست میں سب سے اوپر جگہ دی ہے۔ باکس 2.3 میں مالی سال 12ء کے دوران ہونے والی بعض اہم پیش رفت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے بعض اہم اقدامات کو دیا گیا ہے۔

#### باکس 2.3: خرد مالکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات / پیش رفت

اسٹیٹ بینک نے ملک میں انٹرپرائز قرض گاری کو فروغ دینے اور اثاثوں کی تخلیق میں بہتری کے لیے مائیکرو انٹرپرائز قرض کا زمرہ متعارف کرایا۔ اس زمرے کے تحت ایم ایف بی ایل مائیکرو انٹرپرائز کو 500,000 روپے تک قرضہ دے سکیں گے۔ مزید برآں، بقیر ایم ایف بی کو مائیکرو انٹرپرائز قرض گاری کی اجازت دی گئی۔

ایم ایف بی کے لائسنسز جنہیں دیئے گئے:

- (1) ویلہ مائیکرو فنانس بینک کو ستمبر 2011ء میں ملک گیر کام کرنے کا: اس ایم ایف بی کو ملک کے سب سے بڑے موٹل نیٹ ورک آپریٹر، مولی ٹیک جی ایس ایم کے مکمل اسپانسر کیا ہے۔
- (2) ایڈوانس مائیکرو فنانس بینک کو جون 2012ء میں: اس ایم ایف بی کو ایڈوانس ایس اے اینڈ ایف ایم او بالینڈ کا اسپانسر حاصل ہے۔ ایڈوانس ابتدائی طور پر ایک صوبہ میں کام کرنے والی ایم ایف بی ہوگی۔

نیٹ ورک ایم ایف بی کو اور یگا گروپ نے مالی سال 12ء میں تھویل میں لیا تھا۔ سنے اسپانسرز اس ایم ایف بی کے آپریشنز کو قومی سطح تک توسیع دینا چاہتے ہیں۔ ان کی توجہ زراعت و منسلک سرگرمیوں پر مرکوز ہے۔

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے روز گرام ایم ایف بی کی تھویل آخری مراحل میں ہے۔ اسی طرح ایف آئی این سی اے بھی کشف مائیکرو فنانس بینک کے موجودہ اسپانسرز کے ساتھ مذاکرات کے آخری مراحل میں ہے جو اس ایم ایف بی کے بڑے حصے کو تھویل میں لینے سے متعلق ہیں۔

مائیکرو فنانس کا خصوصی کریڈٹ انفارمیشن بورڈ (سی آئی بی): خرد مالکاری کے شعبے میں انتظام کو بہتر بنانے اور غریب صارفین کی حد سے زیادہ مقروضیت میں کمی کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک اور پاکستان تخفیف غربت فنڈز نل کر جون 2012ء میں پینٹل مائیکرو فنانس خصوصی کریڈٹ انفارمیشن بورڈ (سی آئی بی) کا اجرا کیا۔

#### 2.2.1 پروگرام اقدامات

اسٹیٹ بینک حکومتی و امدادی ایجنسیوں کے فنڈز سے چلنے والے پروگراموں پر عملدرآمد کے ذریعے خرد مالکاری کے شعبے کی ترقی میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کو چلانے کا مقصد بینکاری سہولتوں سے محروم افراد کے لیے مالی سہولتوں کی رسائی کو بڑھانا ہے، خصوصاً غریبوں اور خواتین کے لیے پائیدار ماڈلز کے ذریعے۔ مالی سال 12ء کے دوران امدادی ایجنسیوں / حکومت کے فنڈز سے متعدد اقدامات کیے گئے۔

☆ مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی): ملک میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک جامع مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی) وضع کیا ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد برطانیہ کے ادارہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) سے ملنے والی 50 ملین برطانوی پاؤنڈ کی مالی امداد سے کیا جا رہا ہے اور اس کا مقصد پاکستان میں غریب افراد اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کی آمدنی میں اضافہ اور گذراوقات میں بہتری لانا ہے۔ مالی سال 12ء کے دوران مالی شمولیت پروگرام نے کئی سنگ میل طے کیے ہیں۔ جو یہ ہیں:

☆ اسٹیٹ بینک نے 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کا ایک ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) متعارف کرایا ہے جس کا مقصد خرد مالکاری شعبے کی ادارہ جاتی مضبوطی کے لیے گرانٹس فراہم کرنا ہے۔ اب تک آئی ایس ایف کے تحت خرد مالکاری کی سہولتیں مہیا کرنے والے 13 اداروں کے لیے 631.89 ملین روپے کی منظوری دی جا چکی ہے جن میں سرفہرست اور درمیانے درجے کے ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز کے ساتھ ساتھ پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک بھی شامل ہے۔ یہ گرانٹس 20 منصوبوں کے لیے مہیا کی گئیں جن میں منظور شدہ ادارے کی صلاحیت سازی / انسانی وسائل، آئی ٹی کی ترقی، کاروباری منصوبہ / طویل مدتی جائزے، منڈی پر تحقیق، بلا دفتر بینکاری، کارپوریٹ نظم و نسق، کریڈٹ رینٹنگ، ترسیلات زر اور ٹریڈری جیسے فرائض وغیرہ میں بہتری لانے کے لیے ادارہ جاتی استحکام کی ضروریات پوری کی گئیں۔ ادارہ جاتی استحکام میں کی جانے والی سرمایہ کاری سے خرد مالکاری کے جزدان کی پائیداری اور وسعت دونوں کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

☆ اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2008ء میں مالی شمولیت پروگرام کے تحت کمرشل بینکوں کی جانب سے خرد مالکاری سہولت فراہم کرنے والوں کو دیئے گئے قرضوں پر خطرات کا جزوی احاطہ کرنے کے لیے 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی مالیت سے خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف) متعارف کرائی تھی۔ ایم سی جی ایف متعارف کرائے جانے کے بعد سے اس میں مسلسل نمو ہو رہی ہے اور اس کے ذریعے خرد مالکاری سہولتیں مہیا کرنے والوں کی فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے اور خرد مالکاری کے شعبے تک رسائی کو بڑھانے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اب تک 4,407.5 ملین روپے جمع کرنے کے لیے 1,273 ملین روپے کے مجموعی اکتشاف کی حامل 15 ضمانتیں جاری کی جا چکی ہیں۔ مستقبل میں توقع ہے کہ اس سہولت کے ذریعے غیر بینک ذرائع / اسٹاک مارکیٹس سے کمرشل قرضہ حاصل کیا جاسکتا ہے، جس سے خرد مالکاری کی سہولتیں مہیا کرنے والوں کے ذرائع کو متنوع بنانے میں مدد ملے گی۔

☆ مارچ 2010ء میں 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی مالیت سے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) متعارف کرائی گئی جس کا مقصد وسیع تر رسائی کے لیے چھوٹے ودیہی کاروباری اداروں کو قرضے کی فراہمی میں سہولت دینا ہے۔ یہ اسکیم کمرشل بینکوں میں خطرہ مول لینے کی صلاحیت اور سہولت کی طلب کا جائزہ لینے کے بعد متعارف کرائی گئی تھی۔ اسکیم کا مقصد غریبوں اور ودیہی افراد کی قرضوں کی وسیع تر رسائی کے لیے چھوٹے ودیہی قرض گیروں کی کریڈٹ ریٹنگ بڑھاتے ہوئے انہیں قرضوں کی دستیابی کو بہتر بنانا ہے۔

☆ چھوٹی وی ودیہی انٹرپرائزز کے لیے سی جی ایس کے تحت دستیاب بنیادی رقم اور بینکوں کی درخواستوں پر 4.83 ارب روپے (اسٹیٹ بینک کی جانب سے 1.932 ارب روپے کی 40 فیصد خطرے کی کوریج) قرضوں کے اکتشاف کی حدود کے مطابق 2012ء میں 12 بینکوں کو دیئے گئے۔ حدود مختص کرنے کے ساتھ ہی بینکوں نے اسکیم کے تحت 4,371 قرض گیروں کو 3,022 ملین روپے (جس میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے خطرے کی کوریج کے لیے 1,231.45 ملین روپے) کے قرضوں کی منظوری دی جو 2012ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے خطرے کی کوریج کے فنڈز میں سے 64 فیصد کے استعمال کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ مئی 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی رقم سے مالی اختراعات چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) متعارف کرایا گیا جس کا مقصد اختراعات کو فروغ دینا اور نئی منڈیوں کا تجربہ کرنا، فراہمی کی لاگت میں کمی، نظاموں اور طریقوں کو زیادہ مستعد بنانا اور مالی خدمات کی پوری نہ ہونے والی طلب کو پورا کرنے کے نئے طریقے وضع کرنا شامل ہیں۔ اس فنڈ سے تخصیصی چیلنج رائڈز منعقد گئے جن میں ایسی اختراعات پر توجہ مرکوز کی جائے گی جو منڈی مالی خدمات کی وسعت اور رسائی کو بڑھانے کے لیے کرنا چاہتی ہے۔ اس فنڈ کا پہلا مرحلہ جو حکومت سے فرد (جی 2 پی) کو ادائیگیوں پر منعقد کیا گیا تھا، اب وہ کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جس کے تحت چھ درخواست گزاروں کو 505 ملین روپے دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایف آئی سی ایف کو مزید فروغ دینے کے لیے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کے دوسرے مرحلے کا انعقاد ودیہی مالی خدمات پر کیا جائے گا جن میں ودیہی مالکاری اور وسیع الہیاد مالی خدمات کے منصوبے شامل ہیں جن میں ٹیلی مواصلات کے ڈھانچے کو استعمال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو خرد ادائیگیاں کی جائیں گی جو مالی خدمات کا حصہ نہیں ہیں۔

☆ مالی خواندگی پروگرام (ایف ایل پی): اسٹیٹ بینک نے پہلی بار 20 جنوری 2012ء کو مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام شروع کیا تھا جس کا مقصد مالی شمولیت اور غربت کے خاتمے کی کوششوں کی اعانت کرنا تھا تا کہ پورے ملک میں معاشی نمو اور استحکام کی کوششوں میں سہولت دی جاسکے۔ این پی ایل ایف کو اے ڈی بی، پی بی اے، پی پی اے ایف اور بیزنس پوائنٹ (مشیر) کے تعاون اور اشتراک سے متعارف کرایا گیا تھا۔

☆ مارچ 2012ء میں پائلٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا جو اب کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ پائلٹ پروگرام سے کلاس روم تربیتی اجلاسوں، گلی کے تھیٹر اور میڈیا کے ذریعے مخصوص 47,800 افراد کو فائدہ پہنچا۔ اس پروگرام میں توجہ عوام کو مالی تصورات، مصنوعات و خدمات کے بارے میں بنیادی تعلیم دینے پر مرکوز کی گئی ہے جس میں بچت بنانا، بچت، سرمایہ کاری، بینکاری مصنوعات و خدمات، قرضوں کا انتظام اور صارف کے حقوق و فرائض جیسے امور شامل ہیں۔ آئندہ مہینوں میں پائلٹ پروجیکٹ کے جائزے کی بنیاد پر اس پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی اور 500,000 سے زائد غریب اور کم آمدنی والے افراد اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

☆ زرعی مالکاری پکاشت کاروں کی مالی خواندگی اور آگاہی کے پروگرامز: مالی خدمات فنڈ تک رسائی میں بہتری (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت اسٹیٹ بینک نے 1.8 ملین

روپے سے اسٹیٹ بینک نے ”زرعی مالکاری کے متعلق کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام“ شروع کیا ہے۔

☆ آئی اے ایف ایس ایف کے تحت مائیکروفنانس بینکوں / مائیکروفنانس اداروں (ایم ایف آئیز) کے کریڈٹ / قرضہ افسران کو نجی سطح کے تربیتی پروگرام: متعدد تربیتی پروگراموں کے 15 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے جن کا انعقاد ملک کے مختلف شہروں میں کیا جائے گا اور اس میں پاکستان بھر کے 1,000 قرضہ اور فیلڈ دفتر پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس پروگرام کا مقصد صلاحیت سازی میں صنعت کو اعانت مہیا کرنا ہے۔ ان تربیتی پروگراموں سے معلومات و نظریات کے تبادلے کے ذریعے بہتر سوچ بوجھ پیدا کرنے کے علاوہ پاکستان میں مائیکروفنانس کی صنعت کے لیے اشد ضروری صلاحیت سازی کی بنیاد فراہم ہو سکے گی۔

☆ ایس ایم ای مالکاری کے لیے نجی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام: ایس ایم ای کے شعبے میں کمرشل بینکوں کی صلاحیت کی کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے قرضہ افسران کے لیے ایس ایم ای مالکاری میں نجی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام متعارف کرایا جس کا مقصد انہیں دنیا بھر میں رائج ایس ایم ای مالکاری میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی سے لیس کرنا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا گیا ہے جس میں سات شہر شامل تھے۔ ملک بھر میں ایس ایم ای مراکز پر ایس ایم ای فنانس سے وابستہ کمرشل بینکوں کے 200 قرضہ افسروں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ اس پروگرام کا دوسرا مرحلہ بھی شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک مختلف شہروں میں چار تربیتی پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں جن میں مختلف کمرشل بینکوں کے 130 قرضہ افسران کو تربیت فراہم کی گئی۔ جن اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا ان میں کریڈٹ اسکورنگ، پروگرام پر مبنی قرضہ اسکیموں، ایس ایم ای مالکاری کی مارکیٹنگ کی موثر حکمت عملیاں اور ایس ایم ای مالکاری کی سوشل پروفائلنگ کے شعبے کے استعمال وغیرہ جیسے خطرات کو زائل کرنے کے طریقے شامل ہیں۔

## 3 مالی شعبے کی صحت

### 3.1 بینکاری نگرانی گروپ

#### 3.1.1 شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام)

برمقام معائنہ: شعبہ برمقام معائنہ (بی آئی ڈی) اپنے بنیادی مقصد یعنی مالی نظام کی مضبوطی و استحکام اور مستعد معائنوں کے ذریعے فریقین کے مفادات کا تحفظ کرنا، کی تکمیل کے لیے معائنے کے منظور شدہ منصوبے کے مطابق مختلف بینکوں کا برمقام معائنہ کرتا ہے۔ مالی سال 12ء کے دوران اس شعبے نے 26 بینکوں کا برمقام معائنہ کیا جن میں محدود پیمانے کے تین معائنے اور چھ بینکوں کے آئی ایس معائنے شامل ہیں۔ اس دوران کئی اہم مشاہدات خصوصاً وہ جن کا تعلق درجہ بندی اور کارپوریٹ انتظامیہ وغیرہ سے تھا، اجاگر کیے گئے تاکہ اسٹیٹ بینک کے دیگر متعلقہ شعبے ان پر بروقت کارروائی کر سکیں۔

قرضے قلمزد کرنے کی رپورٹ کی تیاری: شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) اپنے معمول کے معائنوں کے ساتھ ساتھ قلمزد کیے گئے ان قرضوں، مارک اپ اور دیگر واجبات پر، یا بینکاری اداروں کی جانب سے دیے گئے ایسے مالی ریلیف پر قانونی حیثیت کی حامل رپورٹیں بھی تیار کرتا ہے جن میں بینکاری کی مسلمہ روایات یا مستند طریقوں سے انحراف کیا گیا ہو اور بظاہر اس انحراف کا مقصد بینک کو ناجائز طور پر نقصان پہنچانا ہو۔ پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے بینکوں کی جانب سے قرضوں کی قلمزدگی/رعایت کے معاملے پر جو خصوصی توجہ دی ہے اس کے پیش نظر شعبے نے دوران سال مختلف بینکوں کی 34 قلمزدگی رپورٹیں تیار کیں۔ شعبے نے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962ء کے سیکشن AA-25 کے تحت، قلمزدگی کی معمول کی جو رپورٹیں تیار کیں، ان کے ساتھ ساتھ شعبہ بینکاری پالیسی و ضوابط کی جانب سے بی آئی ڈی کو بھیجوائے گئے 144 ایسے معاملات کا بھی جائزہ لیا جن میں 50 کروڑ روپے یا اس سے زائد رقم قلمزد کی گئی تھی، ان میں سے 41 معاملات کا جائزہ لیا جا چکا ہے۔

دیگر خصوصی تحقیقات: شعبہ بینکاری معائنہ اندرونی اور بیرونی متعلقہ فریقین کی طرف سے ارسال کی گئی درخواستوں اور شکایات پر خصوصی تحقیقات بھی انجام دیتا ہے۔ اس سلسلے میں شعبے نے شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری کی طرف سے بھیجوائے گئے مختلف بینکوں کے 'کراپ لون انشورنس پریم کیمیز' (CLIP) کی توثیق کے لیے خصوصی معائنے کیے، یہ قرضے وزارت خزانہ کی منظور شدہ اسکیموں کے تحت دیے گئے تھے۔ مذکورہ کیمیز پر دو ششماہی رپورٹیں جنوری تا جون 2011ء اور جولائی تا دسمبر 2011ء تیار کر کے شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری کو دی گئی۔ علاوہ ازیں شعبے نے ایس بی پی بی ایس سی کی طرف سے بھیجوائے گئے کیس پر پاکستان ری بی ٹینس انی شی ایٹو (پی آر آئی) کے حوالے سے ٹی ٹی چارجز کی ادائیگی کی توثیق کے لیے بھی خصوصی معائنے کیے۔ اس کے علاوہ دیگر شعبوں کی درخواست پر معائنے کیے گئے اور مختلف حلقوں کی موصولہ شکایات کا جائزہ لیا گیا۔

ترقیاتی منصوبے: شعبہ بینکاری معائنہ نے دوران سال تین ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا۔ یہ منصوبے جنہیں (i) بینکوں میں اندرونی کنٹرول فریم ورک کا جائزہ، (ii) ڈیلیوری کے متبادل طریقوں کے استحکام اور کارگزاری بڑھانے کے لیے برمقام معائنے کے طریقہ کار اور ضروری چیک لسٹ کی تیاری، اور (iii) ماخوذیات اور متبادل پراڈکٹ پالیسی فریم ورک کے طریقوں کے استحکام اور کارگزاری بڑھانے کے لیے برمقام معائنے کے طریقہ کار اور ضروری چیک لسٹ کی تیاری، کا نام دیا گیا مکمل کیے جا چکے ہیں۔ اولین دو منصوبے منظوری کے بعد شعبے کے افسران کے سپرد کر دیے گئے ہیں تاکہ ان کی پابندی کی جائے، جبکہ تیسرے کو مجاز اتھارٹی کی منظوری کے لیے بھیجا گیا ہے۔

استعدادداری: افسران کی مہارت میں اضافے کے لیے مختلف موضوعات پر تربیت کا بندوبست کیا گیا جن میں انتظام خطر، عملی خطرے، اثاثوں کے معیار، بازل سوم کی دشواریاں، بازل دوم پر عمل درآمد، اور وقت کا بہتر استعمال جیسے موضوعات شامل ہیں۔ نیز، شعبے کے بعض افسران نے متعلقہ امور پر ملکی اور غیر ملکی تربیت بھی حاصل کی۔

#### 3.1.2 ترقیاتی مالی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کے (برمقام) معائنے کا شعبہ

2010ء تا 2011ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی تنظیم نو کے تحت ڈی ایف آئی اور مبادلہ کمپنیوں کے (برمقام) معائنے کا شعبہ (ڈی ای سی آئی ڈی) اپریل 2011ء میں قائم کیا گیا

جس کا بنیادی مقصد ترقیاتی مالی اداروں، خرد مالکاری بینکوں، اور مبادلہ کمپنیوں جیسے تخصیصی حیثیت رکھنے والے مالی اداروں کے معائنے میں ہمواری لانا اور اسے مستحکم کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے شعبے نے اپنی سرگرمی کے پہلے سال کے دوران ان تخصیصی اداروں کا مکمل اور خطرات کے لحاظ سے کامیابی کے ساتھ معائنہ پورا کیا جن کے نتیجے میں ان اداروں کے معائنے اہم امور/ مسائل سامنے آئے۔ نیز، ان تمام تخصیصی مالی اداروں کے مزید باریک بینی سے اور بار بار کے معائنوں سے ان اداروں کے اندرونی ضوابط، انتظام خطر اور کارپوریٹ انتظامیہ کی روایات کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ شعبے نے اپنے افسروں کی استعداد بڑھانے پر بھی توجہ دی اور نگرانی، خرد مالکاری، انتظامیہ، انتظام خطر وغیرہ جیسے موضوعات پر ملکی اور بین الاقوامی اداروں سے تربیت دلوائی۔

### انسپکشن پلان م س 12ء کی کارکردگی

اولین انسپکشن پلان م س 12ء کے مطابق شعبے نے مبادلہ کمپنیوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کے 61 معائنے مکمل کیے۔ مارچ 2012ء میں شعبے نے مبادلہ کمپنیوں کا معائنہ مزید موثر بنانے کی غرض سے اپنے روایتی طریقہ کار کو تبدیل کیا۔ نئے طریقے کے تحت چند مبادلہ کمپنیوں کا، ان کو مطلع کیے بغیر اچانک معائنہ کیا گیا۔ تاہم مبادلہ کمپنیوں کے معائنے کے لیے انسپکشن پلان 2011-12ء میں دیے گئے مجموعی نظام الاوقات پر، طریقہ کار میں تبدیلی کے باوجود احتیاط کے ساتھ عمل کیا گیا۔ معائنے کا تبدیل شدہ طریقہ کار اختیار کرتے ہوئے متعدد غیر قانونی کاروباری سرگرمیاں اور قواعد کی سنگین خلاف ورزیاں پکڑی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شعبے نے چار تخصیصی انفارمیشن سسٹم (آئی ایس) معائنے بھی انجام دیے جس میں مالی اداروں کے ہر زمرے، یعنی ترقیاتی مالی ادارے، خرد مالکاری بینک، اور مبادلہ کمپنی، کام از کم ایک معائنہ کیا۔ اس عرصے کے دوران شعبے نے چند دیگر تفویضے (assignments) اور پراجیکٹس بھی مکمل کیے، مثلاً:

- ☆ کئی اداروں کے خصوصی معائنے مکمل کیے گئے جن کا تعلق شکایات، بلا دفتر بینکاری، برانچ کے اجازت ناموں، پری کمنس منٹ (pre-commencement) آپریشنز، اور خصوصی تحقیقات سے تھا۔
- ☆ قرضوں، مارک اپ، اور دیگر واجبات کی قلم زدگی، یا ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے دیے گئے مالی ریلیف کے بارے میں بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی شق AA-25 کے تحت قانونی رپورٹ تیار کی گئی۔
- ☆ متعدد پالیسی امور اور قواعد و ضوابط کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے دیگر شعبوں کو تجاویز اور سفارشات فراہم کی گئیں۔

### منصوبہ

مبادلہ کمپنیوں کی استعداد بڑھانے، تمام کاروباری لین دین کو دستاویزی شکل دینے اور کارپوریٹ کلچر کی ترقی کی غرض سے شعبے نے یہ منصوبہ بنایا کہ مبادلہ کمپنیوں کے ڈائریکٹروں/ چیف ایگزیکٹو/ سینئر منیجرز کے لیے آگاہی کے پروگرام پاکستان کے بڑے شہروں (کراچی، لاہور اور راولپنڈی) میں منعقد کیے جائیں۔ اے اور بی دونوں کیٹیگریز کی 52 مبادلہ کمپنیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے 150 سے زائد ڈائریکٹروں اور چیف ایگزیکٹو حضرات بشمول ایچ ایچ پی این ایف پاکستان (ای سی اے پی) کے چیئرمین اور صدر نے ان پروگراموں میں شرکت کی۔ یہ ورکشاپ اس مقصد سے منعقد کیے گئے تھے کہ ضوابط سازی، بالخصوص کارپوریٹ گورننس، اندرونی کنٹرولز، مینجمنٹ انفارمیشن سسٹمز (ایم آئی ایس)، اور اپنے صارف کی شناخت/ اینٹی منی لانڈرنگ وغیرہ کے بارے میں ضوابط سازی کے تقاضوں کا شعور پیدا کیا جائے، اور انہیں بہتری کے لیے رہنمائی فراہم کی جائے۔ مزید برآں، ان ورکشاپس سے مبادلہ کمپنیوں کی استعداد بہتر ہوگی اور بورڈ اور سینئر مینجمنٹ کی طرف سے نگرانی مستحکم بنانے میں بھی مدد ملے گی، جبکہ یہ کمپنیاں اپنی سرگرمیاں زیادہ پیشہ ورانہ انداز میں چلا سکیں گی۔

### 3.1.3 شعبہ فاصلاتی نگرانی اور عمل درآمد (او ایس ای ڈی)

نگرانی کے پہلو سے بہتری مالی استحکام میں اضافہ کرنا اسٹیٹ بینک کے مرکزی مقاصد میں سے ایک ہے۔ اسٹیٹ بینک کا شعبہ فاصلاتی نگرانی اور عمل درآمد (او ایس ای ڈی) اس مقصد کے حصول کے لیے نگرانی کے کارگر فریم ورک کی مدد سے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ شعبہ CAELS فریم ورک کے تحت مالی اداروں کے انفرادی استحکام اور صحت کا

جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ہر مقام معائنے کے مشاہدات کا فالو اپ بھی رکھتا ہے تاکہ ضوابط، پالیسی اور قانونی قواعد اور ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ اسٹیٹ بینک بھی نگرانی کا طریقہ کار مزید بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہا ہے تاکہ مالی نظام کو درپیش خطرات زیادہ سے زیادہ دور رکھے جائیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران آنے والی بڑی تبدیلیاں یہ ہیں:

بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت کے خاکہ خطر کی نگرانی کا فریم ورک: دیگر خطرات کے مقابلے میں سیالیت کا خطرہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ خطرہ حقیقت بن جائے تو عموماً سلسلہ وار واقعات کا امکان بڑھ جاتا ہے جس سے بینکوں کی مالی صحت بری طرح متاثر ہو سکتی ہے اور یہ خطرہ نہ صرف کسی ایک بینک بلکہ پورے نظام میں کام کرنے والے بینکوں کی صحت کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ اگرچہ اپنی سیالیت کے خطرے سے عمدگی کے ساتھ نمٹنا بینک کا اپنا کام ہے تاہم سیالیت کے خطرے کے انتظام اور نگرانی کی غرض سے بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی کے جاری کردہ بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ تقاضا کرتا ہے کہ نگرانی کرنے والوں کو بینک کے خطرہ سیالیت کے انتظام کی موزونیت کے ساتھ ساتھ اس کی سیالیت کی پوزیشن کا بھی جائزہ لینا چاہیے اور ان میں سے کسی شعبے میں بینک کمزور ہو تو فوری اقدام کرنا چاہیے تاکہ امانت گزاروں کی رقم کو تحفظ مل سکے اور مالی نظام کو نقصان محدود رکھا جائے۔ اسٹیٹ بینک اس ضرورت سے آگاہ ہے کہ بینکوں کی سیالیت کی صورتحال پر نظر رکھنے کے لیے مؤثر نظام ہر وقت برقرار رہنا چاہیے، اسے زیر نگرانی اداروں کے خطرہ سیالیت کے خاکے کی شناخت کے قابل ہونا چاہیے، اور اسے اتنا فعال ہونا چاہیے کہ وہ سیالیت کی صورتحال کی پیش گوئی کر سکے تاکہ بروقت اصلاحی اقدامات کیے جاسکیں۔

خطرہ سیالیت کی نگرانی کے نئے فریم ورک کے منصوبے کے مطابق، سیالیت کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی جانچ کے لیے اظہاریوں کا مجموعہ استعمال کرنے کے لیے ہفتہ وار ڈیٹا کا استعمال کمزور اداروں کی شناخت میں مدد دیتا ہے جس سے سیالیت کی ناقص حالت کی روک تھام/تحدید کے لیے اقدامات کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس منصوبے نے سیالیت کے ہفتہ وار گوشواروں میں بعض ایسے اظہاریے شامل کیے ہیں جو کسی بینک کی سیالیت کی صورتحال کے بارے میں رائے قائم کرنے میں مدد و معاون خیال کیے جاتے ہیں۔ تاہم 2008ء میں سیالیت کا جو بحران پیدا ہوا تھا اس سے ملنے والے سبق سے یہ جاننے کا موقع ملا کہ دباؤ کے کسی عرصے کے دوران منڈی کا حقیقی رویہ کیا ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں سیالیت کے مختلف اظہاریوں کا باہمی تعامل کیا ہوتا ہے۔ اُس عرصے کے دوران جمع کیے گئے ڈیٹا کا تجزیہ بتاتا ہے کہ کسی ادارے کی خطرہ سیالیت کے حوالے سے زبردیری پر وسیع تر عمومیت (generalization) کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ ان کتابی اعداد و شمار کے علاوہ منڈی کے بعض ایسے اظہاریوں کی (جن کا صرف میکرو پیانے پر جائزہ لیا گیا) بھی شناخت کی گئی جو سیالیت کا دباؤ بڑھنے کی ابتدائی علامات کا اظہار ہو سکتے ہیں۔ تاہم صرف اس ڈیٹا پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک ایس لائن کیس بنایا جاسکتا ہے جو ممکنہ طور پر زبرد پزیر اداروں کی جانچ میں مدد دے سکتا ہے اور دباؤ کے آغاز کا ممکنہ وقت بھی بتا سکتا ہے، جس سے پراجیکٹ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

پراجیکٹ میں مزید عمدگی لائی جائے تو تمام اداروں کے لحاظ سے بھی اعداد و شمار حاصل ہو سکتے ہیں، اور ان اعداد و شمار کو یہ جاننے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے کہ پُر خطر اجزاء کے حوالے سے مارکیٹ کیسارویہ اختیار کرتی ہے، اور آیا مارکیٹ کچھ ایسے اشارے دیتی ہے جن کو خطرے کی ابتدائی علامات قرار دیا جاسکے چنانچہ خطرے کے متعدد کیفیت میں آنے سے قبل ہی مارکیٹ کے حوالے سے کوئی موقف قائم کرنے کے قابل ہوا جائے۔ لہذا شعبہ فاصلاتی نگرانی اور عمل درآمد سمجھتا ہے کہ یہ مسلسل جاری رہنے والا کام ہے اور ڈیٹا کے حصول اور اس کے تجزیے کے بعد مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔

### 3.2 بینکاری پالیسی اور ضوابط گروپ

#### 3.2.1 شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط

شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط اسٹیٹ بینک کے کلیدی شعبوں میں سے ایک ہے، اس کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ پہلے سے موجود بینکاری ضوابط کو بہتر بنا کر اور نئے قواعد و ضوابط تشکیل دے کر ضابطہ سازی کے اسٹیٹ بینک کے مقاصد کو پورا کرے۔ شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط مرکزی بینک کے بعض اہم وظائف کو پورا کر رہا ہے، جیسے بینکوں اور ان کی برانچوں کو لائسنس کا اجرا، بینکوں/ڈی ایف آئیز کا انضمام/تحویل، کارپوریٹ گورننس، بینکاری قوانین اور ضوابط، وغیرہ۔

یہ شعبہ حالات میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی روشنی میں قانونی اور ضوابطی فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیتا رہتا ہے اور پالیسیاں تشکیل دیتا ہے، نیز وہ پیش آمدہ ضروریات کا بھی

متواتر تگرانی کے نظام، اور بینکوں اور دیگر اداروں کے ساتھ گفتگو کے ذریعے اندازہ کرتا رہتا ہے۔ مالی سال کے دوران شعبے نے درج ذیل اہم امور انجام دیے:

نئے بینکوں/خرد کارکاری بینکوں کی آمد: اگست 2011ء میں انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا (آئی سی بی سی) کو پاکستان میں اپنی کاروباری سرگرمیاں کراچی اور اسلام آباد میں دو برانچوں کے نیٹ ورک کے ساتھ شروع کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ آئی سی بی سی اول درجے کا عالمی بینک ہے، پاکستان میں اس کی سرگرمیوں کے آغاز سے بین الاقوامی برادری کو پاکستان کے اقتصادی اور مالی منظر نامے کے حوالے سے ایک مثبت پیغام ملا تھا۔ اس کے علاوہ وسیلہ مائیکرو فنانس بینک، اپنا مائیکرو فنانس بینک، اور ایڈوانس مائیکرو فنانس بینک کو مائیکرو فنانس بینکاری کے نئے لائسنس جاری کیے گئے تھے۔ ترکی اور چین کے صف اول کے بینکوں سمیت کئی بین الاقوامی اداروں نے پاکستان کی بینکاری صنعت میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں اس سلسلے میں پیش رفت ہوگی۔

بینکوں کی نئی برانچوں کا آغاز: مئی 12ء کے دوران بینکوں/مائیکرو فنانس بینکوں کو 657 نئی برانچیں<sup>1</sup> کھولنے کی اجازت دی گئی، ان میں 464 روایتی بینکوں کی برانچیں، 151 اسلامی بینکوں کی برانچیں، اور 42 مائیکرو فنانس بینکوں کی برانچیں ہیں، اب ملک میں بینکوں کی مجموعی برانچیں 11 ہزار سے بڑھ چکی ہیں۔

پاکستانی بینکوں کی سمندر پار توسیع: اس وقت آٹھ پاکستانی بینک دنیا کے 36 ملکوں میں مختلف صورتوں (یعنی برانچ، نمائندہ دفاتر اور ذیلی ادارے/مشترکہ منصوبے کی صورت) میں کام کر رہے ہیں۔ مئی 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پاکستانی بینکوں کو تنزانیہ، قطر، تاجکستان، سری لنکا، ابوظہبی، بحرین، ترکی اور ہانگ کانگ میں اپنی سرگرمیاں مزید بڑھانے کی اجازت دی۔

بلا دفتر بینکاری میں پیش رفت: بلا دفتر بینکاری کا دائرہ بڑھانے اور مالی شمولیت کے سلسلے میں اسے بطور ایک آلہ استعمال کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان ٹیلی مواصلات اتھارٹی (پی ٹی اے) کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے۔ اس یادداشت کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں موبائل بینکاری کو مستحکم بنانے کی غرض سے، مشاورت کے ذریعے ایک تکنیکی اور ضوابطی فریم ورک تیار کیا جائے۔ اس یادداشت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام متعلقہ فریقوں کے مشورے سے ایک جامع ضوابطی فریم ورک تشکیل دیا جائے، اور کم لاگت کی بین الادارہ (interoperable) موبائل مالی خدمات کی فراہمی کا مشترکہ ہدف حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے۔

متعدد سرکاری اقدامات میں سہولت کی فراہمی: اسٹیٹ بینک متعدد سرکاری اقدامات میں حکومت پاکستان کی مدد کرتا آیا ہے، مثلاً وطن کارڈ/پاکستان کارڈ کے ذریعے سیلاب زدگان کی مالی مدد، بینظیر کارڈ کے ذریعے غریب خواتین کی مالی مدد، اور متاثرین کی مدد کے لیے وزیر اعظم/وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ کے تحت کئی خصوصی کھاتوں کا قیام۔ مئی 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے سندھ کے سیلاب متاثرین کو پاکستان کارڈ کے ذریعے امدادی رقم کی تقسیم میں حکومت پاکستان کو سہولت دی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کی رقم اسٹارٹ کارڈ کے ذریعے استفادہ کنندگان کو پہنچانے میں بی آئی ایس پی، نادرا اور متعلقہ بینکوں کے ساتھ اشتراک عمل کیا اور انہیں سہولت فراہم کی۔

کارپوریٹ گورننس: اسٹیٹ بینک ملک میں صحت مندانہ کارپوریٹ گورننس کے فروغ کے لیے ایک عرصے سے کوشاں ہے۔ اسٹیٹ بینک ”کارپوریٹ گورننس کا نیا ضابطہ“ کی تشکیل میں سرگرمی سے شریک کار رہا ہے، اسے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے جاری کیا ہے۔ سرکاری شعبے کے اداروں کے لیے کارپوریٹ گورننس کے ضوابط کا مسودہ تیار کرنے میں بھی اسٹیٹ بینک نے اہم کردار ادا کیا۔ نیز مسلمہ بین الاقوامی روایات سے ہم آہنگ ہونے کے لیے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعریف میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بینکوں/ڈی ایف آئی کے سپانسرز، اسٹریٹجک سرمایہ کاروں، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان، چیف ایگزیکٹو آفیسرز اور کلیدی ایگزیکٹوز کے لیے نیا اور اضافی ”فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ“ (Fit and Proper Test) معیار حتمی صورت پانے کے قریب ہے۔

<sup>1</sup> ذیلی برانچیں اور مستقل قائم ہونے والی برانچوں میں شامل ہیں۔



انضمام اور تھیل: زیر جائزہ سال کے دوران کمرشل بینکوں میں ایک انضمام اور ایک تھیل عمل میں آئی (یعنی مائی بینک کی تھیل، اور بعد ازاں سمٹ بینک کے ساتھ اس کا انضمام) جبکہ خرد مالکاری بینکوں میں دو تھیل ہوئیں (نیٹ ورک مائیکرو فنانس اور خوشحالی بینک) جس کے بعد ان بینکوں کا انتظام نئی انتظامیہ نے سنبھال لیا۔ نیز، ایک خرد مالکاری بینک کی انتظامیہ میں تبدیلی کا عمل مکمل ہونے والا ہے جبکہ ایک اور خرد مالکاری بینک کی انتظامیہ کا کنٹرول ایک غیر ملکی ادارے کے حوالے کرنے کی اصولی منظوری دے دی گئی ہے۔

کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام: کالا دھن سفید کرنے اور دہشت گردوں کی مالی مدد سے ابھرنے والے خطرات سے بینکوں/ڈی ایف آئیز کو بچانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے انہیں ہدایت دی ہے کہ وہ ممنوع تنظیموں اور افراد کو، یا ان تنظیموں اور افراد سے منسلک لوگوں کو بینکاری خدمات فراہم نہ کریں خواہ وہ ممنوع ناموں سے کام کر رہے ہوں یا نام بدل کر کر رہے ہوں۔ اس کے علاوہ بینکوں/ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی تھی کہ غیر سرکاری تنظیموں/غیر نفع بخش اداروں اور فلاحی اداروں کے ساتھ تعلقات استوار کرتے وقت ہر ممکن ہوشیاری سے کام لیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ کھاتے صرف اور صرف جائز مقاصد کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ ان کھاتوں کو چلانے کا اختیار رکھنے والے افراد، اور مذکورہ اداروں کی گورننگ باڈی کے ارکان کو بھی 'کسٹمر ڈیوٹی پلی جس' (سی ڈی ڈی) کی جامع چھٹی سے گزرا جائے۔ اخبار یا کسی اور ذریعہ ابلاغ میں اشتہار آنے کی صورت میں خصوصاً جب عطیات کے لیے بینک کھاتے کا نمبر بھی درج ہو تو بینکوں/ڈی ایف آئیز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ کھاتہ اسی شخص کے نام پر ہے جس کے نام پر وہ ادارہ عطیات طلب کر رہا ہے۔ نیز ذاتی کھاتوں کو فلاحی مقاصد/عطیات کی وصولی کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ بینکوں/ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی کہ وہ رقوم کے لین دین کی نگرانی کرنے والے سافٹ ویئر کا استعمال 30 جون 2012ء سے پہلے شروع کر دیں، اور واضح مدت طے والے جامع منصوبے کے تحت، بینکوں کے عوامی رابطے کے عملے (front-end staff) کی، کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام کے لیے آن لائن تربیت کا انتظام اور جانچ کا انتظام نافذ کریں۔

دیگر اقدامات: صارفین کو بینکوں کے ساتھ زیادہ لین دین کی سہولت عطا کرنے، بینکوں کا دائرہ کار بڑھانے اور معیشت کو دستاویزی شکل دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت جاری کی کہ کاؤنٹرز پر نقد رقم جمع کروانے/نکلوانے پر صارفین سے سروس چارج وصول کرنا روک دیں۔ اس کے علاوہ امانت گزاروں (صارفین) کو ان کی جمع شدہ رقوم پر مناسب منافع کی ادائیگی کو یقینی بنانے کی غرض سے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ پاکستانی روپے میں تمام بچت امانتوں پر سالانہ کم از کم 6 فیصد کی شرح سے منافع ادا کریں۔ نیز فیڈرل بورڈ آف ریونیو ٹیکس وصولی میں مدد دینے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ مخصوص برائچیں مقررہ وقت کے بعد بھی کھلی رکھیں تاکہ ٹیکس وصول کیا جاسکے۔

### 3.2.2 بینکاری نگرانی

جامع نگرانی: بینکوں کی مؤثر نگرانی کے ضمن میں ان کی مجموعی (consolidated) نگرانی ایک لازمی حیثیت رکھتی ہے۔ 'بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی' کی سفارش ہے کہ بینک کے گرانر ان کی مجموعی بنیاد پر بینکوں کی نگرانی کرنی چاہیے۔ اسٹیٹ بینک نے ایک جرز منسوب شروع کیا ہے جس میں مالی شعبے خصوصاً صنعت بینکاری کے لیے ایک مضبوط اور مستحکم جامع فریم ورک بنانے پر توجہ دی گئی ہے، اور اس میں 'مؤثر بینکاری نگرانی کے بنیادی بازل اصول' کی سفارشات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ان اقدامات سے ان متعدد خطرات کو گھٹانے میں مدد ملے گی جو ادارے کے منسلک اور دیگر متعلقہ لین دین کے نتیجے میں ابھرتے ہیں۔ نیز، ان اقدامات سے بین الاقوامی مالی منڈی میں پاکستانی بینکوں کی مسابقت اور کارکردگی بہتر ہو جائے گی۔

م 12ء کے دوران شعبہ بینکاری نگرانی (Banking Surveillance Department) نے بینکوں اور دیوی پیکر مالی اداروں کی جامع نگرانی کے لیے فریم ورک بنانے کی غرض سے ایک ترقیاتی منصوبہ مکمل کیا۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کی مالی شعبے میں دیوی پیکر ادارے بننے سے ابھرنے والے خطرے کا بندوبست، کی مشترکہ ناسک فورس کی مشاورت سے ضوابطی فارم کا ایک مجموعہ تیار کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بینکاری گروپوں کے لیے تجزیے کا فریم ورک بنایا گیا جس کا بنیادی مقصد یہ ہے: (الف) بینکاری گروپوں کی ساخت اور ان کی اہم سرگرمیاں شناخت کرنا، اور (ب) بینکاری گروپوں کے لیے نگرانی کے طریقہ کار کا نقشہ بنانا۔ مستقبل میں بینکاری گروپوں کی نگرانی اسی فریم ورک کے ساتھ کی جائے گی۔ چونکہ مؤثر جامع نگرانی کے لیے بینک کے ضابطہ ساز کو مناسب اختیارات بھی درکار ہوتے ہیں، اور بینکاری اور مالی گروپوں کی ملکیت اور کارپوریٹ ساخت ان کے استحکام پر نمایاں اثرات رکھتی ہے اس لیے بینکاری قانون میں م 12ء کے دوران بعض ترامیم بھی تجویز کی گئیں۔ ان تجاویز پر بیرونی متعلقہ فریقوں کے ساتھ فی الحال صلاح مشورہ جاری ہے۔

اثاثوں کی درجہ بندی اور تموین کے لیے محتاطیہ ضوابط۔ قیمت فروخت لازم کا اضافی فائدہ: شعبہ بینکاری کے قرض گاری جزدان میں نمو اور ان کی عمدہ کارکردگی کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے رہن کی قیمت فروخت لازم کا فائدہ بتدریج ختم کر دیا۔ 2007ء میں تموین پر قیمت فروخت لازم کا فائدہ مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ رہن کے اثاثوں کی قیمت کو چھینچنے والے منفی دچکوں کا خطرہ کم کیا جائے تاکہ سازگار حالات میں ایک حفاظتی انتظام (buffer) کر لیا جائے اور اس انتظام کو ناسازگار حالات میں اور کاروباری صورتحال کے مطابق بطور سہارا استعمال کیا جائے۔

اقتصادی منظر نامے میں تبدیلی، توانائی کی متواتر قلت، اور امن و امان کے خدشات کے نتیجے میں قرض گریوں کی قرضہ واپس کرنے کی استعداد متاثر ہوئی اور بحیثیت مجموعی بینکوں کی کارکردگی پر بھی اثر پڑا چنانچہ اسٹیٹ بینک نے گزشتہ چند سال کے دوران تموین کی ضروریات میں معقول رد و بدل کرتے ہوئے، غیر فعال قرضوں کے بدلے رہن کی قیمت فروخت لازم پر فائدہ بڑھادیا۔ چنانچہ سازگار حالات میں بنایا گیا غلامیوں، خصوصاً چھوٹے اور درمیانے حجم کے بینکوں کی مالی پوزیشن اور کفایت سرمایہ کو مستحکم بنانے میں مددگار ثابت ہوا۔

دباؤ کی جانچ۔ رہنمادایات اور دیگر پیش رفت: دباؤ کی جانچ خطرے کے بندوبست کا ایک اہم طریقہ ہے جو اپنے اندرونی پرائسز کے طور پر بینک استعمال کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اس کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے 2005ء میں دباؤ کی جانچ پر رہنمادایات کا ایک مجموعہ جاری کیا تھا۔ ان رہنمادایات کا دائرہ بس اسی حد تک تھا کہ حساسیت کا سادہ سا تجزیہ کیا جائے اور تیار کردہ ٹیسٹ بڑی حد تک مبادیاتی نوعیت کے تھے۔ بینکاری سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی اور دباؤ کی جانچ کے مزید خود کار فریم ورک کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مئی 2012ء کے دوران نظر ثانی شدہ رہنمادایات جاری کیں۔ ان حالیہ ہدایات کا مقصد بینکوں میں دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کو مستحکم کرنا، دباؤ کی جانچ کے طریقہ کار کو مزید بہتر بنانا اور دباؤ کی جانچ کو معکوس (reverse) کرنا ہے۔ نظر ثانی شدہ ہدایات میں اسلامی بینکوں کے آپریشنل خطرے کے دباؤ کی جانچ اور دباؤ کی جانچ کے لیے الگ سے رہنمادایات بھی موجود ہیں، یہ ٹیسٹ اسلامی بینکوں کے مخصوص خاکہ خطر کے مطابق تیار کیے جائیں گے۔

سرمائے کا استحکام اور بازل معاہدے کا نفاذ: سرمائے کے بین الاقوامی ضوابطی نظام میں تبدیلیوں کے بعد اور کفایت سرمایہ پر اسٹیٹ بینک کی ہدایات کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے مقداری اثرات کا تجزیہ (Quantitative Impact Assessment) کیا گیا تاکہ بینکوں کی کفایت سرمایہ پر مجوزہ نئے نظام کے اثرات کا جائزہ لیا جائے۔ اس تجزیے سے پتہ چلا کہ چند ایک کو چھوڑ کر باقی تمام بینک بازل سوم کے تحت بیان کی گئی سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے۔ تجزیے کے نتائج کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے سرمائے پر نظر ثانی شدہ ہدایات کا مسودہ تیار کر کے متعلقہ فریقوں کو ارسال کیا تاکہ ان کے تبصرے اور آراء معلوم کی جاسکیں۔ ہدایات کا مسودہ اسٹیٹ بینک کی بازل دوم پر ان ہدایات میں بنیادی طور پر اضافے کی حیثیت رکھتا ہے جن میں سرمائے اور متعلقہ استنباط (deduction) کی تشریح کی گئی ہے جبکہ لیوراجیہ تناسب (Leverage Ratio)، خسارے کے جذب اب کی شق (Loss Absorption Clause) اور تحفظ سرمایہ کا بفر (Capital Conservation Buffers) جیسے تصورات پہلی بار متعارف کرائے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک بازل سوم کے دیگر پہلوؤں مثلاً فریق ثانی کے خطرہ قرض (Counterparty Credit Risk) پر خطرے کا احاطہ بڑھانا، کوائف کے اظہار کی اضافی شرائط (enhanced Disclosure Requirements)، سرمائے کے مخالف گردش بفر (Countercyclical Capital Buffers) کو متعارف کرانا، نظامیاتی اہمیت کے مالی اداروں کے لیے سرمائے کی اضافی ضروریات (additional capital requirements for Systemically Important Financial Institutions)، سیالیت کا احاطہ (Liquidity Coverage) اور مستحکم فنڈنگ کے خالص تناسبات (Net Stable Funding Ratios) پر اگلے برسوں میں متعلقہ فریقوں کے ساتھ تبادلہ خیال شروع کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔

کفایت سرمایہ کے اندرونی تجزیے کے پرائسز (Internal Capital Adequacy Assessment Process-ICAAP) کی اولین دستاویز (بازل دوم کے پلر 2 کا پہلا جز) کا جو جائزہ بینکوں/ڈی ایف آئی نے جمع کرایا اس میں احاطے کے ساتھ ساتھ دائرہ کار کے لحاظ سے بہت سا تنوع عیاں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے تسلسل اور یکسانیت کو یقینی بنانے کے لیے ایک فارمیٹ تیار کیا ہے جس میں ICAAP کے متعدد اجزاء کے لیے اطلاعات کے کم از کم سیٹ تجویز کیے گئے ہیں۔ اس طرح نہ صرف اسٹیٹ بینک کو جائزہ اور جانچ بطور نگران (Supervisory Review and Evaluation Process) کے تحت اپنی ذمہ داری مؤثر طریقے سے انجام دینے میں مدد ملے گی (بازل دوم کے پلر 2 کا دوسرا جز) بلکہ یکساں کاروباری خطوط اور خاکہ خطر رکھنے والے مختلف بینکوں کے متعلقہ ICAAPs کی تقابل پذیری بھی بڑھ جائے گی۔ ICAAP ٹیمپلیٹ کا مسودہ

مسلمہ بین الاقوامی روایات کی روشنی میں بنایا گیا ہے اور اسے پاکستان کی صنعت بینکاری کی مخصوص ضروریات کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔ ICAAP کارپورنگ ٹیمپلیٹ جلد ہی جاری کر دیا جائے گا۔

### 3.2.3 اسلامی بینکاری

#### اسلامی بینکاری

اسٹیٹ بینک ملک میں اسلامی بینکاری صنعت کے فروغ اور ترقی کے لیے پوری طرح کوشاں ہے اور اسے مقبول عام بنانے اور اس کا ضوابطی ڈھانچہ تشکیل دینے کے سلسلے میں اس نے بہت کام کیے ہیں۔ م 12ء کے دوران اس سلسلے میں کیے گئے اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

#### آگاہی اور استعداد کاری کے پروگرام:

عوام میں اسلامی بینکاری کے حوالے سے پائے جانے والے غلط تصورات کی بڑی آگاہی نہ ہونا یا کم ہونا ہے، ان ہی غلط تصورات کی بنا پر اسلامی بینکاری صنعت وہ نمو اور ترقی نہیں پاسکی جس کے امکانات تھے۔ اسٹیٹ بینک اور خود اسلامی بینکاری صنعت اگرچہ کاروباری طبقے اور دانشوروں وغیرہ کی آگاہی کے لیے پروگرام منعقد کرتی آئی ہے، تاہم اس سلسلے میں عوام میں شعور پھیلانے کے لیے ٹیکنالوجی خصوصاً برقی میڈیا کا استعمال محدود رہا ہے۔ چنانچہ عوامی آگاہی کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ایک ابلاغی مہم اسلامی بینکاری صنعت کے مشورے سے تیار کی گئی ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد اسلامی بینکاری کے موجودہ اور ممکنہ استعمال کنندگان کے لیے اسلامی مالیت کا فروغ، اور اسلامی بینکاری اور مالیت کے حوالے سے عام اعتراضات اور شکالات کو دور کرنا ہے۔ توقع ہے کہ پوری صنعت آگاہی پھیلانے کے لیے اس طرح کوشاں ہوگی تو اسلامی بینکاری کی طلب بھی بڑھے گی اور اسے نمو بھی حاصل ہوگی۔

اسلامی مالیت تیزی سے فروغ پاتا ہوا شعبہ ہے تاہم اس شعبے کو قابل اور مناسب طور پر تربیت یافتہ افراد کار کی کمی کا سامنا ہے۔ ایسے افراد کار کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اور مستقبل میں اسلامی مالیت کی صنعت کو ترقی دینے کی ہماری حکمت عملی میں استعداد کاری نہایت اہم جزو کے طور پر شامل رہی ہے۔ استعداد کاری کی حکمت عملی میں معروف ملکی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ فعال اشتراک، اور معروف اسکالرز کی طرف سے سینئر مینجمنٹ کے لیے بامقصد سیمینار اور لیکچرز بھی شامل ہیں، جبکہ چٹلی اور درمیانی سطح کی تنظیمیہ کے لیے بھی تربیتی پروگرام اور ورکشاپ کیے جا رہے ہیں۔ م 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے اس تربیتی بندوبست کے ذریعے پانچ پروگرام منعقد کیے جن میں لاہور، حیدرآباد اور ملتان میں ”فیلڈ ٹریننگ پروگرام“ بھی شامل ہیں جن میں اس صنعت کے چٹلی اور درمیانی سطح کے دوسو سے زائد انتظامی افسران کو تربیت دی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اشتراک کے سلسلے میں دو بین الاقوامی پروگرام منعقد کیے جن میں ”اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ“ کے بین الاقوامی ماہرین کو پاکستان مدعو کیا تا کہ اسلامی بینکاری کی ملکی صنعت کا ذہنی افق وسیع کیا جائے، ان پروگراموں میں اسلامی مالیت کے نظری اور عملی دونوں طرح کے مسائل پر توجہ دی گئی۔

#### عالمی سطح پر شرکت:

اسلامی مالیت کی صنعت کا قانونی، ضوابطی، نگرانی اور انتظام خطر انفراسٹرکچر بہتر بنانے کی غرض سے بین الاقوامی سطح پر جو کوششیں اور اقدامات ہو رہے ہیں ان میں اسٹیٹ بینک نے دوران سال بھی اپنا تعاون جاری رکھا۔ گورنر اسٹیٹ بینک سمیت سینئر مینجمنٹ ”اسلامک فنانشیل سروسز بورڈ“ اور ”انٹرنیشنل اسلامک فنانشیل مارکیٹ“ کی مختلف ورکنگ کمیٹیوں/گروپس میں شرکت کے ساتھ ساتھ کونسل اور بورڈ کے اجلاسوں میں شریک ہوتی رہی ہے جس سے ان اداروں کے مقاصد سے ہماری دلی وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔ آئی ایف ایس بی کے ورکنگ گروپس اور ٹیکنیکل کمیٹیوں میں شرکت کے ضمن میں اسٹیٹ بینک نے انتظام سیالیت اور دباؤ کے انتظام کے بارے میں اسلامی مالیت کے محتاطیہ ضوابط کی تشکیل میں حصہ لیا ہے۔

#### اسلامی بینکاری صنعت کے لیے ضوابط:

اسلامی بینکاری کے اداروں میں شریعت سے ہم آہنگ طریقہ کار کو مزید مستحکم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کا شعبہ اسلامی بینکاری مخصوص ضوابط جاری کرتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں

میں 12ء کے دوران ضوابط کے دو مجموعے جاری کیے گئے جو ”مرابحہ لین دین کی بینک (invoice)“ اور ”کریڈٹ مرابحہ کی اکاؤنٹنگ کا طریقہ کار“ کے بارے میں تھے۔

مزید برآں، اسلامی بینکاری صنعت کی مشاورت سے، منافع کی تقسیم اور پول مینجمنٹ کا تفصیلی فریم ورک تیار کیا گیا ہے تاکہ اسلامی بینکوں کے منافع کا حساب لگانے، منافع تقسیم کرنے کی پالیسیوں اور طریقوں کو ایک معیار کے تحت لایا جائے اور ان میں شفافیت اور انکشاف کو بہتر بنایا جائے۔ امید ہے، عوام میں اسلامی بینکوں کے منافع کی تقسیم کے حوالے سے جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان میں اس فریم ورک سے کمی لائی جاسکے گی، اور اس طرح ان کا اعتبار بڑھایا جاسکے گا۔

#### اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ کے ارکان میں اضافہ:

اسلامی بینکاری صنعت میں اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ نے موجودہ شریعہ بورڈ میں توسیع کی منظوری دی ہے۔ شریعت کی پابندی کو اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے شعبہ اسلامی بینکاری نے بورڈ میں شریعہ اسکا لرا کا اضافی عہدہ تخلیق کیا۔ صف اول کے متعدد ماہرین معیشت اور اسکا لرز کو اجلاسوں میں شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی تاکہ ان کے علم و فضل سے استفادہ کیا جائے۔

#### ”پاکستان میں اسلامی مالیات کے بارے میں معلومات، رویہ اور روایات“ کا سروے اور مطالعہ:

اس صنعت کی حرکیات کو بہتر طور پر سمجھنے کی غرض سے ”پاکستان میں اسلامی مالیات کے بارے میں معلومات، رویہ اور روایات“ کا سروے پر مبنی مطالعہ دوران سال شروع کیا گیا۔ اس مطالعہ کا مقصد یہ جاننا ہے کہ ملک میں اسلامی بینکاری کی طلب کتنی ہے، سروے سے معلوم ہوگا کہ طلب و رسد کا فرق مالی شمولیت پر کس حد تک اثر انداز ہو رہا ہے، اس سلسلے میں تین طبقوں سے ڈیٹا جمع کیا گیا: قرض دہندہ، امانت گزار (اسلامی اور روایتی دونوں بینکوں کے) اور وہ لوگ جو بینکاری خدمات سے محروم ہیں۔

اس تحقیق کے نتائج سے اسلامی بینکاری صنعت کے حوالے سے پائی جانے والی غلط فہمیوں کی وضاحت میں مدد ملے گی، یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ یہ غلط فہمیاں طلب یا رسد کی بنا پر ہیں، اور مذہبی عقائد کے مالی شمولیت کے حوالے سے اثرات کس حد تک ہیں۔ توقع ہے، اس مطالعے کے نتائج نہ صرف پالیسی سازی میں اسٹیٹ بینک کے لیے مفید ہوں گے بلکہ اسلامی بینکاری کی منڈی میں پہلے سے موجود اور داخلے کے خواہاں اداروں، دونوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

#### 3.2.4 تحفظ صارفین

گذشتہ دس برس کے دوران مالی خدمات اور مصنوعات کی منڈی میں نمایاں وسعت آئی ہے اور اس کا فائدہ عام صارف کو پہنچا ہے۔ تاہم صارفانی مالکاری کی زیادہ جدید اور پیچیدہ مصنوعات/خدمات کی آمد سے، اور اس کے ساتھ صارف کو معلومات نہ ہونے سے یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے کہ بعض صارفین غیر منصفانہ اور دھوکہ دہی پر مبنی طریقوں کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں صارفین/قرض گیروں اور ان کے بینکوں کے مابین تنازعات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اس پس منظر میں، تنازعات حل کرنے کے با اختیار ادارے کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک کی یہ ذمہ داری کئی گنا بڑھ گئی ہے کہ وہ مالی صارفین کی شکایات کا فوری ازالہ منصفانہ اور شفاف طریقے سے کرے۔ مالی صارفین کے تحفظ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے شعبہ تحفظ صارفین 2008ء سے کام کر رہا ہے۔ اس کا بنیادی کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ صارفین کے تحفظ کا مناسب فریم ورک بینکوں میں موجود ہو، وہ اس سلسلے میں خدمات کی فراہمی کے طریقے متعارف کرائے اور صارف کو اہمیت دینے والی سوچ اختیار کرے۔ چنانچہ گزرتے برسوں کے ساتھ شعبہ تحفظ صارفین شکایات کے ازالے کے لیے ”تنازعات کے حل کے مربوط مرکز“ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ان برسوں میں شعبے نے عدالت کے متبادل کی حیثیت سے بلامعاوضہ ثالثی کر کے ہزاروں صارفین/قرض گیروں کو سہولت فراہم کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شعبہ بینکنگ محتسب پاکستان کے فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا مجاز ادارہ بھی ہے، اور اس حیثیت سے وہ بطور ”نیم عدالتی فورم“ کام کر رہا ہے۔ اعلیٰ عدلیہ (بشمول ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ) نے اسٹیٹ بینک کو ہدایت بھی کر رکھی ہے کہ اسپیکنگ آرڈرز کے ذریعے مخصوص رٹ پٹیشن/دعووں/مقامات کو نمٹایا جائے۔ شکایات کے ازالے کے لیے اسٹیٹ بینک کے طریقہ کار پر عدالتی نظام کا یہ اظہار اعتماد اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بطور مضابطہ ساز، مالی صارفین کے تحفظ کے لیے عمدہ کارکردگی پیش کر رہا ہے۔

اسٹیٹ بینک کا خیال ہے کہ تحفظ صارفین کا ایک جامع فریم ورک ضروری ہے تاکہ صارفین کو معلومات تک رسائی حاصل ہو اور وہ مالی خدمات مہیا کرنے والے اداروں میں سے پسندیدہ کا چناؤ کر سکیں۔ صارفین خود اپنی بھلائی کی ذمہ داری لینے کے لیے بہترین پوزیشن اسی وقت اختیار کر سکتے ہیں جب وہ پوری طرح آگاہ ہوں، اور بینکوں کا رخ عمدہ کارکردگی، مسابقت اور اختراع کی طرف موڑنے کی غرض سے منڈی کے نظم و ضبط کو بروئے کار لانے میں اپنا مزید مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بینکوں کو صارفین کے لیے ایسی اثر پذیر پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہوگی جو مالی تعلیم اور معلومات کے شفاف انکشاف پر مبنی ہوں، ایسی پالیسیوں سے مالی مصنوعات کے نرخوں، خدمات کے معیار اور پسند پر مثبت اثرات پڑیں گے۔ صارفین میں اعتماد بڑھانے میں یہ پہلو مرکزی اہمیت رکھتے ہیں، ان ہی کے ذریعے وہ اپنے مالی فیصلے مکمل معلومات کی روشنی میں کر سکتے ہیں اور اپنی ضروریات کے مطابق مصنوعات کا چناؤ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک صارفین کے تحفظ اور مالی شعبے کے استحکام کے مقاصد حاصل کرنے کی غرض سے ضوابط کے کردار، مسابقت اور مالی تعلیم کو ہم آہنگ بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

عام صارف کی آگاہی اور تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر شعبہ تحفظ صارفین نے مئی 2012ء کے دوران ایک بڑی مہم شروع کی تھی۔ اس شعبے نے پاکستان بھر میں اعلیٰ تعلیمی کمیشن کی منظور شدہ جامعات/میںجمنٹ اداروں میں صارف کی آگاہی اور تعلیم کے سیمینار منعقد کیے تاکہ تحفظ صارفین کے نظام کے حوالے سے معلومات کو عوام کی سطح تک پہنچایا جائے۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر متعدد سیمینار ایوان صنعت و تجارت، صارفین/تاجر تنظیموں، تجارتی اداروں اور این جی اوز کے ارکان کے لیے بھی کیے گئے جن میں پاکستان کے طول و عرض میں واقع اسٹیٹ بینک (بی ایس سی) کے فیلڈ دفاتر نے اشتراک کیا۔ مزید برآں جن شہروں میں بینکوں کے لیے ایس پی بی ایس سی کے دفاتر میں تربیتی سیشن منعقد کیے گئے ان میں حیدر آباد، سکھر، بہاولپور، ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، راولپنڈی/اسلام آباد اور مظفر آباد شامل ہیں۔ صارفین کی طرف سے عام اور بار بار کی شکایات/تنازعات پر بحث، اور بینکوں کو تحفظ صارفین سے متعلق ہدایات سے آگاہ کرنا ان تربیتی سیشن کا واحد مقصد تھا تاکہ شکایات کے ازالے کا طریقہ کار مؤثر بنایا جائے۔

صارفین کی تعلیم اور آگاہی کے لیے اقدامات کے ضمن میں شعبہ تحفظ صارفین نے پاکستان کے مالی صارفین اور عام لوگوں کے فائدے کی غرض سے انگریزی اور اردو اخبارات میں اشتہار بھی شائع کرائے۔ پرنٹ میڈیا کی مدد سے اس مہم میں درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی:

- ☆ بینک چیکوں سے نمٹنا
- ☆ ذاتی معلومات کی چوری کے ذریعے فریب کاری
- ☆ پنشن کی رقم کی بینک کھاتے میں براہ راست منتقلی، اور
- ☆ بے دعویٰ امانتیں

شعبے نے مئی 2012ء کے دوران درج بالا اقدامات کے علاوہ بھی کئی پالیسی اقدامات کیے (دیکھئے باکس 3.1)۔

شعبہ تحفظ صارفین کو مئی 2012ء کے دوران مجموعی طور پر 9,038 شکایات موصول ہوئیں۔ ان میں سے تقریباً 80 شکایات کا تعلق آٹھ بڑے بینکوں سے تھا جن کے اے ٹی ایم اور برانچوں کا وسیع نیٹ ورک ملک بھر میں قائم ہے، جن کے صارفین کی بہت بڑی تعداد ہے اور جو صارفی مالکاری کے نسبتاً نمایاں جز دان کے مالک ہیں۔ شعبے کو بینکنگ محتسب پاکستان کے فیصلوں کے خلاف 68 اپیلیں بھی موصول ہوئیں۔ ان اپیلیوں میں سے 12 کو بعد از میعاد ہونے کی بنا پر نمٹا دیا گیا۔ 27 اپیلیوں میں (یعنی مجموعی اپیلیوں کا 40 فیصد) بینکنگ محتسب پاکستان کے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے انہیں برقرار رکھا گیا۔ صرف دو اپیلیوں میں بینکنگ محتسب پاکستان کے فیصلے منسوخ کیے گئے جبکہ صرف ایک معاملے میں بینکنگ محتسب پاکستان کے حکم میں جزوی تبدیلی کی گئی۔ تاہم 11 معاملات میں اپیل کنندگان نے اپنا تنازع باہمی رضامندی سے طے کرتے ہوئے، اسپیکنگ آرڈرز کے اجراء سے قبل ہی اظہار اطمینان کا تحریری خط پیش کر دیا۔ اعلیٰ عدلیہ (ہائی کورٹ/سپریم کورٹ) نے بھی 15 رٹ پٹیشن/دعوے/مقامات ارسال کیے جو اسٹیٹ بینک کی حدود سے متعلق تھے، ان تمام کا بھی فریقین کے اطمینان کے مطابق تصفیہ کر لیا گیا۔

شعبہ تحفظ صارفین بینکوں کے لیے تحفظ صارفین کا ایک واضح اور شفاف فریم ورک بنانے کے لیے بھی کوشاں ہے جس کا اہم ترین جزا زالے کا نظام مراتب (hierarchy) ہوگا۔ اس شعبے کی کوشش ہے کہ صنعت بینکاری کے اہم متعلقہ فریقین کے ساتھ اشتراک عمل کو فروغ دیا جائے تاکہ اس صنعت کو صارف کے تحفظ کا نظام مؤثر طریقے سے شامل کرنے پر آمادہ کیا جاسکے۔

### باکس 3.1: تحفظ صارفین کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

شعبہ تحفظ صارفین نے مئی 2012ء کے دوران کئی پالیسی اقدامات کیے جن میں چند درج ذیل ہیں:

بے دعوئی امانتوں کی واپسی کے طریقہ کار کو مربوط بنانا: متوفی کھاتے داروں کے قانونی ورثہ کو بے دعوئی کھاتوں کی معمولی رقم دلانے میں سہولت مہیا کی گئی تاکہ انہیں وراثتی تصدیق نامے کے حصول کے دشوار مراحل سے بچایا جاسکے۔ اس غرض سے تمام بینکوں کو اجازت دے دی گئی کہ وہ متوفی کھاتے داروں کی ایک لاکھ روپے تک بے دعوئی رقم کی واپسی کی درخواستیں وراثتی تصدیق نامہ طلب کیے بغیر جمع کرائیں، بشرطیکہ یہ بینک دیگر مطلوبہ شرائط ملاحظہ کرنے کے بعد قانونی ورثہ کی جائز حیثیت سے خود مطمئن ہوں۔

بینکوں کا تیسرے فریق کی مصنوعات فروخت کرنا: گذشتہ چند برسوں سے پاکستان کے بینکوں نے بینکار شورش کی فروخت اور تیسرے فریق کی دیگر مصنوعات فروخت کرنا شروع کر دی ہے۔ اگرچہ یہ ایک مثبت پیش رفت ہے تاہم عوام اناس کی جانب سے ملنے والی شکایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کی زیادہ تر توجہ فروخت بڑھانے پر ہے اور تیسرے فریق کی مصنوعات کی تقسیم کے حوالے سے جس درجہ گہرائی کی ضرورت ہے اس پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ امانت گزاروں/عوام الناس کے مفادات کی گہمبانی کی غرض سے اور بینکوں کو آپریشنل خطرات کے ساتھ ساتھ کھوکھلا لگنے کے خطرات سے بچانے کے لیے، تیسرے فریق کی مصنوعات پیش کرنے والے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ شعبہ تحفظ صارفین کے سرکلر نمبر 02، مورخہ 29 جون 2012ء میں درج معیارات کی پابندی کریں۔



## 4 شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

### 4.1 بازار قرض

قرضہ و سرمایہ منڈیوں میں سیالیت کی صورتحال بہتر بنانے کے وسیع تر مقصد کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں بازار میں قابل فروخت تسکات کی قرضہ منڈی کو ترقی دینے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ اس میں سرمایہ کاری بنیاد کو وسیع کرنے پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں قرضہ منڈی کو ترقی دینے کے لیے کئی اقدامات کیے (دیکھئے باکس 4.1)۔

#### باکس 4.1: پاکستان کی قرضہ منڈی میں حکومتی تسکات کو وسیع دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

سرمایہ کاروں کی بنیاد کو وسیع دینے اور پاکستان میں منڈی میں قابل فروخت حکومتی تسکات کی قرضہ منڈی کے قیام کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران ذیل میں دیئے گئے اقدامات کیے:

1) حکومت پاکستان کے تسکات کی مارکیٹنگ کی مہم: اسٹیٹ بینک نے وزارت خزانہ کی مشاورت سے مارکیٹنگ کی ایک مہم کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد خوردہ/چھوٹے سرمایہ کاروں میں حکومتی تسکات کے متعلق آگاہی پیدا کرنا ہے۔ اس مہم کے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ ملک کے اہم اخبارات میں اشتہارات شائع کیے جا رہے ہیں جن میں حکومتی تسکات کی اہم خصوصیات کی وضاحت اور ان میں سرمایہ کاری کے لیے آپریشنل تفصیلات دی گئی ہیں۔  
☆ میڈیا کے اشتہارات کے اثر کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے تمام حکومتی تسکات کے لیے سرمایہ کاروں کی شخصیں (guides) شائع کی ہیں جن میں مارکیٹ ٹریڈری بلز، پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور حکومت پاکستان کے اجارہ منسلک شامل ہیں۔ یہ شخصیں پرائمری ڈیلرز کی اہم شاخوں، چیئرمین آف کامرس کے دفاتر، بیرون ملک مشنوں کے دفاتر اور اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ سرمایہ کاری کی شرح میں حکومتی تسکات کی خصوصیات، سرمایہ کاری کے طریقے اور فوائد کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سرمایہ کاری کی شرح میں غیر اقامتی سرمایہ کاروں کے رہنما خطوط بھی دیئے گئے ہیں کہ وہ کس طرح حکومت پاکستان کے تسکات میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

2) پرائمری ڈیلرز کے نظام کو تقویت مہم پہنچانا: اس اقدام کے تحت پرائمری ڈیلرز (پی ڈی) کے نظام کو چلانے والے قواعد پر نظر ثانی کی گئی ہے جن کے مطابق حکومتی تسکات کی منڈی کی ترقی میں پی ڈی کے کردار اور ذمہ داریوں کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اب پی ڈی کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ:

- ☆ اپنی ویب سائٹس میں حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری کے لیے درکار پروسس، طریقوں، چارٹرز اور فارمز کے متعلق مکمل معلومات فراہم کریں۔
- ☆ آئی پی ایس کھاتوں کی سرگرمیوں سے متعلق سروں چارٹرز، قابل قبول سطح پر۔
- ☆ اپنی شاخوں میں حکومتی تسکات کی قیمتیں آویزاں کرنا۔
- ☆ الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم (ای بی این ڈی) پر دو طرفہ قیمتیں دینا اور اس پلیٹ فارم پر دیگر پی ڈی کے ساتھ اپنے تجارتی حجم کو کم از کم 50 فیصد تک کرنا۔

مذکورہ اقدامات سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ سرمایہ کار لین دین کی بلند لاگت برداشت کیے بغیر کس طرح حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ سرمایہ کاروں کے پاس مکمل اور تازہ ترین معلومات ہوں گی جو کہ حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں باخبر فیصلہ سازی کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

خردہ سرمایہ کاروں میں حکومتی تسکات کی تقسیم میں پی ڈی کی حوصلہ افزائی اور انہیں ترغیب دینے کے لیے افراد/ملازمین، پراویڈنٹ فنڈ و پنشن فنڈز/کارپوریٹ کی قبول کردہ غیر منسلقاتی بولیوں پر 10 پیسہ فی 100 روپے کے حساب سے کمیشن دیا جائے گا، علاوہ اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنیاں، میوچل فنڈز، بیمہ مضاربہ و اجارہ کمپنیاں۔

ان اقدامات سے حکومتی تسکات میں غیر بینک سرمایہ کاروں کے حصے میں مزید اضافہ ہوگا۔ اب تک، اسٹیٹ بینک کی کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں کیونکہ حکومتی تسکات کی غیر بینک ہولڈنگ 30 جون 2011ء کے 797.0 ارب روپے سے بڑھ کر 31 مارچ 2013ء تک 1,016.1 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔

### مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت

ذخائر کے زیاں میں کمی اور بینکوں کو اپنی سیالیت کے انتظام میں زیادہ پگھلائی دینے کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کے عمل کو حقیقت پسندانہ بناتے ہوئے ذخائر کو برقرار رکھنے کی مدت کو ایک ہفتے سے بڑھا کر 2 ہفتے کر دیا گیا جبکہ روزمرہ مطلوبہ نقد محفوظ کو 4 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کر دیا گیا۔

اس عمل کے تحت بینکوں سے کہا گیا کہ وہ جمعہ سے شروع ہو کر اگلے ہفتے کی جمعرات کو ختم ہونے والی مدت کے دوران طلبی و میعاد کی واجبات کو مدنظر رکھتے ہوئے جمعہ کے کاروباری دن کے اختتام تک مطلوبہ نقد محفوظ کو برقرار رکھیں، جو ذخائر برقرار رکھنے کا پہلا دن ہے۔ اس مشق سے بینکوں کی سیالیت کے انتظام میں بہتری آئی ہے اور انہیں اپنے ذخائر کی



مطابقت کے لیے خاصا وقت مل رہا ہے۔ اس سے بینکوں کی جانب سے رکھے گئے اضافی ذخائر میں کمی آتی ہے اور ان کی اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ ریپو/ریورس ریپو کی سہولت تک رسائی بھی کم ہو جاتی ہے۔ تسلسل کے مقصد سے اسی طرح کی مشق لازمی شرح سیالیت کو برقرار رکھنے کے لیے بھی متعارف کرائی گئی ہے۔

#### ماخوذیات کے مجاز ڈیلرز (ای ڈی ڈی)

سال کے دوران نظاموں، کسٹروئرز اور بطور اے ڈی ڈی کام کرنے کی صلاحیت کی تفصیلی جانچ پڑتال کے بعد فیصل بینک لمیٹڈ کو اے ڈی ڈی کا درجہ دیا گیا۔ بینک آف ٹوکیو مشویشی یو ایف جے کو ”غیر منڈی ساز مالی ادارے“ (این ایم آئی) کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ تاہم، اس کی سرگرمیاں صرف زرمبادلہ آپشنز تک محدود رہیں گی۔ فیصل بینک لمیٹڈ کی تقرری کے بعد اب پاکستان کے چھ بینک ماخوذیات کے مجاز ڈیلرز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

#### کرنسی تبدیل کے انتظامات (سی ایس اے)

اسٹیٹ بینک نے متعلقہ مقامی کرنسیوں میں علاقائی مرکزی بینکوں کے ساتھ دوطرفہ کرنسی تبدیل کرنے کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا ہے جس کا مقصد مقامی کرنسیوں میں دوطرفہ تجارت و سرمایہ کاری کو بڑھانا ہے۔

اس کے نتیجے میں یکم نومبر 2011ء کو اسٹیٹ بینک اور سینٹرل بینک آف دی ری پبلک آف ترکی (سی بی آر ٹی) کے درمیان پاکستانی روپیہ / ترکی لیرا پر ایک دوطرفہ سی ایس اے کو حتمی شکل دی گئی جس کی مساوی مقامی کرنسیوں میں مالیت ایک ارب ڈالر تک ہے۔ اسی طرح، 23 دسمبر 2011ء کو اسٹیٹ بینک اور پیپلز بینک آف چائنا کے درمیان ایک تاریخی سی ایس اے پر دستخط کیے گئے جس کی مالیت 10 ارب چینی یوآن (سی این وائے) اور 140 ارب پاکستانی روپے بنتی ہے۔ ان سمجھوتوں کی مدت 3 برس ہے۔

کرنسی کے تبدیل کا مقصد متعلقہ مقامی کرنسیوں میں دونوں ملکوں کے درمیان دوطرفہ تجارت کو فروغ دینا ہے۔ چونکہ سی ایس اے ایک دوطرفہ مالی لین دین ہے، اس لیے تمام شرائط و ضوابط کا اطلاق مشترکہ طور پر دونوں ملکوں پر ہوگا اور زخوں کا تعین منڈی کے معیاری نشانیوں کی بنیاد پر کیا جائے گا جو متعلقہ مقامی منڈیوں میں وسیع طور پر قابل قبول سمجھے جاتے ہیں۔

دونوں سی ایس اے پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور اسٹیٹ بینک نے بعض فریقوں کے ساتھ ضروری مشاورت اور متعلقہ مرکزی بینکوں سے آپریشنل رسمی کارروائی مکمل ہونے کے بعد بینکوں کو اس پر عملدرآمد کے لیے ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔

دو مرکزی بینکوں کے درمیان کرنسی کے تبدیل کے سمجھوتے سے بازار کو مقامی مارکیٹ میں دوسرے ملک کی کرنسی کی سیالیت کی دستیابی کے حوالے سے مثبت پیغام جاتا ہے۔ اس بندوبست سے دو ملکوں کے درمیان دوطرفہ تجارت کی مالکاری کے لیے سیالیت کے پول کو بڑھانے میں مدد ملے گی جبکہ سیالیت کے دستیاب ذرائع کو بھی تقویت ملے گی۔ اس بندوبست کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو تبدیل لائن کھینچنے کی صلاحیت مل جائے گی اور وہ پاکستان میں بینکوں کو ترک لیرا (ٹی آر وائی) فراہم کرے گا۔ پھر بینک اس سیالیت سے ترک لیرا میں تجارت کرنے والے درآمد / برآمد کنندگان کو قرض دیں گے۔ اس کی عرصیت مکمل ہونے پر درآمد / برآمد کنندہ قرض دینے والے بینک کو زرمبادلہ میں واپس کرے گا۔ جو اس کے بدلے میں متعلقہ مرکزی بینک کو واپس کر دے گا۔

#### حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک

حکومت پاکستان نے دسمبر 2011ء میں اجارہ صکوک کے قواعد 2008ء کی دفعات کے مطابق حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے ایک اور سلسلے کا آغاز کیا ہے۔ اس کی خرید و فروخت کے لیے زیریں اثاثے کے طور پر ایم ٹی موٹروے کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کا اجارہ پاکستان ڈومیسٹک صکوک کمپنی لمیٹڈ (پی ڈی ایس سی ایل) کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اجارہ صکوک کے موجودہ پروگرام کے تحت اثاثوں کی زیادہ سے زیادہ مالیت 234.6 ارب روپے بنتی ہے جس میں سے حکومت پاکستان نے دسمبر 2011ء تا ستمبر 2012ء کے دوران منعقد ہونے والی پانچ بیلامیوں میں 233.8 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کیے۔ مارچ 2013ء میں حکومت پاکستان نے اجارہ صکوک کی ایک اور سیریز متعارف کرائی جس

کے زیریں اثاثے کے طور پر ایم ون موٹروے کی نشاندہی کی گئی۔ اس اثاثے کی مجموعی مالیت 43.2 ارب روپے تھی جس پر 26 مارچ 2013ء کو ہونے والی نیلامی میں 43.02 ارب روپے کے صکوک جاری کیے گئے۔

ستمبر 2008ء میں حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے اجرا کے آغاز سے اب تک 501.44 ارب روپے مالیت کے صکوک جاری کیے جا چکے ہیں۔ 31 مارچ 2013ء تک حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی واجب الادا رقم 459.2 ارب روپے تھی جس میں 374 ارب روپے مالیت کے صکوک اسلامی بینکوں/برانچوں کے پاس تھے جو کہ ان کے ڈی ٹی ایل کا 54 فیصد بنتا ہے۔

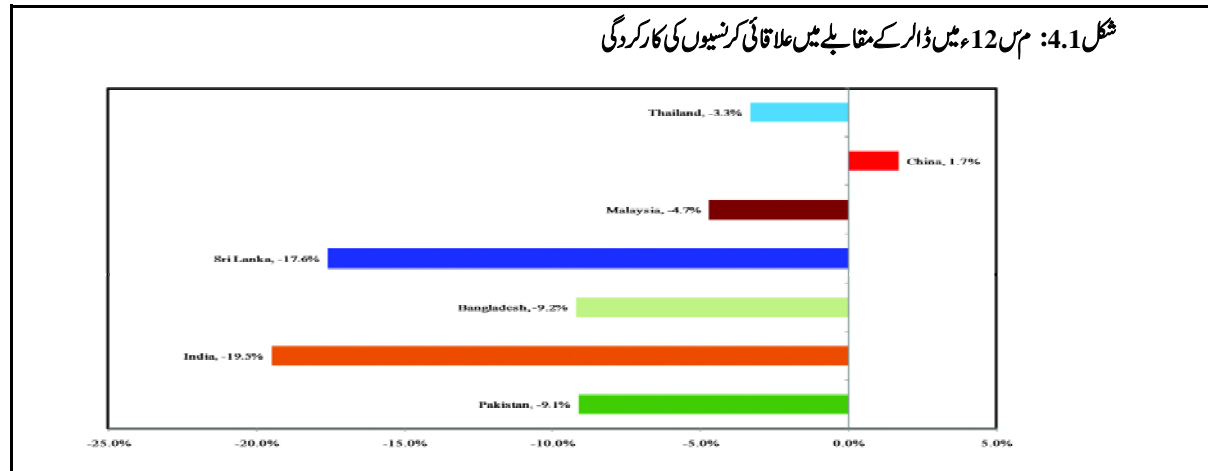
### شرح مبادلہ

بازار کی ضابطہ کاری اور انتظام چلانے میں اسٹیٹ بینک کے سرگرم طرز فکر سے بازار مبادلہ کے مؤثر انداز میں کام کرنے اور بازار کے شرکاء کی صلاحیت سازی میں مدد ملی۔ بازار کے حالات اور تجارتی حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے مالی سال 12ء کے سالانہ جائزے میں بازار کی زرمبادلہ کی اکتشاف کی مجموعی حد (ایف ای ای ایل) کو بڑھاتے ہوئے اسے 12.8 فیصد کر دیا۔ جس سے بازار کو کسی بھی غیر ضروری دباؤ کے بغیر بھاری رقوم کی آمد و رفت کا بہتر انتظام کرنے کا موقع ملا۔ اپریل 2013ء میں ایک مجاز ڈیلر کے زرمبادلہ کے اکتشاف کی مجموعی حد کو 2500 ملین روپے سے بڑھا کر 3500 روپے کر دیا گیا ہے جبکہ زرمبادلہ کے اکتشاف کی مجموعی حد کو بڑھا کر 9.7 فیصد کر دیا گیا۔

جدول 4.1: پاکستانی روپیہ فی امریکی ڈالر، بین الینک رجحانات					
م	باند	پست	بند	اوسط	تغیر پذیری سی/سی*
م 10ء	85.58	81.40	85.51	83.89	3.02
م 11ء	86.50	83.93	85.97	85.56	2.40
م 12ء	94.69	85.79	94.55	89.27	2.48
* رائٹرز: بند سے بند، روزانہ کی تغیر پذیری (فیصد میں)					

درآمدات اور بیرونی نجی قرضوں پر فارورڈ کور کی ہدایات کو مزید تقویت دی گئی ہے۔ نئی ہدایات کے مطابق درآمدات پر فارورڈ کسٹریکٹ کی عرصیت کو مذکورہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) کی عرصیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ ایسے کیسز جن میں درآمدی ایل سی کی مدت 12 مہینوں سے زیادہ ہے، فارورڈ کور سہولت کی مدت رول اوور بنیادوں پر 12 مہینے یا ایل سی کی باقی مدت، جو بھی کم ہوگی اسے لیا جائے گا۔ قرضوں پر فارورڈ کور کی زیادہ سے زیادہ حد بارہ مہینے یا مذکورہ قرض کی بقیہ مدت، جو بھی کم ہو۔

مالی سال 12ء کے دوران بین الینک منڈی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 9.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 11ء میں 0.5 فیصد کمی معمولی کمی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 4.1 اور شکل 4.1)۔ تاہم، سال کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں بتدریج کمی کا رجحان رہا۔ شرح مبادلہ کا یہ رجحان بازار میں طلب و رسد کی صورتحال کا عکاس ہے کیونکہ جاری حسابات کا توازن جو مالی سال 11ء میں معمولی فاضل تھا، وہ مالی سال 12ء کے دوران 4.7 ارب ڈالر کے خسارے میں بدل گیا۔ بیشتر علاقائی کرنسیاں دباؤ کا شکار



رہیں اور ان میں کمزوری کارہجان رہا۔ ترقی یافتہ ملکوں کی معاشی نمو کے امکانات کے بارے میں خدشات کے باعث برآمدات اور سرمایہ کاری کی کمزور صورتحال نے ابھرتی ہوئی معیشتوں پر منفی اثرات مرتب کیے۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں بعض کرنسیوں کی قدر میں پاکستانی روپے سے زیادہ کمی دیکھی گئی۔

#### زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

جیسے جاری حسابات کے ساتھ ساتھ ادائیگی کے مجموعی توازن میں مالی سال 11ء کی سطح کے مقابلے میں خاصی کمی دیکھی گئی، اسی طرح مالی سال 12ء کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی کمی کارہجان رہا تھا (دیکھئے جدول 4.2)۔ مالی سال 12ء کے آخر تک زرمبادلہ کے ذخائر 15.3 ارب ڈالر کی سطح پر آ گئے جو مالی سال 11ء میں 18.2 ارب ڈالر تھے۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کے سرگرم انتظام کے باعث سال کے دوران ذخائر میں بتدریج کمی ہوئی جس سے بازار کے احساسات پر کسی بھی غیر ضروری منفی اثر سے بچنے میں مدد ملی تھی۔

#### 4.2 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

##### عالمی اقتصادی جائزہ

جدول 4.2: زرمبادلہ کے ذخائر - ماہانہ صورتحال			
(ملین امریکی ڈالر میں)			
آخر مہینہ	اسٹیٹ بینک	بینک	کل
جولائی 11ء	14,775.7	3,519.1	18,294.8
اگست 11ء	14,603.1	3,462.9	18,066.0
ستمبر 11ء	13,651.0	3,680.3	17,331.3
اکتوبر 11ء	13,322.3	3,743.9	17,066.2
نومبر 11ء	12,911.1	3,817.1	16,728.2
دسمبر 11ء	12,875.2	4,150.9	17,026.1
جنوری 12ء	12,471.2	4,372.1	16,843.3
فروری 12ء	11,961.4	4,449.7	16,411.1
مارچ 12ء	11,834.7	4,715.9	16,550.6
اپریل 12ء	12,040.5	4,446.0	16,486.5
مئی 12ء	11,264.7	4,310.5	15,575.2
جون 12ء	10,803.3	4,485.3	15,288.6

مالی سال 12ء عالمی معیشت کے لیے ایک اور اہم سال ثابت ہوا۔ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز کی جانب سے امریکہ کے ریاستی وثیقہ جات کے گریڈ میں کمی، یورو زون کے بحران میں شدت کے ساتھ ساتھ خلیج میں بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی جیسے معاملات اثر انداز ہوتے رہے اور بازار کے شرکا کو خطرے سے گریز پر مجبور رکھا۔ یورو زون کے ریاستی قرضوں کے بحران نے اٹلی اور اسپین کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جو کہ ای ایم یو تشکیل دینے والے اہم ممالک ہیں۔ خلیج کے خطے میں سیاسی کشیدگی کے باعث تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان رہا۔ سال کی دوسری ششماہی میں امریکہ کی معاشی صورتحال میں بہتری کے حوصلہ افزا امکانات کے باعث منڈیاں مختصر مدت کے لیے پر امید ہو گئی تھیں لیکن یہ بہتری عارضی ثابت ہوئی اور ترقی یافتہ ملکوں کو گزشتہ دو برسوں سے درپیش رکاوٹوں پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ کئی ماہرین کو توقع تھی کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں عالمی معاشی نمو کو درست سمت میں گامزن کر دیں گی تاہم ترقی یافتہ ملکوں کی کم ہوتی طلب کے باعث ان کی اپنی تجارت میں بگاڑ آیا جس سے

عالمی پیداوار کی قدر اضافی میں کمی واقع ہو گئی۔ مرکزی بینکوں نے عالمی سطح پر موافقت اور مقداری نرمی کے پروگراموں پر مبنی موقف برقرار رکھا جس کے نتیجے میں شرح سود مزید ایک برس تک صفر کی سطح پر رہی۔

#### ذخائر کی کارکردگی

عالمی معاشی حالات کی روشنی میں گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 12ء کے دوران ادائیگیوں کا توازن مزید کمزور ہوا۔ تیل اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث درآمدات کے 40 ارب ڈالر تک پہنچنے کی وجہ سے تجارتی خسارہ بلند سطح پر رہا جبکہ ترقی یافتہ ملکوں کی جانب سے کمزور طلب کے نتیجے میں برآمدات کی کارکردگی خراب رہی اور یہ 25 ارب ڈالر کی سطح پر رہی۔ تجارتی خسارے کی بلند سطح کے اثرات کو 13.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات زر نے جزوی طور پر زائل کر دیا تھا لیکن جاری حسابات کے توازن میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر کو ادائیگیوں کے توازن میں ہونے والے خسارے کے اثرات کو زائل کرنے اور آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ مالی سال 12ء کے اختتام تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 19.8 ہفتوں کی درآمدی کوریج کے مساوی رہے جو کہ مالی سال 11ء کے آخر میں 26.5 درآمدی ہفتے کی سطح پر تھے۔

#### ذخائر کی حکمت عملی کے امکانات

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر سرمایہ کاری کے پیرامیٹرز اور خطرے کے اکتشافات کی دی گئی حد میں زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیے مختص کیے جاتے ہیں۔ ذخائر کے انتظام کی ٹیم بدلتے ہوئے عالمی حالات، ذخائر کے حجم، معیشت میں فنڈز کی آمد و رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں طویل مدتی اثاثوں میں مختص کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی ذخائر کے انتظام کی ٹیم نے اپنے مینڈیٹ کے مطابق یورپ کے ریاستی قرضوں کے بحرانوں سے پیدا ہونے والے خطرہ قرض اور منڈی کے اکتشافات کو کم سے کم کرنے پر توجہ مرکوز رکھی۔ آئندہ مہینوں میں ذخائر کے انتظام کی حکمت عملی میں کسی بھی قسم کا رد و بدل اور اس کے بعد اثاثے مختص کرنے کا عمل اسٹیٹ بینک کے سینٹرل بورڈ کے وضع کردہ خطوط کی رہنمائی میں سلامتی، سیالیت اور زیادہ سے زیادہ منافع پر مشتمل سرمایہ کاری کے وسیع پیرامیٹرز پر مبنی ہوگا۔

#### 4.3 م 12ء کے دوران زرمبادلہ کی پالیسی میں تبدیلیاں

ایف ای 25 اسکیم کے تحت تجارتی قرضوں میں بہتری لانے کے لیے مجاز ڈیلرز (بینکوں) کو بیرونی کرنسی کھاتے کھولنے اور ایف ای 25 اسکیم کے تحت امریکی ڈالر (یو ایس ڈی)، پاؤنڈ اسٹرلنگ (جی بی پی)، یورو (ای یو آر)، جاپانی ین (جے پی وائے)، کینیڈین ڈالر (سی اے ڈی)، متحدہ عرب امارات درہم (اے ای ڈی)، سعودی ریال (ایس اے آر)، چینی یوآن (سی این وائے)، سوئس فرانک (سی ایچ ایف) اور ترکی لیرا (ٹی آر وائے) میں تجارتی قرضے دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ مزید برآں، بین الینک رکھی گئی رقوم اور بین الینک تبدیل یا بیرونی کرنسی کی سیالیت کے کسی بھی اور ذریعے کو اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط کے تحت مذکورہ بالا کرنسیوں میں تجارتی قرضے دینے کی اجازت ہوگی۔ تاہم، تجارتی قرضے کی کرنسی کو بھی مذکورہ ایل / فرم کے تجارتی معاہدے کے مطابق ہونا چاہیے۔

مجاز ڈیلرز (بینک) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ درآمدات پر انہوں نے فارورڈ کوریج جو سہولت فراہم کی ہے وہ حقیقی درآمدی سودے کے لیے کی جارہی ہے اور یہ درآمد کنندگان مذکورہ اکتشاف سے زیادہ رقم کی پیش بندی نہیں کریں گے۔ درآمدات پر مستقبلات کے معاہدوں کی عرصیت کو مذکورہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) کی عرصیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ مستقبلات کے تمام سمجھوتے جن کی مذکورہ ایل سی منسوخ ہو چکی ہے، انہیں عرصیت اور دستیاب شرح مبادلہ پر بند کرنا ضروری ہے جبکہ تفرق درآمد کنندہ اور بینک کے درمیان طے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، انہیں یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی جانب سے بیرونی نجی قرضوں پر فارورڈ کوریج سہولت حقیقی سودوں کی لیے مہیا کی جارہی ہے اور یہ کہ صارفین مذکورہ اکتشاف سے زیادہ رقم کی پیش بندی نہیں کریں گے۔ ایسے قرضوں پر فارورڈ کوریج کم از کم مدت بارہ مہینے یا مذکورہ بیرونی نجی قرضے کی بقیہ عرصیت، جو بھی کم ہو۔ اس سرکلر کے موثر ہونے کی تاریخ سے قبل صارفین کو جو فارورڈ کوریج پہلے ہی مہیا کر دیا گیا وہ اس کی عرصیت تک موثر رہے گا۔

#### 4.4 مبادلہ کمپنیاں (ای سی)

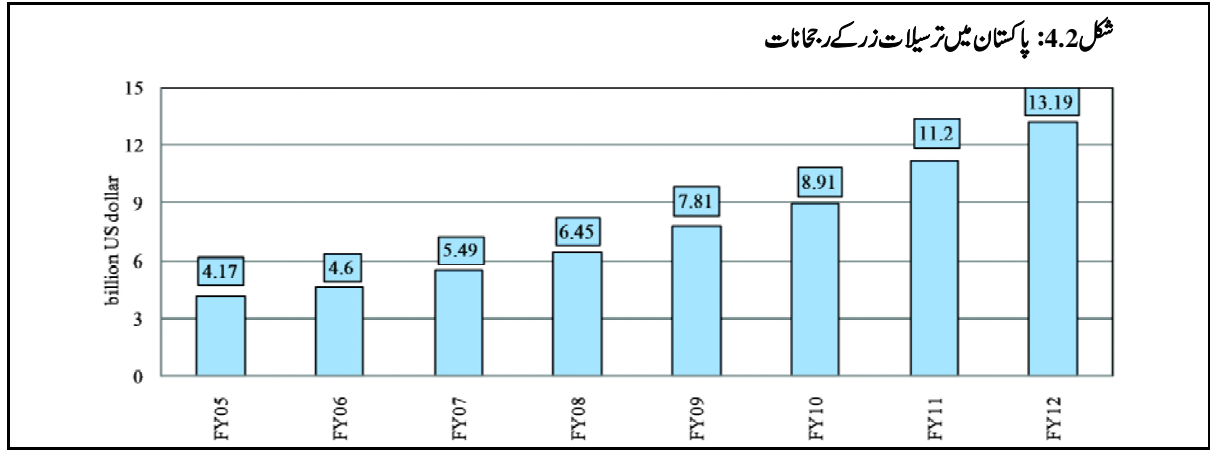
ایٹنی منی لانڈرنگ (اے ایم ایل) / دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنا (سی ایف ٹی) کے ضوابطی یا قانونی تقاضوں پر عملدرآمد کے لیے مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اے ایم ایل ایکٹ 2010ء کے تحت مشکوک لین دین کی رپورٹس (ایس ٹی آر) / کرنسی کے لین دین کی رپورٹس (سی ٹی آر) / فنانشل مانیٹرنگ یونٹ (ایف ایم یو) میں جمع کرائیں۔ مبادلہ کمپنیوں کے لائسنسوں کی تجدید کے لیے نظر ثانی شدہ پالیسی متعارف کرائی گئی جو کہ مبادلہ کمپنیوں کے عملدرآمد کی حیثیت پر مبنی ہوگی۔

مالی نظام کے استحکام اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے رہنما خطوط جاری کیے گئے تھے۔ رہنما خطوط میں مبادلہ کمپنیوں کو لین دین کی دستاویزیات، اپنے صارف کو پہچاننے اور صارف کی ضروری مستندی (سی ڈی ڈی)، منفعت بخش ملکیت، ریکارڈ رکھنے اور قانونی وضوابطی فریم ورک وغیرہ کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ انہیں مزید ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ہر سال منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے لیے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں اور اسے جمع کرائیں، جو ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہو۔

#### 4.5 پاکستان ری میٹنس انی شیپ ٹو (PRI)

پاکستان میں تریالات زر میں سہولت دینے کی خاطر ملکیت کا ڈھانچہ فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت برائے امور سمندر پار پاکستانی اور وزارت خزانہ نے مشترکہ طور پر اپریل

2009ء میں پاکستان ریجنل انی شی ٹو متعارف کرایا۔ اس اقدام کے یہ مقاصد ہیں (الف) ترسیلات زر کے مؤثر بہاؤ میں سہولت اور تعاون فراہم کرنا اور (ب) سمندر پار پاکستانیوں کو سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنا۔ پاکستان ریجنل انی شی ٹو ترسیلات زر کو بڑھانے کی کوششوں میں کامیاب رہا ہے اور ان میں اضافے کا رجحان ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔



پی آر آئی نے ایک جامع حکمت عملی تشکیل دی ہے جس کا مقصد ترسیلات زر کی خدمات بڑھانے میں مالی شعبے کے کردار میں اضافہ اور اس کے نتیجے میں ترسیلات زر کی اچھی روایات پر مبنی ثقافت کا فروغ۔ ترسیلات زر کی منڈی میں صارف کے مناسب تحفظ کے ساتھ ترسیلات کی منڈی کی شفافیت، ادائیگیوں کے نظام کے انفراسٹرکچر کی کارکردگی، اور قوم بچھنے والوں، استفادہ کنندگان اور ادوار سیز اداروں کو ترغیبات دینا شامل ہے۔

مشاورتی عمل کے ذریعے ترسیلات کی خدمات فراہم کرنے والے مالی اداروں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اضافی مالی اداروں میں ترسیلات زر آنے سے نہ صرف ترسیلات کے استفادہ کنندگان کی بڑی تعداد کو سہولت بہم پہنچانے میں مدد ملی ہے بلکہ اس کا نتیجہ مسابقتی ماحول کی تخلیق کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔

پی آر آئی کے ذریعے پاکستان میں مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ دنیا بھر میں ترسیلات زر سے متعلق نئے انتظامات کے ذریعے اپنی رسائی میں اضافہ کریں۔ پی آر آئی کے آغاز سے اب تک پاکستان میں بینکوں کی جانب سے اپنے ادوار سیز نمائندوں کے ساتھ تقریباً 400 نئے سمجھوتے کیے گئے ہیں۔

پی آر آئی کے ذریعے بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ وہ پی آر آئی کے مشترکہ برانڈ کے پردیس کارڈز (ترسیلات زر کے کارڈز کا پی آر آئی جنرک نام) جاری کریں جن میں استفادہ کنندگان کو ملک بھر میں کسی بھی ای ٹی ایم مشین سے چوبیس گھنٹے اپنے فنڈ نکالنے کی سہولت دی جائے یا وہ ان کارڈز کو پی او ایس ٹرمینلز پر استعمال کر سکیں۔ ان کارڈز میں صرف بیرون ممالک سے ملکی ترسیلات زر آسکیں گی اور انہیں مقامی طور پر استعمال کیا جاسکے گا۔ ایک بار ضروری کارروائی کے بعد اگر کارڈ وصول کنندہ کو جاری کر دیا گیا تو پھر بیرون ممالک سے موصول ہونے والی ترسیلات زر خود بخود اس میں منتقل ہو جائیں گی۔ ان کارڈز کے ذریعے نہ صرف عوام کی ایک بڑی تعداد کو بینکاری کے اہم دھارے میں لانا ممکن ہو سکے گا بلکہ ایسی اویسی ادائیگیوں کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ بڑا حجم رکھنے والے دو بینک یو بی ایل اور ایچ بی ایل پہلے ہی اپنے اپنے پردیس کارڈز متعارف کرا چکے ہیں جبکہ دیگر کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

محفوظ اور مؤثر انداز میں ملکی ترسیلات زر کی فراہمی میں قابل بھروسہ اور مؤثر ادائیگی کا نظام کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اسٹیٹ بینک نے ملک میں ادائیگی کے نظام کے انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جیسے:

☆ ملکی ترسیلات زر کے لین دین کی منتقلی اور انٹر بینک چیکٹائی کے لیے پرمز (آر ٹی جی ایس) کا استعمال۔ اس سے بینک اسی دن استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں انٹر بینک سودے کی منتقلی کر سکتے ہیں۔

☆ آر ٹی جی ایس کے علاوہ ای ٹی ایم سوئچ کے ذریعے کریڈٹ کی فوری منتقلی کی سہولت بھی استفادہ کنندگان کے لیے بین الینک فنڈ کی منتقلی (آئی بی ایف ٹی) کے ذریعے دستیاب ہے۔ اس سے سودے کی تکمیل کا وقت خاصا کم ہو گیا ہے۔

ترسیلات زر میں اضافے کے رجحان اور معیشت کے لیے اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ملکی ترسیلات زر کی ادائیگی کے لیے وقف مراکز کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ استفادہ کنندگان کو یہ ادائیگیاں نقد، ڈیمانڈ ڈرافٹ اور پے آرڈرز کے ذریعے کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں، ملکی ترسیلات زر کی ادائیگی کے ایسے مراکز کو خرید و فروخت کے مراکز کے طور پر فرائض کی ادائیگی کی اجازت بھی دی جائے گی۔

پی آر آئی کی جانب سے قابل بھروسہ اور فوری رابطے کے پوائنٹ (چوہیں گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن) کے طور پر ایک کال سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ بیرون ملک مقیم تمام پاکستانی اور ملک میں ان کے اہل خانہ بینکوں کی جانب سے ترسیلات زر کی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی شکایات بھی درج کرا سکتے ہیں (0092-21-111-222-774)۔ دنیا کے 12 ملکوں/خطوں میں مقیم اور سیز پاکستانیوں کے لیے ٹول فری نمبر موجود ہیں۔ مزید برآں، ان مقاصد کے لیے پی آر آئی کی اپنی ویب سائٹ <http://www.pri.gov.pk> موجود ہے۔

ملکی ترسیلات زر کے لیے بینکاری ذرائع کے استعمال میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور دیگر کی حوصلہ افزائی کرنے اور ارسال کنندہ/استفادہ کنندہ کو نقصانات کی صورت میں تحفظ فراہم کرنے کے لیے، جو استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں فنڈز کی وصولیوں میں غیر ضروری تاخیر کے باعث ہوں، ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کے تحت اگر رقم متعلقہ ہدایات کے مطابق استفادہ کنندہ کو ادائیگی کی جاتی یا اس کے کھاتے میں منتقل نہیں ہوتی تو پھر استفادہ کنندہ کو متعلقہ بینک فی ہزار روپے پر 65 پیسے روزانہ کا منافع دے گا، جتنے دنوں کے لیے کریڈٹ/ادائیگی کی ترسیل میں تاخیر ہوگی۔

پی آر آئی ترسیلات زر کی خدمات کے مختلف پہلوؤں کے متعلق کئی تربیتی پروگرام منعقد کر چکا ہے جن میں ترسیلات زر کی خدمات کے طویل مدتی فریم ورک کے لیے پالیسی اقدامات کے بارے میں آگاہی دی گئی۔ پی آر آئی نے بینکوں کے عمدہ کارکردگی دکھانے والے برانچ مینیجرز کو قومی مفاد میں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر توصیفی سرٹیفکیٹ بھی دیے۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر نے ملکی ترسیلات زر کے مختلف شعبوں سے وابستہ بینکوں کے اہلکاروں میں ایوارڈز تقسیم کیے۔ ان شعبوں میں پاکستان اور اور سیز دونوں سطح کی برانچیں، مرکزی ملکی ترسیلات زر سبزیز میں پروسسنگ اور ترسیلات زر کی فوری فراہمی کے لیے آئی ٹی کا تعاون شامل ہیں۔ پاکستان میں ترسیلات زر میں سہولت دینے کے لیے بینکوں کے 45 اہلکاروں کو انفرادی کارکردگی پر ایوارڈز بھی دیے گئے۔

#### 4.6 خطرے کا انتظام اور عملدرآمد

زرمبادلہ کے ذخائر کے خطرے کا انتظام کرنے کے لیے شعبہ انتظام خطر و عملدرآمد (آر ایم سی ڈی) مرکزی دفتر کے طور پر کام کرتا ہے اور بروقت نشاندہی اور قرضہ، مارکیٹ و آپریشنل خطرات کی جانچ پڑتال و مقدار کے تعین کے ذریعے خطرے کا انتظام کرنے کے کلیدی فرائض انجام دیتا ہے۔ سال کے دوران آر ایم سی ڈی نے اپنے فرائض و آپریشنز کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ اس میں کچھ اہم ترقیاتی کاموں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ آر ایم سی ڈی نے منڈی اور قرضوں کے خطرات کے ایسے اہم عوامل کی بروقت نشاندہی کے لیے پیشگی تنبیہ کا نظام متعارف کرایا جو ذخائر کے انتظام کی سرگرمیوں کے لیے ممکنہ طور پر مالی خطرات کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس سے خطرے کے جانچ کے نیٹ ورک کو مزید مستحکم بنانے میں مدد ملی۔ مالی منڈیوں میں تغیر پذیری اور ذخائر کے انتظام کے پروگرام کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آر ایم سی ڈی نے خطرے کے انتظام کی موجودہ پالیسیوں پر نظر ثانی کی اور انہیں مالی منڈیوں کے بدلتے تحریکات اور منسلک خطرات کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا۔

☆ آپریشنل خطرات کا سرگرمی سے انتظام کرنے کے لیے آر ایم سی ڈی نے ذخائر کے انتظام کے آپریشنز کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعلقہ فریقوں (ٹی او ڈی اور آئی ایم آئی ڈی) اور آئی ایس ٹی ڈی کے اشتراک سے بعض اقدامات کیے۔ سال کے دوران مکمل ہونے والے بعض اہم پروگراموں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ خطرے کے عامل سے متعلق عمدہ ڈیٹا کی یکجائی۔

☆ ادارے میں اور آؤٹ سورس جزو دانوں کے اندرونی و بیرونی ڈیٹا ذرائع کو ہم آہنگ بنانا تاکہ ڈیٹا کی توثیق اور مستند ہونے کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ آر ایم سی ڈی کے رہنما خطوط و پالیسی حدود پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے خود کار بروقت الرٹس کا قیام۔

#### 4.7 ٹریڈری آپریشنز

زیر جائزہ مدت کے دوران ٹریڈری آپریشنز (بینک - آفس) میں تکنیکی و اندرونی کنٹرولز میں خاصی بہتری اور صلاحیت سازی میں اضافہ کیا گیا جس نے شعبے کی آپریشنل کارکردگی کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا جبکہ شعبے کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے میں مدد بھی ملی۔ اس ضمن میں کیے گئے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- ☆ بینکاری کی کتابوں میں گلوبس اور اوریکل میں ریزرو سیکورٹی اکاؤنٹنگ انٹریز کی خود کاری۔
- ☆ گلوبس سسٹم کے ذریعے عالمی ادائیگیوں کے کام سے متعلق سوئفٹ (SWIFT) پیغامات کو ترقی دینا اور سوئفٹ نظام سے یکجائی۔
- ☆ بینک میں آؤٹ سورس کارپوریٹ خدمات کی مرکزیت اور انہیں حقیقت پسندانہ بنانا جس میں تکنیکی پلیٹ فارم اور بیرونی ماہرین کی خدمات حاصل کرنا شامل ہیں۔
- ☆ بہتر کنٹرول کے لیے ذخائر کے انتظام سے متعلق فرائض کے تمام سمجھوتوں کی تحصیل اور تحویل۔
- ☆ شعبے کے فرائض اور انتظامی امور کی مکمل طور پر نئی ساخت کے ذریعے آپریشنل سرگرمیوں میں مزید بہتری لانا۔
- ☆ ذخائر کے انتظام خصوصاً کرنسی تبدیل کے معاہدوں اور کرنسی بانڈز و ٹریڈری بلوں کی خریداری جیسی نئی ٹریڈری مصنوعات کے آپریشنز میں اعانت کے لیے ذخائر کے انتظام کے شعبے میں استعداد کاری۔





## 5 ادائیگی و چھتائی کا نظام

### 5.1 عمومی جائزہ

ادائیگی کا نظام کسی معیشت میں قدر کی ایک فریق سے دوسرے فریق کو منتقلی کا ایک طریقہ ہے اور اس سے معیشت کی لاگتوں کا جزوی طور پر علم ہوتا ہے۔ ایک کارگر، محفوظ اور قابل بھروسہ نظام ادائیگی کا مقصد لاگت کم کرنا، مالی استحکام کی حفاظت کرنا اور معیشت میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اس کی ساخت اور اقتصادی نمو پر اس کے اثرات کو اسی وقت بہترین سمجھا جاتا ہے جب یہ قدر کی تیز رفتار اور موثر منتقلی کے قابل ہو، اور اس کے نتیجے میں اضافی لاگت اور خطرات کم سے کم عائد ہوتے ہوں۔ چنانچہ قدر کی ادائیگی کے چھوٹے بڑے طریقے اور تسکات کے تصفیے کے نظام زری پالیسی کے موثر عمل درآمد، نیز مالی نظام کا استحکام برقرار رکھنے میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

میں 12ء کے دوران بڑے منصوبوں پر پیش رفت کے لیے موثر اقدامات کیے گئے۔ دوران سال اس صنعت کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ رہے، نیز مقامی سسٹمز کی بہتری کے لیے بھی ہدایت کی گئی کیونکہ ان ہی سے، فراہمی کے مختلف متبادل ذرائع (Alternative Delivery Channels) کی بنا پر تنازعات جنم لینے کا امکان پایا جاتا ہے۔ ملک میں اے ٹی ایم کے نظام کے حوالے سے سابقہ سرکلر کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے رمضان/عید کے مواقع پر اس صنعت کو ہدایات جاری کیں اور ملک بھر میں اچانک معائنے کا سلسلہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ ان ہدایات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا جائے اور متعلقہ قوانین کے تحت بھاری جرمانے عائد کیے جائیں۔ سیلاب زدگان کو جاری کردہ پاکستان کارڈز کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ان تمام بینکوں کو جن کی اے ٹی ایمز سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں موجود ہیں، یہ بات یقینی بنانے کی ہدایت کی کہ یہ مشینیں کارگر رہیں اور ان میں نقد رقم بھی بروقت بھری جاتی رہے، جبکہ رقوم نکالوانے پر صارف پر چار جزی بھی عائد نہ کیے جائیں۔ بینکوں کو متنوع کارگزاریوں (functionalities) کی حامل مختلف مصنوعات کے حوالے سے متعدد منظوریوں بھی دی گئیں تاکہ ہر موقع پر صارفین کا وقت بچایا جائے اور وہ خطرات سے پاک ماحول میں اپنی رقم استعمال کر سکیں۔

حکومت پاکستان نے ہفتے میں پانچ روز کام کرنے کا جو اعلامیہ جاری کیا تھا اس کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے بھی اختتام ہفتہ (weekend) پر اے ٹی ایم کے انتظام اور اس کے کارگر رہنے کے حوالے سے ہدایات جاری کی تھیں، علاوہ ازیں 'پرزوم' (بروقت مجموعی چھتائی کا نظام) میں تصفیے کے لیے قطع اوقات (cut-off timings) پر نظر ثانی کو بھی کہا تھا۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے ادائیگی کی منتقلی کی سہولت میں پیک فراہم کرنے اور اسے بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے (ایم ٹی 102 استعمال کرتے ہوئے) تیسرے فریق کی منتقلیوں کے لیے ایک لاکھ روپے اور اس سے زائد کی نان کریٹشل ادائیگیوں میں تعاون کی غرض سے ملٹی پل کریڈٹ ٹرانسفرز کی اجازت دینے کا بھی فیصلہ کیا۔ یہ سہولت دس لاکھ روپے اور اس سے زائد کی صارفین کی اہم ادائیگیوں کے علاوہ ہے اور اسے بڑی تعداد میں ادائیگیوں (یعنی تنخواہوں اور ترسیلات وغیرہ) کی پراسیسنگ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ترسیلات کے پہلو سے اسٹیٹ بینک نے رقم کی منتقلی کی ہر ہدایت پر فی سود ایک ہزار روپے یکساں فیس وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے، قبل ازیں ایسے سودوں پر 0.07 فیصد کی مقررہ شرح سے فیس وصول کی جاتی تھی۔

میں 12ء کے دوران ایک اہم پیش رفت یہ ہوئی کہ اسٹیٹ بینک نے 'سارک'، 'ہیمنٹ کونسل' یا 'ایس پی سی' (SAARC Payment Council) کا سکرٹیٹریٹ چلانے کی دو سالہ ذمہ داریاں یکم مارچ 2012ء سے سنبھال لیں، سکرٹیٹریٹ شعبہ نظام ادائیگی میں واقع ہے۔ ایس پی سی سارک ملکوں کے مرکزی بینکوں اور زری مقتدرہ کا ایک فورم ہے جس کا مقصد عالمی سطح کی حکمت عملیاں، اور بین الاقوامی نظام ہائے ادائیگی کی تشکیل کے لیے نقشہ راہ مل جل کر وضع کرنا ہے۔

بینک اکاؤنٹ کوڈز کو معیاری فارمیٹ میں لانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے ایک بڑی پیش رفت کی ہے، تاکہ ملکی اور سرحد پار (cross border) لین دین کی ادائیگیوں کی پراسیسنگ میں کارگزاری کو موثر بنایا جائے۔ پاکستان میں سرحد پار بینک اکاؤنٹس کا پتہ چلانے کے لیے پاکستان بینکنگ ایسوسی ایشن کی مشاورت سے انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) کا بین الاقوامی معیار (آئی ایس او 13616-1:2007) نافذ کیا جا چکا ہے۔ اس اقدام سے رقم کی منتقلی میں تاخیر ختم ہو جائے گی اور ادائیگی/کلیئرنگ سسٹمز

انسانی مداخلت کے بغیر اکاؤنٹ نمبر کی برقی طریقے سے تصدیق کر سکیں گے۔ متعلقہ رہنما ہدایات صنعت کو بھی جاری کی گئیں جن میں بتایا گیا کہ آئی بی اے این کس طرح بنایا جاسکتا ہے، اس کی تصدیق کے پراسیس کیا ہیں، اور صنعت اس پر مرحلہ وار عمل درآمد کس طرح کر سکتی ہے۔

## 5.2 بڑی مقدار کی ادائیگی کا نظام (بروقت مجموعی چلتائی کا نظام)

بروقت مجموعی چلتائی کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو پراسسنگ اور رقوم کی منتقلی کی ہدایات پر حتمی تصفیہ دونوں عین اسی وقت کرتا ہے جب اسے ہدایات دی جائیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ان کے احاطے میں جو ریسمٹ ٹرمینلز فراہم کیے ہیں بینک ان کے ذریعے رقوم منتقل کرتے ہیں۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے کئی طرح کے لین دین چکائے جاتے ہیں جن میں سرکاری تمسکات (پی آئی بی/ایم بی)، بین البینک رقوم منتقلی، کثیر طرفہ تصفیے کے خالص پتھر (batches) اور صارفین منتقلیاں شامل ہیں۔ فی الحال 'پرزوم' کے 43 شرکاء ہیں، جو 35 کمرشل بینک، 7 ترقیتی مالی ادارے اور ایک مائکرو فنانس بینک ہے۔

جدول 5.1: لین دین کی مختلف اقسام						
مقدار عدد میں، قدریں ارب روپوں میں						
لین دین کی اقسام		م 11ء		م 12ء		قدر میں رد و بدل
		مقدار	قدر	مقدار	قدر	فیصد
سرکاری تمسکات (بین البینک)	57,007	38,119	66,622	64,559	17	69
رقم کی منتقلی (بین البینک اور صارف کو منتقلی)	221,485	31,021	260,898	35,118	18	13
این آئی ایف ٹی	50,208	12,728	47,430	12,854	-6	1
مجموعہ	328,700	81,868	374,950	112,532	14	37

جدول 5.1 کے مطابق م 12ء کے دوران 'پرزوم' کے ذریعے چکائی گئی ادائیگیوں کی مجموعی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت بلحاظ حجم 14 فیصد اور بلحاظ قدر 37 فیصد اضافہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری تمسکات کے سودوں کی تعداد 57,007 سے بڑھ کر م 12ء میں 66,622 ہو گئی جو 17 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے تمسکات کی خرید و فروخت کی قدر بھی 69 فیصد اضافے کے ساتھ 64.5 ارب روپے ہو گئی۔

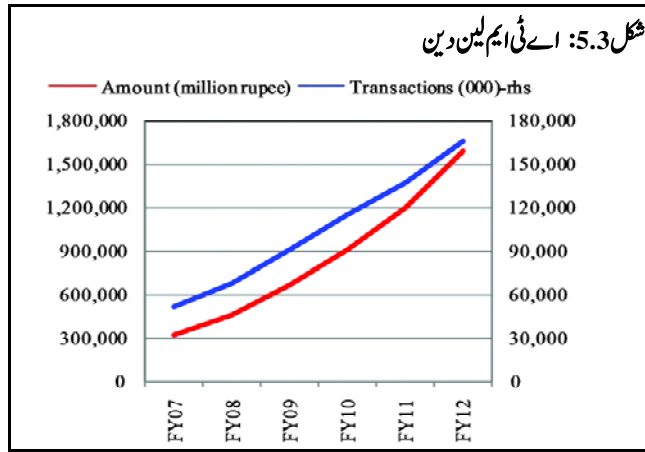
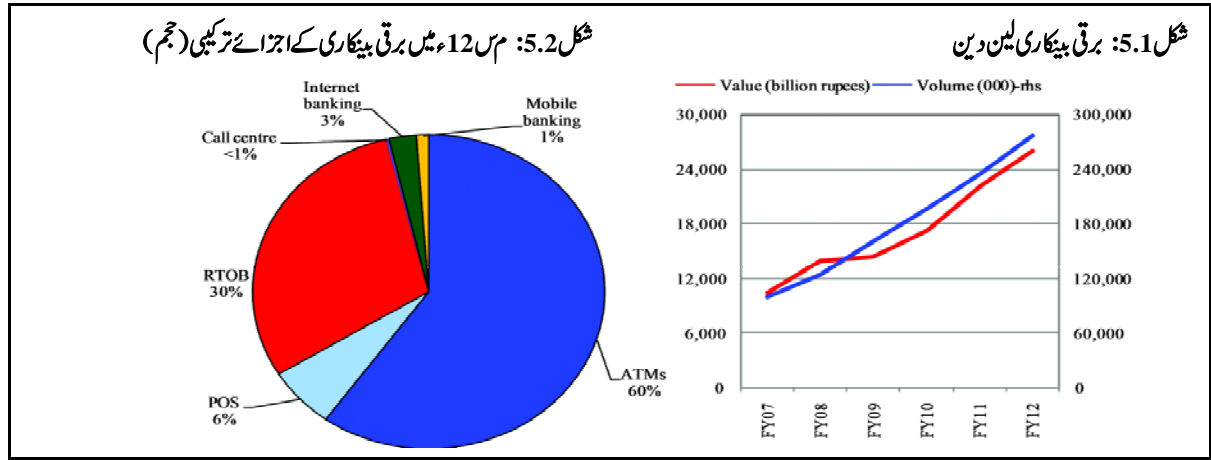
'پرزوم' کے ذریعے رقم کی بین البینک منتقلی اور صارفین منتقلیوں بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں بلحاظ حجم 18 فیصد اور بلحاظ قدر 13 فیصد بڑھ گئیں۔ 'نفٹ' (NIFT) سے بھجوائے گئے کثیر طرفہ تصفیے کے خالص پتھر بھی بلحاظ قدر ایک فیصد بڑھ گئے، تاہم 'نفٹ' کے سودوں کی تعداد میں کمی کا سبب ہفتے میں ایام کار کا صرف پانچ روز ہونا ہو سکتا ہے۔

## 5.3 خرد ادائیگی کا نظام

پاکستان میں خرد ادائیگی کے نظام کا دائرہ کار کامرس کے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ برقی آلات کی شمولیت کے باعث وسیع ہوتا جا رہا ہے جس کی بنا پر مرکزی بینکاری کے پہلے سے زیادہ مستحکم سلوشنز کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔ منڈی کی پہلے سے موجود مصنوعات اور متعدد پیش رفت مثلاً پری پیڈ کارڈز کی آمد سے صارفین اپنی مالیاتی صورتحال سے پہلے کے مقابلے میں زیادہ باخبر ہو رہے ہیں، نیز جو لوگ پہلے بینکوں کی خدمات سے استفادہ نہیں کرتے تھے انہیں بھی خدمات کے دائرے میں لانے میں مدد ملی ہے۔ م 12ء اے ڈی سیز کی تعداد کے علاوہ ان ذرائع سے کیے گئے لین دین میں بھی اضافہ ہوا۔ بینک اور دیگر مالی ادارے منسلک خطرات کی موجودگی میں خطرات کو کم کرنے کے طریقے اختیار کر رہے ہیں تاکہ منڈی میں صحت مند اندازہ مسابقت لائی جائے اور اسے برقرار بھی رکھا جائے۔

## 5.4 برقی بینکاری اور اس کی ہیئت ترکیبی

گزشتہ دس سال کے دوران برقی بینکاری (ای بینکاری) نے ہماری مالی صنعت پر خاصے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس طریقے سے لین دین کا حجم اور قدر دونوں میں نمایاں نمو ہوئی ہے چنانچہ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں برقی بینکاری کے لین دین کے حجم اور قدر دونوں میں 18 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال ان میں بالترتیب 20 فیصد اور 28 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے شکل 5.1)۔ حجم کے لحاظ سے برقی بینکاری کے فیصد اجزائے ترکیبی م 12ء میں بھی کم و بیش گزشتہ سال جیسے رہے (دیکھئے شکل 5.2)۔



**5.4.1 اے ٹی ایم**  
اے ٹی ایم مالی خدمات کی فراہمی کا ایک اختراعاتی طریقہ ہے جس سے صرف نقد رقم ہی نہیں نکلائی جاتی ہے، بلکہ رقم کی منتقلی، نقد رقم جمع کرانے، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی، چیک بک کے حصول کی درخواست اور دیگر مالی امور کے بارے میں بھی اس کا مفید استعمال ہو رہا ہے۔ اے ٹی ایم کے ذریعے ادائیگیوں کا تناسب برقی بینکاری سے ہونے والے مجموعی لین دین میں اب بھی بلند ترین ہے، م 12ء کے دوران اے ٹی ایم سے ادائیگیوں کی تعداد میں 21 فیصد اور قدر میں 33 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس یہ اضافہ بالترتیب 19 فیصد اور 32 فیصد تھا۔ دوران سال اے ٹی ایم سے لین دین کی اوسط قدر 9,559 روپے رہی جبکہ گزشتہ سال یہ اوسط 8,695 روپے تھی (دیکھئے شکل 5.3)۔ م 12ء کے دوران بینکوں نے اپنے نیٹ ورک میں 545 نئے ایٹمز کا اضافہ کیا جس سے ملک بھر میں اے ٹی ایمز کی مجموعی تعداد 5,745 ہو گئی۔

**5.4.2 ریٹیل ٹائم آن لائن برانچیں**  
دوران سال ملک میں ریٹیل ٹائم آن لائن برانچوں کا نیٹ ورک وسیع ہو کر 9,291 برانچوں تک پھیل گیا جو 25 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے جبکہ گزشتہ برس 11 فیصد نمو ہوئی تھی، گزشتہ برس تک 78 فیصد برانچیں آن لائن خدمات دے رہی تھیں، م 12ء میں ایسی برانچوں کا تناسب بڑھ کر 93 فیصد ہو گیا۔

**5.4.3 پوائنٹ آف سیل**  
م 12ء کے دوران پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز کی تعداد 6 فیصد کی ساتھ 34,879 پر آ گئی، گزشتہ برس 28 فیصد کی ہوئی تھی۔ بینکوں کی جانب سے کریڈٹ کارڈ کے اجرا کی سخت پالیسی اس کی وجہ ہے، نیز بینکوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز میں وہ اپنی سرمایہ کاری کم کریں گے۔

جہاں تک حجم کا تعلق ہے تو ملک میں پوائنٹ آف سیل پر لین دین کا حجم 22.1 فیصد اضافے سے 17.4 ملین تک پہنچ چکا ہے، جبکہ گزشتہ سال 8.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قدر کے لحاظ سے اس لین دین میں 15.4 فیصد نمو ہوئی اور وہ 180.1 ارب روپے تک جا پہنچا، جبکہ گزشتہ سال 7.9 فیصد کی ہوئی تھی۔

#### 5.4.4 انٹرنیٹ بینکاری

انٹرنیٹ بینکاری میں یوٹیلیٹی بل کی ادائیگی اور موبائل فون میں رقم ڈالوانا، اور برقی طریقے سے رقوم کی منتقلی شامل ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران بینکوں نے اس نوع کے 6.9 ملین سودے کیے جن کی مجموعی قدر 365 ارب روپے بنتی ہے۔ اس سے حجم میں 56 فیصد اور قدر میں 75 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ گزشتہ برس ان میں بالترتیب 50 فیصد اور 48 فیصد نمو ہوئی تھی۔

#### 5.4.5 موبائل بینکاری

ملک میں موبائل بینکاری تیزی سے فروغ پا رہی ہے، مزید کی بینک اس طریقہ ادائیگی کے ذریعے صارفین کو اعلیٰ معیار کی اور محفوظ خدمات فراہم کرنے کے لیے آگے آرہے ہیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی طور پر 3.1 ملین کی تعداد میں لین دین کیے گئے جبکہ گزشتہ برس یہ تعداد 3.3 ملین تھی، البتہ ان سودوں کی قدر میں خاصا اضافہ ہوا ہے، گزشتہ برس 7.7 ارب روپے کے سودے ہوئے تھے جبکہ مئی 12ء میں 12.2 ارب روپے کے سودے ہوئے۔

#### 5.4.6 ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری

پاکستان میں بینک ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری فراہم کر رہے ہیں جس میں صارفین سے صارفین کو، صارفین سے بینک کو، اور بینک سے بینک کو لین دین کی آن لائن طریقے سے سہولت مل رہی ہے۔ مئی 12ء کے دوران ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری سے لین دین کا مجموعی حجم 11.6 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ برس 22.8 فیصد بڑھا تھا۔ لین دین میں بلحاظ قدر 16.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 27.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔

#### 5.4.7 پلاسٹک کارڈ (ڈیبٹ / کریڈٹ) کی تعداد

مئی 12ء میں پلاسٹک کارڈوں کی مجموعی تعداد 28 فیصد اضافے سے 17.95 ملین ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 33 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم ان کارڈوں میں 89 فیصد ڈیبٹ کارڈ ہیں۔

#### 5.5 اختتامیہ

مئی 12ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں برقی بینکاری کا مستقبل شاندار ہے، گزشتہ پانچ سال کے دوران برقی بینکاری کے تمام طریقوں میں لین دین میں نمو دیکھی گئی ہے جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر میں برقی بینکاری خدمات کا استعمال بڑھا ہے۔ یہ حوصلہ افزا امر ہے کیونکہ ملک کے دور دراز علاقوں تک مالی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے برقی بینکاری کی سہولت ایک قابل عمل حل پیش کرتی ہے، نیز یہ بینکوں کی خدمات سے محروم آبادی کے لیے بھی قابل بھروسہ طریقہ ہے۔ بینک اپنے تکنیکی سسٹم کو مسلسل بہتر بنا رہے ہیں، ادھرت نئی برقی مصنوعات میدان میں آکر مالی اداروں کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ اپنے سسٹم کو مضبوط بنائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مصنوعات صارفین کے علاوہ مالی اداروں کے لیے بھی اشتراک عمل کا ماحول تشکیل دے رہی ہیں۔



## 6 انسانی وسائل کی ترقی

### 6.1 عمومی جائزہ

زیر جائزہ عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک میں انسانی وسائل کے افعال میں نمایاں تبدیلیاں دیکھی گئیں۔ درج ذیل شعبوں میں بہتری اور فعالیت آئی:

• کارکردگی کی پیمائش اور بہتری کا سسٹم (پی ایم آئی ایس)

• مشاہرے اور فوائدا کا انتظام

• ملازمین کے ساتھ تعلقات (سی بی اے کے معاملات)

• تربیت و پرداخت

### 6.2 ایچ آر کا خاکہ

دوران سال اسٹیٹ بینک کی افرادی قوت میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کی وجہ سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ اور، زیادہ تر اوجی 2 اور اوجی 3 کی جانب سے دیے گئے استعفیے ہیں۔ م س 11ء اور م س 12ء میں افرادی قوت کا عددی لحاظ سے تقابل جدول 6.1 میں دیا گیا ہے۔ م س 12ء میں ملازمین کا ٹرن اوور 4.3 فیصد رہا۔ اس رجحان کا بنیادی سبب رضا کارانہ علاحدگی کی صورت میں قبل از وقت ریٹائرمنٹ، اور استعفیے ہیں۔ بینک میں خواتین کا تناسب گزشتہ سال جیسا ہی یعنی 10 فیصد ہے۔

جدول 6.1: اسٹیٹ بینک کے انسانی وسائل کا خاکہ اور اسباب				
گریڈ	م س 11ء	م س 12ء	اسباب	ملازمین کی تعداد
گورنر/ڈپٹی گورنر	3	2	غیر رضا کارانہ	-60
آفیسر گریڈ 8	12	11	لازمی ریٹائرمنٹ	-2
آفیسر گریڈ 7	27	27	کنٹریکٹ کا خاتمہ	-7
آفیسر گریڈ 6	45	43	کنٹریکٹ کی منسوخی	-1
آفیسر گریڈ 5	96	91	برطرفی	-2
آفیسر گریڈ 4	216	211	وفات	-2
آفیسر گریڈ 3	392	371	ریٹائرمنٹ	-10
آفیسر گریڈ 3	326	324	پی ایم آئی ایس میں منتقلی	-36
آفیسر گریڈ 1	146	144	رضا کارانہ	-41
معاون عملہ	147	144	قبل از وقت ریٹائرمنٹ	-17
کنٹریکٹ ملازمین	70	27	مستغنی	-24
			تقرر	16
مجموعہ	1480	1395	مجموعہ	-85

### 6.3 کارکردگی کی پیمائش اور بہتری کا سسٹم (پی ایم آئی ایس)

انتظامیہ کے فلسفے کو پیش نظر رکھتے ہوئے پی ایم آئی ایس کی طاقت اور مضبوطی کو بہتر بنانے کے لیے اس میں چند تبدیلیاں متعارف کرائی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں اپریزی (appraisees) اپریزر (appraiser) خواتین و حضرات کے لیے 39 ریفریش ورکشاپ منعقد کیے گئے، ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کے ساتھ اجلاس کیے گئے، اوور شپ بڑھانے کے لیے سسٹم کی بنیاد پر ردوبدل کیا گیا، پی ایم آئی ایس کے بارے میں سمجھ بوجھ بڑھائی گئی، اور اپریزی، اپریزر اور ریویور کا کردار اور ذمہ داریاں بڑھائی گئیں۔ م س 11ء کے مقابلے میں م س 12ء کے دوران سسٹم کی مضبوطی 9.93 فیصد رہی۔ دیگر اہم تبدیلیاں یہ تھیں:

نظر ثانی شدہ 'بیل کروٹا' (Bell Curve quota) پر عمل درآمد  
 قطبی درجہ بندی (extreme ratings) کا جواز پیش کرنا  
 حرنی درجہ بندی کے بجائے عددی درجہ بندی / اسکور پر توجہ  
 کارکردگی کی بنیاد پر فراغت کی پالیسی (Performance based Exit policy)، ناکارہ لوگوں کی شناخت  
 بی ایم آئی ایس پرسنل کے خلاصہ (Compendium) کی تشکیل  
 بی ایم آئی ایس پر بیل کرڈ (اوجی 1 سے اوجی 4)  
 جولائی 2012ء میں اے ایم آئی کی تقسیم  
 بی ایم ایس فارم جمع کرانے والوں کی بہت بڑی تعداد  
 بی ایم آئی ایس پر اور کیریئر میں ترقی کے بارے میں اوجی 1 افسران کے لیے معلوماتی سیشن

#### 6.4 مشاہرے اور فوائد کا انتظام

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کارکردگی کا صلہ دے کر محنت کی عادت کو پروان چڑھا رہا ہے، اس سلسلے میں ممتاز درجوں کے حامل افسران کو تنخواہوں میں سالانہ اضافہ عطا کیا جاتا ہے اور منڈی کے مطابق افسران کے مشاہروں اور فوائد میں ردوبدل کیا جاتا ہے۔ نیز، یہ اسٹیٹ بینک کی واضح پالیسی ہے کہ نیوکمپن سیشن اینڈ مینٹنس اسٹرکچر کے تحت مارکیٹ کے متعلقہ سروے کے اعداد و شمار کی روشنی میں تنخواہوں کے اسکیل پر ہر دو سال بعد نظر ثانی کی جائے گی، اور ضروری محسوس ہوا تو تنخواہوں کے اسکیل، اور نئے اسکیل میں تنخواہ کے تعین کے لیے اپنائے گئے فارمولہ میں تبدیلی کی سفارش مرکزی بورڈ کو بھیجوائی جائے گی جو اس کی منظوری دے گا۔

جدول 6.2: م 12ء کے دوران بیل کرڈ کی تقسیم اور اے ایم آئی کی شرحیں				
اے ایم آئی اور کوٹا فیصد میں				
کارکردگی کا زمرہ		آئیں گریڈ 1 اور اس سے بالا		یونینٹاؤ عملہ
اے ایم آئی	کوٹا	اے ایم آئی	کوٹا	اے ایم آئی
17	10	9.5	15	مے (اکتساب کی بنیاد پر، صرف حقیقی معاملے میں)
13	20	8.5	25	بی پلس
10	50	7.5	50	بی
6	10	5		مے
0	10	0	10	مڈی (اکتساب کی بنیاد پر، صرف حقیقی معاملے میں)

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ایک بیرونی کنسلٹنٹ سے "ٹول ریمپوزیشن" کے تصور پر مبنی نیوکمپن سیشن اینڈ مینٹنس سروے 2012ء کروایا جس کا مقصد یہ تھا کہ منظور شدہ قابل موازنہ گروپ میں اسٹیٹ بینک کے افسران کے معامضوں کا منڈی میں مقام معلوم ہو سکے۔ سروے کے نتائج کی روشنی میں اوجی 1 اور اس سے بالا افسران کی تنخواہوں میں ردوبدل کیا گیا جو یکم جولائی 2011ء سے نافذ العمل ہوا۔ اس کا مقصد متعلقہ پرسنل میں منڈی کا معیار بتدریج پورا کرنا تھا (دیکھئے جدول 6.2)۔

بینک کی مستقبل میں ذمہ داریوں کو کم کرنے کی غرض سے اور سابق ملازمین کی سہولت کی خاطر، معیار پر پورا اترنے والے ان ملازمین کے لیے جو جلد ریٹائرمنٹ کے خواہاں ہوں، یہ پیش کش کی گئی کہ وہ بعد از ریٹائرمنٹ طبی سہولتیں نہ لینے کے عوض نقد رقم وصول کر لیں، یا پھر ضوابط کے مطابق ریٹائرمنٹ کے بعد موجودہ طبی سہولتیں بدستور حاصل کرتے رہیں۔

#### 6.5 ملازمین کے ساتھ تعلقات (سی بی اے کے معاملات)

چارٹرڈ ڈیمانڈ پر اجتماعی سودا کار انجمن (سی بی اے) اور انتظامیہ کے کامیاب مذاکرات کے بعد سی بی اے کے ساتھ دوسالہ معاہدے پر دستخط ہوئے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں تمام ریگولیکٹر / نان کلیئر کل عملے کی تنخواہوں میں 16.5 فیصد اضافے کی اجازت دی گئی، یہ اضافہ یکم جولائی 2011ء سے نافذ العمل ہوا۔ تنخواہ میں اضافے کے علاوہ کئی اضافی مراعات پر بھی نظر ثانی کی گئی، مثلاً اہلیت میں اضافے پر نقد انعام، شادی اور تدفین پر گرانٹ، اور ٹائٹ اور سفری الاؤنس، تعلیمی اخراجات کی ادائیگی، یومیہ الاؤنس، چھٹیاں۔ نیز، یونیفارم کا استحقاق / نرخ پر بھی نظر ثانی کی گئی۔

جدول 6.3: ملکی/بیرون ملک تربیت میں شرکت		
(شرکا اور کورسز کی تعداد عدد میں)		
ادارے میں/اندرون ملک تربیت		
زمرہ	شرکا	کورسز
بناف	336	18
ادارہ جاتی	59	28
مجموعہ	395	46
بیرون ملک تربیت		
ادارے	شرکا	
آئی ایم ایف	51	
یورپین سنٹرل بینک	2	
ایشیائی ترقیاتی بینک	1	
اسلامی ترقیاتی بینک	2	
بولڈرائسٹی نیٹ آف مائیکرو فنانس	1	
AUSTRAC	8	
APRACA	1	
دیگر	25	
مجموعہ	91	

## 6.6 تربیت و پرداخت

ملازمین کی معلومات اور مہارتوں میں اضافے کی غرض سے تربیت اور پرداخت پر توجہ مرکوز رہی، اس کے لیے انہیں پاکستان میں اور بیرون ملک تربیت کے معیاری مواقع دیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ترین تعلیم کی (نئی) پالیسی (2011ء) کے تحت بعض ملازمین کو اعلیٰ ترین تعلیم کی بھی اجازت دی گئی۔

ادارے کی تربیتی ضروریات کو سائنسی انداز میں جانچنے کے لیے پورے بینک میں پی ایم ایس پر مبنی تربیتی ضروریات کا جائزہ (ٹی این اے) لیا گیا جیسا کہ سالانہ روایت ہے۔ اس مشق کی روشنی میں ماس 12ء کے دوران کئی تربیتی بندوبست کیے گئے (جدول 6.3)۔

جدول 6.4: اسٹیٹ بینک کے آگاہی/دوروں اور انٹرن شپ کے پروگرام	
تفصیل/زمرہ	شرکا کی تعداد
سرکاری اہلکار	187
کالج/جامعات کے طلبہ	194
بین الاقوامی مندوبین *	12
موسم گرما کا انٹرن شپ پروگرام (چھ ہفتے دورانیہ)	195
* فٹسارک فنانس کے تحت نیپال راشٹر بینک کے 12 ملازمین کا ایک وفد	

مرکزی بینک کے افعال کے حوالے سے تعلقات سازی (network) اور علم کے ابلاغ کی غرض سے طلبہ، سرکاری عہدیداروں اور نیپال راشٹر بینک کے لیے دوروں کا انتظام کیا گیا۔ انٹرن شپ پروگرام بھی کرائے گئے جن میں اعلیٰ تعلیم کے کمیشن (ایچ ای سی) کی تسلیم شدہ جامعات کے طلبہ نے استفادہ کیا (دیکھئے جدول 6.4)۔

## 6.7 بھرتی

ماس 12ء کے دوران ابتدائی درجے کے عہدوں کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے بینک کی کلیدی سمت بندی (strategic direction) کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک آفیشلز ٹریننگ اسکیم کے تحت 11 افسران کا ایک گروپ بھرتی کیا گیا، تین ملازمین کو کنٹریکٹ پر لیا گیا اور 22 کے کنٹریکٹ کی تجدید کی گئی۔



## 7 اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں پیش رفت

### 7.1 عمومی جائزہ

میں 12 کے دوران جن اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی، ان میں بینکاری کارروائیاں، مالیات، انسانی وسائل، مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS)، بروقت مجموعی چکتنائی کا نظام اور دفتر قرضہ جاتی معلومات شامل تھے۔ ٹیکنالوجی سے متعلق خدمات نہ صرف اسٹیٹ بینک بلکہ پوری انڈسٹری میں مالی اداروں کو فراہم کی گئیں۔ انڈسٹری کی مجموعی سیکورٹی اور آئی ٹی خدمات اور کاروباری کارروائیوں کو برقرار رکھنے نیز ان کا معیار خوب سے خوب تر بنانے کے لیے سال کے دوران مختلف ترقیاتی اور توسیعی منصوبے رو بہ عمل لائے گئے۔ ایک قابل ذکر کامیابی ڈیزاسٹر ریکوری انفرا سٹرکچر کی عارضی انتظام سے عالمی معیار کے مطابق مرکز اعداد و شمار (Data Centre) کے قیام کے مقصد سے تعمیر شدہ عمارت، جو ایس بی پی بی ایس سی، حیدر آباد آفس کی حدود میں واقع ہے، میں منتقلی ہے۔

قرض کی عالمی صورتحال کے پس منظر میں آئی ایس ٹی ڈی نے سسٹم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے برقی ادارہ قرضہ جاتی معلومات (eCIB) کی توسیع کے ذریعے بینکاری نگرانی کے ضمن میں اسٹیٹ بینک کی کوششوں کو تقویت پہنچائی۔ ایک اور کامیابی ایگزٹ کنٹرول سسٹم سے متعلق اعداد و شمار کی یکجائی کی خود کاری ہے، جس سے متعلقہ ایجنسیاں اعداد و شمار کو بہتر اور مربوط طریقے سے استعمال کرنے کے قابل ہوئیں۔ آئی ایس ٹی ڈی نے اپنے سولفٹ انفرا سٹرکچر کو ترقی دے کر اسٹیٹ بینک کے عالمی معیارات کو برقرار رکھا۔ اسی طرح ڈائریکٹری سرورسز، جو آئی ٹی کے انفرا سٹرکچر کی بنیادوں میں سے ایک ہے، کو ترقی دے کر جدید ترین ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا گیا۔

ایک اور اہم سنگ میل جو اس سال عبور کیا گیا، بروقت مجموعی چکتنائی کے نظام (RTGS) سے متعلق معاون طریقہ کار کی خود کاری تھی، جس نے بروقت مجموعی چکتنائی کے نظام کے 44 رکن مالی اداروں کو فنی اور کاروباری معاونت کے عمل کو مرکزی بنادیا۔ اس سال آئی ایس ٹی ڈی نے اس پراجیکٹ میں اپنا کردار بڑھا دیا تاکہ مالی رپورٹنگ اور آڈٹنگ کو بہتر بنایا جاسکے اور کھاتوں یعنی بیرونی، ملکی اور دیگر نوع کے کھاتوں کی بنیاد پر ادائیگیوں اور وصولیوں سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے اور شائع کرنے کے لیے طریقہ کار وضع کیا جاسکے۔ اس طرح ملک کے مالی نظام کو زیادہ سے زیادہ شفاف بنانے کے سلسلے میں حکومت کی کوششوں میں شمولیت اختیار کی۔

### 7.2 بینکاری اور کرنسی سے متعلق عالمی مسائل کا حل

میں 12ء اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن میں گلوبس بینکنگ ایپلی کیشن اور اوریکل ای آر پی کے ذریعے حسابات کی خامیوں سے پاک سالانہ بندش کا متواتر ساتواں سال تھا۔ رخصت ہونے والے سال میں گلوبس سسٹم میں مختلف وظائف کا اضافہ کیا گیا۔ اس شعبے میں ہونے والی پیش رفت میں یہ شامل ہیں: شعبہ اجراء کے مالی گوشواروں کی خود کاری اور شعبہ مالیات کے لیے تھن شیٹ (Thin Sheet) (مجموعی حکومتی بقایا جات) کی تیاری، 25,000 روپے مالیت کے نئے انعامی بانڈز کا اضافہ، جن کا اجراء ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن، ہیڈ آفس، کراچی کی جانب سے دسمبر 2011ء میں عمل میں آیا، ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر کی جانب سے کیش سائیڈ پر ایک درپچہ کارروائی (One Window Operation) کے ذریعے 750 روپے مالیت کے قومی انعامی بانڈز کے تیسرے انعام کی ادائیگی اور دیگر تمام کمرشل بینکوں کو بندھے ہوئے نوٹوں کی سہولت کی فراہمی۔

### 7.3 اوریکل ای آر پی اینڈ ڈیٹا ویئر ہاؤس

ای آر پی ٹیم نے اوریکل ای آر پی سسٹم میں مختلف نوع کی توسیع کی، جس میں اسٹیٹ بینک کے فروشندهوں (Vendors) کو براہ راست ادائیگیوں کے لیے نظام کو مربوط بنانا بھی شامل ہے، جس کی بدولت چیک کی تاخیر میں اجراء کا مسئلہ حل ہو گیا۔ جبکہ میزانی اخراجات پر سسٹم کنٹرولز کے نفاذ کے نتیجے میں لازمی احتیاط یقینی ہوئی، انجینئرنگ اسٹور کیپنگ اینڈز (Errands) کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے بینکنگ سروسز کارپوریشن، ہیڈ آفس، کراچی کی خود کاری کا کام بھی مکمل کیا گیا جبکہ بینکنگ سروسز کارپوریشن، ہیڈ آفس، کراچی اور ایس بی پی بی ایس سی کے دیگر دفاتر کے معین اثاثوں کے لیے سسٹم کے ذریعے ٹریگ نمبرز وضع کرنے کا ایک اور نظام بھی متعارف کرایا گیا۔

پورے پاکستان میں اسٹیٹ بینک کی عمارات کی باز قدر پیمائی کے ضمن میں ایس بی پی ایمپلائز ویلفیئر ٹرسٹ کے لیے ایک عمومی بھی کھاتہ بھی لاگو کیا گیا۔ ای آر پی ٹیم نے پی ایم ایس میں بھی پالیسی میں ترامیم کے مطابق حساس الوقت (time-sensitive) توسیع کی۔

ڈیٹا ویئر ہاؤس کے حوالے سے مئی 12ء کے دوران مکانی مالکاری سے متعلق سہ ماہی رپورٹوں، مکانی قرضوں کی فراہمی، وصولی، واجب الادا قرضوں نیز بینکوں اور شعبے کی جانب سے قلمزد کیے گئے قرضوں سے متعلق اعداد و شمار کے حصول اور اشاعت سے متعلق مختلف امور انجام دیے گئے۔ جدولی/خر دہنیوں سے ماہانہ بنیاد پر بینک نوٹوں/اسکوں کے اشاک کی سطح کی مالیت وارپوزیشن کی آن لائن تفصیل کے حصول کے لیے مالیت وار کرنسی بیلنس سسٹم وضع کیا گیا۔ مزید برآں، بیرونی قرضے، بیرونی نجی قرضوں، بیرونی سرکاری قرضوں، ہفتہ وار RCoA کی DAP4 میں منتقلی نیز سہ ماہی RCoA کی DAP4 میں منتقلی سے متعلق توسیعی امور بھی مکمل کیے گئے۔

#### 7.4 انفراسٹرکچر

انتقال پذیر کمپیوٹرز پر ڈیٹا محفوظ بنانے کے لیے ایس بی پی بی آئی ڈی اور ایس بی پی بی ایس سی آئی اے ڈی کے افسران کی جانب سے استعمال کیے جانے والے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز پر موثر پالیسیاں اور سیکورٹی کنٹرولز لاگو کیے گئے۔

آئی ایس ٹی ڈی کی مسلسل بہتری کی حکمت عملی کے مطابق ڈیٹا کمیونی کیشن اور نیٹ ورک سیکورٹی سیٹ اپ کو جدید آلات کی مدد سے لنکس اور ڈیوائسز کی متواتر نگرانی کر کے اور انہیں بہتر بنا کر نیز معیاری سروس کے معاہدوں اور بہترین کارکردگی کے لیے مجموعی نیٹ ورک پر تین مراکز اعداد و شمار کے مابین وسائل کی تقسیم کے ذریعے مسلسل مستحکم بنایا گیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ونڈوسسٹمز انفراسٹرکچر کی بنیاد رکھنے والی فعال ڈائریکٹری سروسز کو اپ گریڈ کر کے جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا گیا، جس کے نتیجے میں کارکردگی میں اضافہ ہوا اور سیکورٹی کنٹرولز مزید مستحکم ہوئے۔ آئی ایس ٹی ڈی کے ذریعے پیش کی جانے والی خدمات کو زیادہ سے زیادہ قابل اعتماد بنانے کے لیے اضافی بلیڈ سروسز خرید کر نصب کیے گئے۔

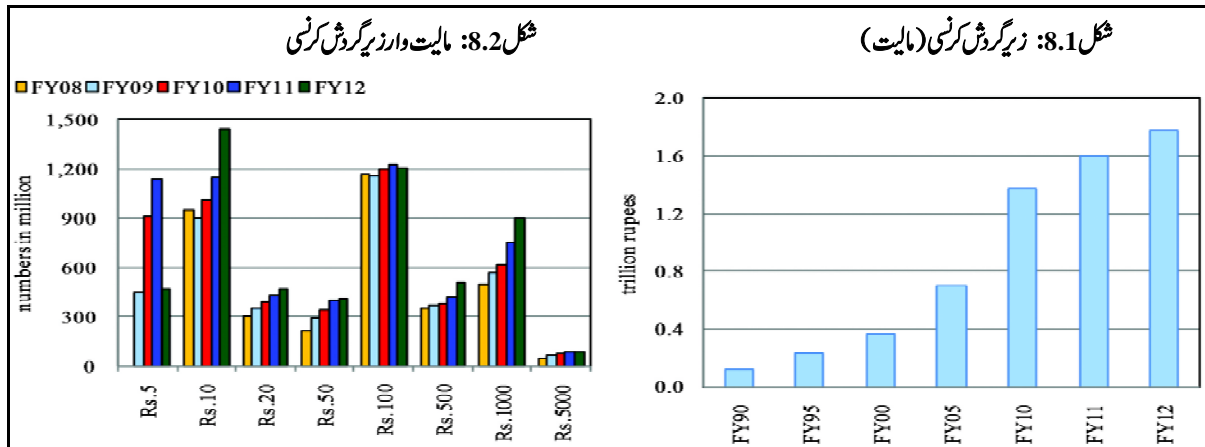
سوفٹ ویئر سیکورٹی پیچ (patch) مینجمنٹ سسٹم، جو بینک کے نیٹ ورک پر موجود کمپیوٹرز کی مجموعی تعداد کے انتظام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، کو اپ گریڈ کیا گیا۔ اس طرح کمپیوٹرز پر سیکورٹی اپ ڈیٹس کا دائرہ تھرڈ پارٹی نان مائیکروسوفٹ ویئر تک وسیع ہو گیا ہے۔



## 8 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) بینکنگ سروسز کارپوریشن (بی ایس سی) نے، جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا ذیلی ادارہ ہے، مالی سال 12ء کے دوران وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں نیز اسٹیٹ بینک آف پاکستان سمیت بینکاری صنعت اور عام آدمی کو اعلیٰ معیاری اور فوری خدمات کی فراہمی کی اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اپنی خدمات کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی نے متعدد نئے اقدامات کیے، جن کا مقصد خدمات کے معیار کو بہتر بنانا اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔ کارپوریشن کی انتظامیہ نے بھی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈیولپمنٹ فنڈس گروپ کے ایک توسیعی بازو کی حیثیت سے بینکاری کی سہولتوں سے محروم آبادی کی غالب اکثریت تک مالی سہولتوں کا دائرہ وسیع کرنے کے مقصد سے گروپ کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کی پاکستان بھر میں اشاعت کے ضمن میں اپنے کردار کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک آف پاکستان پروسیجرز، جو زیادہ تر حکومتی حساب، زرعی انتظام، ادائیگیوں کے نظام اور زرمبادلہ کی کارروائیوں کے شعبوں میں آئی ٹی کے استعمال پر مبنی ہیں، کے ذریعے پالیسیوں کے نفاذ کے لیے اقدامات بھی کیے گئے۔

ایک عام آدمی کی ضرورت کے تناظر میں شفاف اور پائیدار بینک نوٹوں کی دستیابی مرکزی بینک کی خدمات کا ایک اہم جز ہے۔ پاکستان کرنسی سے منسلک معیشت کا حامل ہے، جیسا کہ زیر گردش کرنسی میں اضافے سے ظاہر ہے، جو 30 جون 2012ء کو 1,777 ارب روپے تک پہنچ گئی، جبکہ جون 2011ء کو یہ 1,600 ارب روپے تھی۔ اس طرح اس میں 11 فیصد کا اضافہ ہوا (شکل 8.1 اور 8.2)۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں اپنی مالی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دیگر روزمرہ ضروریات کے لیے طبع شدہ نوٹوں پر بہت زیادہ انحصار کیا جاتا ہو، پورے ملک میں بینک نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا انتظام مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ زیر گردش کرنسی میں گزشتہ چند برسوں کے دوران کافی اضافے کے باعث بی ایس سی کے شعبہ انتظام کرنسی (Currency Management Department) کو ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں زیر تحویل نئے اور دوبارہ قابل اجرا نوٹوں کے اسٹاک کا زیادہ جارحانہ طور پر انتظام کرنا پڑا، جس کی بنیادی وجہ بھاری مقدار میں کرنسی کی نقل و حرکت کے لیے ترسیل کے کافی انتظامات کا موجود نہ ہونا ہے۔ آپریشنل مشکلات کے باوجود شعبہ انتظام کرنسی نے عہد معیار کے بینک نوٹوں کی فراہمی کے اپنے وعدے اور ارادے کی تکمیل کے لیے پاکستان بھر میں بینک نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا انتظام کیا ہے۔ ادائیگی کے ایک ایسے نظام میں جہاں مالی لین دین کی ادائیگی کے لیے بینک نوٹوں کے طبعی تبادلے پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہو، بوسیدہ بینک نوٹوں کی تبدیلی اور پاکستان بھر میں عہد معیار کے بینک نوٹوں کی دستیابی، ادارے کے عزم اور آپریشنل جدت، دونوں کی متقاضی ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی کا شعبہ انتظام کرنسی اس ضمن میں دو جہتی حکمت عملی پر مبنی ضروری اقدامات کرتا رہا ہے۔ اول، اپنے آپریشنل عزم کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی سال بھر شفاف نوٹوں کی پالیسی (Clean Note Policy) اپنانے کے لیے اور دوم، خاص مواقع، مثلاً عید الفطر پر نئے نوٹوں کی فراہمی کے ذریعے۔ علاوہ ازیں، بینکوں پر بھی یہ شرط عائد کر دی گئی ہے کہ وہ اسے ٹی ایم آر پریشرز کے لیے عہد معیار کے نوٹ استعمال کریں۔ مزید برآں، شفاف نوٹوں کے پالیسی پروگرام کے تحت بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ شعبہ انتظام کرنسی کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی ہدایات پر عملدرآمد کی جانچ پڑتال کے لیے داخلی کنٹرول کا مستحکم نظام وضع کریں اور عملدرآمد سے متعلق تصدیق نامہ ہر سال کی 15 جنوری کو ڈائریکٹر، شعبہ انتظام کرنسی کو ارسال کریں۔ اس کا مقصد متعلقہ فریقوں کے تعاون اور ملکیت کے



احساس کے ساتھ پالیسی پر عملدرآمد ہے۔ مزید برآں، تمام کمرشل بینکوں کا زمرہ وارڈ ٹائیس بھی مرتب کیا گیا ہے، جس سے اسٹیٹ بینک کی شفاف نوٹوں کی پالیسی پر عملدرآمد کے سلسلے میں ان کی کارکردگی کی جانچ کی جاتی ہے تاکہ اس ضمن میں نسبتاً خراب کارکردگی کے حامل بینکوں کو مزید وسائل کی فراہمی کے ذریعے اصلاحی اقدامات کرنے کے سلسلے میں شعبہ انتظام کرنسی کی معاونت کی جاسکے۔ م س 12ء میں بینکوں نیز دیگر مختلف ادارہ جاتی اور غیر ادارہ جاتی متعلقہ فریقوں کو مجموعی طور پر 443 ارب روپے کے نئے نوٹ فراہم کیے گئے، جبکہ م س 11ء میں انہیں 380 ارب روپے کے نئے نوٹ فراہم کیے گئے تھے۔

م س 12ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کی توجہ حکومتی وصولیوں اور ادائیگیوں کی یکجہائی پر مرکوز رہی۔ قرضداروں کے بیلنس اور قرضے کی حدیں جانچنے نیز اورڈرافٹ بیلنسز پر مارک اپ کی وصولی کے لیے طریقہ کار پر موثر طور پر عملدرآمد کیا گیا اور پیفرا انتظامات (PIFRA arrangements) کے تحت روزانہ رپورٹنگ کا طریقہ کار وضع کیا گیا۔ ٹیکس وصولیوں کے حوالے سے حکومت کے لیے وسائل کے استعمال کو فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی بھرپور شرکت اور تعاون سے ماسوائے مظفر آباد آفس کے ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر میں کیپ II منصوبے (CAP II Project) کی توسیع کے ذریعے مزید خود کار بنایا گیا۔ اس خود کاری کے حصول کے لیے کارپوریشن کے شعبہ حسابات نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال پر بہت زیادہ انحصار کیا بحیثیت بینکار مرکزی بینک کے کردار کا دائرہ وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں میں سے اس کے متعلقہ فریقوں تک وسیع کیا جاسکے۔ ان متعلقہ فریقوں سے متعلق لین دین کی بڑھی ہوئی تعداد کی ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر نے معاملت کی۔ م س 12ء کے دوران 6.4 ملین کی تعداد میں مالی لین دین کے معاملات نمٹائے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء مذکورہ معاملات کی تعداد 5.8 ملین تھی جس سے اس امر کی واضح طور پر تائید ہوتی ہے۔ مزید برآں، زیر جائزہ سال کے دوران ایس بی پی کے دفاتر اور نیشنل بینک آف پاکستان کے نیٹ ورک کی جانب سے حکومت کی طرف سے وصول کردہ اور جمع کردہ ٹیکس حاصل (فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی وصولیاں) تقریباً 1,970 ارب روپے تھے جبکہ م س 11ء میں یہ 1,618 ارب روپے تھے۔ اس طرح ان میں 22 فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایف بی آر کے متعلقہ دفاتر کی جانب سے اجازت شدہ ریفرنڈز کی رقم جو م س 11ء میں 76.6 ارب روپے تھی، زیر جائزہ سال کے دوران بڑھ کر 118.6 ارب روپے ہو گئی۔ زکوٰۃ کھاتے کی وصولی، فراہمی، یکجہائی اور رپورٹنگ بھی ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ حسابات کی ایک ایک اہم ذمہ داری رہی۔ م س 12ء کے دوران زکوٰۃ کی وصولی 3.9 ارب ڈالر رہی جبکہ گذشتہ سال یہ 3.6 ارب ڈالر تھی۔ اٹھارویں ترمیمی بل کے تحت منظور شدہ آئینی ترامیم کے بعد زکوٰۃ کو صوبائی آمدنی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی نے وزارت مذہبی امور کو اس کے زکوٰۃ کی وصولی کے شعبوں کے حوالے سے زکوٰۃ وصولی کے اعداد و شمار کی دستیابی کی سہولت فراہم کی ہے۔

حکومت کے بینکاری سے متعلق امور نمٹانے کے سلسلے میں ایس بی پی بی ایس سی سینٹرل ڈائریکٹریٹ (CDNS) کی قومی انعامی بانڈز اور قومی بچت سرٹیفکیٹ اسکیم کے آپریشنل امور کی انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ مختلف مالیت کے انعامی بانڈز کی فروخت اور انعامی رقم کی ادائیگی وہ شعبے ہیں، جن میں ایس بی پی بی ایس سی ان اسکیموں کے موثر انتظام کے لیے تمام وسائل بروئے کار لاتی ہے۔ م س 12ء کے دوران مجموعی طور پر 162.2 ارب روپے کے انعامی بانڈز فروخت کیے گئے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء میں 138.9 ارب روپے مالیت کے انعامی بانڈز فروخت کیے گئے تھے۔ اسی طرح م س 12ء کے دوران انعامی بانڈز کے ایکٹویشن کا حجم 105.9 ارب روپے تھا جبکہ م س 11ء میں یہ حجم صرف 97.8 ارب روپے تھا۔ انعامی رقم کی ادائیگی کے لین دین کے معاملات میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر نے انعامی رقم کی ادائیگی کے 1,312,798 معاملات نمٹائے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء کے دوران 1,185,706 معاملات نمٹائے گئے تھے۔ انعامی بانڈز کی باقاعدہ اسکیم کے انتظام کے ساتھ ایس بی پی بی ایس سی نے فروری 2012ء میں 25,000 روپے مالیت کے انعامی بانڈز کے اجرا کے سلسلے میں مرکزی نظامت برائے قومی بچت (CDNS) کی معاونت بھی کی۔ مذکورہ بانڈز کی فروخت کا انتظام ایس بی پی بی ایس سی کے 16 دفاتر میں کیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں، ایس بی پی بی ایس سی نے مرکزی ڈائریکٹریٹ برائے قومی بچت کی دیگر اسکیموں، بالخصوص اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (SSC) اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (DSC) کی فروخت، انکلیش منٹ اور ان پرمنافع کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا۔ زیر جائزہ سال کے دوران ایس بی ایس سی کی فروخت کے ضمن میں 29.4 ارب روپے مالیت کے 21,498 معاملات اور ڈی ایس سی کی فروخت کے ضمن میں 15.7 ارب روپے مالیت کے 8,844 معاملات نمٹائے گئے۔ اس طرح ایس بی ایس سی اور ڈی ایس سی کی رقم میں بالترتیب 17 فیصد اور 9 فیصد کا اضافہ ظاہر ہوا۔ مزید برآں، تمام آپریشنل خطرات پر قابو پانے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی نے خود کار مالی لین دین اور سسٹم پر مبنی طریقوں کی سختی سے پابندی کی اور ایس بی ایس سی اور ڈی ایس سی کے ضمن میں مالک کی ذاتی تفصیلات جاننے اور ادائیگی کے غیر رسیدہ آرڈرز کے معاملات نمٹانے کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے طریقہ وضع کرنے کے لیے نئی ایپلی کیشنز متعارف کرائیں۔

اس کے علاوہ بنیادی کاروباری معاملات پر توجہ مرکوز کرتے وقت ایس بی پی نیٹ ورک سی ایس سی ادا نیٹ ورک اور تصفیے کے نظام میں ابتدائی تبدیلیوں میں مصروف رہی، بالخصوص اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ متعلقہ فریقوں، خصوصاً کمرشل بینکوں اور عوام الناس کو فنڈ سے معاہدوں کے ذریعے کلیئرنگ کی بہتر خدمات فراہم کی جائیں۔ شبیہ کلیئرنگ، اسی دن/بلند مالیت کلیئرنگ، بین الشہر (intercity) کلیئرنگ ڈالر کی ملک گیر سطح پر مقامی کلیئرنگ کے انتظامات کیے گئے۔ م س 12ء کے دوران ان انتظامات کی وجہ سے مجموعی مالی لین دین، بشمول آر ٹی جی ایس، ڈیپوسٹ اور فنڈ کی ماہانہ اوسط مالیت اور حجم بالترتیب 9,377.7 ارب روپے اور 31,246 تھے، اس طرح گزشتہ سال کے مقابلے میں حجم میں 14.1 فیصد اور مالیت میں 37.5 فیصد اضافہ ظاہر ہوا۔ ادا نیٹ ورک کے شعبے کا انتظام کرتے وقت ایس بی پی نیٹ ورک سی ایس سی کے دفاتر اور بینکوں کی شاخوں کے مابین نیٹ ورک کو مستحکم بنانے پر زیادہ توجہ دی گئی تاکہ ان کے بھاری مالیت کے لین دین، جن سے اسٹیٹ بینک میں ان کے حسابات متاثر ہو رہے ہیں، کا تصفیہ کیا جاسکے۔ ایسے آپریشننگ طریقہ کار کی بدولت امروزہ رپوبلیکی دستیابی اور کمرشل بینکوں کے حسابات میں سیالیت کی کمی دور کرنے کے انتظام کے حوالے سے بہتری دیکھی گئی ہے۔

بی ایس سی ایس بی پی میں فارن ایکسچینج آپریشنز ڈپارٹمنٹ اور فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن ڈپارٹمنٹ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے فارن ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے تفویض کردہ دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ فارن ایکسچینج مینیوئل پر فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1947ء کی تعمیل کے ذریعے عملدرآمد کرانے کی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے ہیں، جیسا کہ متعلقہ قواعد و ضوابط میں صراحت کی گئی ہے۔ کمرشل، نجی اور حکومتی ترسیلات زر کا انتظام کرنے نیز مخصوص امدادی قیوتوں، جن کی اجازت حکومت اور متعلقہ وزارتوں کی جانب سے برآمد کنندگان کے مخصوص زمروں، مثلاً ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو دی گئی ہو، سے متعلق معاملات پر کارروائی کرنے کے علاوہ ایف ای او ڈی برآمدی آمدنی کی وصولی کو یقینی بنانے کا بھی ذمہ دار ہے۔ ناندہندہ برآمد کنندگان، جو مقررہ مدت کے اندر برآمدی یافت وطن لانے میں ناکام ہو گئے ہوں، کا مسلسل تعاقب کرتے ہوئے ایف ای او ڈی سال 2011ء میں 776.3 ملین ڈالر کی وصولی میں کامیاب ہو گیا، جبکہ م س 2010ء میں 573.6 ملین ڈالر وصول کیے گئے تھے۔ برآمدی یافت کی وصولی کے مقصد سے ایف ای او ڈی نے م س 12ء کے دوران ناندہندہ برآمد کنندگان کو اظہار وجہ کے 18,054 نوٹس جاری کیے۔ علاوہ ازیں، شعبہ ہذا نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1947ء (FERA 1947) کی دفعہ 23 B کے تحت فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن کورٹس کو ارسال کرنے کے لیے ناندہندہ برآمد کنندگان کے خلاف م س 12ء میں 2,855 شکایات بھی درج کیں جبکہ م س 11ء میں 2,107 شکایات درج کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ شعبہ ہذا اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت فنڈنگ حاصل کرنے والے برآمد کنندگان کی کارکردگی کی نگرانی میں اسٹیٹ بینک کے ڈیپولمنٹ فنانس گروپ (DFG) کی معاونت بھی کرتا ہے۔

فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن ڈپارٹمنٹ نے ٹیکسٹائل سیکٹر کو تحقیق و ترقی کے لیے امدادی رقم کی فراہمی کا انتظام کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کی۔ اس ضمن میں 15.6 ارب روپے کی مجموعی امدادی رقم 78,385 معاملات میں ادا کی گئی۔ م س 12ء کے دوران آن لائن فارن ایکسچینج اکاؤنٹنگ انفارمیشن سسٹم (FEAIS) کا نافذ عمل میں آیا۔ چنانچہ، ترسیلات زر کے شعبے، نیز ایف ای او ڈی میں قائم سرکاری اور نیم سرکاری محکموں کے زرمبادلہ کے اختصا ص کے ریکارڈز میں مختلف مینیجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) وضع کیے گئے ہیں۔ ایڈجوسٹیکیشن ڈپارٹمنٹ نے ملک میں 9 بجی عدالتوں کے ذریعے م س 12ء کے دوران جھنسی ہوئی برآمدی یافت کی مد میں 43 ملین ڈالر کی وطن منتقلی کا انتظام کیا جبکہ م س 11ء کے دوران اس مد میں 37.50 ملین ڈالر وطن منتقل کیے گئے تھے۔ اس طرح رواں سال میں 15 فیصد کی نمو ظاہر ہوئی۔

ڈیپولمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ نے مالی شعبے کے متعلقہ فریقوں کے لیے ترقیاتی اور آگاہی کی مشقوں کے انعقاد کے ذریعے مالی خدمات کے دائرے کو وسعت دینے کے لیے ڈیپولمنٹ فنانس گروپ کی معاونت کی اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ پاکستان بھر کے بینکاری سہولتوں سے محروم اضلاع میں تقریباً 66 میلوں اور بینکاری شعبے سے متعلق نمائش کے انعقاد کے علاوہ بی ایس سی کے دفاتر کے متعلقہ افسران نے کمرشل بینکوں کا دورہ بھی کیا تاکہ ایگریکلچرل فنانسنگ پائلٹ پراجیکٹ (PPIV) کے تحت کمرشل بینکوں کے یک درپچہ کارروائی (One Window Operation) شروع کرنے کے وعدے کی تکمیل کی پیش رفت کا جائزہ لیا جاسکے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد بینکاری شعبے کے کرداروں کے بینکاری کے روایتی تصورات کو بینکاری کی غیر روایتی راہوں سے تبدیل کرنا تھا۔ بالخصوص، معاشرے کے بینکاری سہولتوں سے محروم طبقات کو مالی سہولتوں کی فراہمی کے لیے۔ مذکورہ سرگرمیوں میں ملک کے مختلف علاقوں میں 6 میلے اور بینکاری شعبے سے متعلق نمائش شامل ہیں، جو متعلقہ علاقوں کے کمرشل بینکوں، مقامی ایوانہاں تجارت و صنعت، تاجر انجمنوں اور کاشتکار/تاجر برادریوں کے تعاون سے منعقد کیے گئے۔ علاوہ ازیں، اے ایف یوز نے متعلقہ علاقوں کے دیگر متعلقہ فریقوں کے زیر اہتمام منعقدہ اسی نوع کے 17 پروگراموں میں بھی شرکت کی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران مختلف علاقوں میں متعدد پروگرام منعقد کیے گئے، جس سے اے ایف یوز کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات میں متعلقہ فریقوں اور شرکا کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔ م س 12ء میں 86 سیمینارز، بشمول ورکشاپس کا انعقاد عمل میں آیا، جن میں سے 66 اے ایف یوز کی جانب سے منعقد

کیے گئے۔ ان پروگراموں کا مقصد متعلقہ فریقوں کو شریک کرنا تھا۔ اس کے علاوہ ڈی ایف ایس ڈی نے حکومت کے پالیسی سازوں اور اساتذہ کے مابین روابط استوار کرنے کی کوشش بھی کی تاکہ ان دو اہم متعلقہ فریقوں کے درمیان رابطوں کے فقدان کو دور کیا جاسکے۔ اے ایف یوز نے تسلسل کار کے منصوبوں (Business Plans) کی تشکیل کے ذریعے اپنی سرگرمیوں اور مستقبل کے اہداف کی بہترین منصوبہ بندی کے مطابق پاکستان بھر میں بی ایس سی کے دفاتر میں تربیت کے انتظامات کرنے کے علاوہ فوکس گروپ کے اجلاسوں میں بھی ثالث کی حیثیت سے اپنا ضروری کردار سرانجام دیا۔ شعبہ ہڈا نے مالیاتی سہولتوں کی توسیع کے ہدف کے حصول میں مدد فراہم کرنے کے سلسلے میں اپنے رفقاء کار، متعلقہ فریقوں اور بینکوں کے ملازمین کے لیے استعداد کاری کے 52 پروگرام بھی منعقد کیے۔

برآمدی نو مالکاری سہولت (Export Refinance facility) کا انتظام (اسٹیٹ بینک کے آئی ایچ اور ایس ایم ای فنانس کے شعبے کے زیر سایہ) برآمدی مالکاری اسکیموں سے متعلق ڈویژن (Export Finance Schemes) کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ م س 12ء کے دوران بی ایس سی کے دفاتر کی جانب سے برآمدی مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) اور اسلامی نو برآمدی مالکاری اسکیم (Islamic Export Refinance Scheme) کے تحت گرانٹ، ادائیگی، معاوضے (منافع کا حصہ)، جرمانے اور رقم کی واپسی سے متعلق مجموعی طور پر 107,096 کی تعداد میں مالی لین دین کیے گئے جبکہ م س 11ء کے دوران ان مدوں میں لین دین کی مجموعی تعداد 146,278 تھی۔ اسی طرح م س 12ء کے دوران طویل المیعاد مالکاری سہولت اسکیم (Long-term Financing Facility) کے تحت گرانٹ، ادائیگی اور معاوضے (منافع کا حصہ) سے متعلق کیے گئے لین دین کی مجموعی تعداد 17,937 تھی جبکہ گذشتہ سال کے دوران ان مدوں میں کیے گئے سودوں کی مجموعی تعداد 14,794 تھی۔ مزید برآں م س 12ء کے دوران برآمدی مالکاری شرح سہولت اسکیم کے تحت 439.2 ملین روپے کے مجموعی طور پر 7,995 معاملات پر کارروائی کی گئی جبکہ م س 11ء کے دوران اس ضمن میں مجموعی طور پر 1,243.8 ملین روپے کے 8,942 معاملات پر کارروائی کی گئی تھی۔ بی ایس سی کے دفاتر کے ڈیو لپمنٹ فنانس ڈویژن (DFD) نے بھی بینکوں اور برآمد کنندگان، دونوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی برآمدی مالکاری اسکیم اور اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) کی دفعات پر عملدرآمد کی جانچ پڑتال کے لیے م س 12ء کے دوران ملک بھر میں کمرشل بینکوں کی 221 شاخوں میں برآمدی مالکاری اسکیم کے 15,804 معاملات کی بر مقام تصدیق کی تاکہ بینکوں اور برآمد کنندگان، دونوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم اور اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) کی دفعات پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جاسکے۔ نتیجتاً اس عمل کے دوران بینکوں/برآمد کنندگان کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی ہدایات کی خلاف ورزی کے معاملات سامنے آئے اور ان سے جرمانے کی مد میں 10.8 ملین روپے وصول کیے گئے۔ م س 12ء کے دوران بر مقام تصدیق کے ضمن میں چھتیس (36) مجموعی (بینک وار) رپورٹیں مرتب کی گئیں اور اسٹیٹ بینک کے انفراسٹرکچر ہاؤسنگ اینڈ ایس ایم ای فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کی گئیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے برطانیہ کے حکمہ برائے بین الاقوامی ترقی (DFID) کے اشتراک سے دو گارنٹی اسکیموں کا اجرا کیا (یعنی دسمبر، 2008ء میں 'مانکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (MCGF) اور چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے 19 مارچ 2010ء کو کریڈٹ گارنٹی اسکیم) تاکہ ان ترجیحی شعبوں کو فنڈز کی فراہمی کے لیے خطرہ قرض میں شراکت کی جائے۔ ایس بی پی بی ایس سی کے ڈیو لپمنٹ فنانس سپورٹ ڈیپارٹمنٹ (DFSD) نے مانکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی اسکیمز کے تحت جاری شدہ اسکیموں کے تمام آپریشنل پہلوؤں کی معاملات کی۔ اب تک ایم سی جی ایف کے تحت 4,225 ملین روپے کی منظور شدہ رقم کی 17 ضمانتیں جاری کی گئی ہیں جبکہ کمرشل بینکوں کے 4,400 قرض گہروں کو 3,052.9 ملین روپے کی منظور شدہ رقم کا ضمانتی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

خطرات سے پاک ماحول کار کا حصول ایس بی پی بی ایس سی کا اولین ہدف رہا ہے کیونکہ اس کے آپریشنل وعدوں کے اثرات براہ راست مرکزی بینک کی کارکردگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے ہمیشہ انٹرئل کنٹرولز، رسک مینجمنٹ اور نظم و نسق کی اثر آفرینی کی نگرانی کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی رواں کارکردگی میں ایک اہم بازو ہونے پر توجہ مرکوز رکھی۔ آڈٹ کمیٹی کی فعال کارگزاری نے انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا عملی انحصار بڑھا دیا اور اپنے ٹی او آر (TORs) اور انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے نظم و نسق کے ڈھانچے میں بہترین طریقوں کے مطابق تبدیلی کا سبب بنی۔ علاوہ ازیں، جائزہ و نفاذ ڈویژن (Review & Enforcement Division) کا قیام آڈٹ مشاہدات کی شفافیت اور ترجیحی معقولیت میں اضافے کا باعث بنا اور اس نے آڈٹ رپورٹس کے مجموعی معیار کو بہتر بنانے کے ضمن میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ آڈٹ سے متعلق امور کو آڈٹ منصوبوں سے منسلک کرنے کو بھی یقینی بناتا ہے۔ م س 12ء کے دوران خطرے پر مبنی آڈٹ منصوبے کو بروئے کار لایا گیا۔ آڈٹ کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے ہیڈ آفس، کراچی میں آٹھ (08) شعبوں اور کارپوریشن نے کے سولہ (16) دفاتر کا آڈٹ کیا گیا، جس سے بالترتیب 166 اور 863 آڈٹ مشاہدات میں توسیع ہوئی۔ مزید برآں، انٹرئل آڈٹ کے مراکز (Hubs) نے 105 آڈٹ کی ذمہ داریاں انجام دیں اور اپنے ہدف پر نظر ثانی کے بعد اس نے اپنی توجہ بلند خطرے کے حامل شعبوں پر مرکوز رکھی، جنہیں بار بار یقین دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آئی ٹی اور مالی آڈٹس کی یکجائی نے اس سال خطرے کو کم سے کم کرنے کے طریقوں پر اہم نظر ثانی کرنے میں مدد فراہم کی۔ کارروستہ کی استعداد کاری پر زور دیتے ہوئے انٹرئل آڈٹ

ڈپارٹمنٹ کی تربیتی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد ایک ٹھوس تربیتی منصوبہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، دو فیلڈ دفاتر کے مشترکہ فریم ورک کی مدد سے کم لاگت ڈیلیوری چینل کے ذریعے ادارہ جاتی تربیت اور دیگر تربیت نے فوری تربیت کی ضروریات پوری کیں۔ انٹرل آڈٹ ڈپارٹمنٹ آئندہ آڈٹ دستاویزات اور ورکنگ پیپر زمرتب اور محفوظ کرنے کے ساتھ فیلڈ دفاتر کو ریٹنگ دینے کے لیے ایک فریم ورک تشکیل دینے کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔

زیر جائزہ سال کے دوران شعبہ عملہ جاتی انتظام (Personnel Management Department) نے ادارہ جاتی استعداد میں اضافے اور اہداف کے حصول کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ متعلقہ فریقوں کے لیے خصوصی نشستوں کے انعقاد کے ذریعے نظام کارکردگی (Performance Management System) کو مزید موثر بنایا گیا تاکہ ان میں زیادہ سے زیادہ احساس ملکیت پیدا ہو۔ ادارے کی استعداد کاری کے لیے بھرتی کا ایک منصوبہ متعارف کرایا گیا، جس کی بدولت موثر طریقے کے ذریعے باصلاحیت افراد کی تقرری میں مدد ملے گی۔ مستقبل کی بھرتیوں کے لیے رہنما اصول یہ ہے کہ جانے والے افراد کی جگہ زیادہ اہلیت، تکنیکی مہارت اور کم لاگتی وسائل کے ذریعے نئے افراد کو بھرتی کیا جائے۔ اسی طرح بینک ملازمین کی استعدادی اساس کو بہتر بنانے کے لیے پیشہ ورانہ ترقی کا تربیتی پروگرام (Professional Development Incentive Program) متعارف کرایا گیا۔ ادارہ جاتی ہدف میں توسیع کرتے ہوئے افسر گریڈ 1 اور بالا درجوں کے ملازمین کے لیے ڈیپوٹیشن پالیسی کا اعلان کیا گیا پیشہ ورانہ توسیع اور متنوع صلاحیتوں کو متنوع بنانے کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

تنخواہوں پر نظر ثانی کے تناظر میں بیرونی ماہرین سے تنخواہوں سے متعلق سروے کرایا گیا اور بینک کے تنخواہوں اور متعلقہ فوائد کے اسٹرکچر کو مارکیٹ سے منسلک کر دیا گیا۔ موجودہ ہدف کارکردگی پر مبنی کلچر کو فروغ دینا، باصلاحیت کا حصول اور اسے برقرار رکھنا، ریٹائرمنٹ کے فوائد کو معقول بنانا اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ملازمین کو پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے فوائد سے متعلق پالیسیوں کو مزید بہتری کے لیے قبل از وقت ریٹائرمنٹ پر طبی سہولتوں کے آپشن سے متعلق پالیسی پر نظر ثانی کی گئی۔ اس عرصے کے دوران اجتماعی سودا کار کارندہ (Collective Bargaining Agent) سے پیش کردہ چارٹر آف ڈیمانڈ پر بھی کامیاب مذاکرات کیے گئے، جس کا مقصد ادارے میں صحتمندانہ صنعتی تعلقات کو برقرار رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ سی بی اے کے انتخاب کے لیے پرائمن اور شفاف ریفرنڈم کے انعقاد کے سلسلے میں قومی صنعتی تعلقات کمیشن (National Industrial Relations Commission) کی معاونت بھی کی گئی۔

م 12ء کے دوران متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے تربیتی اہداف کا مجموعہ اقدامات رہے، جو ایس بی پی ایس سی میں استعداد کاری کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو تقویت پہنچا سکیں۔ چنانچہ، بی ایس سی کے شعبہ جات اور دفاتر کے لیے کارکنوں کے فرائض سے متعلق اور سوفا اسکور کے تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے۔ مزید برآں، پیشہ ورانہ حکمت عملی/ قائدانہ صلاحیتیں بہتر بنانے اور کارگذاری سے متعلق ضروریات پوری کرنے کے لیے شعبہ تربیت و ترقی نے تخصیصی شعبوں میں خصوصی پروگرام بھی منعقد کیے، جن میں مندرجہ ذیل پروگرام شامل ہیں:

- ☆ نئی ترقی پانے والے افسران کے لیے اسکور ڈیولپمنٹ اور مڈل مینجمنٹ ٹریننگ کے پروگرام۔
- ☆ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے اشتراک سے لیڈرشپ ڈیولپمنٹ پروگرام۔
- ☆ اعلیٰ انتظامیہ کے لیے صنعتی تعلقات سے متعلق پروگرام بھی منعقد کیے گئے تاکہ یونین اور انتظامیہ کے تعلقات کو مستحکم بنایا جاسکے اور اس ابلاغی ذریعے کی اثر آفرینی میں اضافہ کیا جاسکے۔

☆ مختلف مقامی اور بیرونی اداروں، بشمول نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پروکیورمنٹ (NIP)، فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی (OSFI) اور آفس آف دی سپرنٹنڈنٹ آف فنانشل انسٹی ٹیوشنز اور بینک آف کینیڈا میں تخصیصی تربیتی کورسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔

انتظامیہ کی جانب سے اپنے ملازمین کو ہر سطح پر ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے وعدے کے مطابق انتخاب کے ایک نہایت شفاف اور سخت طریقے کے ذریعے مقامی تربیت کاروں کے پہلے بیچ کا انتخاب عمل میں آیا، جس کا مقصد تمام شعبوں میں متعلقہ ماہرین کا ایک پول تشکیل دینا اور قائم رکھنا ہے۔ کارپوریشن نے ملک بھر کے تسلیم شدہ اداروں کے ذہین طلبہ کے لیے چھ (6) ہفتوں کے دورانیے پر مشتمل سمر اور وینٹر انٹرن شپ پروگرام کے انعقاد کے ذریعے اپنی سماجی ذمہ داری بھی نبھائی۔





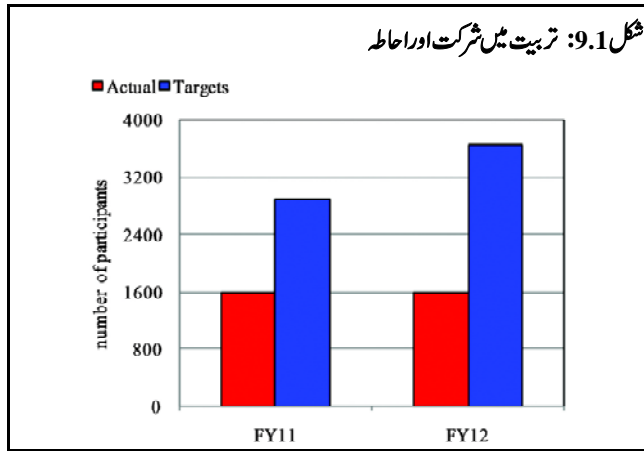


## 9 نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (بناف)

### 9.1 عمومی جائزہ

بینک دولت پاکستان کا تربیتی بازو ہونے کے ناطے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (بناف) اسٹیٹ بینک، اس کے ذیلی اداروں اور دیگر ملکی و علاقائی مالی اداروں کے

انسانی سرمائے کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نئے چارٹر کے تحت اپنے بدلتے ہوئے کردار کے پیش نظر بناف نے نہ صرف اپنی تربیتی اساس میں وسعت و تنوع لانے بلکہ توثیقی کارروائی کے لیے بھی از سر نو کوششیں اور اقدامات کیے۔ مالی سال 12ء کے دوران بناف نے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی، یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد اور پاکستان ماسیکرو فنانس نیٹ ورک کے ساتھ شراکتی معاہدے کیے۔ اس کے علاوہ علمی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے بناف میں زیر جائزہ مدت کے دوران مختلف مضامین کے ماہرین رکھے گئے جن میں معاشیات/کانوٹیسٹرکس، انتظام اور زرعی ردیابی ماکاری کے شعبے شامل ہیں تاکہ تربیت و ترقی کے اقدامات میں بہتری لائی جاسکے اور تربیتی پروگراموں اور کیس اسٹڈیز کی تیاری کے علاوہ انسٹی ٹیوٹ میں اطلاقی تحقیق کی بنیاد ڈالی جاسکے جس میں مالی شعبے کی گہرائی، مالی شمولیت اور دیہی ماکاری وغیرہ پر توجہ مرکوز کی جائے۔



مالی سال 12ء کے دوران بناف میں 144.6 ہفتے کی تربیت دی گئی جن میں تقریباً پچاس ہزار تیس بہتر بنانے کے پروگراموں کے علاوہ مختلف شعبوں کے متعلقہ فریقوں کے لیے تخصیصی پروگرام شامل ہیں۔ ان پروگراموں میں 3652 شرکا شامل ہوئے (شکل 9.1)۔

نئے اقدامات کا ایک حصہ اسٹیٹ بینک کے افسران کی مہارتیں اور انتظامی استعداد بہتر بنانے کے لیے تھا۔ اس حوالے سے کئی نئے پروگرام شروع کیے گئے جن میں اہل انگریزوں اور قیادت کی تیاری کے پروگرام شامل ہیں جو آئی بی اے کے اشتراک سے منعقد کیے گئے۔ علاوہ ازیں بی ایس سی کو 52.2 ہفتے کی تربیت دی گئی جس میں سینئر افسران کے لیے مڈل لیول مینجمنٹ پروگرام (MMTP)، اسکورڈ واپسمنٹ پروگرام (SDP)، ٹرین دی ٹرینز (TTT) اور انڈسٹریل ریلیٹو شپ شامل ہیں۔

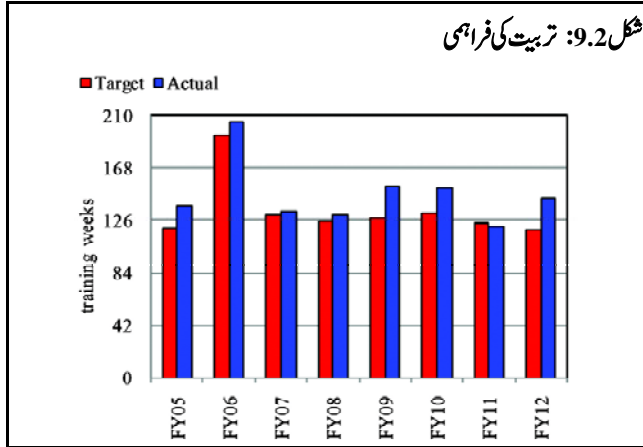
بناف نے ترقی پذیر ممالک کے لیے مطلوبہ ادارہ بننے کی خاطر مالی سال 12ء میں ریکارڈ تعداد میں بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا جس سے دنیا کے مختلف علاقوں میں بناف کے پروگراموں کا دائرہ پھیلا اور دور رس اثرات مرتب ہوئے۔ ان میں مرکزی بینکاری، کمرشل بینکاری، عمومی بینکاری، اسلامی بینکاری، انگریزی زبان کے علاوہ آئی ٹی اور بزنس ایڈمنسٹریشن شامل ہیں جو حکومت پاکستان کے پاکستان ٹیکنیکل اسٹینڈرڈ پروگرام (PTAP) کے تحت منعقد کیا گیا۔ اس کے علاوہ آئی آر ٹی کی شراکت سے ٹی او ٹی، افغانستان بین الاقوامی بینک کے لیے قیادت کی تیاری اور بینکاری کا ضروریات پر مبنی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں 22 سے زائد ممالک کے 60 کے لگ بھگ شرکا شامل ہوئے۔

اس دوران بناف نے اپنے چارٹر کے مطابق مالی شعبے کو تعاون فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف پروگرام اور تقاریب کا انعقاد کیا جن میں پاک چائنہ انوویٹو سٹیمٹ کمیٹی کے لیے سینئر انتظامیہ کے لیے پراجیکٹ فنانسنگ شامل ہے جس کی افادیت اور تنظیمی پہلوؤں کو بہت سراہا گیا۔

علاوہ ازیں ادارے کے ماحول کو سیکھنے کے حوالے سے بہتر بنانے کے لیے مالی سال 12ء کے دوران بناف کا طبعی ڈھانچہ مزید سنوارنے کی کوششیں کی گئیں اور تربیتی ٹولز، تفریحی سہولتوں اور رہائش وغیرہ کو جدید خطوط پر استوار کیا گیا۔

## 9.2 مالی سال 12ء کا بزنس پلان

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک، ایس بی پی بی ایس سی نیز علاقائی اداروں کی تربیتی ضروریات پوری کرنے کے لیے 118.4 ہفتے کی تربیت دینے کا منصوبہ تھا جبکہ 144.6 ہفتے کی تربیت دی گئی اس طرح پچھلے سال سے 19.7 فیصد زیادہ تربیت فراہم کی گئی (شکل 9.2)۔ بناف نے مختلف متعلقہ فریقوں کو مختلف تربیتی پروگراموں کے ذریعے تربیت فراہم کی۔



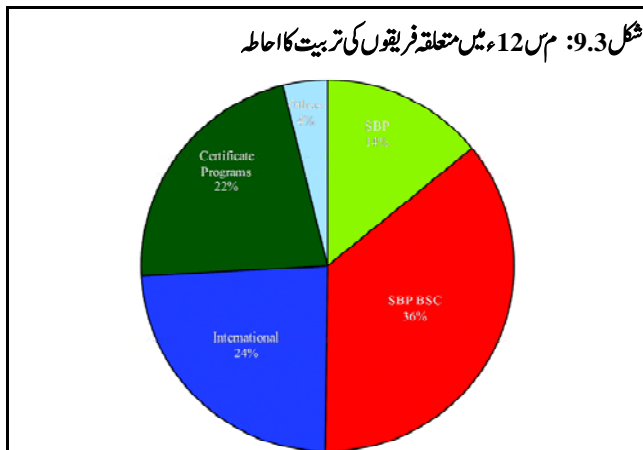
مالی سال 12ء کے دوران بناف نے مختلف متعلقہ فریقوں کو 144.6 ہفتے کی تربیت دی جس میں اسٹیٹ بینک کی تربیت کا حصہ 14 فیصد (20.4 ہفتے) اور ایس بی پی بی ایس سی 36.6 فیصد (52.2 ہفتے) تھا (شکل 9.3)۔ بناف میں منعقدہ پروگراموں کے اعلیٰ معیار اور حکومت پاکستان کی جانب سے اس کے پی

ٹی اے پی پروگرام کے ذریعے اعتماد کے اظہار کے نتیجے میں بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا حصہ بڑھ کر مجموعی پروگراموں کا 24 فیصد (34.6 ہفتے) ہو گیا۔ بین الاقوامی تربیت میں 22 ممالک کے 92 شرکا شامل ہوئے۔ واضح رہے کہ مالی سال 12ء کے دوران بناف نے وسط ایشیائی جمہوریاؤں کے لیے چار نئے بین الاقوامی تربیتی پروگرام متعارف کرائے ہیں۔ بناف میں مالی سال 12ء کے دوران سرٹیفکیٹ کورس کا حصہ مجموعی تربیت میں 22 فیصد (31.8 ہفتے) رہا۔ دیگر مالی اداروں کے لیے تربیتی پروگراموں کا حصہ 4 فیصد (5.6 ہفتے) رہا۔

## 9.3 مالی سال 12ء کے دوران بناف میں تربیت

### 9.3.1 اسٹیٹ بینک

مالی سال 12ء کے دوران 20 ہفتے کے مہارتوں کی بہتری کی تربیت کے ہدف کے مقابلے میں 20.4 ہفتے کی تربیت (قبل از تقرر اور مہارتوں میں بہتری) فراہم کی گئی۔ OG-2 سے OG-5 کے 200 افسران کو مہارتوں میں بہتری کی 13.4 ہفتے کی تربیت فراہم کی گئی جس میں اسٹیٹ بینک کے تمام شعبوں کے افسران شریک ہوئے۔ ہر پروگرام کا دورانیہ دو دن تھا ماسوائے اطلاقی اکاڈمیٹرکس کے جس کا دورانیہ 2 ہفتے تھا۔ مہارتوں کی بہتری کی تربیت کے علاوہ 7 ہفتے کی قبل از تقرر تربیت (SBOTS-17) 30 جون 2012ء تک فراہم کی گئی۔ اس طرح اسٹیٹ بینک کو فراہم کردہ تربیت مجموعی طور پر 20.4 ہفتے ہو جاتی ہے۔ کارکردگی میں اضافے کی خاطر اسٹیٹ بینک کے افسران کی مہارتوں اور انتظامی استعداد میں بہتری لانے کے لیے مالی سال 12ء کے دوران کئی نئے پروگراموں کا آغاز کیا گیا جن میں ابلاغی مہارتوں اور قیادت کی تیاری کے پروگرام شامل ہیں جو آئی بی اے کراچی کی شراکت سے منعقد کیے گئے۔

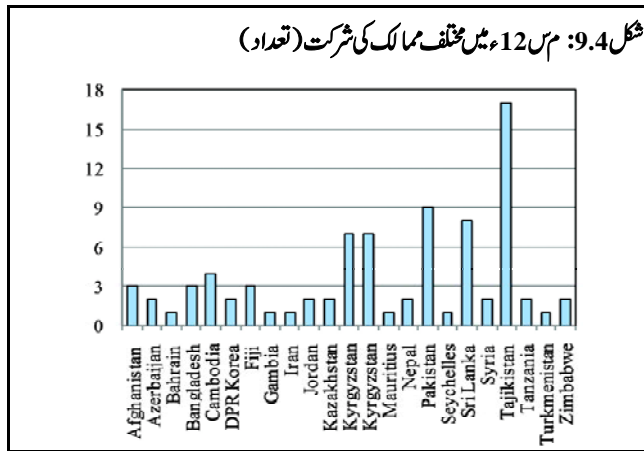


### 9.3.2 ایس بی پی بی ایس سی (بینک)

مالی سال 12ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی سب سے بڑا متعلقہ فریق تھا جسے بناف میں مہیا کی گئی تربیت میں سے 36 فیصد (52.2 ہفتے) کی تربیت دی گئی جبکہ مالی سال 11ء کے دوران 47.2 ہفتے کی تربیت فراہم کی گئی تھی۔ 52.2 ہفتوں میں سے 36.6 ہفتے مخصوص فرائض کی تربیتوں کے لیے، 12.8 ہفتے سو فٹ اسکور انتظام کے لیے اور 2.8 ہفتے لاجسٹک سپورٹ کے لیے مختص کیے گئے۔ پورے کمپس کی شعبہ وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ بناف اسلام آباد میں 32 ہفتے کی تربیت فراہم کی گئی جبکہ کراچی کے کمپس میں 20.2 ہفتے کی تربیت دی گئی۔ بناف نے زیر جائزہ مدت کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کے لیے 124 تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا جن میں سے 71 بناف اسلام آباد اور 53 بناف کراچی کمپس میں ہوئے۔ ان میں 2222 افسران شریک ہوئے۔

### 9.3.3 پی ٹی اے پی کے تحت بین الاقوامی تربیتی پروگرام

بناف میں پاکستان ٹیکنیکل اسسٹنٹس پروگرام (PTAP) کے تحت مشترکہ طور پر اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن، حکومت پاکستان کے زیر اہتمام بین الاقوامی تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے۔ بناف باقاعدگی سے بین الاقوامی کانفرنسیں، مذاکرے، ورکشاپ اور علمی پروگراموں کے انعقاد کے حوالے سے شہرت رکھتا ہے۔ ان پروگراموں میں مختلف ممالک کے مرکزی اور کمرشل بینکاروں کو اپنی معلومات اور مہارتوں کو بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے۔



مالی سال 12ء کے دوران بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا حصہ نمایاں طور پر بڑھ گیا اور مجموعی طور پر بناف کی جانب سے دی گئی تربیت میں 23 فیصد (34 ہفتے) تک جا پہنچا۔ اس سال بناف کی تربیت میں 22 ممالک کے شرکا شامل ہوئے (شکل 9.4)۔ مالی سال 12ء کے دوران وسط ایشیائی جمہوریاؤں کے لیے پی ٹی اے پی کے تحت چار نئے بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ باقاعدگی سے منعقد ہونے والے بین الاقوامی کورسز ان کے علاوہ تھے جن میں 43 واں انٹرنیشنل سینٹرل بینکنگ کورس، 42 واں انٹرنیشنل کمرشل بینکنگ کورس اور لیڈر شپ ڈویلپمنٹ پروگرام فار افغانستان انٹرنیشنل بینک شامل ہیں۔ تمام بین الاقوامی پروگرام بناف میں کامیابی سے مکمل ہوئے اور شریک ممالک نے انہیں سراہا۔

### 9.3.4 تربیتی پروگرام برائے افغانستان

افغانستان انٹرنیشنل بینک کے ساتھ ادارہ جاتی انتظام کے تحت بناف نے مالی سال 12ء کے دوران ایک تربیتی پروگرام منعقد کیا جس خاص طور پر افغانستان انٹرنیشنل بینک کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ یہ 13 ہفتوں پر محیط سیلف فنانس پروگرام ہے جو اپریل تا جولائی 2012ء کے دوران کامیابی سے انجام پایا اور افغانستان انٹرنیشنل بینک کے 16 افسران شریک ہوئے۔ پروگرام کا مقصد شرکا میں قیادت کی صلاحیتیں اجاگر کرنا اور انہیں بینکاری اور قیادت کے واضح تصور کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کے قابل بنانا تھا۔ اس پس منظر کے ساتھ تربیت کے 11 ماڈیولز ترتیب دیے گئے تھے جن کا مقصد ابلاغی مہارتوں، قائدانہ صلاحیتوں کی تشکیل، اکاؤنٹنگ اور بینکاری وغیرہ میں نظری و اطلاقی علم کا امتزاج پیدا کرنا تھا۔ زیر تربیت افراد نے کمرشل بینکوں، نفت اور اسٹیٹ بینک کا دورہ کیا۔

### 9.4 سرٹیفیکیشن کورسز

#### 9.4.1 اسلامک بینکنگ سرٹیفیکٹ پروگرام

مالی سال 12ء کے دوران بناف نے تین باقاعدہ اسلامی بینکاری سرٹیفیکٹ کورسز کا اہتمام کیا۔ ہر کورس 3.6 ہفتے کا تھا جن میں مجموعی طور پر 101 شرکا شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ

بناف نے ایک ایک ہفتے کے دو اسلامی بینکاری کی مبادیات کے کورسز کرائے جن میں 91 افراد شریک ہوئے۔ یہ سرٹیفکیٹ کورسز بینکوں کی استعداد کاری کو بہتر بنانے کے لیے تھا تاکہ اسلامی بینکاری کاروبار کو شریعہ کے بہترین مروجہ طریقوں اور عزم و پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ تشکیل دیا اور چلایا جاسکے۔ نیز بناف نے چارٹرڈ اسلامک فنانشل پروفیشنل (CIFP) حصہ اول و دوم کے امتحانات منعقد کرانے میں گلوبل یونیورسٹی ان اسلامک فنانس، ملائیشیا INCEIF سے تعاون جاری رکھا۔ یہ امتحانات بناف اسلام آباد اور کراچی میں بیک وقت ہوئے۔ مالی سال 12ء کے دوران بناف نے اسلام آباد اور کراچی میں ایسے 14 امتحانات (5.7 ہفتے) کا اہتمام کیا۔

#### 9.4.2 مائیکرو فنانس گراس روٹ لیول ٹریننگ پروگرام

بناف نے مالی سال 12ء کے دوران مائیکرو فنانس گراس روٹ تربیتی پروگرام جاری رکھے جو اسٹیٹ بینک کے ماتحت ہوئے تاکہ استعداد کاری کی ضروریات پوری ہو سکیں اور مالی خدمات کا دائرہ وسیع ہو سکے۔ پروگرام 12 مرتبہ ملتان، فیصل آباد، پشاور، لاہور، اسلام آباد، گجرات، کوئٹہ، بھاولپور اور ایبٹ آباد میں ہوا جن میں 272 زیر تربیت افراد شریک ہوئے۔ پروگرام کا بنیادی مقصد خرد مالکاری بینکوں خرد مالکاری اداروں نیز کمرشل بینکوں کے قرضہ افسران کی خردہ استعداد کو بڑھانا تھا۔ مزید برآں پورے خرد مالکاری شعبے کے بہترین تربیت دہندگان کو انتہائی مؤثر اور شراکتی طریقے سے تربیت دینے کے لیے بلایا گیا۔ پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک کے ایک جائزے کے مطابق پروگرام مؤثر رہا جس کا شرکاء کی تربیت پر نمایاں اثر پڑا۔

#### 9.4.3 ایس ایم ای فنانس گراس روٹ کلسٹر ٹریننگ پروگرام

مالی سال 12ء کے دوران ایس ایم ای فنانس گراس روٹ کلسٹر پروگرام کے حوالے سے 1.6 ہفتے کی تین ورکشاپس سیالکوٹ، سکھر اور اسلام آباد میں ہوئیں۔ کمرشل بینکوں کے قرضہ افسران کی اس تربیت کا ایک مقصد ملک بھر میں ایس ایم ای فنانس کا دائرہ وسیع کرنا تھا۔

#### 9.4.4 بیرونی تعاون سے ہونے والے تربیتی پروگرام اور سرگرمیاں

بناف نے بیرونی تعاون سے بھی سہولتیں فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس حوالے سے 56 ہفتوں کے پروگرام ہوئے جن میں 2586 شرکاء نے حصہ لیا۔

#### 9.4.5 نئے اقدامات: توثیق اور دور رس شراکت

نئی دور رس منصوبہ بندی کے تحت بناف نئے مالی سال 12ء کے دوران فعال طور پر پاکستان کے توثیق شدہ اداروں کے ساتھ شراکتیں قائم کیں تاکہ مشترکہ پروگرام پیش کیے جاسکیں۔ اس سلسلے میں بناف نے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن، ایگری کلچرل یونیورسٹی فیصل آباد اور پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک کے ساتھ مفاہمت کی تین یادداشتوں پر دستخط کیے۔ مزید یادداشتوں پر کام ہو رہا ہے جن سے امید ہے کہ بناف کا مقامی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ تعاون مضبوط ہوگا۔

#### 9.4.6 قیادت کی تیاری کا پروگرام

مالی سال 12ء کے دوران بناف اور آئی بی اے نے باہم اشتراک سے شرکاء کی قائدانہ صلاحیتیں دریافت اور صیقل کرنے کا 4 روزہ پروگرام تیار کیا۔ یہ پروگرام بینکوں اور مالی اداروں کو پیش کیا گیا تاکہ وہ آئندہ کے ادارہ جاتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے قیادت تیار کر سکیں۔ مختلف بینکوں اور مالی اداروں کے 16 سینئر مینیجروں نے پروگرام میں حصہ لیا جن میں 11 ایس بی پی پی ایس سی کے تھے۔ پروگرام کا ایک منفرد پہلو 360 درجہ سروے تھا جو کسی فرد کے طرز قیادت کے بارے میں سوچ بوجھ حاصل کرنے میں مدد دینے کے لیے تھا۔ پروگرام کی تدریس آئی بی اے کی سینئر فیکلٹی نے امریکہ کے ایک ممتاز ٹرینیز کے ہمراہ کی۔ پروگرام آزمائشی بنیادوں پر تھا اور بینکاری شعبے میں قیادت کے تحریکات کو سمجھنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ شرکاء نے پروگرام کی ستائش کی۔

#### 9.4.7 آئی بی اے کراچی کے ساتھ تحریری و زبانی ابلاغ کی مہارتوں کا پروگرام--نئے اقدامات

بناف نے آئی بی اے کے اشتراک سے ابلاغی مہارتوں کا ایک جامع پروگرام تیار کیا۔ مواد اور ساخت کو جانچنے کے لیے کراچی میں دو آزمائشی پروگرام کیے گئے تاکہ پورے ادارے میں اسے چلانے کے عملی امکانات جانچے جاسکیں۔ ان میں 40 شرکا نے حصہ لیا۔ ان پروگراموں کے اختتام پر آزمائشی پروگراموں کی مفصل قدر پیمائی کی۔ اس قدر پیمائی کی بنیاد پر پروگرام کی ساخت میں بیشتر تبدیلیاں شامل کی گئیں اور اس کے بعد اسے ادارے کی سطح پر چلایا گیا۔ کراچی میں اسٹیٹ بینک کے لیے 5 پروگرام کیے گئے جبکہ 2 خصوصی پروگرام بی ایس سی کے افسران کے لیے لاہور اور اسلام آباد میں کیے گئے۔ ان پروگراموں میں 176 شرکا نے حصہ لیا۔

#### 9.4.8 پاک چائنہ انوسٹمنٹ کمپنی کے لیے ضوابطی ڈھانچہ اور منصوبہ جاتی مالکاری

مالی سال 12ء کے دوران پاک چائنہ کمپنی کے لیے بناف میں ایک نیا 5 روزہ پروگرام تیار کر کے چلایا گیا۔ پاک چائنا کے گیارہ سینئر مینجر شریک ہوئے جن میں تارک وطن چینی عملہ بھی شامل تھے۔ پروگرام کا مقصد عملے کی مجموعی تفہیم بہتر بنانا تھا تاکہ منصوبہ جاتی مالکاری کے موجودہ ضوابطی نظام کے ماحول میں ان کے منصوبہ جاتی مالکاری سے متعلق فیصلوں میں بہتری لائی جاسکے۔ توقع ہے کہ مالی سال 13ء میں اس پروگرام کا مزید اعادہ کیا جائے گا۔

#### 9.4.9 اسلامی کاروبار پر بین الاقوامی کانفرنس

بناف نے رفاه انٹرنیشنل یونیورسٹی کی شراکت سے ”شریعہ سے ہم آہنگ کاروبار: امکانات، رواج اور عملہ“ کے عنوان پر بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں 350 مقامی اور 15 غیر ملکی وفد شریک ہوئے۔ اسلامی بینکاری نیز کاروبار سے متعلق معروف اہل علم نے کانفرنس میں شرکت کی۔

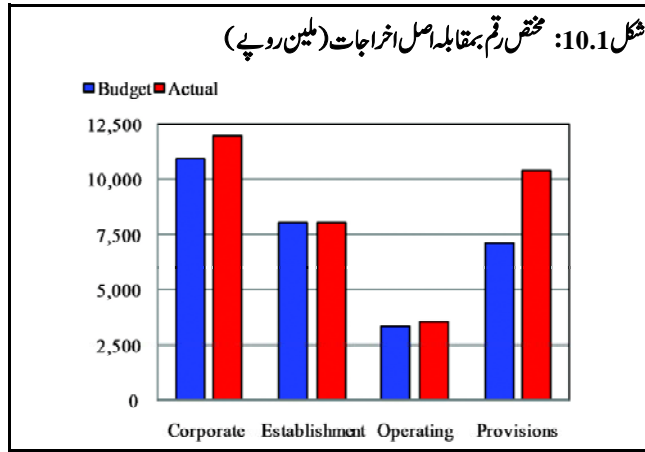
#### 9.4.10 ”سارک خطے میں زری پالیسی کا ڈھانچہ“ پر سارک فنانس مذاکرہ

بناف میں ایک اہم سرگرمی سارک فنانس کے تحت اسٹیٹ بینک کے مذاکرے کا اہتمام رہا ہے۔ سارک فنانس، سارک کے مرکزی بینکوں کے گورنروں اور خزانے کے سیکریٹریوں کا نیٹ ورک ہے۔ اس سلسلے میں 14 سے 16 جون 2012ء کے دوران بناف اسلام آباد میں ”سارک خطے میں زری پالیسی کا ڈھانچہ“ پر سارک فنانس مذاکرہ ہوا۔ اس مذاکرے کا مقصد مذکورہ موضوع پر معلومات اور تجربات کا تبادلہ تھا تاکہ شرکا کے علم اور استعداد میں اضافہ ہو۔

# 10 سالانہ بجٹ 2011-12ء کا جائزہ

## 10.1 عمومی جائزہ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اس کے ذیلی اداروں کے مجموعی اخراجات کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: کارپوریٹ اخراجات، انتظامی اخراجات اور جاریہ اخراجات۔ اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے میزانیہ اور اصل اخراجات کا تقابل شکل 10.1 اور جدول 10.1 میں دیا گیا ہے۔



ان مدات میں سے ہر ایک مدد مجموعی اخراجات میں نسبتی حجم جدول 10.2 میں دکھایا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے مجموعی اخراجات 33,897 ملین روپے ہوئے جبکہ میزانیہ میں 29,476 ملین روپے مختص تھے، چنانچہ 4,421 ملین روپے کا خسارہ ہوا جو 15 فیصد بنتا ہے۔

## 10.2 کارپوریٹ اخراجات

اسٹیٹ بینک کے کارپوریٹ اخراجات کے تین حصے ہوتے ہیں: نیشنل بینک آف پاکستان کا ایجنسی کمیشن، کرنسی نوٹ کی طباعت کا خرچ، اور آئی ایم ایف کے اسٹیل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کی تخصیص کے چارجز۔ مختلف مدوں میں کارپوریٹ اخراجات اس طرح ہوئے:

- 1- ایجنسی کمیشن چارجز: حکومتی لین دین اور ترسیلات کی مد میں نیشنل بینک آف پاکستان کو معاہدے کے تحت اسٹیٹ بینک کی طرف سے ایجنسی کمیشن ادا کیا جاتا ہے۔ نیشنل بینک کے توسط سے سرکاری وصولیوں اور تقسیم کے سودوں کے بلند حجم کی بنا پر اس مد میں 1,351 ملین روپے یعنی 29 فیصد کا منفی فرق ہوا۔
- 2- کرنسی نوٹوں کی طباعت کے چارجز: نوٹوں کی طباعت پر 0.4 ملین روپے کم اخراجات ہوئے جو 0.01 فیصد رقم ہے، اس فرق کی بڑی وجہ قیمتوں کا تغیر ہے۔
- 3- ایس ڈی آر کی تخصیص کے چارجز: اسٹیل ڈرائنگ رائٹس کی تخصیص کے چارجز کے نتیجے میں 324 ملین روپے کا مثبت فرق واقع ہوا جو 50 فیصد ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اخراجات کی اوسط شرح میں ہونے والی کمی کو ایس ڈی آر کی شرح مبادلہ میں اضافے نے جزوی طور پر زائل کر دیا۔

جدول 10.1: اسٹیٹ بینک کے م 12ء کے میزانیہ کا جائزہ (ملین روپے)			جدول 10.2: م 12ء میں ریونیو کے اخراجات کی تفصیل		
مدات	مختص میزانیہ رقم	اصل اخراجات	تغیر	فیصد تغیر	مدات
کارپوریٹ	انتظامی	جاریہ	تسویں	مجموعہ	اصل اخراجات
10,943	8,037	3,337	7,159	29,476	35
11,970	8,016	3,530	10,381	33,897	37
-1,026	21	-193	-3,222	-4,421	24
-9.4	0.3	-5.8	-45	-15	11
					25
					100



### 10.3 انتظامی اخراجات

انتظامی اخراجات میں ملازمین کی تنخواہ، علاج معالجے کے اخراجات، فوائد اور تربیت کے اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ انتظامی اخراجات میں 21 ملین روپے یعنی 0.3 فیصد کا مثبت فرق آیا۔

### 10.4 جاریہ اخراجات

جاریہ اخراجات میں بناف کے اخراجات سمیت کرایہ، نرخ اور ٹیکس، قانونی و پیشہ ورانہ اخراجات، اسٹیشنری اور طباعت، مواصلات، سفری خرچ، مرمت و دیکھ بھال، فرسودگی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جاریہ اخراجات میں 193 ملین روپے یعنی 5.8 فیصد کا منفی فرق آیا جس کی بنیادی وجہ معینہ اثاثوں کی باز قدر پیمائی کے بعد فرسودگی کے بلند اخراجات اور فنڈ منیجرز کے اخراجات وغیرہ ہیں۔

### 10.5 تموین

تموین میں عملے کے ارکان کی سبک دوشی کے فوائد، زراعت کے حقیقی نقصانات، اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ میزانیے میں مختص رقم کے مقابلے میں تموین کے اصل اخراجات سے 3,222 ملین روپے یعنی 4 فیصد کا منفی فرق آیا جس سے مختلف دعووں کے سبک دوشی کے فوائد اور تموین کی ایچ جی آر کیلکولیشن کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

# 11 سالانہ مالی کارکردگی کا جائزہ - م س 12ء

## 11.1 عمومی جائزہ

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا خالص منافع 260,800 ملین روپے رہا جبکہ گزشتہ برس 180,976 ملین روپے تھا یعنی 44 فیصد اضافہ ہوا۔ منافع بڑھنے کی اہم وجوہ بیرونی کرنسی اکتشاف پر مبادلہ میں نسبتاً بلند ڈسکاؤنٹ آمدنی، اور بیرونی کرنسی میں محفوظ برائے تجارت سرمایہ کاری کی باز قدر پیمائی میں اضافہ ہے۔ م س 12ء اور م س 11ء میں بینک کے سالانہ نفع نقصان کھاتے کا خلاصہ جدول 11.1 میں دیا گیا ہے۔

جدول 11.1: نفع نقصان کا خلاصہ		
ملین روپے		
م س 11ء	م س 12ء	مدات
آمدنی		
215,741	236,277	خالص ڈسکاؤنٹ/سود/مارک اپ اور/یا نفع آمدنی
13,394	11,338	منہا: سودی/مارک اپ اخراجات
202,347	224,939	خالص ڈسکاؤنٹ/سود/مارک اپ اور/یا نفع آمدنی
1,958	1,953	کمیشن کی آمدنی
1,927	42,828	مبادلہ نفع-خالص
11,924	15,698	منافع منقسم آمدنی
(11,598)	9,033	دیگر جاری آمدنی (نقصان)۔ خالص
206,558	294,451	مجموعی آمدنی
(368)	(124)	دیگر (نقصان)/آمدنی-خالص
206,190	294,327	مجموعی آمدنی
اخراجات		
4,576	5,690	نوٹوں کی طباعت کے اخراجات
4,210	5,954	ابھرنی کمیشن
15,668	20,160	عمومی نظم نسق اور دیگر اخراجات
760	1,723	تبوین
25,214	33,527	مجموعی اخراجات-جموین کا اسٹراڈامینا کر کے
180,976	260,800	سال کا منافع

## 11.2 آمدنی

### 11.2.1 خالص ڈسکاؤنٹ/سود/مارک اپ اور/یا نفع آمدنی

جدول 11.2: بیرونی اور ملکی اثاثوں پر سودی/ڈسکاؤنٹ/نفع آمدنی		
ملین روپے		
م س 11ء	م س 12ء	مد
206,729	227,426	ملکی اثاثوں پر سودی/ڈسکاؤنٹ آمدنی
9,012	8,851	بیرونی اثاثوں پر سودی/ڈسکاؤنٹ آمدنی
215,741	236,277	مجموعہ

بینک اپنی تحویل میں موجود مارکیٹ ٹریڈری بلز پر ڈسکاؤنٹ آمدنی کماتا ہے جبکہ اسے زیر تحویل مقامی و بیرونی مالی اثاثوں پر سود اور منافع ملتا ہے۔ اس مد میں خام آمدنی میں 20,536 ملین روپے کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کی نسبت 10 فیصد کم ہے۔ اس نمو کا سبب قرض گاری کے حجم میں اضافہ ہے، جیسا کہ جدول 11.2 اور جدول 11.3 سے ظاہر ہے۔

جدول 11.3: حکومت، بینکوں اور مالی اداروں کو دیا گیا قرض		
ملین روپے		
م	م 12ء	م 11ء
سرکاری تسکات	1,806,976	1,366,951
حکومتوں کا ادور ڈرافٹ/قرضے	48,842	56,668
بینک اور مالی ادارے	293,399	319,633
مجموعی	2,149,217	1,743,252
فری پری بلز پرفایٹ	11.63 فیصد تا 13.76 فیصد	13.41 فیصد تا 13.68 فیصد

آئی ایم ایف سے لیے گئے قرضوں، اور عالمی اداروں اور غیر ملکی مرکزی بینکوں کی امانتوں پر سودی اخراجات عائد ہوتے ہیں۔ اس مد میں اخراجات گزشتہ سال کی نسبت 15 فیصد گھٹ گئے جس کی بنیادی وجہ شرح سود میں کمی اور آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی رقم کا گرنا ہے۔

### 11.2.2 کمیشن کی آمدنی

بینک کی آمدنی سرکاری قرضے کے آلات، مارکیٹ ٹریڈری بلز، پرائز بانڈ، قومی بچت اسکیموں کے انتظام، اور سرکاری تسکات کے ساتھ ساتھ ڈرافٹ اور پے منٹ آرڈر کے اجراء سے ہونے والی آمدنی پر مشتمل ہوتی ہے۔ م 12ء کے دوران یہ آمدنی معمولی سی گھٹ کر 1,953 ملین روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 1,958 ملین روپے تھی۔

### 11.2.3 مبادلہ نفع (نقصان) - خالص

بینک کے بیرونی کرنسی اثاثوں اور واجبات پر خالص مبادلہ نفع/ (نقصان) ہوتا ہے۔ یہ نفع بنیادی طور پر بیرونی کرنسیوں خصوصاً ڈالر اور ایس ڈی آر کے لحاظ سے روپے کی قدر میں کمی سے جنم لیتا ہے۔ دراصل بینک کے بیرونی کرنسی اثاثے بنیادی طور پر ڈالر میں ہوتے ہیں جبکہ بیرونی کرنسی میں خالص واجبات ایس ڈی آر میں ہوتے ہیں (جدول 11.4)۔ یوں، ڈالر کے لحاظ سے روپے کی قدر گرنے سے بینک کو مبادلہ نفع ہوتا ہے، برعکس صورت میں برعکس ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ روپے کی قدر بلحاظ ایس ڈی آر گرنے سے مبادلہ نقصان ہوتا ہے، برعکس صورت برعکس نتیجہ دکھاتی ہے۔

جدول 11.4: بیرونی کرنسی کے ذخائر		
ملین روپے		
م	م 12ء	م 11ء
سرمایہ کاری	289,059	257,861
ڈپازٹ اکاؤنٹس	454,987	429,736
کرنٹ اکاؤنٹس	96,831	56,275
دوبارہ فروخت کے وعدے پر خریدی گئی تسکات	197,465	544,908
آئی ایم ایف سے اسٹیل ڈرائنگ رائٹس	91,334	102,188
مجموعی	1,129,676	1,390,968

جدول 11.5: مبادلہ کھاتے کی تفصیل		
ملین روپے		
م	م 12ء	م 11ء
جن پر نفع/ (نقصان) ہوا:		
بیرونی کرنسی پلٹس منٹس، ڈپازٹس اور دیگر کھاتے - خالص	67,585	53,170
بازار زر کے سودے (بشمول کرنسی تبدل کے انتظامات)	-	-
ایکس چینج رسک کوریج کے تحت فارورڈ کور	119	149
آئی ایم ایف کو واجب الادا اور ایس ڈی آر	(24,876)	(51,392)
مجموعی	42,828	1,927

م 12ء میں خالص مبادلہ نفع 42,828 ملین روپے ہوا جبکہ گزشتہ برس 1,927 ملین روپے ہوا تھا۔ اس اضافے کی اہم وجہ آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی رقوم پر مبادلہ نقصان میں ہونے والی کمی تھی جو م 12ء کے دوران 24,876 ملین روپے رہ گیا، جبکہ گزشتہ برس 51,392 ملین روپے نقصان ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مبادلہ نفع میں اضافہ 67,585 ملین روپے ہوا جبکہ گزشتہ برس یہ بیرونی کرنسی کی پلٹس منٹس، امانتوں اور دیگر اثاثوں پر 53,170 ملین روپے ہوا تھا (جدول 11.5)۔

### 11.2.4 منافع منقسمہ کی آمدنی

اسٹیٹ بینک بینکوں اور مالی اداروں میں ایکویٹی سرمایہ کاریاں رکھتا ہے۔ 30 جون 2012ء تک بینک کی فہرستی وغیرہ فہرستی ایکویٹی سرمایہ کاریوں کی تفصیلات جدول 11.6 میں دی گئی ہیں۔ م 12ء کے دوران بینک کی منافع منقسمہ آمدنی 3,774 ملین روپے بڑھ گئی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 32 فیصد اضافہ ہے۔

جدول 11.6: بینکوں اور مالی اداروں کے حصص میں سرمایہ کاری		
ملین روپے		
م	م 12ء	م 11ء
فہرستی	15,564	15,564
غیر فہرستی	150	188
50 فیصد یا اس سے کم ہولڈنگ کے ساتھ دیگر سرمایہ کاری	4,770	4,770
مجموعی	20,484	20,522

### 11.2.5 دیگر جاریہ آمدنی - خالص

بینک کی دیگر جاریہ آمدنی کے اہم اجزاء یہ ہیں: سرمایہ کاریوں اور تمسکات کی فروخت سے منافع، بینکوں اور مالی اداروں پر عائد کردہ جرمانے، لائسنس/کریڈٹ انفارمیشن بیورو فیس کی وصولی، محفوظ برائے تجارت تمسکات کی باز قدر پیمائی پر نفع (نقصان) وغیرہ۔ زیر جائزہ سال کے دوران اس مد میں 9,033 ملین روپے کی آمدنی ہوئی تھی جبکہ گزشتہ برس 11,598 ملین روپے کا نقصان ہوا تھا۔

### 11.2.6 دیگر آمدنی / چارجز - خالص

م 12ء کے دوران اس مد کے تحت چارجز گھٹ کر 124 ملین روپے رہ گئے جبکہ گزشتہ برس کے چارجز 368 ملین روپے تھے۔ چارجز میں اس نمایاں کمی کا اہم سبب آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے اختصاص پر کم چارجز تھے۔ مزید برآں، دیگر اجزاء، اور املاک و آلات ٹھکانے لگانے سے ہوئی آمدنی میں اضافہ بھی ہوا تاہم مؤخر آمدنی کی قسط وار بے باقی سے ہونے والی آمدنی گزشتہ مالی سال کی نسبت زیر جائزہ عرصے میں گھٹنے کی بنا پر جزوی طور پر زائل ہو گئی۔

### 11.3 اخراجات

بینک کے مجموعی اخراجات (بشمول معطل اثاثوں کی تموین، خالص استرداد کے بعد) 33,527 ملین روپے تک جا پہنچے جبکہ گزشتہ برس 25,214 ملین روپے تھے، یوں 33 فیصد اضافہ ہوا۔ بینک کے اخراجات کے اہم اجزاء کا تجزیہ ذیل میں ہے:

#### 11.3.1 نوٹوں کی طباعت کے اخراجات

م 12ء کے دوران اس مد میں اخراجات 24 فیصد اضافے سے 5,690 ملین روپے تک جا پہنچے جبکہ گزشتہ سال 4,576 ملین روپے تھے۔

جدول 11.8: منافع کی تقسیم		
ملین روپے		
م	م 12ء	م 11ء
سال کا خالص منافع	260,800	180,976
ریزرو فنڈز سے منتقل شدہ	-	-
مجموعی قابل تقسیم منافع	260,800	180,976
مندرجہ بالا کی تفصیل		
منافع منقسمہ	10	10
ریزرو فنڈز کو منتقل شدہ	-	-
وفاقی حکومت کو قابل منتقلی منافع	260,790	180,966
مجموعی	260,790	180,976

#### 11.3.2 ایجنسی کمیشن

سرکاری لین دین اور ترسیلات کے ضمن میں ذمہ داریاں انجام دینے پر اسٹیٹ بینک نیشنل بینک کو ایک ایجنسی معاہدے کے تحت ایجنسی کمیشن ادا کرتا ہے۔ زیر جائزہ سال میں ایجنسی کمیشن 5,954 ملین روپے تک جا پہنچا جبکہ گزشتہ برس یہ 4,210 ملین روپے تھا، یوں اس مد کے اخراجات 41 فیصد بڑھ گئے۔

#### 11.3.3 عمومی نظم و نسق اور دیگر اخراجات

اس مد میں اخراجات میں ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر فوائد، ریٹائرمنٹ کے فوائد اور ملازمین کی غیر حاضری کی تلافی، اور دوسرے اخراجات خصوصاً گھسائی، بجلی و گیس کے چارجز، مرمت اور دیکھ بھال، قانونی اور پیشہ ورانہ چارجز، سفری اخراجات، ڈاک اور ٹیلی فون کا خرچ وغیرہ شامل ہیں۔ بینک کے عمومی نظم و نسق اور دیگر اخراجات کا خلاصہ جدول 11.7 میں دیا گیا ہے۔

#### 11.3.4 تموین

زیر جائزہ سال کے دوران مشتبہ اثاثوں اور دعووں پر 1,723 ملین روپے خالص تموین کی گئی جبکہ گزشتہ مالی سال 760 ملین روپے کی خالص تموین کی گئی تھی۔

#### 11.4 منافع کی تقسیم

بینک کے قابل تقسیم منافع کا خلاصہ جدول 11.8 میں دیا گیا ہے۔

## 12 بینک دولت پاکستان اور اس کے ذیلی اداروں کا مجموعی مالی گوشوارہ

کے پی ایم جی تاخیر ہادی اینڈ کو  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
شیخ سلطان ٹرسٹ بلڈنگ نمبر 2  
بیومونٹ روڈ  
کراچی

ارنٹ اینڈ ایک فورڈ روڈ سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
پروگریسو پلازا  
بیومونٹ روڈ  
پی او باکس 15541  
کراچی

### حصہ داروں کو آزاد ڈیٹرز کی رپورٹ

ہم نے بینک دولت پاکستان (دی بینک) اور اس کے ذیلی اداروں، ایس پی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی لمیٹڈ) مل کر ”گروپ“ کے مجموعی مالی گوشواروں کا آڈٹ کیا ہے جو 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے شعبہ اجراء شعبہ بینکاری کی مجموعی بیلنس شیٹس، مجموعی نفع و نقصان کھاتے، جامع آمدنی کے مجموعی گوشوارے، ایکویٹی میں تبدیلیوں کے مجموعی گوشوارے اور نقد کے مجموعی بہاؤ کے گوشوارے پر مشتمل ہے جبکہ اکاؤنٹنگ کی اہم پالیسیوں کا خلاصہ اور دیگر تشریحی نوٹس بھی دیے گئے ہیں۔

### مالی گوشواروں کے حوالے سے انتظامیہ کی ذمہ داری

بینک کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ زیر نظر مجموعی مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور کرنسی نوٹوں و سکوں، سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کے ساتھ لین دین اور بیلنسز سے متعلق اکاؤنٹنگ پالیسیوں کے مطابق تیار کرے اور درست طور پر پیش کرے جو بینک کے مرکزی بورڈ کی منظوری کے لیے پیش کردہ مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹ نمبر بالترتیب 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں۔ اور ایسے مناسب داخلی کنٹرولز نافذ کرے کہ مجموعی مالی گوشوارے غلط بیانی سے پاک رہیں، چاہے وہ دھوکہ دہی کی وجہ سے ہو یا غلطی سے۔

### آڈیٹرز کی ذمہ داری

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے آڈٹ کی بنیاد پر زیر نظر مجموعی مالی گوشواروں پر رائے کا اظہار کریں۔ ہم نے اپنا آڈٹ بین الاقوامی آڈیٹنگ اسٹینڈرڈز کے مطابق انجام دیا ہے۔ ان اسٹینڈرڈز کا تقاضا ہے کہ ہم متعلقہ اخلاقی شرائط پوری کریں اور آڈٹ کی منصوبہ بندی اور اس کا عمل اس انداز سے کریں کہ ہمیں معقول یقین دہانی مل جائے کہ مالی گوشوارے قابل ذکر غلط بیانیوں سے پاک ہیں۔

آڈٹ کے عمل میں مالی گوشواروں کی رقوم اور انکشافات کے بارے میں شواہد حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جو طریقے چنے جاتے ہیں ان کا انحصار آڈیٹرز کی اپنی فیصلہ کرنے کی قوت پر ہوتا ہے جس میں مالی گوشواروں میں دھوکے یا غلطی کی بنا پر قابل ذکر غلط بیانی کے خطرات کو جانچنا شامل ہے۔ ان خطرات کو جانچنے وقت آڈیٹرز ادارے میں مالی گوشواروں کی تیاری اور درست پیش کاری سے متعلق داخلی کنٹرول کو بھی مد نظر رکھتا ہے تاکہ آڈٹ کے وہ طریقے وضع کر سکے جو دریں حالات موزوں ہوں، نہ کہ ادارے کے داخلی کنٹرول کی اثر انگیزی پر رائے ظاہر کرنے کے لیے۔ آڈٹ میں اکاؤنٹنگ پالیسیوں کی موزونیت اور انتظامیہ کے اکاؤنٹنگ تخمینوں کی معقولیت کو بھی جانچا جاتا ہے نیز مالی

گوشواروں کی مجموعی پیش کاری بھی دیکھی جاتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ آڈٹ کے لیے ہمیں گوشواہد ملے ہیں وہ ہماری رائے کے لیے کافی اور موزوں بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

رائے

ہماری رائے میں مجموعی مالی گوشواروں میں بینک اور اس کے ذیلی اداروں کی 30 جون 2012ء کو مالی کیفیت اور اس کی مالی کارکردگی اور نقد کی آمد و رفت کی صحیح و مناسب تصویر پیش کی گئی ہے جو بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور کرنسی نوٹوں و سکوں، سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کے ساتھ لین دین اور بیلنسز سے متعلق اکاؤنٹنگ پالیسیوں کے مطابق تیار کرے اور درست طور پر پیش کرے جو بینک کے مرکزی بورڈ کی منظوری کے لیے پیش کردہ مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹ نمبر بالترتیب 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 کے مطابق ہے۔

کے پی ایم جی تاخیر ہادی اینڈ کمپنی

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

کراچی

محمد محمود حسین

آڈٹ انگیجمنٹ پارٹنر

ارنلٹ اینڈ ٹیک فورڈر ہوڈز سیدات حیدر

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

کراچی

عمر چغتائی

آڈٹ انگیجمنٹ پارٹنر

بتاریخ: 5 اکتوبر 2012ء

بینک دولت پاکستان - شعبہ اجرا  
مجموعی بیلنس شیٹ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2010ء	2011ء (روپے '000 میں)	2012ء	نوٹ	
				اثاثہ جات
219942435	267969374	313,077,419	5	بینک میں زیر تحویل سونے کے ذخائر
2,373,520	2,225,301	1,814,196	6	مقامی کرنسی - سکے
1094012634	1288780274	1038341770	7	بیرونی کرنسی کے ذخائر
13,171,542	75464270	4994808	8	مختص غیر ملکی بیلنسز
107,537,965	102,188,403	91,334,177	9	آئی ایم ایف کے اسٹیش ڈرائنگ رائٹس
1,437,038,096	1,736,627,622	1,449,562,370		
15,054	16,392	17,104	10	آئی ایم ایف کے کوٹے کے تحت ریزرو کی قسط
30,845,284	63,660,336	112,898,648	11	دوبارہ فروخت کے سمجھوتے کے تحت خریدے گئے وثیقہ جات
3,936,712	586,181	12,744,407	20.2	حکومتوں کے جاری کھاتے
1,185,769,479	1,387,263,881	1,827,251,187	12	سرمایہ کاریاں
396,826,685	385,191,976	340,046,025	13	قرضے، ایکسچینج کے بل اور کمرشل پیپرز
4,805,488	5,652,991	6,311,529	14	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
5,829,001	6,312,679	6,797,433	15	حکومت بھارت و بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) پر واجب الادا قومی
17,977,317	24,722,358	23,450,893	16	املاک و آلات
47,758	21,495	30,882	17	غیر محسوس اثاثہ جات
5,843,255	8,073,692	6,024,442	18	دیگر اثاثہ جات
3,088,934,129	3,618,129,603	3,785,134,920		مجموعی اثاثہ جات
				واجبات
1,377,277,470	1,599,833,487	1,776,962,388	19	جاری کردہ بینک نوٹ
589,249	780,155	587,542		قابل ادائیگی بل
42,584,981	217,968,067	148,815,907	20	حکومتوں کے جاری کھاتے
23,116,035	-	12,240,388	21	باز خریداری کے وعدے پر فروخت شدہ تمسکات
289,566,182	349,426,939	396,172,467	22	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
196,137,052	189,162,447	153,534,625	23	دیگر امانتیں دکھاتے
694,770,558	732,764,340	656,185,305	24	آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
32,678,317	36,670,597	107,523,858	25	دیگر واجبات
2,656,719,844	3,126,606,032	3,252,022,480		
16,062,292	19,393,880	21,457,079	26	موخر واجبات - عملے کی ریٹائرمنٹ پر مبنی فوائد



بینک دولت پاکستان - شعبہ اجرا  
مجموعی بیلنس شیٹ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2010ء	2011ء	2012ء		
(روپے '000 میں)			نوٹ	
59,430	59,430	-		دیہی مالکاری وسائل مرکز کو کپیٹل گرانٹ
-	-	67,281		وقف فنڈ
17,718	-	-		موخر آمدنی
2,672,859,284	3,146,059,342	3,273,546,840		مجموعی واجبات
416,074,845	472,070,261	511,588,080		خالص اثاثے
100,000	100,000	100,000	27	نمائندہ اجزا
149,206,231	177,044,238	175,944,238	28	شیر کپیٹل
27,838,007	-	-		ذخائر
177,144,238	177,144,238	176,044,238		غیر حاصل شدہ منافع
220,183,593	268,947,619	309,565,438	29	سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ منافع
18,747,014	25,978,404	25,978,404	16.2	املاک اور آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم
416,074,845	472,070,261	511,588,080		مجموعی ایکویٹی
			30	متوقع اخراجات اور وعدے

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی سیکشن 26(1) کے تحت شعبہ اجرا کے واجبات کے خلاف خصوصی طور پر نشان زد بینک کے اثاثوں کی تفصیلات ان مالی گوشواروں کے نوٹ 19.1 میں دی گئی ہیں۔

منسلکہ نوٹس ایک تا 47 ان مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتقندر  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

بینک دولت پاکستان  
مجموعی نفع و نقصان کھاتہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
215,741,094	236,276,844	31	ڈسکاؤنٹ، سود/مارک اپ اور/یا حاصل شدہ منافع
13,393,884	11,338,230	32	منہا، سودی مارک اپ اخراجات
202,347,210	224,938,614		
1,958,328	1,952,783	33	آمدنی بطور کمیشن
1,927,333	42,827,638	34	زرمبادلہ پر منافع - خالص
11,923,782	15,697,821		منافع منقسمہ آمدنی
(11,598,617)	9,033,651	35	دیگر جاری آمدنی - خالص
(368,071)	(123,761)	36	دیگر آمدنی خالص
206,189,965	294,326,746		
4,575,741	5,689,829	37	منہا، براہ راست جاری اخراجات
4,210,424	5,953,743	38	کرنسی نوٹوں کی طباعت کے اخراجات
15,667,599	20,159,546	39	ایجنسی کمیشن
			عمومی انتظامی و دیگر اخراجات
(510,848)	-		تموین/ (تموین کا استرداد) برائے
1,106,326	1,885,143	25.2.2	قرضے، ایڈوانسز اور دیگر اثاثہ جات
84,162	(59,212)	12.3	دعوے
80,823	(102,415)	25.2.1.1	سرمایہ کاری کی قدر میں کمی
760,463	1,723,516		دیگر مشکوک اثاثہ جات
25,214,227	33,526,634		
180,975,738	260,800,112		

سال کا منافع

منسلک نوٹس ایک تا 47 ان مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالقادر  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

بینک دولت پاکستان  
جامع آمدنی کا مجموعی گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء 2012ء  
(روپے '000 میں)

180,975,738 260,800,112

سال کا منافع  
دیگر جامع آمدنی

48,764,026	44,962,441
7,231,390	-
55,995,416	44,962,441
236,971,154	305,762,553

سونے کے ذخائر میں غیر حاصل شدہ اضافہ  
املاک اور آلات کی نو قدر پیمائی پر فاضل

سال کی مجموعی جامع آمدنی

منسلکہ نوٹس ایک تا 47 ان مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتقندر  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر



بینک دولت پاکستان  
نقدی آمدورفت کا مجموعی گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
175,546,493	255,268,546	40	آپریٹنگ سرگرمیوں سے نقدی آمدورفت سال کا منافع: غیر نقد اجزاء سے قبل، اثاثوں میں (اضافہ) / کمی
(65,183)	(59,871)		زرمبادلہ کے ذخائر جو نقد اور نقد کے مساویوں میں شامل نہیں
(1,338)	(712)		کوٹہ اعطیات کے تحت آئی ایم ایف سے ملنے والی ریزرو کی قسط
(32,815,052)	(49,238,312)		باز فروخت کی شرط پر خریدے گئے تمسکات
(201,495,208)	(440,024,845)		سرمایہ کاریاں
12,145,558	45,145,951		قرضے اور ایکسیج بل
(552,726)	(413,988)		ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے اور بھارت و بنگلہ دیش کی حکومت کے ذمے بقایا رقوم
(2,230,437)	2,049,250		دیگر اثاثے
(225,014,386)	(442,542,527)		
(49,467,893)	(187,273,981)		
222,593,148	177,134,499		واجبات میں اضافہ / (کمی)
190,906	(192,613)		جاری کردہ بینک نوٹ
178,692,249	(81,455,990)		قابل ادائیگی بلز
(23,116,035)	12,240,388		حکومتوں کے جاری کھاتے
59,860,757	46,745,528		باز فروخت کی شرط پر خریدے گئے تمسکات
(6,974,605)	(35,627,822)		بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں
37,993,782	(76,579,035)		دیگر امانتیں اور کھاتے
181,440	7,999,489		آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
469,421,642	50,264,444		دیگر واجبات
419,953,750	(137,009,537)		
			آپریٹنگ سرگرمیوں سے حاصل ہونے والا خالص نقد / (استعمال)
			سرمایہ کاری سرگرمیوں سے ملنے والی رقوم

بینک دولت پاکستان  
نقد کی آمد و رفت کا مجموعی گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	نوٹ
(روپے '000 میں)		
(2,783,859)	(6,695,854)	ریٹائرمنٹ کے بنی فٹس اور ملازمین کی غیر حاضری مع معاوضہ کی ادائیگی
6,350	96,751	سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی رقم
11,923,782	15,697,821	حاصل شدہ منافع منقسمہ
(574,643)	(335,749)	معینہ سرمایہ اخراجات
83,984	28,998	املاک و آلات سے حاصل ہونے والی رقم
8,655,614	8,791,967	سرمایہ کاری سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی خالص رقم
		مالکاری سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی رقم
(176,999,995)	(204,000,000)	وفاقی حکومت کو ادا کردہ فاضل منافع
(10,000)	(10,000)	اداشدہ منافع منقسمہ
(177,009,995)	(204,010,000)	مالکاری سرگرمیوں میں استعمال ہونے والی خالص رقم
251,599,369	(332,227,570)	سال کے دوران نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں اضافہ / (کمی)
1,216,382,923	1,467,982,292	سال کے آغاز پر نقد اور نقد کے مساویے
1,467,982,292	1,135,754,722	سال کے خاتمے پر نقد اور نقد کے مساویے
		منسلک نوٹس ایک تا 47 ان مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں۔

41

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتقندر  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

## بینک دولت پاکستان مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹس 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

### 1 کارروائیوں کی حیثیت و نوعیت

#### 1.1 گروپ ذیل پر مشتمل ہے:

1.1.1 بینک دولت پاکستان، پاکستان کا مرکزی بینک ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء کے تحت انکارپوریٹڈ ہے۔ بینک کی بنیادی ذمہ داری ملک میں قرضوں، زرمبادلہ اور کرنسی کا انتظام ہے اور وہ حکومت کے مالیاتی نمائندے کی حیثیت سے بھی کام کرتا ہے۔ بینک کی مندرجہ ذیل سرگرمیاں ہو سکتی ہیں:

- زری پالیسی نافذ کرنا
- کرنسی کا اجرا
- مالی نظام میں آزاد مسابقت اور استحکام کے لیے سہولت پیدا کرنا
- بینکوں بشمول خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالیاتی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کی لائسنسنگ اور نگرانی
- بین البینک چیکٹائی نظام کی تنظیم و انتظام اور ادائیگی کے نظاموں کو مناسب طور پر چلنے میں مدد دینا
- حکومت، بینکوں، مالی اداروں اور مقامی حکام کو مختلف سہولتوں کے تحت قرضوں کی فراہمی
- وفاقی حکومت کی ماخوذیات پر بینکوں اور مالی اداروں کے حصص کی خرید و فروخت اور تحویل، اور
- حکومت اور بعض اداروں کے درمیان مخصوص انتظامات کے تحت حکومت کے ڈپازٹری کی حیثیت سے کام کرنا۔

#### 1.1.2 بینک کے ذیلی اداروں اور ان کی سرگرمیوں کی نوعیت کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

##### (الف) ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن۔ مکمل ملکیت کا ذیلی ادارہ:

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن ("دی کارپوریشن") کا قیام ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کارپوریشن آرڈیننس 2001ء کے تحت پاکستان میں عمل میں آیا اور اس نے اپنے آپریشنز 2 جنوری 2002ء سے شروع کیے۔ اس کے ذمہ بعض لازمی و انتظامی فرائض اور ایسی سرگرمیوں کی انجام دہی ہے جو اسٹیٹ بینک کی طرف سے پبلک ڈیلنگ سے متعلق ہیں۔

##### (ب) نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ۔ مکمل ملکیت کا ذیلی ادارہ:

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ ("دی انسٹی ٹیوٹ") کا قیام پاکستان میں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت عمل میں آیا تھا اور گارنٹی کے لحاظ سے یہ لمیٹڈ کمپنی ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ بینکاری، مالیات اور اس سے ملحقہ شعبوں میں تعلیم و تربیت کی فراہمی میں مصروف ہے۔

#### 1.2 بینک کا صدر دفتر بمقام آئی آئی چندر گھر روڈ کراچی، صوبہ سندھ، پاکستان واقع ہے۔

#### 1.3 جامع مالی گوشوارے پاکستانی روپے میں پیش کیے گئے ہیں جو گروپ کی فنکشنل اور پریزنٹیشن کرنسی ہے۔

## 2 عملدرآمد کا بیان

یہ جامع مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز (آئی اے ایس) اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور لین دین اور بیلنسز سے متعلق پالیسیوں، جو بالترتیب بینک کے مرکزی بورڈ کی منظوری سے نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.5، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں، کی شکلوں کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے ذریعے حاصل اختیار کے تحت مرکزی بورڈ نے آئی اے ایس 1 تا آئی اے ایس 38 کی منظوری دی ہے۔ جہاں مرکزی بورڈ کی پالیسیوں کی شکلیں آئی اے ایس کی شکلوں سے مختلف ہیں وہاں مرکزی بورڈ کی پالیسیوں کی شکلوں کو فوقیت حاصل ہوگی۔

ذیلی ادارے وہ ہیں جنہیں بینک کنٹرول کرتا ہے۔ کنٹرول اس وقت وجود میں آتا ہے جب بینک کے پاس کسی ایک ادارے کی مالی و آپریٹنگ پالیسیوں کا نظم و نسق چلانے کا اختیار ہوتا کہ ان سرگرمیوں سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ذیلی اداروں کے مالی گوشواروں کو اس تاریخ سے جامع مالی گوشواروں میں شامل کیا گیا ہے جس سے کنٹرول شروع ہوتا ہے اور جس تاریخ پر ختم ہو جاتا ہے۔

جامع مالی گوشواروں میں اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے مالی گوشواروں کو مجموعی طور پر شامل کیا گیا ہے۔ ذیلی اداروں کے مالی گوشواروں کو سطر بہ سطر بنیادوں پر جامعیت دی گئی ہے۔

گروپ کے اندر تمام اہم بقایا رقوم اور لین دین کو ختم کر دیا گیا ہے۔

## 3 جانچ کی بنیاد

3.1 یہ مالی گوشوارے تاریخی لاگت کے طریقے کے مطابق تیار کیے گئے ہیں سوائے اس کے کہ سونے کے ذخائر، زر مبادلہ کے ذخائر، آئی ایم ایف کے اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس، بعض سرمایہ کاریاں اور بعض املاک و آلات، جن کا حوالہ متعلقہ نوٹس میں دیا گیا ہے، دوبارہ جانچی گئی مالیت پر شامل کیے گئے ہیں۔

## 3.2 تخمینوں اور فیصلوں کا استعمال

جامع مالی گوشواروں کی تیاری بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور بینک نوٹوں، سکوں، سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور آئی ایم ایف سے لین دین اور بقایا رقوم کی پالیسیوں کے مطابق ہیں جنہیں بالترتیب نوٹ 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بینک کے مرکزی بورڈ سے منظور شدہ ہیں، کے مطابق مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے ایسے تخمینے لگانے اور مفروضات قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو پالیسیوں کے اطلاق اور اثاثہ جات و واجبات کی اس بیان کردہ مالیت پر اثر انداز ہوتے ہیں جو دیگر ذرائع سے فوری طور پر دستیاب نہیں۔ یہ تخمینے اور متعلقہ مفروضات تاریخی تجربات اور دیگر کئی عوامل پر مبنی ہیں جو دریں حالات معقول تصور کیے جاتے ہیں اور جن کا نتیجہ اثاثہ جات و واجبات، آمدنی و اخراجات کی مالیت کے بارے میں فیصلے کرنے کی بنیاد بنتا ہے۔ اصلی نتائج ان تخمینوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ تخمینوں اور ان کے پس پشت مفروضات پر مسلسل نظر ثانی ہوتی رہتی ہے۔

اکاؤنٹنگ تخمینوں پر نظر ثانی صرف اس مدت میں شناخت کی جاتی ہے جس میں کی جائے اگر نظر ثانی صرف اسی مدت پر اثر انداز ہو رہی ہو، یا نظر ثانی کی مدت یا آئندہ مدتوں میں شناخت کی جاتی ہے اگر نظر ثانی موجودہ اور آئندہ مدتوں پر اثر انداز ہو رہی ہو۔ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سرمایہ کاریوں اور لین دین اور بیلنسز سے متعلق اکاؤنٹنگ پالیسیاں، جو بالترتیب نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں، جو بینک کے مرکزی بورڈ سے منظور کردہ ہیں، کے اطلاق کے بارے میں انتظامیہ کے فیصلے جو جامع مالی گوشواروں اور تخمینوں پر قابل ذکر اثر ڈال سکتے ہیں اور جو آئندہ برسوں میں فیصلوں کو متاثر کر سکتے ہوں، انہیں ذیل میں دیا گیا ہے:



### 3.2.1 قرضوں اور ایڈوانسز پر تموین

گروپ قرضوں اور ایڈوانسز کی بازیابی کے جائزے اور ضرورت پڑنے پر تموین کے لیے اپنے قرضہ جاتی جز دان کا مستقل بنیادوں پر جائزہ لیتا رہتا ہے۔ مطلوبہ شرائط پر عملدرآمد کا جائزہ لیتے ہوئے بینک کھاتے کی ادائیگیوں کی صورتحال، قرض گیر کی مالی حالت اور دیگر متعلقہ عوامل پر غور کیا جاتا ہے۔ قرض گیروں کے توقعات پر پورا نہ اترنے کی صورت میں تموین کی رقم میں مطابقت ضروری ہو جاتی ہے۔

### 3.2.2 دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریوں کی امپیورمنٹ

دستیاب برائے فروخت کی ایکویٹی سرمایہ کاریوں کی ضرر رسانی کا تعین گروپ اس وقت کرتا ہے جب اس کی مناسب قدر میں خاصے اور طویل عرصے تک اس کی لاگت کے مقابلے میں کمی کا رجحان جاری رہے۔ اس میں خاصی اور طویل عرصے تک کی کا تعین کرنے کے لیے فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فیصلہ کرتے ہوئے بینک دیگر عوامل کے علاوہ اس و شیٹے کی قیمت میں معمول کی تغیر پذیری کا تخمینہ لگاتا ہے۔ مزید برآں، امپیورمنٹ اس صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب سرمایہ کاری کی مالی صحت، صنعت و شعبہ جاتی کارکردگی، ٹیکنالوجی میں تبدیلی اور آپریشنل اور نقد مالکاری رقوم کے بہاؤ میں بگاڑ کی شہادت موجود ہو۔

### 3.2.3 محفوظ تا عرصیت سرمایہ کاری

گروپ غیر ماخوذ یا مالی اثاثوں کی درجہ بندی معینہ یا قابل تعین ادائیگیوں اور معینہ عرصیت کی درجہ بندی بطور محفوظ تا عرصیت سے کرتا ہے۔ یہ فیصلہ کرتے وقت گروپ کسی و شیٹے کو اس کی عرصیت تک محفوظ کرنے کے ارادے اور اہلیت کا تخمینہ لگاتا ہے۔

### 3.2.4 ریٹائرمنٹ فوائد

فوائد کے بیان کردہ منصوبوں اور تخمینے کے ذرائع کی مالیت کی قدر نکالنے کے بارے میں اہم بیمہ مفروضات کو مالی حسابات کے نوٹ 39.2 میں بیان کیا گیا ہے۔

### 3.2.5 املاک اور آلات کی بقیہ مدت اور بقیہ قدر

املاک اور آلات کی مفید مدت اور بقایا قدر کا تخمینہ پیچمنٹ کے بہترین تخمینوں پر مبنی ہوتا ہے۔

### 3.3 اکاؤنٹنگ معیارات، بہتری / ترامیم جو ابھی تک موثر یا متعلق نہیں ہیں۔

ذیل میں دیے گئے اکاؤنٹنگ معیارات / اضافے / ترامیم کا اطلاق ذیل میں دی گئی تاریخوں سے ہو رہا ہے:

#### معیارات / اضافے

آئی اے ایس - 1 مالی گوشواروں کی پیش کاری - جامع آمدنی کی پیش کاری	یکم جنوری 2013ء
آئی اے ایس - 12 - انکم ٹیکسز (ترمیم) - مذکورہ اثاثوں کی بازیابی	یکم جنوری 2012ء
آئی اے ایس - 19 - ملازم کے فوائد - ترمیم شدہ	یکم جنوری 2013ء
آئی اے ایس - 32 زائل مالی اثاثے اور مالی واجبات (ترمیم)	یکم جنوری 2014ء

گروپ کو توقع ہے کہ اوپر دی گئی تشریحات اور نظر ثانی شدہ قواعد پر عملدرآمد سے ابتدائی اطلاق کی مدت میں بینک کے مالی گوشواروں پر قابل ذکر اثر نہیں پڑے گا۔ سوائے آئی اے ایس 19 ملازمین کو حاصل فوائد اور مالی گوشواروں کی پیش کاری اور کوائف ظاہر کرنے کی شرائط میں بعض تبدیلیوں اور یا اضافے کے۔ اہم تبدیلیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

فوائد کے واضح منصوبوں کے لیے، بیمہ کے فوائد اور نقصانات (جیسے کوریڈور طرز فکر) کی شناخت کو ہٹا دیا گیا ہے۔ نظر ثانی کے مطابق بیمہ کے فوائد اور نقصانات کو اس وقت جامع آمدنی میں شمار کیا جاتا ہے جب وہ لاگو ہوں۔ نفع و نقصان میں ریکارڈ کی جانے والی رقوم حالیہ اور ماضی کی خدمت کی لاگوں، چکتائی پر فائدے اور نقصانات اور خالص سودی آمدنی (اخراجات) تک محدود ہوتے ہیں۔ خالص واضح حاصل فوائد کے اثاثے (واجبات) کو دیگر جامع آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے، جس کے بعد جامع آمدنی کے گوشوارے میں فوری طور پر کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

واضح فوائد کے منصوبوں کے اکتشافات کے مقاصد کو نظر ثانی شدہ معیار میں کوائف ظاہر کرنے کی نئی یا نظر ثانی شدہ شرائط کے ساتھ مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کوائف کی ان نئی شرائط میں واضح حاصل فوائد کی حساسیت کی مقداری معلومات سے لے کر بیمہ کے ہر خاص مفروضے میں معقول مکمل تبدیلی شامل ہیں۔

#### 4 اہم اکاؤنٹنگ پالیسیوں کا خلاصہ

##### 4.1 اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی

ان مالی گوشواروں کی تیاری میں جو اکاؤنٹنگ پالیسیاں اختیار کی گئی ہیں وہ ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جن پر 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والی سال کے لیے بینک کے مالی گوشواروں کی تیاری میں عمل کیا گیا ہے، علاوہ ان تبدیلیوں کے جنہیں مالی گوشوارے کے نوٹ نمبر 4.1.1 میں بیان کیا گیا ہے۔

##### 4.1.1 مالی گوشواروں کی پیش کاری میں بینک نے جس مشق کو اختیار کیا ہے، اس کے لحاظ سے اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی

اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء کی سیکشن 26(1) میں کہا گیا ہے کہ بینک کی جانب سے بینک نوٹوں کا اجرا شعبہ اجرا کرے گا اور شعبہ اجرا کے اثاثے کسی واجبات کی ذیل میں نہیں آئیں گے، ماسوائے شعبہ اجرا کے واجبات کے۔ اس سے قبل بینک، اپنے اجرا اور بینکاری کے شعبوں کے اثاثوں اور واجبات کی پیش کاری الگ الگ بیننس شیٹ میں کرتا تھا۔ اس ضمن میں بینک نے اپنی اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی کی ہے اور شعبہ اجرا و بینکاری کی ایک مشترکہ بیننس شیٹ پیش کی ہے۔ اس تبدیلی کو ماضی کی تبدیلی شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی سب سے ابتدائی مدت کی بیننس شیٹ کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے مذکورہ بالا تبدیلی کا ہمیشہ سے اطلاق کیا جاتا تھا اور جہاں ضرورت ہو بیننسز کو ماضی کے لحاظ سے دوبارہ بیان کیا گیا ہے۔ بینک کے اثاثے جنہیں شعبہ اجرا کے واجبات میں خاص طور پر نشان زد کیا گیا ہے، انہیں ان غیر مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹ 19.1 میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔

اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی نے مالی گوشواروں کی پیش کاری پر ذیل میں دیے گئے اثرات مرتب کیے ہیں۔

2012ء				مالی گوشوارے کا لائن جز
مستزکہ بیلنس شیٹ	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجرائی بیلنس شیٹ	
(روپے '000 میں)				
				اثاثے
313,077,419	-	-	313,077,419	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
1,814,196	-	-	1,814,196	مقامی کرنسی - سکے
-	(160,156)	160,156	-	مقامی کرنسی
1,038,341,770	-	678,160,942	360,180,828	زرمبادلہ کے ذخائر
4,994,808	-	4,994,808	-	زرمبادلہ کے نشان ڈوبیلنسز
91,334,177	-	84,188,177	7,146,000	عالمی زری فنڈ کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس
17,104	-	17,104	-	آئی ایم ایف کے ساتھ کوٹہ انتظامات کے تحت ریزرو کی قسط
112,898,648	-	112,898,648	-	بازر وخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات
12,744,407	-	12,744,407	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
1,827,251,187	-	738,737,115	1,088,514,072	سرمایہ کاریاں
339,967,525	-	339,967,525	-	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
78,500	-	-	78,500	بنگلہ دیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
340,046,025	-	339,967,525	78,500	قرضے، ایڈوانسز، ہنڈی اور کمرشل وثیقہ جات
4,016,051	-	-	5,584,810	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثہ جات
789,437	-	-	726,719	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثوں کو معاہدہ کرنے والے نوٹس
6,311,529	-	-	6,311,529	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
6,797,433	-	6,797,433	-	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں سے قابل وصولی بیلنسز
23,450,893	-	23,450,893	-	املاک و آلات
30,882	-	30,882	-	غیر محسوس اثاثے
6,024,442	-	6,024,442	-	دیگر اثاثے
3,785,134,920	(160,156)	2,008,172,532	1,777,122,544	مجموعی اثاثے

2012ء				
مشتزکہ بیلنس شیٹ	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجرائی کی بیلنس شیٹ	مالی گوشوارے کا لائن جز
(روپے '000 میں)				

1,776,962,388	(160,156)	-	1,777,122,544
587,542	-	587,542	-
148,815,907	-	148,815,907	-
12,240,388	-	12,240,388	-
396,172,467	-	396,172,467	-
153,534,625	-	153,534,625	-
656,185,305	-	656,185,305	-
107,523,858	-	107,523,858	-
21,457,079	-	21,457,079	-
67,281	-	67,281	-
3,273,546,840	(160,156)	1,496,584,452	1,777,122,544

511,588,080	-	511,588,080	-
-------------	---	-------------	---

100,000	-	100,000	-
175,944,238	-	175,944,238	-
309,565,438	-	309,565,438	-
25,978,404	-	25,978,404	-
511,588,080	-	511,588,080	-

#### واجبات

زیر گردش بینک نوٹ

قابل ادائیگی بلز

حکومتوں کے جاری کھاتے

دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کے تحت فروخت تمسکات

بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں

دیگر امانتیں و کھاتے

آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی

دیگر واجبات

مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد

وقف فنڈ

مجموعی واجبات

خالص اثاثے

نمائندہ اجزا

شیر کمپنیل

ذخائر

سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ اضافہ

املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم

مجموعی ایکویٹی

2011ء				
مشترکہ بیلنس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجرا کی بیلنس شیٹ	مالی گوشوارے کا لائن جز
(روپے '000 میں)				

اثاثے

267,969,374	-	-	267,969,374	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
2,225,301	-	-	2,225,301	مقامی کرنسی - سکے
-	(154,558)	154,558	-	مقامی کرنسی
1,288,780,274	-	888,392,762	400,387,512	زرمبادلہ کے ذخائر
75,464,270	-	75,464,270	-	زرمبادلہ کے نشان ذہینسز
102,188,403	-	95,318,553	6,869,850	عالمی زری فنڈ کے اسٹیشن ڈرائنگ رائٹس
16,392	-	16,392	-	کوڈ انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے ریزرو کی قسط
63,660,336	-	63,660,336	-	بازروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات
586,181	-	586,181	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
1,387,263,881	-	470,459,364	916,804,517	سرمایہ کاریاں
385,113,476	-	385,113,476	-	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
78,500	-	-	78,500	بنگلہ دیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
385,191,976	-	385,113,476	78,500	قرضے، ایڈوانسز، ہنڈی اور کمرشل وثیقہ جات

4,016,051	-	-	4,825,442	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
789,437	-	-	827,549	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثے ظاہر کرنے والے بھارتی نوٹس
5,652,991	-	-	5,652,991	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے

6,312,679	-	6,312,679	-	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا بیلنسز کی رقم
24,722,358	-	24,722,358	-	املاک و آلات
21,495	-	21,495	-	غیر محسوس اثاثے
8,073,692	-	8,073,692	-	دیگر اثاثے
3,618,129,603	(154,558)	2,018,296,116	1,599,988,045	کل اثاثے

2011ء				
مستزک بیلنس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجرائی بیلنس شیٹ	مالی گوشوارے کا لائن جز
(روپے '000 میں)				

1,599,833,487	(154,558)	-	1,599,988,045
780,155	-	780,155	-
217,968,067	-	217,968,067	-
349,426,939	-	349,426,939	-
189,162,447	-	189,162,447	-
732,764,340	-	732,764,340	-
36,670,597	-	36,670,597	-
19,393,880	-	19,393,880	-
59,430	-	59,430	-
3,146,059,342	(154,558)	1,546,225,855	1,599,988,045

**واجبات**  
 زیر گردش بینک نوٹس  
 قابل دائیگی بلز  
 حکومتوں کے جاری کھاتے  
 بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں  
 دیگر امانتیں و کھاتے  
 آئی ایم ایف کو قابل دائیگی  
 دیگر واجبات  
 مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد  
 سرمایہ جاتی گرانٹ دیہی مالکاری ریسورس سینٹر  
 مجموعی واجبات

472,070,261	-	472,070,261	-
100,000	-	100,000	-
177,044,238	-	177,044,238	-
268,947,619	-	268,947,619	-
25,978,404	-	25,978,404	-
472,070,261	-	472,070,261	-

خالص اثاثے  
 نمائندہ اجزا  
 شیئر کیپیٹل  
 ذخائر  
 سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ اضافہ  
 املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل  
 مجموعی ایکویٹی

2010ء				
مستخرج بینس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بینس شیٹ	شعبہ اجرائی بینس شیٹ	مالی گوشوارے کا لائن جز
(روپے '000 میں)				

اثاثے

219,942,435	-	-	219,942,435	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
2,373,520	-	-	2,373,520	مقامی کرنسی۔ سکے
-	(117,427)	117,427	-	مقامی کرنسی
1,094,012,634	-	621,600,395	472,412,239	زرمبادلہ کے ذخائر
13,171,542	-	13,171,542	-	زرمبادلہ کے نشان ذریعہ بینسز
107,537,965	-	101,242,365	6,295,600	عالمی زری فنڈ کے اسٹیش ڈرائنگ رائٹس
15,054	-	15,054	-	کوٹہ انتظامات کے تحت عالمی زری فنڈ کی ریزرو قسط
30,845,284	-	30,845,284	-	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسمکات
3,936,712	-	3,936,712	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
1,185,769,479	-	514,282,364	671,487,115	سرمایہ کاریاں
396,748,185	-	396,748,185	-	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
78,500	-	-	78,500	بنگلہ دیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
396,826,685	-	396,748,185	78,500	قرضے، ایڈوانسز، مبادلے کے بل اور کمرشل وثیقہ جات
4,016,051	-	-	4,016,051	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں رکھے گئے اثاثے
789,437	-	-	789,437	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثوں کو ظاہر کرنے والے بھارتی نوٹ
4,805,488	-	-	4,805,488	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
5,829,001	-	5,829,001	-	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا بینسز
17,977,317	-	17,977,317	-	املاک و آلات
47,758	-	47,758	-	غیر محسوس اثاثے
5,843,255	-	5,843,255	-	دیگر اثاثے
3,088,934,129	(117,427)	1,711,656,659	1,377,394,897	کل اثاثے

2010ء				
مشتہر کہ بیلنس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجراء کی بیلنس شیٹ	مالی گوشوارے کا لائن جز
(روپے '000 میں)				

1,377,277,470	(117,427)	-	1,377,394,897
589,249	-	589,249	-
42,584,981	-	42,584,981	-
23,116,035	-	23,116,035	-
289,566,182	-	289,566,182	-
196,137,052	-	196,137,052	-
694,770,558	-	694,770,558	-
32,678,317	-	32,678,317	-
16,062,292	-	16,062,292	-
59,430	-	59,430	-
17,718	-	17,718	-
2,672,859,284	(117,427)	1,295,581,814	1,377,394,897
416,074,845	-	416,074,845	-
100,000	-	100,000	-
149,206,231	-	149,206,231	-
27,838,007	-	27,838,007	-
220,183,593	-	220,183,593	-
18,747,014	-	18,747,014	-
416,074,845	-	416,074,845	-

#### واجبات

زیر گردش بینک نوٹ

قابل ادائیگی بلز

حکومتوں کے جاری کھاتے

باز خریداری سمجھوتے کے تحت فروخت تمسکات

بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں

دیگر امانتیں و کھاتے

آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی

دیگر واجبات

مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد

سرمایہ جاتی گرانٹ دیہی مالکاری ریسورس سینٹر

مؤخر آمدنی

کل واجبات

خالص اثاثے

نمائندہ اجزا

شینئر کیپٹل

ذخائر

غیر حاصل شدہ منافع

سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ منافع

املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم

مجموعی ایکویٹی



#### 4.2 بینک نوٹ اور سکے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت لیگل ٹینڈر کے طور پر جاری کیے جانے والے بینک نوٹوں کے حوالے سے بینک کی ذمہ داری عرفی مالیت پر بیان کی گئی ہے اور بینک کے شعبہ اجراء کے مخصوص اثاثوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ نوٹوں کی طباعت کا خرچ جب بھی ہوتا ہے نفع و نقصان کھاتے میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ غیر اجراء شدہ بینک نوٹ کھاتوں میں ظاہر نہیں کیے جاتے۔

بینک حکومت پاکستان کی جانب سے مختلف مالیت کے سکے بھی جاری کرتا ہے۔ یہ سکے حکومت پاکستان سے عرفی مالیت پر خریدے جاتے ہیں۔ غیر اجراء شدہ سکے شعبہ اجراء کا اثاثہ بن جاتے ہیں۔

#### 4.3 سرمایہ کاریاں

بینک کی وصول کردہ تمام سرمایہ کاریاں ابتدا میں اس لاگت کی بنیاد پر جانچی جاتی ہیں جو مناسب مالیت کے مطابق ہوتی ہے۔ سرمایہ کاریوں کی ابتدائی جانچ میں لین دین کی لاگت شامل کی جاتی ہے۔ ابتدائی جانچ کے بعد بینک اپنی سرمایہ کاریوں کی جانچ اور تقسیم بندی مندرجہ ذیل زمروں میں کرتا ہے:

##### محفوظ برائے تجارت

یہ تمسکات یا تو بازار کی قیمت میں قلیل مدتی تغیر، شرح سود میں اتار چڑھاؤ، ڈیلرز مارجن سے منافع کے لیے حاصل کی جاتی ہیں یا پھر اس جزدان میں شامل ہوتی ہیں جس میں قلیل مدتی منافع کا سلسلہ ہو۔ یہ وثیقہ بعد میں مناسب مالیت پر دوبارہ جانچے جاتے ہیں۔ تمام متعلقہ حاصل شدہ اور غیر حاصل شدہ فائدے اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں دکھائے جاتے ہیں۔

محفوظ برائے تجارت کی مد میں تمام سرمایہ کاریوں کی خرید و فروخت کو، جس میں کسی ضابطے یا بازار کے رواج کی بنا پر (’باضابطہ خرید و فروخت‘) مخصوص مدت کے اندر حوالگی ضروری ہو، تجارت کی تاریخ پر لیا جاتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس پر بینک سرمایہ کاری بیچنے یا خریدنے کا وعدہ کرتا ہے، بصورت دیگر جب تک تصفیہ نہ ہو جائے لین دین کو ماخوذہ شمار کیا جاتا ہے۔

##### محفوظ تا عرصیت

یہ وہ مالی اثاثے ہیں جن کی ادائیگیاں مقرر یا قابل تعین ہیں اور مقرر عرصیت ہے جن کے بارے میں گروپ عرصیت تک رکھنے کا ارادہ اور اہلیت رکھتا ہے، علاوہ قرضے اور وصولیاں۔ یہ تمسکات بالاقساط لاگت پر ہوتے ہیں جس میں سے امپیرمنٹ نقصانات ہوں تو نکال دیے جاتے ہیں اور پریمیم اور ریڈیگرڈس کاؤنٹس کا حساب سودی طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

تمام باضابطہ خرید و فروخت کو تجارت کی تاریخ پر لیا جاتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس پر گروپ سرمایہ کاری بیچنے یا خریدنے کا وعدہ کرتا ہے، بصورت دیگر جب تک تصفیہ نہ ہو جائے لین دین کو ماخوذہ شمار کیا جاتا ہے۔

اگر کسی مالی اثاثے کی مالیت اس کی تخمین شدہ قابل حصول مالیت سے زیادہ ہو تو وہ امپیرمنٹ کا شکار کہلاتا ہے۔ بالاقساط لاگت پر اثاثے کا امپیرمنٹ نقصان وہ فرق ہوتا ہے جو اثاثے کی موجودہ مالیت اور آئندہ متوقع نقد کی موجودہ قیمت (جو وثیقہ کی اصل مؤثر شرح سود کے حساب سے گھٹائی جائے) کے درمیان ہو۔ امپیرمنٹ کے نقصان کی رقم کو نفع و نقصان کے کھاتے میں درج کیا جاتا ہے۔

#### قرضے اور قابل وصولی رقوم

یہ وہ مالی اثاثے ہیں جو بینک کی جانب سے براہ راست مقروض کو رقم کی فراہمی سے وجود میں آتے ہیں۔ ابتدائی شناخت کے بعد یہ اثاثے بالاقساط لاگت اور پریمیم پر رہتے ہیں اور شرح سود کے طریقے سے ڈسکاؤنٹس کا حساب کیا جاتا ہے۔

قرض گیروں کو نقد دینے پر تمام قرضوں کو شناخت کیا جاتا ہے۔ جب کوئی قرض ناقابل وصولی ہو جاتا ہے تو امپیرمنٹ کی متعلقہ تمویں کے تحت اسے قلمزد کر دیا جاتا ہے۔ بعد میں ہونے والی وصولیاں نفع و نقصان کے کھاتے میں کریڈٹ کی جاتی ہیں۔

اگر شواہد ہوں کہ بینک قرضوں کی اصل شرائط کے مطابق تمام رقوم واپس نہیں لے سکے گا تو امپیرمنٹ کی گنجائش رکھی جاتی ہے۔ تمویں کی مالیت موجودہ رقم اور ضمانتوں سے حاصل ہونے والی رقم، جو قرضوں کی اصل مؤثر شرح سود کے لحاظ سے گھٹائی جائے، کے درمیان فرق ہے۔

#### دستیاب برائے فروخت تمسکات

یہ وہ تمسکات ہیں جو مندرجہ بالا تین زمروں میں سے کسی میں نہیں آتیں۔ ابتدائی شناخت کے بعد یہ تمسکات مناسب مالیت پر جانچی جاتی ہیں، ماسوا اہم سرمایہ کاریوں کے بشمول نیشنل بینک آف پاکستان، حبیب بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ اور یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی سرمایہ کاریاں اور ان تمسکات میں سرمایہ کاریاں جن کی مناسب مالیت صحیح طور پر متعین نہیں کی جاسکتی۔ مناسب مالیت میں تبدیلیوں پر فائدہ یا نقصان اس وقت تک اکیوئیٹی میں لے جا کر رکھا جاتا ہے جب تک سرمایہ کاریاں بیچ نہ دی جائیں یا ٹھکانے نہ لگا دی جائیں، یا جب تک سرمایہ کاریوں کے بارے میں امپیرمنٹ کا تعین نہ ہو۔ اس صورت میں جمع شدہ فائدہ یا نقصان جو اس سے پہلے اکیوئیٹی میں دکھایا گیا تھا نفع و نقصان کھاتے میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ دستیاب برائے فروخت اثاثوں کو اس وقت امپیرمنٹ ڈسجھا جاتا ہے جب اس کی مناسب مالیت میں خاصی یا طویل عرصہ تک کمی ہوتی رہے۔

محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں شامل مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت بیلنس شیٹ تاریخ پر ان کی بولی کی قیمت ہے۔

#### عدم شناخت

محفوظ برائے تجارت یا دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریوں کو بینک اس تاریخ کو عدم شناخت کرتا ہے جب وہ خطرات اور فوائد منتقل کرتا ہے۔ محفوظ تا عرصیت تمسکات اس دن عدم شناخت کی جاتی ہیں جب بینک انہیں منتقل کرتا ہے۔ محفوظ برائے تجارت، محفوظ تا عرصیت اور دستیاب برائے فروخت تمسکات کی عدم شناخت پر ہونے والے نقصانات اور فوائد نفع و نقصان کھاتے میں دکھائے جاتے ہیں۔

#### 4.4 ماخوذ مالی وثیقہ جات

گروپ ماخوذ مالی وثیقہ جات استعمال کرتا ہے جن میں فارورڈز، فیوچرز اور زرمبادلہ کے تبدلات شامل ہیں۔ ماخوذیات ابتدا میں لاگت پر درج کی جاتی ہیں اور بعد کی تاریخوں میں مناسب مالیت پر دوبارہ جانچی جاتی ہیں۔ مستقبلات کو نوٹ 30.2 میں وعدے کے زمرے میں دکھایا گیا ہے۔ ماخوذیات سے ہونے والے فوائد اور نقصانات میعاد کی تناسب کی بنیاد پر نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔

#### 4.4 ضمانتی قرضہ جات

جو تمسکات پیشگی طے شدہ قیمت پر دوبارہ خریدنے کے وعدے پر بیچی جاتی ہیں وہ بیلنس شیٹ پر رکھی جاتی ہیں اور ”باز خریداری کے معاہدے کے تحت فروخت شدہ تمسکات“ کی مد میں واجبات کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ دوسری جانب دوبارہ فروخت کے وعدے پر خریدی گئی تمسکات بیلنس شیٹ پر شناخت نہیں کی جاتیں اور ”باز فروخت کے معاہدے کے تحت خرید کردہ تمسکات“ کی مد میں اثاثے کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ دوبارہ خریداری کے سودوں میں فروخت اور دوبارہ خریداری کے درمیان فرق اور دوبارہ فروخت کے

سودوں میں قیمت خرید اور دوبارہ فروخت کی قیمت میں فرق بالترتیب خرچ اور آمدنی کو ظاہر کرتا ہے اور میعاد کی تناسب کی بنیاد پر نفع و نقصان کے کھاتے میں شناخت کیا جاتا ہے۔ باز خریداری اور یورس بعض خریداری کے سودوں کو لین دین کی ایسی قدر پر رپورٹ کیا جاتا ہے جن میں کوئی بھی واجب الوصول خرچ / آمدنی شامل ہوتی ہے۔

#### 4.6 سونے کے ذخائر

سونے کے ذخائر، بشمول ریزرو بینک آف انڈیا میں محفوظ ذخائر، معیاری سونے کی ازسرنو جانچی گئی قدروں پر، اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان جنرل ریگولیشنز کی شقوں کے مطابق ظاہر کیے جاتے ہیں۔ اگر دوبارہ جانچ پر کوئی اضافہ یا کمی ہو تو اسے ”سونے کے ذخائر کے غیر حاصل شدہ اضافہ“ کے کھاتے میں ایکویٹی میں لے جایا جاتا ہے۔ سونے کی ڈسپوزل پر حاصل ہونے والا اضافہ نفع و نقصان کھاتے میں دکھایا جاتا ہے۔

#### 4.7 املاک اور آلات

زمین، عمارات اور جاری تعمیراتی کام کے سوا املاک اور آلات لاگت میں سے مجموعی فرسودگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ کامل ملکیت والی زمین دوبارہ جانچی گئی مالیت پر بیان کی جاتی ہے۔ لیز پر لی گئی زمین اور عمارات دوبارہ جانچی گئی مالیت میں سے مجموعی گھسائی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائی جاتی ہے۔ جاری تعمیراتی کام لاگت پر دکھایا جاتا ہے۔

املاک اور آلات پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں خط مستقیم کے طریقے سے شامل کی جاتی ہے جس میں اثاثے کی لاگت دوبارہ جانچی گئی مالیت جو ان مالی گوشواروں کے نوٹ 16.1 میں درج شرحوں کے مطابق اس کی تخمین شدہ مفید زندگی سے زائد ہو، قلمزد کردی جاتی ہے۔ بقیہ مالیت، مفید زندگی اور فرسودگی کے طریقوں کی ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی اور ضروری ہو تو ترمیم کی جاتی ہے۔

اضافوں پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں اس مہینے سے شامل کی جاتی ہے جب اثاثہ استعمال ہونا شروع ہوا ہو اور جس مہینے میں اثاثہ ختم ہو جائے یا ٹھکانے لگا دیا جائے اس مہینے فرسودگی شامل نہیں کی جاتی۔ معمول کی مرمت اور دیکھ بھال کا خرچ جب ہو اس وقت نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔ بڑی تبدیلی اور بہتری کی صورت میں بدلے جانے والے اثاثے ہٹا دیے جاتے ہیں۔ متعینہ اثاثوں کو ٹھکانے لگانے پر ہونے والے فوائد اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔

زمین اور عمارات کی دوبارہ جانچ کی صورت میں موجودہ رقم میں اضافے کو املاک اور آلات کی دوبارہ جانچ میں بطور فاضل کریڈٹ کر دیا جاتا ہے۔ وہ کمی جو اثاثوں کے پچھلے اضافے کو غیر مؤثر کرے ایکویٹی میں املاک اور آلات کی دوبارہ جانچ میں بطور فاضل شامل کردی جاتی ہے۔ بقیہ تمام کمی نفع و نقصان کھاتے میں شامل کی جاتی ہے۔ املاک اور آلات میں دوبارہ جانچ پر حاصل ہونے والا فاضل غیر حاصل شدہ منافع میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

#### 4.8 غیر محسوس اثاثے

غیر محسوس اثاثے لاگت میں سے مجموعی بالاقساط ادائیگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائے جاتے ہیں۔

غیر محسوس اثاثے تین سال کی مدت میں خط مستقیم کے طریقے سے قسطوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ جب کسی اثاثے کی موجودہ رقم اس کی تخمین شدہ قابل وصولی مالیت سے تجاوز کرتی ہے تو اسے فوراً قلمزد کر کے قابل وصولی مالیت پر لایا جاتا ہے۔

#### 4.9 امپیرمنٹ

گروپ کے اثاثوں کی موجودہ مالیت پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کر کے تعین کیا جاتا ہے کہ آیا کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے بینک میں امپیرمنٹ کی کوئی علامت ہے۔ اگر

ہے تو ایسے اثاثوں کی قابل وصولی رقم کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ قابل وصولی رقم کا تخمینہ مستقبل میں ایسی رقوم کی تخمینہ شدہ آمدورفت کی مناسب مالیت پر لگایا جاتا ہے جن کی ڈسکاؤنٹنگ اثاثے کی اصل شرح سود پر کی جاتی ہے۔ اگر کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے گروپ کی موجودہ مالیت قابل وصولی مالیت سے تجاوز کر جائے تو امپیرمنٹ نقصان کو نفع و نقصان کھاتے میں دکھایا جاتا ہے، سوائے دوبارہ جانچے گئے اثاثوں کے امپیرمنٹ نقصان کے، جسے دوبارہ جانچ کے متعلقہ فاضل میں اس حد تک شامل کیا جاتا ہے جہاں تک امپیرمنٹ نقصان دوبارہ جانچ کے فاضل سے متجاوز نہ ہو۔ خراب اور ناقابل وصولی بیلنسز کو کھاتوں میں سے قلمزد کر دیا جاتا ہے۔ امپیرمنٹ کے لیے تموین پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اسے ترمیم کر کے موجودہ درست ترین تخمینے دکھائے جاتے ہیں۔ تموین میں تبدیلیوں کو نفع و نقصان کھاتے میں بطور آمدنی خرچ شناخت کیا جاتا ہے۔

اگر اس کے بعد کی مدت میں امپیرمنٹ کے نقصان میں کمی آتی ہے اور اسے امپیرمنٹ کی شناخت کے بعد ہونے والی پیش رفت کی حیثیت سے درج کیا جاسکتا ہے تو سابقہ امپیرمنٹ نقصان معکوس کر دیا جائے گا۔ امپیرمنٹ میں کسی بھی قسم کے استرداد کو آمدنی گوشوارے (علاوہ دوبارہ قدر پیمائی کیے جانے والے غیر مالی اثاثہ جات) کو اس حد تک لیا جاتا ہے کہ اثاثے کی درج کی جانے والی رقم استرداد کی تاریخ پر اس کی بے باقی کی لاگت سے متجاوز نہ ہو۔ باز قدر پیمائی شدہ غیر مالی اثاثوں کے امپیرمنٹ میں استرداد کی صورت میں اثاثے کی درج رقم بڑھ کر نظر ثانی شدہ قابل وصولی رقم تک پہنچ جائے گی لیکن یہ اس رقم کی حد تک محدود رہے گی جسے کسی بھی امپیرمنٹ کی غیر موجودگی میں متعین کیا جاتا ہے۔

#### 4.10 مع معاوضہ غیر حاضری

گروپ ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کے واجبات کی مد میں ایچ آر نیٹ ورکس کی بنیاد پر سالانہ تموین کرتا ہے۔ ان واجبات کا تخمینہ منصوبہ بند اکائی کریڈٹ طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

#### 4.11 اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد

بینک اور کارپوریشن مندرجہ ذیل کا انتظام چلاتے ہیں:

(الف) ایک غیر فنڈ کٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ (پرائی اسکیم)، ان ملازمین کے لیے جو 1975ء سے پہلے ملازمت میں آئے اور پرائی اسکیم میں رہنے کو ترجیح دی۔ 2007ء میں بینک نے جنرل پراویڈنٹ فنڈ کے دائرے میں آنے والے ملازمین کو یکم جون 2007ء سے مؤثر ہونے والی کٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اسکیم میں شامل ہونے کا اختیار دیا۔ اسکیم کے تحت آجرو ملازم دونوں تسلیک شدہ تنخواہ کے 6 فیصد کی شرح سے رقم ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں یکم جون 2007ء کو بینک میں آنے والے ملازمین بھی کٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اسکیم کے تحت آتے ہیں۔

(ب) ایک غیر فنڈ جنرل پراویڈنٹ فنڈ (جی پی ایف) اسکیم ہے جو 1975ء کے بعد آنے والے تمام اور 1975ء سے پہلے آنے والے ان ملازمین کے لیے ہے جنہوں نے نئی اسکیم کو اختیار کیا۔ اس اسکیم کے تحت تسلیکی تنخواہ کے 5 فیصد کی شرح سے صرف ملازم کی تنخواہ سے کٹوتی ہوتی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل دیگر ریٹائرمنٹ بنی فٹ اسکیمیں:

- ایک غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرائی اسکیم) تمام ملازمین کے لیے ہے سوائے ان کے جنہوں نے نئی جنرل پراویڈنٹ اسکیم کو اختیار کیا یا وہ جنہوں نے 1975ء کے بعد بینک میں شمولیت اختیار کی اور صرف پنشن اسکیم بنی فٹس کے حقدار ہیں۔
- ایک کٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اور کٹری بیوٹری گریجویٹ اسکیم (نئی اسکیم) جو یکم جون 2007ء سے بینک نے متعارف کرائی اور تمام ملازمین کے لیے ہے سوائے ان کے جنہوں نے پنشن اسکیم یا غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرائی اسکیم) اختیار کی۔
- ایک غیر فنڈ پنشن اسکیم، ان ملازمین کے لیے جنہوں نے 1975ء کے بعد اور ایف جی ایف متعارف کرائے جانے سے قبل اسٹیٹ بینک میں شمولیت اختیار کی۔ یہ اسکیم یکم جون 2007ء سے نافذ العمل ہے۔

- ایک غیر فنڈ بنی وولنٹ فنڈ اسکیم، اور
- ایک غیر فنڈ پوسٹ ریٹائرمنٹ میڈیکل بنی فنڈ اسکیم۔

کنٹری ہیوٹن پراویڈٹ پلانز میں رقم دینے کی ذمہ داریوں کو نفع و نقصان کھاتے میں اس وقت شناخت کیا جاتا ہے جب یہ رقم ادا کی جاتی ہیں۔

ایکچوئیریل سفارشات پر مبنی بنی فنڈ اسکیموں کے تحت آنے والی ذمہ داریوں کے لیے گروپ سالانہ تموین رکھتی ہے۔ ایکچوئیریل جانچ ”پروجیکٹ یونٹ کریڈٹ طریقے“ سے کی جاتی ہے۔ غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فوائد اور نقصانات ملازمین کی متوقع اوسط بقیہ حیات کار پر نفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے حالیہ قدر پچاسی 30 جون 2011ء تک کی گئی ہے۔ سال کے اوائل میں غیر حاصل شدہ ایکچوئیریل کو ملازمین کی کام کے حوالے سے باقی زندگی کی اوسط کی بنیاد پر نفع و نقصان کھاتے میں درج کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا اسٹاف ریٹائرمنٹ بنی فٹس مقررہ مدت ملازمت کی تکمیل پر واجب الادا ہیں۔

#### 4.12 مؤخر آمدنی

سرمایہ جاتی اخراجات کے سلسلے میں موصولہ گرانٹس کو مؤخر آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ انہیں متعلقہ اثاثے کی مفید زندگی پر اقساط میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

#### 4.13 محاصل کی شناخت

- ڈسکاؤنٹ رسورس مارک اپ اور ریفرسے اور سرمایہ کاریاں میعاد کی تناسب کی بنیاد پر درج کی جاتی ہیں جس میں اثاثے پر مؤثر یافت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) میں بیلنسز پر آمدنی، مشتبہ قرضہ جات اور سرمایہ کاریوں پر بعد از تاریخ منافع کو وصولی کی بنیاد پر آمدنی کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔
- کمیشن آمدنی اس وقت درج کی جاتی ہے جب متعلقہ خدمات فراہم کی جائیں۔
- منافع منقسمہ کی آمدنی اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب گروپ کا منافع منقسمہ وصول کرنے کا حق قائم ہو جائے۔
- تمسکات کی ڈسپوزل پر فوائد نقصانات کو تجارت کی تاریخ پر نفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیا جاتا ہے۔
- دیگر تمام محاصل کو میعاد کی تناسب کی بنیاد پر شناخت کیا جاتا ہے۔
- تعلیم و تربیت کی فیس کو متعلقہ کورسز کی تکمیل پر شناخت کیا جاتا ہے۔
- ہوٹل کی آمدنی کو کارکردگی خدمات میں شناخت کیا جاتا ہے۔

#### 4.14 نفع و نقصان میں شراکت کے انتظامات کے تحت مالیات

نفع و نقصان میں شراکت کے تحت گروپ مختلف مالی اداروں کو مالکاری فراہم کرتا ہے۔ ان انتظامات کے تحت نفع و نقصان کا حصہ واجب الوصول کی بنیاد پر شناخت کیا جاتا ہے۔

#### 4.15 ٹیکسیشن

بینک کی آمدنی اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی دفعہ 49 کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ علاوہ ازیں، انسٹی ٹیوٹ کی آمدنی کو بھی انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے دوسرے شیڈول کے حصہ اول کی شق 92 کے تحت انکم ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔

#### 4.16 بیرونی کرنسی کی روپے میں تبدیلی

بیرونی کرنسی میں کیے جانے والے سودے پاکستانی روپے میں اس شرح مبادلہ پر تبدیل کیے جاتے ہیں جو سودے کی تاریخ پر ہو۔ بیرونی کرنسی میں زری اثاثہ جات و واجبات بیلنس

شیڈ کی تاریخ پر کلوزنگ شرح مبادلہ پر روپوں میں تبدیل کیے جاتے ہیں۔

مبادلہ کے فوائد و نقصانات نفع و نقصان کے کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں سوائے آئی ایم ایف کے بیلنسز میں مبادلہ کے بعض اختلافات کے، جن کا حوالہ نوٹ 4.17 میں دیا گیا ہے، جو حکومت پاکستان کے کھاتے میں منتقل کیے جاتے ہیں۔

ایکسیج رسک کوریج اسکیم کے تحت آنے والے مبادلہ کے فرق اور تبدیل کرنسی کے سودے واجب الوصول کی بنیاد پر کھاتے کی کتابوں میں شناخت کیے جاتے ہیں۔

جامع مالی گوشواروں کے نوٹ 33.2 میں منکشف کیے جانے والے واجب الادا فارورڈز مبادلہ کے کنفریکٹس کے وعدے ان فارورڈز میں پر تبدیل کیے جاتے ہیں جو ان کی عرصیتوں پر لاگو ہوں۔ مراسلہ ہائے اعتبار اور مراسلہ ہائے ضمانت کے بیرونی کرنسی کے واجبات رعوعدے بیلنس شیڈ کی تاریخ پر کلوزنگ شرح مبادلہ پر روپوں کی صورت میں ظاہر کیے جاتے ہیں۔

#### 4.17 آئی ایم ایف سے لین دین اور بیلنسز

آئی ایم ایف سے لین دین اور بیلنسز کا ریکارڈ بینک کے مرکزی بینک کی منظور شدہ اکاؤنٹنگ پالیسی کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس لین دین اور بیلنسز کے اندراج کے بارے میں گروپ کی پالیسیوں کا خلاصہ یہ ہے:

- گروپ آئی ایم ایف میں کوٹے کے لیے حکومت کا حصہ حکومت کی ڈپازٹری کے طور پر درج کیا جاتا ہے اور ان انتظامات کے تحت آنے والے مبادلہ کے فرق کو حکومت کے کھاتے میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
- آئی ایم ایف سے قرض کی دوبارہ جانچ کی بنا پر آنے والے مبادلہ کے فوائد و نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔
- آئی ایم ایف کی جانب سے اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) مجموعی طور پر مختص کرنے کو غیر اقامتی واجبات کے جز میں درج کیا جاتا ہے اور اسے متعلقہ تاریخ کی بیلنس شیڈ پر ایس ڈی آر کے لیے اختتامی شرح مبادلہ کے مطابق تبدیل کیا جاتا ہے۔ ایس ڈی آر کی منتقلی کو نفع و نقصان کھاتے میں دیا جاتا ہے۔
- وعدے کی رقم نفع و نقصان کھاتے سے آئی ایم ایف کی جانب سے فنڈ کے وعدے کی تاریخ سے چارج کی جاتی ہے۔
- سروس چارج کو آئی ایم ایف کی قسطوں کی وصولی کے وقت نفع و نقصان کھاتے میں درج کر دیا جاتا ہے۔
- آئی ایم ایف کے بیلنسز سے متعلق تمام دیگر آمدنی اور چارجز نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں جن میں سے کچھ کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

- قرضہ جاتی اسکیموں اور فنڈ کی سہولتوں کے تحت قرض گیری پر چارجز
- خالص مجموعی اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس پر چارجز، اور
- اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس کی تحویل پر آمدنی۔

#### 4.18 تمویں

تمویں اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب بینک ماضی کے واقعات کے نتیجے میں کوئی موجودہ قانونی یا مضمر ذمہ داری رکھتا ہے۔ امکان یہ ہے کہ ذمہ داری پوری کرنے کے لیے وسائل کا استعمال ضروری ہوگا اور اس رقم کا کوئی قابل اعتبار تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ تمویں پر ہر بیلنس شیڈ کی تاریخ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اسے درست ترین موجودہ تخمینے کے مطابق بنایا جاتا ہے۔

#### 4.19 نقد اور نقد کے مساوی رقوم

نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں نقد، زر مبادلہ کے ذخائر، زر مبادلہ کی نشان زد بقایا رقوم، ایس ڈی آر، کرنٹ اور ڈپازٹ کھاتوں کا بیلنس اور وہ تمسکات شامل ہیں جو تین ماہ کے اندر

نقد کی معلوم مالیت کی صورت میں لائی جاسکیں اور جن کی قدر میں معمولی تبدیلی ہو۔

#### 4.20 مالی وثیقہ جات

مالی اثاثہ جات و واجبات اس وقت شناخت کیے جاتے ہیں جب گروپ وثیقے کی معاہداتی شقوق میں فریق بن جاتا ہے۔ جب گروپ کسی مالی اثاثے کے معاہداتی حقوق کھودیتا ہے تو مالی اثاثے کو عدم شناخت کرتا ہے یا جب گروپ مالی اثاثے کی ملکیت کے تمام خطرات و فوائد کو خاطر خواہ حد تک منتقل کر دیتا ہے۔ جب کوئی واجبہ ختم، منسوخ یا فنا ہو جاتا ہے تو گروپ اسے عدم شناخت کرتا ہے۔

فی الوقت مالی اثاثہ جات و واجبات کی عدم شناخت پر کوئی فائدہ یا نقصان نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔

بیننس شیٹ پر درج ہونے والے وثیقوں میں بیرونی کرنسی کے ذخائر و بیننسز، سرمایہ کاریاں، قرضے و ایڈوانسز قابل ادائیگی بلز، بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں، باز خریداری اور معکوس لین دین کے بیننسز، حکومتی کھاتے، آئی ایم ایف کے بیننسز، دیگر امانتی کھاتے اور واجبات۔ شناخت اور جانچ کے طریقے ہر مالی وثیقے سے متعلق پالیسی بیانات میں الگ الگ بیان کیے گئے ہیں۔

#### 4.21 اسٹیشزری اور استعمال کی دیگر اشیا

اسٹیشزری اور استعمال کی دیگر اشیا کی قدر پست لاگت اور خالص قابل وصول قدر پر کی جاتی ہے۔ لاگت میں خریداریوں کی لاگت اور دیگر لاگتیں شامل ہیں جو ان اشیا کو ان کے موجودہ مقام و حالت تک لانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اشیا کی متبادل لاگت کو خالص قابل وصول قدر کی پیمائش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی اشیا کے لیے تموین مہیا کی جاتی ہے جنہیں ایک مقررہ مدت میں استعمال نہیں کیا جانا۔

#### 4.22 قابل وصولی کھاتے اور دیگر قابل وصول

قابل وصولی کھاتے اور دیگر قابل وصول کو کسی ناقابل جمع رقوم کے لیے اس انوائس کی رقم علاوہ الاؤنس پر درج کیا جاتا ہے۔ معلوم خراب قرضے شناخت ہونے پر قلمزد کر دیے جاتے ہیں۔

#### 4.23 تجارت و دیگر قابل ادائیگی

تجارت و دیگر قابل ادائیگی رقوم کے واجبات کو بالاقساط لاگت پر شمار کیا جاتا ہے جو زیر غور مناسب مالیت ہے جسے موصول ہونے والی اشیا و خدمات پر مستقبل میں ادا کیا جانا ہے، خواہ ان کا بل انسٹی ٹیوٹ کو دیا گیا یا نہیں۔

#### 4.24 تلافی

مالی اثاثہ اور مالی واجبہ کی تلافی ہوتی ہے اور خالص رقم بیننس شیٹ میں دکھائی جاتی ہے جب گروپ کو کوئی شناخت شدہ رقم کو چکانے کا حق ہو اور وہ خالص بنیاد پر چکانے یا بیک وقت اثاثے کو حاصل کرنے اور واجبے کو چکانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر	نوٹ	خالص مواد اڈرائے اونس میں	2012 ء	2011 ء
			(روپے '000' میں)	
ابتدائی بیلنس		2,070,529	267,969,374	219,942,435
سال کے دوران اضافہ		963	145,604	41,368
باز قدر پیمائی کے باعث قدر میں اضافہ	29		44,962,441	47,985,571
	19.1	2,071,492	313,077,419	267,969,374

6- مقامی کرنسی۔ سکے	نوٹ	2012 ء	2011 ء
		(روپے '000' میں)	(نظر ثانی شدہ)
شعبہ بینکاری کی تحویل میں بینک نوٹس		160,156	154,558
شعبہ اجرا کے اثاثے	6.1 & 19.1	1,814,196	2,225,301
		1,974,352	2,379,859
منہا: شعبہ بینکاری کی تحویل میں بینک نوٹ	19	(160,156)	(154,558)
		1,814,196	2,225,301

6.1 جیسا کہ نوٹ 4.2 میں ذکر کیا گیا بینک حکومت کی جانب سے مختلف مالیت کے سکے جاری کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یہ بیلنس سال کے آخر میں بینک کی تحویل میں موجود غیر جاری شدہ سکوں کی عرفی مالیت کو ظاہر کرتا ہے (نوٹ نمبر 19.1 کا حوالہ بھی دیا گیا ہے)۔

7- زرمبادلہ کے ذخائر	نوٹ	2012 ء	2011 ء
		(روپے '000' میں)	
سرمایہ کاریاں	7.1 & 7.2	289,059,247	257,860,663
امانتی کھاتے	7.3 & 7.4	454,986,528	429,735,892
جاری کھاتے	7.2 & 7.3	96,830,826	56,275,472
باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات	7.5	197,465,169	544,908,247
		1,038,341,770	1,288,780,274



اوپر دیے گئے زرمبادلہ کے ذخائر کو ذیل میں دیے گئے طریقے سے رکھا گیا ہے:

نوٹ	2012 ء	2011 ء
شعبہ اجرا	360,180,828	400,387,512
شعبہ بینکاری	678,160,942	888,392,762
	<b>1,038,341,770</b>	<b>1,288,780,274</b>

#### 7.1 - سرمایہ کاریاں

محفوظ برائے تجارت	7.4	288,836,712	214,625,939
محفوظ تا عرصیت	-	-	42,981,312
دستیاب برائے فروخت	7.2	222,535	253,412
		<b>289,059,247</b>	<b>257,860,663</b>

7.2 ان میں حکومت ہند سے قابل وصولی رقوم شامل ہیں۔ ان اثاثوں کا حصول حکومت پاکستان اور حکومت ہند کے درمیان تصفیے پر منحصر ہے۔

7.3 کرنٹ اور ڈپازٹ اکاؤنٹس کے بیلنس میں مختلف شرحوں کے سود شامل ہیں جن کی حدود 0.05 فیصد تا 4.85 فیصد (2011: 0.02 فیصد اور 5 فیصد) سالانہ تک ہے۔

7.4 ان میں معروف فنڈ نیجرز کے توسط سے عالمی منڈی میں کی جانے والی سرمایہ کاریاں شامل ہیں۔ فنڈ نیجرز کی سرگرمیوں کی نگرانی ایک کنسٹوڈین کے ذریعے کی جارہی ہے۔ ان سرمایہ کاریوں کی بازار میں مالیت 2,565.58 ملین امریکی ڈالر (2011ء: 2,632.34 ملین امریکی ڈالر) کے مساوی ہے۔

7.5 یہ باذریعہ کے سمجھوتے کے تحت قرض گیری اور مارک اپ کو ظاہر کرتے ہیں جو امریکی ڈالر میں 0.14 فیصد اور 2 جولائی 2012ء تک کی عرصیت کے لیے (2011: 0.0072 فیصد اور 0.0075 فیصد اور عرصیت یکم جولائی 2011ء)۔

#### 8 - زرمبادلہ کے نشان زد بیلنسز

یہ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی ادائیگیوں کے لیے نشان زد بیرونی کرنسی کو ظاہر کرتا ہے۔

#### 9 - آئی ایم ایف کے آپیشل ڈرائنگ رائٹس

آپیشل ڈرائنگ رائٹس زرمبادلہ کے وہ ذخائر ہیں جو آئی ایم ایف اپنے رکن ممالک کو کوٹے کے حساب سے مختص کرتا ہے۔ علاوہ ازیں رکن ممالک اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے آئی ایم ایف اور دوسرے رکن ممالک سے ایس ڈی آر خرید سکتے ہیں۔ ذیل میں دیے گئے اعداد و شمار 30 جون 2012ء کو بینک کی تحویل میں ایس ڈی آر کی روپے میں قدر کو ظاہر کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف بینک کی تحویل میں ایس ڈی آر پر ہر سہ ماہی کے دوران رکھے گئے ایس ڈی آر کی روزانہ مصنوعات پر ہفتہ وار شرح سود کے حساب سے سود کریڈٹ کرتا ہے۔

رکھے گئے ایس ڈی آرز کو ذیل میں دیا گیا ہے:

نوٹ	2012 ء	2011 ء
(روپے '000' میں)		
شعبہ اجرا	7,146,000	6,869,850
شعبہ بینکاری	84,188,177	95,318,553
	<u>91,334,177</u>	<u>102,188,403</u>

#### 10۔ کوڈ انتظامات کے تحت عالمی زری فنڈ سے ریزرو کی قسط

آئی ایم ایف کی جانب سے مختص کوڈ	148,440,350	142,259,472
کوڈ انتظامات کے تحت واجبات	(148,423,246)	(142,243,080)
	<u>17,104</u>	<u>16,392</u>

#### 11۔ باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات

یہ مختلف مالی اداروں سے باز خریداری کے سمجھوتوں پر قرض گاری کو ظاہر کرتا ہے اور اس پر مارک اپ 11.67 فیصد تا 11.77 فیصد (2011: 13.27 فیصد تا 14 فیصد) ہے اور ان کی عرصیت 06 جولائی 2012ء ہے (2011ء: 02 جولائی 2011ء)۔

نوٹ	2012 ء	2011 ء
(روپے '000' میں)		
بینک کے قرضے اور قابل وصولی رقوم	1,803,844,625	1,363,815,487
حکومتی تمسکات	2,740,000	2,740,000
مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز)	1,806,584,625	1,366,555,487
وفاقی حکومت کا اسکرپ		

دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریاں

بینکوں اور دیگر مالی اداروں میں سرمایہ کاریاں

عام حصص

فہرستی

غیر فہرستی

15,563,789	15,563,789	
4,957,247	4,919,706	
20,521,036	20,483,495	12.2
169,441	127,082	
67,411	50,558	
<u>20,757,888</u>	<u>20,661,135</u>	

میعادی مالکاری وثیقہ جات

امانتوں کے سرٹیفکیٹ

12.3	سرمایہ کاریوں کی مالیت میں کمی کے عوض تمویں	(385,971)	(445,183)
		20,275,164	20,312,705
	مکمل ملکیت کے ذیلی اداروں میں سرمایہ کاریاں	1,000,000	1,000,000
	ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن	29,260	29,260
	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ۔ بناف	1,029,260	1,029,260
		1,827,165,865	1,387,199,264
19.1	مذکورہ بالا سرمایہ کاریوں اس طرح رکھا گیا ہے	1,088,514,072	916,804,517
	شعبہ اجراء۔ ایم ٹی بی	738,651,793	470,394,747
	شعبہ بینکاری	1,827,165,865	1,387,199,264

#### 12.1 حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریاں

یہ حکومت کی ضمانت یا جاری کردہ سرمایہ کاریاں ہیں۔ ان تمسکات پر منافع کی صورت یہ ہے:

2011ء	2012ء		
(فیصد سالانہ)			
13.68% 13.41	11.94% 11.63	مارکیٹ ٹریڈری بلز	
3	3	وفاقی حکومت کا اسکرپ	
		12.2 بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے حصص میں سرمایہ کاریاں (نوٹ 12.2.1)۔	
2011ء	2012ء	نوٹ	تحویل کا فیصد
(روپے '000 میں)			
1,100,807	1,100,807	12.2.2	75.20 75.20
5,919,530	5,919,530	12.2.3	19.49 19.49
350,638	350,638	12.2.4	10.07 10.07
8,192,814	8,192,814	12.2.5	40.60 40.60
15,563,789	15,563,789		
		غیر فہرستی	
150,000	150,000		75.00 75.00
37,540	-		65.81 -
187,540	150,000		
4,769,707	4,769,706		
4,957,247	4,919,706		
20,521,036	20,483,495		

دیگر۔ 50 فیصد کے مساوی یا کم تحویل کی سرمایہ کاریاں

12.2.1 مندرجہ بالا اداروں میں سرمایہ کاریاں حکومت پاکستان کی مخصوص ہدایات کے تحت اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور دیگر قوانین کے مطابق کی گئی ہیں۔ گروپ کی انتظامیہ ان اداروں پر ضوابطی مقاصد یا کسی اور قانون کے سوا جو پورے شعبے پر لاگو ہوتا ہو کنٹرول نہیں رکھتی۔ چنانچہ انہیں ذیلی ادارے کے طور پر یکجا نہیں کیا گیا اور ایسوسی ایٹس میں سرمایہ کاریوں یا ساجھے کے کاروبار پر نہیں دکھایا گیا۔

12.2.2 نیشنل بینک آف پاکستان کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 60,571.55 ملین روپے (2011ء: 63,766.18 ملین روپے) تھی۔

12.2.3 یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 18,698.91 ملین روپے (2011ء: 14,769.71 ملین روپے) تھی۔

12.2.4 الائنڈ بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 6,114.07 ملین روپے (2011ء: 5,554.78 ملین روپے) تھی۔

12.2.5 حبیب بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 55,540.28 ملین روپے (2011ء: 51,931.98 ملین روپے) تھی۔

### 12.3 سرمایہ کاریوں کی مالیت میں کمی کے عوض تموین

2012ء	2011ء	
(روپے '000 میں)		
445,183	503,064	ابتدائی رقم
-	1,331	سال کے دوران تموین
(59,212)	(59,212)	سال کے دوران مراجعت
385,971	445,183	کلوزنگ بیلنس

قرضے، ایڈوانسز، ہنڈیاں اور کمرشل وثیقہ جات	نوٹ	2012ء	2011ء
			(Restated)
		(روپے '000 میں)	

حکومتیں	13.1	36,097,865	56,082,403
سرکاری ملکیت میں / زیر انتظام مالی ادارے	13.2 اور 13.3	113,363,735	116,419,871
نجی شعبے کے مالی ادارے	13.4	180,035,597	203,213,017
		293,399,332	319,632,888
ملازمین		16,958,746	15,874,593
		346,455,943	391,589,884
مشکوک اثاثوں پر تموین	13.5	(6,409,918)	(6,397,908)
		340,046,025	385,191,976

13.1 حکومتوں کو قرضے	نوٹ	2012 ء	2011 ء
صوبائی حکومت - پنجاب	13.1.1	25,477,121	37,093,810
صوبائی حکومت - بلوچستان	13.1.2	8,183,244	15,988,593
صوبائی حکومت - خیبر پختونخوا	13.1.3	2,437,500	3,000,000
		<b>36,097,865</b>	<b>56,082,403</b>

سال کے دوران صوبائی حکومتوں پر واجب الادا مندرجہ بالا بیلنسز پر مارک اپ مختلف شرحوں پر چارج کیا گیا جو 11.71 فیصد تا 13.65 فیصد (2011ء: 12.22 فیصد تا 13.64 فیصد) فیصد (سالانہ)۔

**13.1.1** اس میں سال کے دوران حکومت پنجاب کے جاری کھاتے کے قابل وصولی بیلنس شامل ہیں جن کی مالیت 50,900 ملین روپے بنتی ہے جسے کہ 10 نومبر 2009ء کو طے پانے والے سمجھوتے کے تحت قرضے میں تبدیل کر دیا گیا اور یہ یکم اگست 2009ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ قرضہ 1,060 ملین روپے کی مساوی 48 اقساط میں دوبارہ قابل ادائیگی ہے اور ان کی ادائیگی یکم اکتوبر 2009ء سے شروع ہوگی۔ جنوری 2012ء اور فروری 2012ء کی دو اقساط کو پنجاب حکومت کی درخواست پر مؤخر کر دیا گیا۔ اس کے مطابق، آخری قسط کی واپسی کی تاریخ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے یکم نومبر 2013ء کر دیا گیا۔ 30 جون 2012ء تک اس قرضے کا واجب الادا بیلنس 18,027 ملین روپے (2011ء: 28,631 ملین روپے) تھا۔ یہ قرضہ وفاقی حکومت کی ضمانت پر دیا گیا۔

**13.1.2** اس میں سال کے دوران حکومت بلوچستان کے جاری کھاتے کے قابل وصولی بیلنس شامل ہیں اور ان پر شرح سود ششماہی مارکیٹ ٹریڈری بلز کی سہ ماہی اوسط شرح کے مساوی ہے۔ سمجھوتے کے تحت یہ قرضہ 65 ماہانہ اقساط میں واپس کیا جائے گا جو کہ یکم جولائی 2009ء سے شروع ہوئی تھی۔

**13.1.3** یہ 28 دسمبر 2010ء کو طے پانے والے ایک سمجھوتے کے تحت خیبر پختونخوا کی حکومت کو دیے جانے والے برج فنڈنگ قرضے کو گواہ کرتا ہے۔ یہ قرضہ 187.5 ملین روپے کی 16 مساوی سہ ماہی اقساط پر قابل واپسی ہے جس کا آغاز 31 دسمبر 2011ء سے ہوا تھا اور اس پر پچھلی سہ ماہی کی آخری نیلامی کی سہ ماہی بہ وزن اوسط ٹریڈری بل کی شرح کا مارک اپ عائد ہے۔ 30 جون 2012ء تک اس قرضے کا واجب الادا بیلنس 2,437 ملین (2011ء: 3,000 ملین روپے) تھا۔ یہ قرضہ وفاقی حکومت کی ضمانت پر دیا گیا۔

## 13.2: حکومتی ملکیت / زیر انتظام چلنے والے مالی اداروں کے قرضے

کل	دیگر مالی ادارے		جدولی بینک			
	2012ء	2011ء	2012ء	2011ء		
(روپے '000 میں)						
52,744,249	50,789,594	-	-	52,744,249	50,789,594	زرعی شعبہ (13.2.1)
6,469,232	7,573,812	-	-	6,469,232	7,573,812	صنعتی شعبہ (13.2.1 اور 13.2.3)
13,638,610	13,222,511	3,567	3,567	13,635,043	13,218,944	برآمدی شعبہ (13.2.3 اور 13.3)
11,242,300	11,242,300	11,242,300	11,242,300	-	-	مکانات کا شعبہ (13.2.2)
32,325,480	30,535,518	-	-	32,325,480	30,535,518	دیگر (13.2.3 اور 13.2.4)
116,419,871	113,363,735	11,245,867	11,245,867	105,174,004	102,117,868	

**13.2.1** زرعی اور صنعتی شعبوں کے قرضوں میں بالترتیب 50,174.09 ملین روپے اور 1,083.12 ملین روپے (2011ء: 50,174.09 ملین اور 1,083.12 ملین روپے) شامل ہیں جو زرعی ترقیاتی بینک کے لیے حکومت کی 51,257.21 ملین روپے (2011ء: 51,257.21 ملین روپے) کی ضمانتی مالکاری کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ زیڈی ٹی بی ایل کو 3,204 ملین روپے (2011ء: 3,204 ملین روپے) کے غیر محفوظ ماتحت قرضے کی درجہ بندی قرضوں اور ایڈوانسز میں کی گئی ہے۔ زرعی ترقیاتی بینک کی تشکیل نو جاری ہے اور ان مالکاریوں کی واپسی کی تفصیلی شرائط کو وقت آنے پر حتمی شکل دی جائے گی۔

**13.2.2** یہ ہاؤس ہلڈنگ فنانس کارپوریشن لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) سے قابل وصولی قرضے کو ظاہر کرتا ہے جسے نفع و نقصان میں شراکت کی سات کریڈٹ لائنز پر دیا گیا ہے۔ 30 جون 2012ء تک تمام کریڈٹ لائنز زائد المیاد ہو چکی ہیں جس کی مالیت 11,242 ملین روپے (2011ء: 9,689 ملین روپے) کی پانچ کریڈٹ لائنز) بنتی ہے۔ ان کریڈٹ لائنز کو وفاقی حکومت کی ضمانت پر حاصل کیا گیا ہے۔

**13.2.3** برآمدی و صنعتی شعبے کا اکتشاف بالترتیب 1,054 ملین روپے اور صفر بیلنس (2011ء: 1,054 ملین روپے اور 20 ملین روپے) ہے جو انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف پاکستان (آئی ڈی بی پی) کو مجموعی طور پر 1,074 ملین روپے کی مالکاری کو ظاہر کرتا ہے۔ دیگر قرضوں میں 13,000 ملین روپے اور 340,783 ملین روپے شامل ہیں جنہیں حکومتی ضمانت اور دیگر حکومتی تسکات پر بالترتیب پر محفوظ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران وفاقی کابینہ نے آئی ڈی بی پی کو ختم کرنے کی منظوری دی تھی۔ رواں سال کے دوران اسے بند کرنے کی کارروائی شروع کر دی گئی تھی۔

**13.2.4** مندرجہ بالا رقم میں 569.00 ملین روپے (2011ء: 567.00 ملین روپے) شامل ہیں جو سابق مشرقی پاکستان میں چلنے والے مختلف مالی اداروں سے قابل وصولی ہیں۔ ان رقم کا حصول پاکستان اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں کے درمیان مالی تصفیے سے مشروط ہے۔

**13.3** ان بیلنسز میں 78.5 ملین روپے (2011ء: 78.5 ملین روپے) مالیت کے بعض کمرشل وثیقہ جات کی عربی مالیت شامل ہے جو بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی تحویل میں ہیں۔ ان رقم کا حصول پاکستان اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں کے درمیان مالی تصفیے سے مشروط ہے۔ ان کمرشل وثیقہ جات کو شعبہ اجراء کے اثاثوں میں شامل کیا گیا ہے۔

#### 13.4: نجی شعبے کے مالی اداروں کو قرضے

کل		دیگر مالی ادارے		جدولی بینک		
2011ء	2012ء	2011ء	2012ء	2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)						
680,083	1,510,341	184,152	157,846	495,931	1,352,495	زرعی شعبہ
40,989,947	40,468,609	4,462,024	4,651,692	36,527,923	35,816,917	صنعتی شعبہ
161,517,505	138,031,165	-	-	161,517,505	138,031,165	برآمدی شعبہ
25,482	25,482	-	-	25,482	25,482	دیگر
203,213,017	180,035,597	4,646,176	4,809,538	198,566,841	175,226,059	

2011ء	2012ء	13.5 مشکوک اثاثوں پر تموین
(روپے '000' میں)		ابتدائی رقم
6,908,757	6,397,908	سال کے دوران مراجعت
(510,849)	12,010	اختتامی رقم
6,397,908	6,409,918	

### 13.6 شرح سود/مارک اپ کے حامل قرضوں کے شرح سود/مارک اپ کے خاکے کو ذیل میں دیا گیا ہے:

2011ء	2012ء	نوٹ	حکومتی ملکیت/کنٹرول میں اور نجی مالی ادارے
(فیصد سالانہ)			ملازمین کے قرضے
12.1	12.1		
10	10		

2011ء	2012ء	نوٹ	14- ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثہ جات
(روپے '000' میں)			سونے کے ذخائر
3,568,068	4,346,524		ابتدائی رقم
778,455	729,303	29	سال کے دوران باز قدر پیمائی پر اضافہ قدر
4,346,523	5,075,827		
453,889	486,977		اسٹریٹجک تمسکات
19,412	17,047		بھارتی حکومت کی تمسکات
5,618	4,959		روپے کے سکے
4,825,442	5,584,810	14.1	
827,549	726,719	14.2	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصول اثاثوں کے قائم مقام بھارتی نوٹ
5,652,991	6,311,529	19.1	

14.1 مندرجہ بالا اثاثے وہ ہیں جو پاکستان (مونیٹری سسٹم اینڈ ریزرو بینک) آرڈر 1947ء کے تحت ریزرو بینک آف انڈیا کے اثاثہ جات میں سے حکومت پاکستان کو بطور حصہ مختص کیے گئے تھے۔ ان اثاثوں کی منتقلی پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان تصفیے سے مشروط ہے۔

14.2 یہ اس بھارتی روپے کے مساوی پاکستانی روپے ہیں جو پاکستان میں زیر گردش تھے اور بعد میں ان کی گردش پاکستان (مونیٹری سسٹم اینڈ ریزرو بینک) آرڈر 1947ء کے تحت ختم کر دی گئی۔ ان اثاثوں کی وصولیابی پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان تصفیے سے مشروط ہے۔

2011ء	2012ء	نوٹ	15۔ بھارت اور بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا رقوم
(روپے '000 میں)			
39,616	39,616		بھارت
837	837		نوٹوں کی طباعت کے لیے قرضہ
40,453	40,453		ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی
819,924	819,924		بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان)
5,452,302	5,937,056	15.1	انٹرفنس رقوم
6,272,226	6,756,980		قرضے
6,312,679	6,797,433		

- 15.1 یہ حکومت بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کو سود پر دیے گئے قرضے ہیں۔
- 15.2 مندرجہ بالا رقوم کا حصول پاکستان، بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان حتمی تصفیے سے مشروط ہے۔

#### 16 املاک و آلات

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
24,325,308	23,086,639	16.1	معینہ جاری اثاثے
397,050	364,254	16.3	سرمایہ جاتی جاری کام
24,722,358	23,450,893		



## 16.1 آپریٹنگ معینہ اثاثے

2012ء										
تخفیف قدر کی	30 جون	30 جون	باز قدر پائی کے	سال کی تخفیف	یکم جولائی	لاگت/باز قدر پائی	باز قدر پائی کے	سال کے دوران	اضافے/تخفیف	یکم جولائی 2011ء
سلائی شرح	پر	پر	باعث مراجعت	قدر (ہدف) /	2011ء پر مجموعی	30 جون 2012ء پر	باعث مراجعت	باز قدر پائی	قدر سال کے	پر لاگت/باز قدر پائی کی رقم
فیصد	نئی کتابی قیمت	مجموعی تخفیف قدر		ملاحظہ	تخفیف قدر				دوران	
----- (روپے '000 میں) -----										
-	3,791,658	-	-	-	-	3,791,658	-	-	-	3,791,658
لیز پر لی گئی زمین										
16,217,581	589,562	-	589,562	-	16,807,143	-	-	71,341	16,735,802	لیز پر لی گئی زمین
837,338	203,807	-	203,807	-	1,041,145	-	-	21,951	1,019,194	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
لیز پر لی گئی زمین پر عمارات										
1,548,297	368,691	-	368,691	-	1,916,988	-	-	38,038	1,878,950	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
75,521	134,549	-	18,093	125,759	210,070	-	-	7,005	212,396	فرنیچر و دیگر سامان
10			(9,303)					(9,331)		
313,563	851,029	-	136,068	732,987	1,164,592	-	-	99,815	1,082,985	دفتری ساز و سامان
20			(18,051)					(18,208)		
			25							
94,996	1,457,237	-	166,976	1,290,780	1,552,233	-	-	21,733	1,531,207	ای ڈی پی آلات
33.33			(559)					(707)		
			40							
207,685	179,818	-	70,075	135,496	387,503	-	-	72,200	358,138	گازیاں
20			(25,753)					(42,835)		
23,086,639	3,784,693		1,553,272	2,285,022	26,871,332	-	-	332,083	26,610,330	
			(53,666)					(71,081)		
			65							
2011ء										
تخفیف قدر کی	30 جون 2011ء	30 جون	باز قدر پائی کے	سال کے لیے	یکم جولائی 2010ء	لاگت/باز قدر پائی	باز قدر پائی کے	سال کے دوران	اضافے/تخفیف	یکم جولائی 2010ء
سلائی شرح	پر	پر	باعث مراجعت	تخفیف قدر /	2010ء پر مجموعی	30 جون 2011ء پر	باعث مراجعت	باز قدر پائی	قدر سال کے	پر لاگت/باز قدر پائی کی رقم
فیصد	نئی کتابی قیمت	مجموعی تخفیف قدر		ملاحظہ	تخفیف قدر				دوران	
----- (روپے '000 میں) -----										
-	3,791,658	-	-	-	-	3,791,658	-	211,670	2,941	3,577,047
لیز پر لی گئی زمین										
16,735,802	-	-	298,183	1,354,769	16,735,802	(1,652,952)	5,625,949	600	12,762,205	لیز پر لی گئی زمین
			(1,652,952)							
1,019,194	-	(496,375)	107,563	388,812	1,019,194	(496,375)	470,331	13,183	1,032,055	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
5										
1,878,950	-	(794,315)	180,636	613,783	1,878,950	(794,315)	923,440	31,550	1,718,275	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
5										

**16.2.1** 30 جون 2006ء کی باقذر پیمائی کے نتیجے میں 12,552.511 ملین روپے کا فاضل رہا جبکہ 30 جون 2011ء کو کامل ملکیت والی زمین، لیز پر لی گئی زمین، کامل ملکیت والی زمین پر عمارات اور لیز پر لی گئی زمین پر عمارات کی دوبارہ باقذر پیمائی کی گئی جس کے نتیجے میں 7,231.390 ملین روپے کا خالص فاضل حاصل ہوا۔ قدر کا تخمینہ اندازاً فریق کی جانب سے کیا گیا۔ زمین اور عمارات کی قدر کا تعین مارکیٹ قدر کے پیشہ ورانہ جائزے کے بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اگر باقذر پیمائی نہ کی جاتی تو باقذر پیمائی والے اثاثوں کی موجودہ قیمت یہ ہوتی:

2011ء	2012ء	
		(روپے'000 میں)
39,124	<b>39,124</b>	کامل ملکیت والی زمین
16,469	<b>87,038</b>	لیز پر لی گئی زمین
316,830	<b>321,842</b>	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
532,381	<b>541,898</b>	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
<u>904,804</u>	<u><b>989,902</b></u>	

2011ء	2012ء	
(روپے'000 میں)		
31,647	8,016	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
251,466	309,301	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
107,663	46,559	دفتری سازوسامان
6,274	378	ای ڈی پی آلات
397,050	364,25	

## 17 غیر محسوس اثاثے

یکم جولائی 2011ء کو لاگت	دوران سال اضافے	30 جون 2012ء کو لاگت	یکم جولائی 2011ء کو مجموعی بے باقی	سال کے لیے بے باقی	30 جون 2012ء کو مجموعی بے باقی	30 جون سالانہ شرح بے باقی فیصد
565,048	36,527	601,575	543,553	27,140	570,693	33.33
557,718	7,330	565,048	509,960	33,593	543,553	33.33

(روپے '000 میں)

## 18 دیگر اثاثے

نوٹ	2012ء	2011ء
واجب الادا سود/مارک اپ، ڈسکاؤنٹ اور منافع	5,229,111	7,322,050
دستیاب اسٹیشنری و اسٹیمپس	117,963	102,818
دیگر قرضے، امانتیں اور بیٹگی ادائیگیاں	607,323	597,318
دیگر	70,045	51,506
	<b>6,024,442</b>	<b>8,073,692</b>

## 19 زیر گردش بینک نوٹ

نوٹ	2012ء	2011ء
مجموعی جاری کردہ بینک نوٹ	1,777,122,544	1,599,988,045
شعبہ بینکاری کی تحویل میں نوٹ	(160,156)	(154,558)
زیر گردش نوٹ	<b>1,776,962,388</b>	<b>1,599,833,487</b>

19.1 شعبہ اجراء کے جاری کردہ بینک نوٹوں کا بیلنس شیٹ میں بطور واجبات اندراج ان کی عرفی مالیت پر کیا جاتا ہے۔ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے سیکشن (1) 26 کے مطابق شعبہ اجراء کے درج ذیل اثاثے ان واجبات کی سپورٹ کرتے ہیں:

نوٹ	2012ء	2011ء
بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر	313,077,419	267,969,374
زر مبادلہ کے ذخائر	360,180,828	400,387,512
آئی ایم ایف کے آپیشل ڈرائنگ رائٹس	7,146,000	6,869,850
سکے	1,814,196	2,225,301
سرمایہ کاری	1,088,514,072	916,804,517
بگلدیش (سابق مشرقی پاکستان) میں موجود کمرشل پیپرز	78,500	78,500
ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے	6,311,529	5,652,991
	<b>1,777,122,544</b>	<b>1,599,988,045</b>

20	حکومتوں کا جاری کھاتہ	نوٹ	2012ء	2011ء
			(روپے '000 میں)	
20.1	حکومتوں کے جاری کھاتے - قرضے کی رقوم			
	وفاقی حکومت	20.3	95,381,342	119,186,027
	صوبائی حکومتیں			
	پنجاب	20.4	16,404,794	25,614,248
	سندھ	20.5	-	34,319,349
	خیبر پختونخوا	20.6	28,601,808	30,481,993
	بلوچستان	20.7	8,427,963	8,366,450
			53,434,565	98,782,040
			148,815,907	217,968,067
20.2	حکومتوں کے جاری کھاتے - قابل وصول رقوم			
	سندھ صوبائی حکومت	20.5	9,470,579	-
	گلگت بلتستان انتظامی اتھارٹی	20.8	600,965	-
	حکومت آزاد جموں و کشمیر	20.9	2,672,863	586,181
			12,744,407	586,181
20.3	وفاقی حکومت			
	غیر غذائی کھاتہ		126,141,484	147,039,243
	غذائی کھاتہ		313,128	309,424
	زکوٰۃ فنڈ		3,951,667	7,803,056
	ریلويز - راستوں و ذرائع کے قرضے	20.10	(39,938,969)	(39,999,880)
	سعودی عرب خصوصی قرض کھاتہ		4,124	4,124
	پاکستان بیت المال فنڈ کھاتہ		6	6
	پاکستان ریلویز خصوصی کھاتہ		5,688	270,157
	حکومت امانت کھاتہ نمبر XII		5,276	5,276
	خصوصی انتقال کھاتہ		10,592	10,592
	اقوام متحدہ رقم کی واپسی کا کھاتہ		3,756,810	3,740,171
	فائزر زکوٰۃ فنڈ		5,021	3,858
	پاکستان ریلویز - پی اینڈ پنشن اکاؤنٹ		1,126,077	-
	پاکستان ریلویز - پی ایس ڈی پی اکاؤنٹ		438	-
			95,381,342	119,186,027

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
			<b>20.4 صوبائی حکومت - پنجاب</b>
(10,238,641)	( 34,998,448)		غیر غذائی کھاتہ
1,223,025	11,485,033		غذائی کھاتہ
392,923	2,373,632		زکوٰۃ فنڈ کھاتہ
34,236,941	37,544,577		ضلعی حکومت کھاتہ نمبر IV
25,614,248	16,404,794		
-			
			<b>20.5 صوبائی حکومت - سندھ</b>
20,119,519	(12,129,639)		غیر غذائی کھاتہ
770,860	224,941		غذائی کھاتہ
1,559,724	2,434,119		زکوٰۃ فنڈ کھاتہ
11,869,246	-		ضلعی حکومت کھاتہ نمبر IV
34,319,349	(9,470,579)		
-	9,470,579	20.10	قابل وصولی رقم کے تحت اندراج
34,319,349	-		
			<b>20.6 صوبائی حکومت خیبر پختونخوا</b>
18,536,151	15,426,567		غیر غذائی کھاتہ
796,490	1,905,946		غذائی کھاتہ
1,011,039	1,168,535		زکوٰۃ فنڈ کھاتہ
10,138,313	10,100,760		ضلعی حکومت کھاتہ نمبر IV
30,481,993	28,601,808		
			<b>20.7 صوبائی حکومت بلوچستان</b>
7,695,334	7,843,144		غیر غذائی کھاتہ
647,727	227,213		غذائی کھاتہ
23,389	357,606		زکوٰۃ فنڈ کھاتہ
8,366,450	8,427,963		

2011ء	2012ء		
-	(600,965)	20.8	گلگت بلتستان انتظامی اتھارٹی
-	600,965	20.10	قابل وصولی رقم کے تحت اندراج
-	-		
(586,181)	(2,672,863)	20.9	حکومت آزاد جموں و کشمیر
586,181	2,672,863	20.10	قابل وصولی رقم کے تحت اندراج
-	-		

20.10 ان رقم پر 11.94 فیصد (2011: 13.64 فیصد) کی شرح سے سالانہ مارک اپ لاگو ہوتا ہے۔

21 دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کے تحت فروخت کردہ وثیقہ جات  
یہ دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کے تحت قرض گیری کو ظاہر کرتا ہے اور ان پر مارک اپ کی شرح 9 فیصد (2011: صفر فیصد) سالانہ ہے اور ان کی عرصیت 3 جولائی 2012ء کو مکمل ہوگی۔

## 22 بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
21,431,523	23,115,145		غیر ملکی کرنسی
87,242,637	104,970,918		جدولی بینک
108,674,160	128,086,063		مطلوبہ نقد محفوظ کے تحت رکھے گئے
239,586,781	266,657,312		مقامی کرنسی
1,165,911	1,366,081		جدولی بینک
87	63,011		مالی ادارے
240,752,779	268,086,404		دیگر
349,426,939	396,172,467		

### 23 دیگر امانتیں اور کھاتے

#### غیر ملکی کرنسی

38,686,123	42,548,754	
47,808,377	43,074,422	23.2
47,343,094	15,113,063	
133,837,594	100,736,239	

غیر ملکی مرکزی بینک

عالمی ادارے

دیگر

#### مقامی کرنسی

خصوصی قرضے کی واپسی

23,914,674	23,914,674	23.3
21,108,428	19,130,988	23.4
10,301,751	9,752,724	
55,324,853	52,798,386	
189,162,447	153,534,625	

سرکاری

دیگر

### 23.1 سودی امانتوں کی شرح سود کا خاکہ ذیل میں دیا گیا ہے:

2011ء      2012ء  
(فی صد سالانہ)

0.66 تا 0.35	0.58 تا 0.31	غیر ملکی مرکزی بینک
2.38 تا 1.13	2.51 تا 1.39	عالمی ادارے
0.89 تا 0.03	صفر تا 1.11	دیگر

23.2 اس میں چین کی اسٹیٹ ایڈمنسٹریشن فارن ایکس چینج (ایس اے ایف ای) سے جنوری 2009ء (جنوری 2012ء میں اجرائے ثانی) اور جون 2012ء میں موصولہ 500 ملین ڈالر کی طویل مدتی امانت شامل ہے، جس پر بالترتیب ششماہی لائبریری جمع 100 بی پی ایس اور بارہ ماہی لائبریری جمع 100 بی پی ایس کی شرح سود لاگو ہے اور دونوں کی ادائیگی نیم سالانہ ہے۔ 500 ملین ڈالر کی یہ دونوں امانتیں روپے کے مساوی رقم کے عوض شروع کی گئی ہیں جو وفاقی حکومت سے قابل وصولی ہے اور اسے وزارت خزانہ کی ضمانتیں مورخہ 12 مارچ 2012ء اور 29 جون 2012ء حاصل ہیں جن کے تحت وزارت خزانہ نے اس امر پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ایس اے ایف ای کے ساتھ سمجھوتے کے نتیجے میں تمام واجبات اور خطرات کی وہ ذمہ داری لے گی۔

مزید برآں اس میں جون 2008ء میں ایس اے ایف ای سے موصولہ 500 ملین ڈالر کی امانت بھی شامل ہے جس پر ششماہی لائبریری جمع 100 بی پی ایس کی شرح سود لاگو ہے اور جو نیم سالانہ قابل وصولی ہے۔ اس امانت کی 30 جون 2012ء کو واجب الادا رقم 200 ملین ڈالر ہے (30 جون 2011ء کو 300 ملین ڈالر)۔ یہ امانت اسٹیٹ بینک کی براہ راست ذمہ داری ہے۔

23.3 یہ سود سے پاک ہیں اور الگ خصوصی کھاتوں میں رکھی گئی رقم کو ظاہر کرتی ہیں، جن سے مستقبل میں حکومت پاکستان کے بیرونی کرنسی میں قرضہ واجبات کی ادائیگی کی جائیگی۔

23.4 یہ روپے کے مساوی بیرونی کرنسی قرضوں کی تقسیم کو ظاہر کرتی ہیں جو حکومت پاکستان کو مختلف عالمی مالی اداروں کی جانب سے موصول ہوئے اور انہیں حکومت کی ہدایات کے مطابق امانتوں کے الگ کھاتوں میں منتقل کیا گیا۔

## 24 آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی رقم

2012ء	نوٹ	(روپے '000 میں)
قرض گیری برائے		
فنڈ کی سہولتیں	26.1 اور 26.2	487,815,186
دیگر قرضہ اسکیمیں		27,084,483
مختص کیے گئے ایس ڈی آرز		141,285,603
		656,185,272
جاری کھاتہ برائے انتظامی چارجز		33
		656,185,305
		732,764,340

24.1 آئی ایم ایف نے سٹینڈ بائی ارتجمنٹ کے تحت مالی سال 2008-09ء کے دوران 5,168.50 ملین ایس ڈی آر کی منظوری دی جو کہ حالیہ مالی سال میں بڑھ کر 7,235.90 ملین ایس ڈی آر تک پہنچ گئی۔ 26 نومبر 2008ء کو آغاز کے بعد 30 نومبر 2011ء تک یہ رقم 8 قسطوں میں دی جانی تھی۔ تاہم 30 جون 2012ء تک 3,984.935 ملین ایس ڈی آر کی پانچ قسطیں موصول ہو چکی ہیں (2011ء : 3,984.935 ملین ایس ڈی آر)۔ اس سہولت پر ہفتہ وار مارک اپ شرحوں کا اطلاق ہوگا جن کا تعین آئی ایم ایف کرے گا اور جو ہر سہ ماہی میں ادا کرنا ہوں گی۔ اس ارتجمنٹ کے تحت رقم کی واپسی فروری 2012ء میں شروع ہوگی اور مئی 2015ء تک مکمل ہو جائے گی۔ 30 جون 2012ء کو واجب الادا رقم 3,397.018 ملین ایس ڈی آر (2011ء : 3,984.935 ملین ایس ڈی آر)۔

24.2 دیگر قرضہ اسکیموں پر سودی اخراجات آئی ایم ایف نے جنوری 2011ء سے دسمبر 2012ء تک معاف کر دیے۔

24.3 آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی سود کا خاکہ ذیل میں دیا گیا ہے:

2011ء	2012ء	(فیصد سالانہ)
1.22 تا 1.59	1.10 تا 1.60	کوئی نہیں
کوئی نہیں	کوئی نہیں	دیگر قرضہ اسکیمیں

24.3.1 آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی میں 2 فیصد اضافی چارج بھی شامل ہے جو اس وقت سہ ماہی بنیادوں پر قابل ادائیگی ہوگا جب واجب الادا قرضے کی رقم کوٹہ کے 300 فیصد سے تجاوز کر جائے۔



25 دیگر واجبات		نوٹ	2012ء	2011ء
			(روپے '000 میں)	
<b>غیر ملکی کرنسی</b>				
امانتوں پر واجب الوصول سود اور ڈسکاؤنٹ			5,745,245	2,961,132
آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس مختص کرنے پر چارجز			30,303	121,946
			<b>5,775,548</b>	<b>3,083,078</b>
<b>مقامی کرنسی</b>				
25.1 بیش میعاد مارک اپ اور منافع		25.1	5,621,403	5,136,650
ترسیلات زر کلیرنس کھاتہ			1,556,814	1,249,583
خطرہ شرح مبادلہ کو رج آئیکم کے تحت مبادلے کا قابل ادائیگی نقصان			228,556	182,207
حکومت پاکستان کو قابل ادائیگی بیلنس منافع			62,700,879	4,810,767
قابل ادائیگی منافع منقسمہ			10,000	10,000
نفع و نقصان میں شراکت کے انتظامات کے تحت قابل ادائیگی نقصان کا حصہ			2,407,129	2,407,129
نجکاری وصولیوں کی مد میں حکومت کو قابل ادائیگی			-	2,929,066
25.2 دیگر واجب الوصول اور تموین		25.2	25,282,606	11,298,668
دیگر			3,940,923	5,563,449
			<b>101,748,310</b>	<b>33,587,519</b>
			<b>107,523,858</b>	<b>36,670,597</b>

25.1 یہ بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومت سے قابل وصول معطل مارک اپ کو ظاہر کرتا ہے، جسے حکومت پاکستان اور بنگلہ دیشی حکومت کے مابین حتمی سمجھوتے کے تحت طے کیا جائے گا۔

25.2 دیگر واجب الوصول اور فراہمی		نوٹ	2012ء	2011ء
			(روپے '000 میں)	
ایجنسی کمیشن			6,350,191	1,266,969
ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی تموین			4,881,805	3,851,673
25.2.1 دیگر مشکوک اثاثوں کے لیے تموین		25.2.1	7,435,365	2,463,856
25.2.2 دیگر تموین		25.2.2	4,981,171	3,110,055
دیگر			1,634,074	606,115
			<b>25,282,606</b>	<b>11,298,668</b>

## 25.2.1 دیگر مشکوک اثاثوں پر تموین

2011ء	2012ء
(روپے '000 میں)	
1,563,994	6,536,007
40,487	40,483
1,604,481	6,576,490
78,500	78,500
780,375	780,375
859,375	858,875
2,463,856	7,435,365

بھارتی حکومت اور ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصول اثاثوں پر تموین

شعبہ اجرا

شعبہ بینکاری

ہنگریش کی حکومت سے قابل وصول اثاثوں پر تموین

شعبہ اجرا

شعبہ بینکاری

### 25.2.1.1 دیگر مشکوک اثاثوں پر تموین

2,383,033	2,463,856
80,823	5,073,924
-	(102,415)
2,463,856	7,435,365

ابتدائی رقم

سال کے دوران اضافہ

تموین کا معکوس

اختتامی رقم

### 25.2.2 دیگر تموین کی حرکت پذیری

2,006,601	3,110,055
(2,872)	(14,027)
1,106,326	1,885,143
3,110,055	4,981,171

ابتدائی رقم

سال کا چارج

سال کے دوران معکوس

اختتامی رقم

کل	25.3.1 دیگر نوٹ	مخصوص دعوے	زرعی قرضے	ملکی ترسیلات زر
(نوٹ 25.3.2)				
(روپے '000 میں)				

3,110,055	990,566	1,600,000	259,126	260,363
1,885,143	1,885,143	-	-	-
(14,027)	-	-	(14,027)	-
4,981,171	2,875,709	1,600,000	245,099	260,363

ابتدائی رقم

سال کا چارج

سال کے دوران معکوس

اختتامی رقم

25.3.1 یہ بینک کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے مختص تموین کی رقم کو ظاہر کرتا ہے۔

25.3.2 یہ ثالث کے تحت زیر التوا مخصوص دعووں کے لیے مختص تموین کی رقم کو ظاہر کرتا ہے۔

2011ء	2012ء	نوٹ	26
(روپے '000 میں)			موخر واجبات۔ اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد
2,323	9,527		غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم
13,366,161	14,633,691		پنشن
1,281,855	1,476,652		بینی وولٹ فنڈ اسکیم
3,550,209	4,051,038		ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد
18,200,548	20,170,908	39.2.2	
1,193,332	1,286,171		پرائیڈنٹ فنڈ اسکیم
19,393,880	21,457,079		

27 حصص کا سرمایہ  
حصص کی تعداد

2011ء	2012ء		
(روپے '000 میں)			حصص کا توثیق شدہ سرمایہ
100,000	100,000	100 روپے مالیت کے عام حصص	1,000,000
		جاری کردہ، حاصل کردہ اور ادا شدہ سرمایہ	
100,000	100,000	100 روپے کے مکمل ادا شدہ عام حصص	1,000,000
بینک کے حصص کو حکومت پاکستان رکھتی ہے علاوہ 200 حصص جو بھارت کے مرکزی بینک نے رکھے ہیں (ڈپٹی کنٹروڈین آئینی پراپرٹی، شعبہ بینکاری نگرانی، اسٹیٹ بینک) اور 500 حصص حیدرآباد کی ریاست نے رکھے ہیں۔			

28 ذخائر

28.1 ریڈرو فنڈ

یہ بینک کے سالانہ منافع میں سے حاصل کی جانے والی رقم کو ظاہر کرتا ہے جو کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے مطابق ہے۔

28.2 دیگر فنڈ

یہ بینک کے سالانہ فاضل منافع میں سے بعض مخصوص مقاصد کے لیے لی جانے والی رقم کو ظاہر کرتا ہے جو کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے مطابق ہے۔

29 سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ رقوم

2011ء	2012ء	نوٹ	ابتدائی رقم
(روپے '000 میں)			
220,183,593	268,947,619		
-	(4,344,622)		
47,985,571	44,962,441	5	سال کے دوران باز قدر پیمائی پر اضافہ قدر
778,455	-	14	بینک میں رکھے گئے
48,764,026	44,962,441		ریزرو بینک آف انڈیا میں رکھے گئے
268,947,619	309,565,438		

سونے کے ذخائر کا اعادہ قدر اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے عمومی ضابطہ نمبر 42 (vi) کے تحت سال کے آخری دن لندن بولین ایسوسی ایشن کی جانب سے طے کیے جانے والے مارکیٹ کے اختتامی نرخوں پر کیا جاتا ہے۔

30 ہنگامی حالات اور وعدے

2011ء	2012ء	ہنگامی حالات
(روپے '000 میں)		30.1

(الف) ہنگامی واجبات ذیل میں دی گئی ضمانتوں پر:

49,273,925	44,051,938	وفاتی حکومت
7,754,371	8,187,802	حکومتی ملکیت / زیر انتظام ادارے و حکام
57,028,296	52,239,740	

اوپر دی گئی ضمانتیں حکومت پاکستان یا مقامی مالی اداروں کی جوابی ضمانتوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔

(ب) 2000ء میں متعارف کرائی جانے والی ارلی ریٹائرمنٹ ان سینئو اسکیم (ای آر آئی ایس) کے تحت ریٹائر ہونے والے بینک کے بعض ملازمین نے فیڈرل سروسز ٹریبونل میں بینک کے خلاف مذکورہ اسکیم کے تحت دی جانے والی رقم میں اضافے کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ ٹریبونل نے ملازمین کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ اس اسکیم کے تحت دی جانے والی رقم میں ریٹائر ہونے والے بعض افراد کی رقوم اور مراعات میں اضافے کو بھی شامل کیا جائے۔ بینک نے ٹریبونل کے فیصلے کے جواب میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایک اپیل داخل کی ہے۔ سال کے دوران معزز بینچ نے ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ملازمین کو موثر فورم سے استفادے کی اجازت دی۔ ملازمین نے لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بینچ میں ایک اپیل داخل کی ہے جس کا فیصلہ زیر التوا ہے۔ انتظامیہ کو اعتماد ہے کہ بینک کو اس مد میں اضافی اخراجات برداشت نہیں کرنے پڑیں گے اور اس لیے اس مد میں تموین کی کوئی رقوم مختص نہیں کی گئی ہے۔

(ج) گروپ کے خلاف دیگر دعوے جنہیں قرضہ تسلیم نہیں کیا گیا

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
533,231	853,293	
2011ء	2012ء	30.2 وعدے
(روپے '000 میں)		
221,851,605	412,632,541	پیشگی تبادلے کے سمجھوتے۔ فروخت
234,837,376	390,848,354	پیشگی تبادلے کے سمجھوتے۔ خریداری
3,481,803	15,877,206	مستقبلات۔ فروخت
7,885,090	13,242,061	مستقبلات خریداری

31 ڈسکاؤنٹ، سود، مارک اپ / یا کمایا گیا منافع

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
172,813,031	199,916,615	ڈسکاؤنٹ آمدنی
90,419	93,497	دیگر حکومتی تمسکات
14,085,289	6,875,852	حکومت کے قرضے
19,611,882	20,406,243	نفع و نقصان میں شراکت کے تحت مالیات میں منافع کا حصہ
3,314,271	4,003,327	بیرونی کرنسی کی امانتیں
5,697,859	4,847,634	بیرونی کرنسی وثیقہ جات
128,343	133,676	دیگر
215,741,094	236,276,844	

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
12,017,880	10,606,882	32 سود/مارک اپ کے اخراجات
1,376,004	731,348	امانتیں
13,393,884	11,338,230	دیگر
2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
368,547	341,647	33 کمیشن آمدنی
784,944	731,424	مارکیٹ ٹریڈری بلز
267,295	311,099	ڈرافٹ / پے آرڈرز
204,873	215,856	پرائز بانڈز اور قومی بچت سرٹیفکیٹ
332,669	352,757	سرکاری قرضوں کا انتظام
1,958,328	1,952,783	دیگر
		34 مبادلے کا منافع - خالص
		حاصل / نقصان پر:
53,169,732	67,584,902	بیرونی کرنسی رقوم، امانتیں، وثیقہ جات اور دیگر رکھاتے - خالص
22,203	18,689	خطرہ شرح مبادلہ کو رتبہ اسکیم کے تحت پیشگی تحفظ
(44,765,738)	(21,969,395)	آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
(6,625,640)	(2,907,061)	آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس
22,000	-	دیگر
1,822,557	42,727,135	
104,776	100,503	
1,927,333	42,827,638	خطرہ شرح مبادلہ فیس

2011ء 2012ء  
(روپے '000 میں)

### 35 دیگر آپریٹنگ (نقصان)/آمدنی۔خالص

1,221,990 1,144,218  
109,418 141,372

بینکوں اور مالی اداروں پر عائد کیے جانے والے جرمانے  
بازیاب کی جانے والی لائسنس / کریڈٹ انفارمیشن بیورو فیس

### سرمایہ کاریوں کی فروخت پر نفع نقصان:

5,542	-
1,666,093	1,655,898
1,671,635	1,655,898

مقامی

بیرونی

(14,590,633) 6,097,647

محفوظ برائے تجارت کے تمسکات کی پیمائش پر فائدہ/(نقصان)  
دیگر

(11,027) (5,484)

1,927,333 9,033,651

### 36 دیگر آمدنی/(چارجز)۔خالص

5,785 11,583  
1,218 4,329  
17,718 -  
(540,922) (326,167)  
148,130 186,494  
(368,071) (123,761)

املاک و آلات کے ڈسپوزل پر (نقصان)/فائدہ

جوابی واجبات اور تمویں۔خالص

موخر آمدنی کی بے باقی

آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس کو مختص کرنے پر چارجز  
دیگر

### 37 بینک نوٹوں کی طباعت کے اخراجات

بینک نوٹوں کی طباعت کے اخراجات پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو طے شدہ نرخوں پر مخصوص انتظامات کے تحت ادا کیے جاتے ہیں۔

### 38 ایجنسی کمیشن

ایجنسی کمیشن ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل بینک آف پاکستان (این بی پی) کو ادا کیا جاتا ہے۔ این بی پی جتنی بھی رقم اور ترسیلات زر جمع کرتا ہے اس پر 0.13 فیصد (2011:0.13) فیصد) نرخ پر کمیشن ادا کیا جاتا ہے۔

39 عام انتظامی و دیگر اخراجات

2011ء	2012ء	نوٹ	(روپے '000 میں)
6,586,941	7,595,370		تنخواہیں و دیگر مراعات
6,002,328	8,759,053		ریٹائرمنٹ فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں
34,068	37,697		کرایہ اور ٹیکس
20,358	29,053		بیمہ
253,148	286,131		بجلی، گیس و پانی
975,567	1,553,272	16.1	فرسودگی / تخفیف قدر
33,593	27,140	17	غیر محسوس اثاثوں کی بے باقی
354,313	370,075		مرمت و دیکھ بھال
10,270	13,030	39.1	آڈیٹرز کا معاوضہ
376,573	425,754		قانونی و پیشہ ورانہ
283,872	285,834		سفری و تفریحی اخراجات
65,553	69,598		روزمرہ اخراجات
45,662	50,757		ابندھن
11,399	18,786		سواری
166,379	161,349		ڈاک، ٹیلی گرام / ٹیلیکس اور ٹیلی فون
49,756	42,461		تربیت
-	-		امتحان / ٹیسٹ کی خدمات
26,411	25,710		اسٹیشنری
38,535	38,803		خزانے کی ترسیل
27,472	28,013		کتابیں اور اخبارات
7,670	18,756		اشتہارات
18,707	24,190		وردی
279,024	298,714		دیگر
15,667,599	20,159,546		



### 39.1 آڈیٹر کا معادضہ

2011ء			2012ء		
کل	ارنسٹ اینڈ یگ	کے پی ایم جی تاثیر	کل	ارنسٹ اینڈ یگ	کے پی ایم جی تاثیر
	فورڈر ہوڈز	ہادی اینڈ کمپنی		فورڈر ہوڈز	ہادی اینڈ کمپنی
	سیدات حیدر			سیدات حیدر	
(روپے '000 میں)					
4,250	2,125	2,125	5,750	2,875	2,875
770	385	385	830	415	415
5,020	2,510	2,510	6,580	3,290	3,290
3,450	1,725	1,725	4,550	2,275	2,275
1,650	825	825	1,750	875	875
5,100	2,550	2,550	6,300	3,150	3,150
150	-	-	150	-	-
10,270	5,060	5,060	13,030	6,440	6,440

#### اسٹیٹ بینک آف پاکستان

آڈٹ فیس

اتفاقی اخراجات

#### ایس بی پی بینکنگ سروس کارپوریشن

آڈٹ فیس

اتفاقی اخراجات

#### بناف

آڈٹ فیس

### 39.2 اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد

39.2.1 سال کے دوران مندرجہ بالا فوائد کے شمار یاتی تخمینوں کو منصوبہ بند یونٹ کریڈٹ طریقے سے ذیل میں دیے گئے مفروضوں کو استعمال کرتے ہوئے اخذ کیا جاتا ہے:

n	گرنٹس اور حصوں میں بڑھنے کی متوقع شرح 6 فیصد (2011ء: 6 فیصد) سالانہ
n	ڈسکاؤنٹ کی متوقع شرح 12.50 فیصد (2011ء: 14 فیصد) سالانہ
n	تنخواہوں میں اضافے کی متوقع شرح 11.50 فیصد (2011ء: 12 فیصد) سالانہ
n	پنشن میں اضافے کی متوقع شرح 8 فیصد (2011ء: 8 فیصد) سالانہ
n	طبی لاگت میں اضافہ 8.50 فیصد (2011ء: 9 فیصد) سالانہ
n	اہلکاروں میں اضافہ 2.5 فیصد (2011ء: 2 فیصد) سالانہ

## 39.2.2 واضح فائدے کی ذمہ داری کی موجودہ قدر

ریٹائرمنٹ بین فٹ اسکیم کے تحت ذمہ داریوں کی موجودہ قدر اور واجبات کو 30 جون 2012ء میں ملازمین کی ماضی کی خدمات میں شناخت کیا گیا ہے، جو اس تاریخ کے شاریاتی تخمینے پر مبنی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے۔

2012ء			نوٹ	
مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی غیر شناخت شدہ تخمینی منافع / شناخت شدہ خالص واجبات	موجودہ قدر	(نقصان)		
----- (روپے '000 میں) -----				
9,527	(26,759)	36,286	39.2.3	گرپچو بیٹی
14,633,691	(19,295,324)	33,929,015	39.2.3	پنشن
1,476,652	(639,207)	2,115,859	39.2.3	بینی وولنٹ
4,051,038	(4,219,344)	8,270,382	39.2.3	ریٹائرمنٹ کے بعد طبعی فوائد
<u>20,170,908</u>	<u>(24,180,634)</u>	<u>44,351,542</u>		

2011ء			نوٹ	
مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی غیر شناخت شدہ تخمینی منافع / شناخت شدہ خالص واجبات	موجودہ قدر	(نقصان)		
----- (روپے '000 میں) -----				
2,323	(27,632)	29,955	39.2.3	گرپچو بیٹی
13,366,161	(13,883,989)	27,250,150	39.2.3	پنشن
1,281,855	(512,824)	1,794,679	39.2.3	بینی وولنٹ
3,550,209	(2,919,433)	6,469,642	39.2.3	ریٹائرمنٹ کے بعد طبعی فوائد
<u>18,200,548</u>	<u>(17,343,878)</u>	<u>35,544,426</u>		

39.2.3 مقرر فوائے کی اسکیموں کے لحاظ سے خالص شناخت شدہ واجبات میں رد و بدل ذیل میں دیا گیا ہے:

2012ء					
یکم جولائی 2010ء تک	سال کا چارج	سال کے دوران	ملازمین کا حصہ / منتقل	30 جون 2011 کو	
خالص شناخت شدہ واجبات	(42.2.4)	ادائیگیاں	کردہ رقم	خالص شناخت شدہ واجبات	
----- (روپے '000 میں) -----					
2,323	11,985	(4,781)	-	9,527	گریجویٹی
13,366,161	5,558,614	(4,291,084)	-	14,633,691	پنشن
1,281,855	358,608	(167,797)	3,986	1,476,652	بنی دولت
3,550,209	1,419,093	(918,264)	-	4,051,038	ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد
18,200,548	7,348,300	(5,381,926)	3,986	20,170,908	
2011ء					
یکم جولائی 2009ء تک	سال کا چارج	سال کے دوران	ملازمین کا حصہ / منتقل	30 جون 2010 کو	
خالص شناخت شدہ واجبات	(42.2.4)	ادائیگیاں	کردہ رقم	خالص شناخت شدہ واجبات	
----- (روپے '000 میں) -----					
14,624	10,486	(22,787)	-	2,323	گریجویٹی
10,921,297	3,967,294	(1,522,430)	-	13,366,161	پنشن
1,125,978	303,526	(151,552)	3,903	1,281,855	بنی دولت
2,853,973	1,082,505	(386,269)	-	3,550,209	ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد
14,915,872	5,363,811	(2,083,038)	3,903	18,200,548	

#### 39.2.4 نفع و نقصان کھاتے میں شناخت شدہ رقم

مذکورہ بالا فوائد کے لحاظ سے سال کے دوران نفع و نقصان کھاتے میں چارج کی جانے والی رقم کو ذیل میں دیا گیا ہے

2012ء					
سروس کی جاری لاگت	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی لاگت	شناخت شدہ تخمینی ملازمین کا حصہ	کل	
(روپے '000 میں)-----					
2,654	4,193	-	5,138	-	11,985
687,476	3,815,021	(19,022)	1,075,139	-	5,558,614
79,811	251,252	-	31,531	(3,986)	358,608
131,028	905,750	167,466	214,849	-	1,419,093
900,969	4,976,216	148,444	1,326,657	(3,986)	7,348,300
2011ء					
سروس کی جاری لاگت	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی لاگت	شناخت شدہ تخمینی ملازمین کا حصہ	کل	
(روپے '000 میں)-----					
2,018	4,423	-	4,045	-	10,486
525,569	3,049,812	-376,291	768,204	-	3,967,294
71,463	210,189	-	25,777	(3,903)	303,526
118,452	767,067	-	196,986	-	1,082,505
717,502	4,031,491	(376,291)	995,012	(3,903)	5,363,811

گریجویٹ

پنشن

بنی وولنٹ

ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد

گریجویٹ

پنشن

بنی وولنٹ

ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد

39.2.5 تاریخی معلومات

2008ء	2009ء	2010ء	2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)					
58,871	41,116	42,982	29,955	36,286	گرچی بیٹی
(8,753)	(12,754)	(28,358)	(27,632)	(26,759)	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
50,118	28,362	14,624	2,323	9,527	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
6,632	36,241	18,137	1,814	(2,539)	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر بڑھنے والا تجربی ردوبدل
(روپے '000 میں)					
10,204,547	12,602,432	22,545,593	27,250,150	33,929,015	پنشن
(1,484,779)	(3,115,838)	(11,624,296)	(13,883,989)	(19,295,324)	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
8,719,768	9,486,594	10,921,297	13,366,161	14,633,691	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
1,273,741	177,053	8,854,662	2,524,620	6,467,454	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر بڑھنے والا تجربی ردوبدل
1,134,346	1,200,605	1,577,127	1,794,679	2,115,859	بہنی دولت فنڈ
(186,759)	(183,232)	(451,149)	(512,824)	(639,207)	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
947,587	1,017,373	1,125,978	1,281,855	1,476,652	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
99,338	11,280	287,013	(23,698)	60,208	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر بڑھنے والا تجربی ردوبدل
4,543,730	4,915,413	5,672,184	6,469,642	8,270,382	ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد
(3,090,273)	(2,813,019)	(2,818,211)	(2,919,433)	(4,219,344)	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
1,453,457	2,102,394	2,853,973	3,550,209	4,051,038	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
1,132,465	428,486	272,817	(696,690)	1,514,760	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر بڑھنے والا تجربی ردوبدل

### 39.6 ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں

سال کے دوران ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی مد میں گروپ کے واجبات کا تعین شاریاتی تخمینوں سے کیا گیا ہے جنہیں منصوبہ بند یونٹ کریڈٹ طریقے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کی مالیت 4,881.805 ملین روپے (2011ء: 3,851.673 ملین روپے) بنتی ہے۔ شاریاتی ہدایت کی بنیاد پر موجودہ مدت میں نفع و نقصان کے کھاتے سے 1,613.430 ملین روپے (2011ء: 738.404 ملین روپے) چارج کیے گئے ہیں۔

### 40 غیر نقد اجزائے قبل سال کا منافع

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
180,975,738	260,800,112	سال کا منافع
		رد و بدل برائے
975,567	1,553,272	فرسودگی
33,593	27,140	غیر محسوس اثاثوں کی قسط وار واپسی
(17,718)	-	موخر آمدنی کی قسط وار واپسی
		تموین (استرداد) برائے
6,002,328	8,759,053	ریٹائرمنٹ کے فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں
(510,848)	-	قرضے اور دیگر اثاثے
80,823	(102,415)	دیگر مشکوک اثاثے
(57,881)	(59,212)	سرمایہ کاری کی قدر میں کمی
(5,785)	(11,583)	جائیداد اور آلات کے ڈسپوزل پر منافع / (نقصان)
(5,542)	-	سرمایہ کاری کے ڈسپوزل پر منافع / (نقصان)
(11,923,782)	(15,697,821)	منافع منقسمہ آمدنی
175,546,493	255,268,546	

### 41 نقد اور نقد کے مساوی

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
2,379,859	1,974,352	مقامی کرنسی
1,287,949,760	1,037,451,385	زرمبادلہ کے ذخائر
75,464,270	4,994,808	بیرونی کرنسی کی نشان زد درقوم
102,188,403	91,334,177	آئی ایم ایف کے آپیشل ڈرائنگ رائٹس
1,467,982,292	1,135,754,722	

## 42 متعلقہ فریق سے لین دین

گروپ اپنے معمول کے فرائض کی انجام دہی کے لیے متعلقہ فریقوں سے لین دین کرتا ہے۔ متعلقہ فریقوں میں وفاقی حکومت جو کہ بینک کا کامل مالک ہے، صوبائی حکومت اور آزاد جموں و کشمیر حکومت، سرکاری انتظام میں چلنے والی انٹرپرائزز / ادارے اور گروپ کے اہم انتظامی اہلکار شامل ہیں۔

### 42.1 حکومت اور متعلقہ ادارے

بینک وفاقی حکومت کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور مالی حسابات کے نوٹ 1 میں بیان کردہ فرائض کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔ وفاقی حکومتوں اور متعلقہ فریقین کے مادی لین دین و بقایا تو کم مجموعی مالی گوشواروں کے متعلقہ نوٹس میں بیان کیا گیا ہے۔

### 42.2 اہم انتظامی اہلکاروں کا معاوضہ

گروپ کے اہم انتظامی اہلکاروں میں سینئر بورڈ آف ڈائریکٹرز، گورنر، ڈپٹی گورنرز اور بینک کے دیگر ایگزیکٹوز شامل ہیں جن پر منصوبہ بندی اور گروپ کی سرگرمیوں کی ہدایت دینے اور اسے کنٹرول کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سینئر بورڈ آف ڈائریکٹرز کے غیر ایگزیکٹو رکن کی فیس کا تعین سینئر بورڈ کرتا ہے۔ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے سیکشن 10 کے مطابق گورنر کے معاوضے کا فیصلہ صدر پاکستان کرتا ہے۔ ڈپٹی گورنر مقرر کیے جاتے ہیں اور ان کی تنخواہوں کا تعین وفاقی حکومت کرتی ہے۔

متعلقہ معلومات کے لیے نیچے دیکھیں

2011ء 2012ء

(روپے 000 میں)

109,567	135,393	ملازمین کے قلیل مدتی فوائد
30,401	40,652	ملازمت ختم ہونے کے بعد فوائد
55,596	53,585	سال میں تقسیم کیے جانے والے قرضے
16,595	17,492	سال کے دوران دوبارہ جاری کیے جانے والے قرضے
751	1,299	ڈاکٹر کی فیس

قلیل مدتی فوائد میں تنخواہیں اور فوائد بشمول مکاناتی الاؤنس، طبی الاؤنس، عہدے کے لحاظ سے بینکوں کی طرف سے کار کا مفت استعمال۔ ملازمت کے بعد کے فوائد میں گریجویٹ، پنشن، بیٹی وولنٹ فنڈ اور ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد شامل ہیں۔

### 43 انتظام خطر کی پالیسیاں

گروپ کو سود / مارک اپ کی شرح، قرضوں، کرنسی اور سیالیت کے خطرات درپیش رہتے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کی پالیسیوں اور طریقہ کار کو نوٹس 46.1 تا 46.5 میں دیا گیا ہے۔ گروپ نے ان خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور انتظام چلانے کے لیے کنٹرولز کا ایک فریم ورک وضع کیا اور اس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ ان خطرات کی نگرانی اور انتظام کے بارے میں گورنر کو مشورے دینے کی ذمہ داری سینئر انتظامیہ کی ہے۔

### 43.1 خطرہ قرض کا انتظام

خطرہ قرض وہ خطرہ ہوتا ہے جس میں مالی وثیقہ میں شامل ایک فریق اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام ہو جائے اور اس کے نتیجے میں دوسرے فریق کو مالی نقصان

اٹھانا پڑے۔ گروپ کے جزدان میں خطرہ قرض کا جائزہ، نگرانی اور تجزیہ کا کام موزوں اہلکار انجام دیتے ہیں جبکہ اکتشاف کو مخالف فریق اور قرضہ جاتی حدود کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مخالف فریقین کو ان کی قرضہ جاتی درجہ بندی کے لحاظ سے مخصوص طبقے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بیرونی کرنسی کے معاملات منظور شدہ کرنسیوں اور حکومتی وثیقہ جات میں طے کیے جاتے ہیں۔ جدولی بینکوں اور مالی اداروں کے قرضے اور اینڈوانسز کو عام طور پر حکومتی ضمانت یا طلبی پرامیسری نوٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جغرافیائی اکتشاف کو ملکی حدود سے کنٹرول کیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر میعاد بنیادوں پر تمام حدود پر رسمی تازہ کاری کی جاتی ہے۔ بیرونی آپریشنز سے منسلک بینک کے خطرہ قرض کے اکتشاف کا انتظام مخالف فریقین کی سرمایہ کاری حدود کی نگرانی سے کیا جاتا ہے۔ بینک کے خطرہ قرض میں اکتشاف کا زیادہ جھکاؤ حکومت اور مالی اداروں کی سمت ہوتا ہے۔

#### 43.2 خطرہ شرح سود/مارک اپ

شرح سود/مارک اپ کا خطرہ ایسا خطرہ ہوتا ہے جس میں منڈی کی شرح سود/مارک اپ میں ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں مالی وثیقے کی قدر میں تغیر پذیری آتی ہے۔ گروپ نے اس خطرے کے اکتشاف کو کم سے کم کرنے کے لیے مناسب پالیسیاں اختیار کی ہیں۔



2012ء							43.2.1
کامل مجموعہ	بل اسود مارک اپ کے حامل			سود مارک اپ کے حامل			
	ذیلی مجموعہ	ایک سال بعد عرصیت	ایک سالہ عرصیت	ذیلی مجموعہ	ایک سال بعد عرصیت	ایک سالہ عرصیت	
							مالی اثاثے
1,814,196	1,814,196	-	1,814,196	-	-	-	ملکی کرنسی (بشمول روپے کے سکے)
1,038,341,770	888,443	665,908	222,535	1,037,453,327	-	1,037,453,327	غیر ملکی کرنسی کے ذخائر
4,994,808	4,994,808	-	4,994,808	-	-	-	غیر ملکی کرنسی کی نشان زد قوم
91,334,177	-	-	-	91,334,177	-	91,334,177	آئی ایم ایف کے اسٹیل ڈرائنگ رائٹس
17,104	17,104	17,104	-	-	-	-	کوٹا انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے قسط
112,898,648	-	-	-	112,898,648	-	112,898,648	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسکات
12,744,407	-	-	-	12,744,407	-	12,744,407	حکومت آزاد کشمیر کا جاری کھاتہ
1,827,251,187	20,275,165	20,275,165	-	1,806,976,022	3,131,397	1,803,844,625	سرکاری کارپوریشن
340,058,035	16,950,215	16,375,374	574,841	323,107,820	48,438,043	274,669,777	قرضے، ایڈوانسز اور مبادلے کے بلز
1,235,702	1,235,702	-	1,235,702	-	-	-	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصول اثاثوں کے
							مساوی بھارتی نوٹ
							ریزرو بینک آف انڈیا میں رکھے گئے اثاثے
6,797,433	860,377	-	860,377	5,937,056	-	5,937,056	بھارت و بنگلہ دیش پر واجب الادا رقم
5,785,855	5,785,855	-	5,785,855	-	-	-	دیگر اثاثے
3,443,273,322	52,821,865	37,333,551	15,488,314	3,390,451,457	51,569,440	3,338,882,017	
							مالی واجبات
1,776,962,388	1,776,962,388		1,776,962,388	-	-	-	زیر گردش بینک نوٹ
587,542	587,542		587,542	-	-	-	قابل ادائیگی بلز
148,815,907	148,815,907		148,815,907	-	-	-	حکومت کا جاری کھاتہ
12,240,388				12,240,388	-	12,240,388	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسکات
396,172,467	396,172,467		396,172,467	-	-	-	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
152,860,155	58,937,735		58,937,735	93,922,420	37,819,520	56,102,900	دیگر امانتیں و کھاتے
656,185,305				656,185,305	283,942,637	372,242,668	آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
94,467,090	94,467,090		94,467,090	-	-	-	دیگر واجبات
3,238,291,242	2,475,943,129		2,475,943,129	762,348,113	321,762,157	440,585,956	
204,982,080	(2,423,121,264)	37,333,551	(2,460,454,815)	2,628,103,344	(270,192,717)	2,898,296,061	بیلنس شیٹ میں موجود فرق
(412,632,541)	(412,632,541)	-	(412,632,541)	-	-	-	مبادلے کے پیشگی معاہدے - فروخت
390,848,354	390,848,354	-	390,848,354	-	-	-	مبادلے کے پیشگی معاہدے - خریداری
(15,877,206)	(15,877,206)	-	(15,877,206)	-	-	-	مستقبلات - فروخت
13,242,061.00	13,242,061.00	-	13,242,061	-	-	-	مستقبلات - خریداری
(24,419,332)	(24,419,332)	-	(24,419,332)	-	-	-	بیلنس شیٹ سے الگ فرق
229,401,412	(2,398,701,932)	37,333,551	(2,436,035,483)	2,628,103,344	(270,192,717)	2,898,296,061	مجموعی یافت / خطر و سود کی حساسیت کا کل فرق
458,802,824	458,802,824	2,857,504,756	2,820,171,205	5,256,206,688	2,628,103,344	2,898,296,061	مجموعی یافت / خطر و سود کی حساسیت کا کل فرق

بینک دولت پاکستان اور اس کے ذیلی اداروں کا مجموعی مالی گوشوارہ

43.2.2 زری مالی اثاثوں اور واجبات کی مؤثر شرح سود / مارک اپ کو ان مالی گوشواروں کے متعلق نوٹس میں بیان کیا گیا ہے۔						
2011ء						
کامل مجموعہ	سود/مارک اپ کے حامل			سود/مارک اپ کے حامل		
	ذیلی مجموعہ	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال عرصیت	ذیلی مجموعہ	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال عرصیت
----- (روپے 000' میں) -----						
2,379,859	2,379,859	-	2,225,301	-	-	-
1,288,780,274	893,587	640,175	253,412	1,287,886,687	1,287,886,687	1,287,886,687
75,464,270	75,464,270	-	75,464,270	-	-	-
-	-	-	-	-	-	-
102,188,403	-	-	-	102,188,403	102,188,403	102,188,403
-	-	-	-	-	-	-
16,392	16,392	16,392	-	-	-	-
63,660,336	-	-	-	63,660,336	-	63,660,336
586,181	-	-	-	586,181	-	586,181
1,387,263,881	20,312,704	20,312,704	-	1,366,951,177	3,135,688	1,363,815,489
385,191,976	36,894,852	17,047,437	19,847,415	348,297,124	118,111,936	230,185,188
827,549	827,549	-	827,549	-	-	-
478,919	478,919	-	478,919	-	-	-
-	-	-	-	-	-	-
5,453,139	837	-	837	5,452,302	-	5,452,302
7,898,433	7,898,433	-	7,898,433	-	-	-
3,320,189,612	145,167,402	38,016,708	107,150,694	3,175,022,210	121,247,624	3,053,774,586
<b>مالی اثاثے</b>						
1,599,988,045	1,599,988,045	-	1,599,988,045	-	-	-
780,155	780,155	-	780,155	-	-	-
217,968,067	217,968,067	-	217,968,067	-	-	-
349,426,939	349,426,939	-	349,426,939	-	-	-
189,162,447	55,324,853	11,012,500	44,312,353	133,837,594	55,877,445	77,960,149
732,764,340	-	-	-	732,764,340	489,457,849	243,306,491
36,606,835	36,606,835	-	36,606,835	-	-	-
<b>3,119,005,526</b>	<b>2,252,403,592</b>	<b>11,012,500</b>	<b>2,241,391,092</b>	<b>866,601,934</b>	<b>545,335,294</b>	<b>321,266,640</b>
<b>201,889,068</b>	<b>(2,106,531,208)</b>	<b>27,004,208</b>	<b>(2,133,535,416)</b>	<b>2,308,420,276</b>	<b>(424,087,670)</b>	<b>2,732,507,946</b>
<b>مالی واجبات</b>						
(221,851,605)	(221,851,605)	-	(221,851,605)	-	-	-
234,837,376	234,837,376	-	234,837,376	-	-	-
(3,481,803)	(3,481,803)	-	(3,481,803)	-	-	-
7,885,090	7,885,090	-	7,885,090	-	-	-
<b>17,389,058</b>	<b>17,389,058</b>	<b>-</b>	<b>17,389,058</b>	<b>-</b>	<b>-</b>	<b>-</b>
<b>184,500,010</b>	<b>(2,123,920,266)</b>	<b>27,004,208</b>	<b>(2,150,924,474)</b>	<b>2,308,420,276</b>	<b>(424,087,670)</b>	<b>2,732,507,946</b>
<b>369,000,020</b>	<b>369,000,020</b>	<b>2,492,920,286</b>	<b>2,465,916,078</b>	<b>4,616,840,552</b>	<b>2,308,420,276</b>	<b>2,732,507,946</b>
<b>بیلنس شیٹ میں موجود فرق</b>						
مبادلہ کے پیشگی معاہدے - فروخت						
مبادلہ کے پیشگی معاہدے - خریداری						
مستقبلات - فروخت						
مستقبلات - خریداری						
<b>بیلنس شیٹ سے الگ فرق</b>						
مجموعی یافت / خطرہ سود کی حساسیت کا کل فرق						
مجموعی یافت / خطرہ سود کی حساسیت کا کل فرق						

### 43.3 کرنسی کے خطرے کا انتظام

کرنسی کا خطرہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جس میں کسی مالی وسیعے کی قدر میں شرح مبادلہ میں تبدیلی کے لحاظ سے تغیر پذیری آتی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام کرنا گروپ کی اہم ذمہ داری ہے جس کے تحت گروپ کو بیرونی کرنسی کے اثاثوں کا انتظام چلانا ہوتا ہے اور ان اثاثوں کی مجموعی سطح کا تعین کریڈٹ اور سیالیت کو درپیش خطرات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ شرح مبادلہ میں مضربدیلیوں کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچنے کے لیے انتظامیہ بیرونی کرنسی کی مقررہ حدود پر عملدرآمد کی باقاعدگی سے نگرانی کرتی ہے۔

گروپ وقتاً فوقتاً ملک میں زری پالیسیوں کے نفاذ کے نتیجے میں ابھرنے والے اثاثوں اور واجبات کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔ نفاذ کی سرگرمیوں سے متعلق بیرونی کرنسی میں ہر قسم کے اکتشاف کی پیش بندی بیرونی کرنسی کے پیشگی سمجھوتوں، تبدل اور دیگر لین دین سے کی جاتی ہے۔

گروپ وقتاً فوقتاً کمرشل بینکوں اور مالی اداروں سے زرمبادلہ کے پیشگی سمجھوتے بھی کرتا ہے جن کا مقصد بیرونی کرنسی تبدل کے سودوں پر کرنسی کے خطرے کو کم کرنا ہے۔

### 43.4 سیالیت کے خطرے کا انتظام

سیالیت کا خطرہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جس میں کسی ادارے کو مالی وثیقہ جات کی ادائیگیوں کے لیے فنڈ جمع کرنے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مقامی کرنسی کے لین دین سے پیدا ہونے والے خطرات سیالیت کے خطرات کی سطح کو کم کرنے کے لیے گروپ روزمرہ بنیادوں پر بینکاری نظام میں سیالیت کی پوزیشن کا انتظام کرتا ہے جس میں قرضے اور رقم کے انجذاب کی سرگرمیاں شامل ہیں جن سے روزانہ ہونے والی کمی و بیشی کو دور کر کے مناسب سطح پر رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

بیرونی کرنسی کی رقم یا امانتوں سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنا گروپ کی ذمہ داری ہے اور اس کا انتظام دستیاب ذخائر کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ ذخائر قرض گیری اور بازار زر کے سودوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

### 43.5 جزدانی خطرے کا انتظام

گروپ نے زرمبادلہ کے ذخائر کے ایک حصے کی عالمی معینہ آمدنی سرمایہ کاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کے لیے بیرونی منتظمین کا تقرر کیا ہے۔ بیرونی منتظمین کو گروپ اور بیرونی سرمایہ کاری مشیر کی جانب سے مطلوبہ اہلیت کے معیار کو مد نظر رکھ کر منتخب کیا جاتا ہے اور اس کی تقرری سینٹرل بورڈ کی منظوری کے بعد دی جاتی ہے۔ ان منتظمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ معینہ آمدنی کے مجموعی عالمی اشاریوں پر مبنی نشانیوں پر نظر رکھیں۔ ان نشانیوں کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بعض وثیقہ جات اور کرنسیوں کو خطرے کی قابل قبول سطح اور گروپ کی مقررہ حدود میں رکھا جاسکے۔ منتظمین کو سرمایہ کاری کے رہنما خطوط فراہم کیے جاتے ہیں جس میں رہتے ہوئے وہ نشانیہ پراضافی منافع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جزدان کی بحفاظت تحویل کا کام احتیاط سے منتخب کردہ عالمی نگران کے ذریعے کیا جاتا ہے جو کہ جزدانی منتظمین سے الگ حیثیت میں اپنا کام انجام دیتا ہے۔ یہ نگران مالیت کی تشخیص، عملدرآمد، کارپوریٹ اقدامات، بازیابی اور قدر اضافی کی حامل دیگر خدمات بھی انجام دیتا ہے جن کی انجام دہی عام طور پر ایسے نگرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ نگرانوں کی جانب سے مالیت کی تشخیص کو جزدانی منتظمین سے ہم آہنگ رکھا جاتا ہے اور اس کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے۔

### 44 مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت

مالی وثیقہ جات کی موجودہ مالیت کی عکاسی مجموعی مالی حسابات میں مناسب مالیت کے تخمینوں سے ہوتی ہے ماسوائے نوٹ 12.2.1 میں بیان کردہ طویل مدتی سرمایہ کاریوں کے، جنہیں اگر ان کی کوئی قدر ہو تو انہیں لاگت منہا مستقل امپائر منٹ پر درج کیا جاتا ہے۔

### 45 توثیق کی تاریخ

بینک کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 105 اکتوبر 2012ء کو مجموعی مالی گوشوارے کو جاری کرنے کی منظوری دی۔

#### 46 مطابقت کے اعداد و شمار

جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں پر بہتر پیش کاری اور تقابل کے مقصد سے مطابقت کے اعداد و شمار کی ترتیب نو اور نئی درجہ بندی کی گئی ہے۔

2010ء	2011ء	تا	از
(روپے '000 میں)			
176,881	63,763	دیگر واجبات - دیگر	موخر واجبات - عملے کی ریٹائرمنٹ پر مبنی فوائد
487,035	487,035	دیگر واجبات الوصول اور تمویں - دیگر تمویں	دیگر واجبات اور تمویں - دیگر مشکوک اثاثوں کے لیے تمویں
412,926	412,926	دیگر واجبات الوصول اور تمویں - دیگر تمویں	دیگر واجبات الوصول اور تمویں - دیگر

#### 47 عمومی

اعداد و شمار کو قریب ترین ہزاروں روپے سے راؤنڈ آف کیا گیا ہے۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر





## 13 بینک دولت پاکستان کا غیر مجموعی مالی گوشوارہ

کے پی ایم جی تاخیر ہادی اینڈ کو  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
شیخ سلطان ٹرسٹ بلڈنگ نمبر 2  
بیومونٹ روڈ  
کراچی

ارنسٹ اینڈ یوگ فورڈ روڈ زسیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
پروگریسو پلازا  
بیومونٹ روڈ  
پی او باکس 15541  
کراچی

### حصہ داروں کو آزاد آڈیٹرز کی رپورٹ

ہم نے بینک دولت پاکستان (دی بینک) کے منسلک غیر مجموعی مالی گوشواروں کا آڈٹ کیا ہے جو 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کی غیر مجموعی بیلنس شیٹس، غیر مجموعی نفع و نقصان کھاتے، غیر مجموعی آمدنی کے گوشوارے، ایکویٹی میں تبدیلیوں کے غیر مجموعی گوشوارے اور نقد کے غیر مجموعی بہاؤ کے گوشوارے پر مشتمل ہے جبکہ اکاؤنٹنگ کی اہم پالیسیوں کا خلاصہ اور دیگر تشریحی نوٹس بھی دیئے گئے ہیں۔

### مالی گوشواروں کے حوالے سے انتظامیہ کی ذمہ داری

بینک کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ زیر نظر غیر مجموعی مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور بینک نوٹوں، سکوں، سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور آئی ایم ایف کے ساتھ لین دین و بیلنسز جو بالترتیب بینک کے مرکزی بورڈ کے منظور کردہ غیر مجموعی مالی گوشواروں کے بالترتیب نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی اکاؤنٹنگ پالیسیوں کے مطابق ہیں، انہیں تیار کرے اور درست طور پر پیش کرے۔ انتظامیہ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ غیر مجموعی مالی گوشواروں کے لیے ایسے داخلی کنٹرولز نافذ کرے اور برقرار رکھے جن سے گوشواروں میں دھوکے یا غلطی کی وجہ سے کوئی غلط بیانی نہ ہو۔

### آڈیٹرز کی ذمہ داری

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے آڈٹ کی بنیاد پر زیر نظر غیر مجموعی مالی گوشواروں پر رائے کا اظہار کریں۔ ہم نے اپنا آڈٹ بین الاقوامی آڈیٹنگ اسٹینڈرڈز کے مطابق انجام دیا ہے۔ ان اسٹینڈرڈز کا تقاضا ہے کہ ہم متعلقہ اخلاقی شرائط پوری کریں اور آڈٹ کی منصوبہ بندی اور اس کا عمل اس انداز سے کریں کہ ہمیں معقول یقین دہانی مل جائے کہ مالی گوشوارے قابل ذکر غلط بیانیوں سے پاک ہیں۔

آڈٹ کے عمل میں مالی گوشواروں کی رقوم اور انکشافات کے بارے میں شواہد حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جو طریقے چنے جاتے ہیں ان کا انحصار آڈیٹرز کی اپنی فیصلہ کرنے کی قوت پر ہوتا ہے جس میں مالی گوشواروں میں دھوکے یا غلطی کی بنا پر قابل ذکر غلط بیانی کے خطرات کو جانچنا شامل ہے۔ ان خطرات کو جانچتے وقت آڈیٹر ادارے میں مالی گوشواروں کی تیاری اور درست پیش کاری سے متعلق داخلی کنٹرول کو بھی مد نظر رکھتا ہے تاکہ آڈٹ کے وہ طریقے وضع کر سکے جو دریں حالات موزوں ہوں، نہ کہ ادارے کے داخلی کنٹرول کی اثر انگیزی پر رائے ظاہر کرنے کے لیے۔ آڈٹ میں اکاؤنٹنگ پالیسیوں کی موزونیت اور اکاؤنٹنگ تخمینوں کی معقولیت کو بھی جانچا جاتا ہے نیز مالی گوشواروں کی پیش کاری بھی دیکھی جاتی ہے۔

کے پی ایم جی تاثیر ہادی  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

ارنٹ اینڈ یوگ فور وڈر وڈر سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

ہم سمجھتے ہیں کہ آڈٹ کے لیے ہمیں جو شواہد ملے ہیں وہ ہماری رائے کے لیے کافی اور موزوں بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

#### مشروط رائے

ہماری رائے میں غیر مجموعی مالی گوشواروں میں بینک کی 30 جون 2012ء کی مالی کیفیت اور اس کی مالی کارکردگی اور نقد کی آمد و رفت کی صحیح اور مناسب تصویر پیش کی گئی ہے جو بین الاقوامی اکاؤٹنگ اسٹینڈرڈز 138 اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور لین دین اور بیلنسز سے متعلق اکاؤٹنگ پالیسیوں، جو بالترتیب بینک کے مرکزی بورڈ کے منظور کردہ مالی گوشواروں کے نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں، کے مطابق ہے۔

کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کمپنی  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
کراچی

ارنٹ اینڈ یوگ فور وڈر وڈر سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
کراچی

محمد محمود حسین  
آڈٹ انگیج منٹ پارٹنر

عمر چغتائی  
آڈٹ انگیج منٹ پارٹنر  
بتاریخ: 05 اکتوبر 2012ء



بینک دولت پاکستان  
غیر مجموعی بیلنس شیٹ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

نوٹ	2012 ء	2011 ء	2010 ء	اٹاٹے
		نظر ثانی شدہ	نظر ثانی شدہ	
		(روپے '000 میں)		
5	313,077,419	267,969,374	219,942,435	بینک میں زیر تحویل سونے کے ذخائر
6	1,814,196	2,225,301	2,373,520	مقامی کرنسی۔ سکے
7	1,038,341,770	1,288,780,274	1,094,012,634	زرمبادلہ کے ذخائر
8	4,994,808	75,464,270	13,171,542	زرمبادلہ کے نشان و بینکنسز
9	91,334,177	102,188,403	107,537,965	عالمی مالیاتی فنڈ کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس
	<b>1,449,562,370</b>	<b>1,736,627,622</b>	<b>1,437,038,096</b>	
10	17,104	16,392	15,054	آئی ایم ایف سے کوئی انتظامات کے تحت ریزرو کی قسط
11	112,898,648	63,660,336	30,845,284	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسمکات
20.2	12,744,407	586,181	3,936,712	حکومتوں کے جاری کھاتے
	<b>151,567</b>	<b>104,997</b>	<b>74,558</b>	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی لمیٹڈ) کے ساتھ جاری کھاتہ۔ ایک ذیلی ادارہ
12	1,827,165,865	1,387,199,264	1,185,722,163	سرمایہ کاریاں
13	329,074,462	374,400,399	386,165,160	قرضے، ایڈوانسز، مبادلے کے بل اور کمرشل تسمکات
14	6,311,529	5,652,991	4,805,488	ریزرو بینک آف انڈیا میں رکھے گئے ذخائر
15	6,797,433	6,312,679	5,829,001	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا بینکنسز
16	23,169,202	24,446,771	17,725,879	املاک و آلات
17	30,882	21,495	47,758	غیر محسوس اثاثہ جات
18	5,810,215	7,883,698	5,682,663	دیگر اثاثے
	<b>3,773,733,684</b>	<b>3,606,912,825</b>	<b>3,077,887,816</b>	مجموعی اثاثے

واجبات				
1,377,277,470	1,599,833,487	1,776,962,388	19	زیر گردش بینک نوٹس
589,249	780,155	587,542		قابل ادائیگی بلز
42,584,981	217,968,067	148,815,907	20	حکومتوں کا جاری کھاتہ
3,383,274	6,033,302	7,453,254		ایس بی پی بینکنگ سروسز کے ساتھ جاری کھاتہ۔ ایک ذیلی ادارہ
23,116,035	-	12,240,388	21	دوبارہ فروخت کے سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات
289,566,182	349,426,939	396,172,467	22	بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں
196,137,052	189,162,447	152,856,723	23	دیگر امانتیں و کھاتے
694,770,558	732,764,340	656,185,305	24	عالمی مالیاتی فنڈ کو قابل ادائیگی
29,659,345	33,108,662	103,802,927	25	دیگر واجبات
2,657,084,146	3,129,077,399	3,255,076,901		
4,735,474	5,789,532	7,093,070	26	مؤخر واجبات۔ اسٹاف کے ریٹائرمنٹ فوائد
17,718	-	-		مؤخر آمدنی
2,661,837,338	3,134,866,931	3,262,169,971		مجموعی واجبات
416,050,478	472,045,894	511,563,713		خالص اثاثے
جو ظاہر ہیں				
100,000	100,000	100,000	27	سرمایہ حصص
149,181,864	177,019,871	175,919,871	28	ذخائر
27,838,007	-	-		غیر حاصل شدہ منافع
177,119,871	177,119,871	176,019,871		
220,183,593	268,947,619	309,565,438	29	سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ منافع
18,747,014	25,978,404	25,978,404	16.2	املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل
416,050,478	472,045,894	511,563,713		مجموعی ایکویٹی
30				ہنگامی حالات اور وعدے
ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی سیکشن 26(1) کے تحت شعبہ اجرا کے واجبات کے خلاف خصوصی طور پر نشان زد بینک کے اثاثوں کی تفصیلات ان مالی گوشواروں کے نوٹ 19.1 میں دی گئی ہیں۔				

منسلک نوٹس 1 تا 48 ان غیر مجموعی مالی گوشواروں کا لازمی جز ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

بینک دولت پاکستان  
غیر مجموعی نفع و نقصان کھاتہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

نوٹ	2012 ء (روپے '000 میں)	2011 ء
ڈسکاؤنٹ، سود/مارک اپ اور/یا حاصل شدہ منافع	236,191,296	215,652,000
منہا: سودی/مارک اپ اخراجات	(11,338,230)	(13,393,884)
	<b>224,853,066</b>	<b>202,258,116</b>
کمیشن آمدنی	1,952,783	1,958,328
زرمبادلہ پر منافع۔ خالص	42,827,638	1,927,333
منافع منقسمہ آمدنی	15,697,821	11,923,782
ذیلی اداروں کے توسط سے حاصل شدہ منافع	171,966	162,994
دیگر آپریٹنگ آمدنی/(نقصان)۔ خالص	9,033,651	(11,598,617)
دیگر چارجز۔ خالص	(210,179)	(441,971)
	<b>294,326,746</b>	<b>206,189,965</b>
منہا۔ براہ راست آپریٹنگ اخراجات	5,689,829	4,575,741
بینک نوٹوں کی چھپائی کے اخراجات	5,953,743	4,210,424
انجینی کمیشن	20,159,546	15,667,599
عام انتظامی اور دیگر اخراجات	-	(510,848)
تموین/(تموین کا معکوس) برائے	1,885,143	1,106,326
قرضے، ایڈوانسز اور دیگر اثاثہ جات	(59,212)	84,162
دعوے	(102,415)	80,823
سرمایہ کاری کی قدر میں کمی	1,723,516	760,463
دیگر مشکوک اثاثے	33,526,634	25,214,227
	<b>260,800,112</b>	<b>180,975,738</b>

سال کا منافع  
منسلک نوٹس 1 تا 48 ان غیر مجموعی مالی گوشواروں کا لازمی جز ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

بینک دولت پاکستان  
جامع آمدنی کا غیر مجموعی گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2012ء 2011ء  
(روپے '000 میں)

180,975,738 260,800,112

سال کا منافع

دیگر جامع آمدنی

48,764,026	44,962,441
7,231,390	-

سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ منافع

املاک و آلات کی باز قدر پیمائی کا فاضل

55,995,416 44,962,441

236,971,154 305,762,553

سال کی کل مجموعی آمدنی

منسلکہ نوٹس 1 تا 48 ان غیر مجموعی مالی گوشواروں کا لازمی جزو ہیں۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

بینک دولت پاکستان  
ایکویٹی میں روپوں کا غیر مجموعی گوشوارہ  
30 جون 2012 کو ختم ہونے والے سال کے لیے

کل	غیر مصلحہ مبالغہ		ذخائر		سرمایہ					
	مطلوبہ قرضوں کا مالک	مطلوبہ قرضوں کا مالک	مطلوبہ قرضوں کا مالک	مطلوبہ قرضوں کا مالک	مطلوبہ قرضوں کا مالک	مطلوبہ قرضوں کا مالک				
416,050,478	18,747,014	220,183,593	27,838,007	4,700,000	900,000	1,500,000	1,600,000	2,600,000	137,881,864	100,000
180,975,738	-	-	180,975,738	-	-	-	-	-	-	-
7,231,390	7,231,390	-	-	-	-	-	-	-	-	-
48,764,026	-	48,764,026	-	-	-	-	-	-	-	-
236,971,154	7,231,390	48,764,026	180,975,738	-	-	-	-	-	-	-
(10,000)	-	-	(10,000)	-	-	-	-	-	-	-
(180,965,738)	-	-	(180,965,738)	-	-	-	-	-	-	-
(180,965,738)	-	-	(180,965,738)	-	-	-	-	-	-	-
-	-	-	(27,838,007)	-	-	-	-	-	(27,838,007)	-
472,045,894	25,978,404	268,947,619	-	4,700,000	900,000	1,500,000	1,600,000	2,600,000	165,719,871	100,000
260,800,112	-	-	260,800,112	-	-	-	-	-	-	-
44,962,441	-	44,962,441	-	-	-	-	-	-	-	-
305,762,553	-	44,962,441	260,800,112	-	-	-	-	-	-	-
(10,000)	-	-	(10,000)	-	-	-	-	-	-	-
(261,890,112)	-	-	(261,890,112)	-	-	-	-	-	-	-
(261,900,112)	-	-	(261,900,112)	-	-	-	-	-	-	-
-	-	-	(1,100,000)	-	-	-	-	-	(1,100,000)	-
(4,344,622)	-	(4,344,622)	-	-	-	-	-	-	-	-
(4,344,622)	-	(4,344,622)	(1,100,000)	-	-	-	-	-	(1,100,000)	-
511,563,713	25,978,404	309,565,438	-	4,700,000	900,000	1,500,000	1,600,000	2,600,000	164,619,871	100,000

30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی	سال کا مبالغہ	سال کی مجموعی مبالغہ آمدنی</
--------------------------------------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	----------------------------	---------------	------------------------------

پاکستان انور  
گورنر

ہفتی مہر انصہر  
ڈپٹی گورنر

محمد ارمین شہید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

**بینک دولت پاکستان**  
**نقدی آمد و رفت کا غیر مجموعی گوشوارہ**  
**30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے**

نوٹ	2012ء	2011ء
(روپے '000 میں)		
آپریٹنگ سرگرمیوں سے نقدی آمد و رفت		
سال کا متانفع، غیر نقد اجزائے قبل	249,424,721	171,573,897
اثاثوں میں (اضافہ) / کمی		
زرمبادلہ کے ذخائر جو نقد اور نقد کے مساویوں میں شامل نہیں	(59,871)	(65,183)
کوڈ انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے ملنے والے ریڑرو کی قسط	(712)	(1,338)
باز فروخت کی شرط پر خریدے گئے تسمکات	(49,238,312)	(32,815,052)
ذیلی ادارے نیچل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارجی) لمیٹڈ کا جاری کھاتہ	(46,570)	(30,439)
سرمایہ کاریاں	(440,004,142)	(201,477,907)
قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈیاں	45,325,937	12,275,610
ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اٹاٹے اور بھارت ویبگڈویشن کی حکومت کے ذمے ہیلنسز	(413,988)	(552,726)
دیگر اثاثے	2,073,482	(2,201,035)
	<b>(442,364,176)</b>	<b>(224,868,070)</b>
	<b>(192,939,455)</b>	<b>(53,294,173)</b>
واجبات میں (اضافہ) / کمی		
جاری کردہ بینک نوٹ	177,134,499	222,593,148
قابل ادائیگی بلز	(192,613)	190,906
حکومت کے جاری کھاتے	(81,455,990)	178,692,249
ذیلی ادارے ایس بی پی، بینکنگ سروسز کارپوریشن میں جاری کھاتہ	1,419,952	2,650,028
باز خریداری کی شرط پر فروخت کیے گئے تسمکات	12,240,388	(23,116,035)
مالی اداروں و بینکوں کی امانتیں	46,745,528	59,860,757
دیگر امانتیں و کھاتے	(36,305,724)	(6,974,605)
عالمی مالیاتی فنڈ کو قابل ادائیگی	(76,579,035)	37,993,782
دیگر واجبات	7,832,643	(361,523)
	<b>50,839,648</b>	<b>471,528,707</b>
	<b>(142,099,807)</b>	<b>418,234,534</b>
خالص نقد (استعمال شدہ) / حاصل کردہ، آپریٹنگ سرگرمیوں سے		

(1,171,233)	(1,710,344)
6,350	96,753
11,923,782	15,697,821
(438,203)	(230,610)
54,134	28,617
10,374,830	13,882,237

سرمایہ کاریوں سے نقد کی آمدورفت  
ریٹائرمنٹ کے فوائد اور ملازمین کی غیر حاضری کی مع معاوضہ ادائیگی  
سرمایہ کاریوں سے آمدنی  
حاصل شدہ منافع منقسمہ  
معیّن کیپیٹل اخراجات  
املاک و آلات سے حاصل ہونے والی رقم  
سرمایہ کاری کی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی نقد رقم

(176,999,995)	(204,000,000)
(10,000)	(10,000)
(177,009,995)	(204,010,000)
251,599,369	(332,227,570)
1,216,382,923	1,467,982,292
1,467,982,292	1,135,754,722

مالکاری سرگرمیوں سے نقد کی آمدورفت  
وفاقی حکومت کو ادا کردہ فاضل منافع  
اداشدہ منافع منقسمہ  
مالکاری کی سرگرمیوں میں استعمال ہونے والی خالص نقد رقم  
سال کے دوران نقد اور نقد کے مساوی رقم میں (کمی) / اضافہ  
سال کے آغاز پر نقد اور نقد کے مساوی  
سال کے آخر میں نقد اور نقد کے مساوی

## بینک دولت پاکستان غیر مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹس 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

### 1 کارروائیوں کی حیثیت و نوعیت

**1.1** بینک دولت پاکستان، پاکستان کا مرکزی بینک ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء کے تحت انکارپوریٹڈ ہے۔ بینک کی بنیادی ذمہ داری ملک میں قرضوں، زرمبادلہ اور کرنسی کا انتظام ہے اور وہ حکومت کے مالیاتی نمائندے کی حیثیت سے بھی کام کرتا ہے۔ بینک کی مندرجہ ذیل سرگرمیاں ہو سکتی ہیں:

- زری پالیسی نافذ کرنا
- کرنسی کا اجرا
- مالی نظام میں آزاد مسابقت اور استحکام کے لیے سہولت پیدا کرنا
- بینکوں بشمول خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالیاتی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کی لائسنسنگ اور نگرانی
- بین ال بینک چھتائی نظام کی تنظیم و انتظام اور ادائیگی کے نظاموں کو مناسب طور پر چلنے میں مدد دینا
- حکومت، بینکوں، مالی اداروں اور مقامی حکام کو مختلف سہولتوں کے تحت قرضوں کی فراہمی
- وفاقی حکومت کی ماخوذیات پر بینکوں اور مالی اداروں کے حصص کی خرید و فروخت اور تحویل، اور
- حکومت اور بعض اداروں کے درمیان مخصوص انتظامات کے تحت حکومت کے ڈپازٹری کی حیثیت سے کام کرنا۔

**1.2** بینک کا صدر دفتر بمقام آئی آئی چندریگر روڈ کراچی، صوبہ سندھ، پاکستان واقع ہے۔

**1.3** یہ مالی گوشوارے بینک کے غیر مجموعی (جدا جدا) مالی گوشوارے ہیں جن میں ذیلی اداروں کی سرمایہ کاریوں کو رپورٹ کردہ نتائج کے بجائے ایکویٹی کے براہ راست سود کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے مجموعی مالی گوشواروں کی پیش کاری الگ الگ کی گئی ہے۔

**1.4** غیر مجموعی مالی گوشوارے (مالی گوشوارے) پاکستانی روپے میں پیش کیے گئے ہیں جو بینک کی فنکشنل اور پریزنٹیشن کرنسی ہے۔

### 2 تیاری کی بنیاد

یہ غیر مجموعی مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز (آئی اے ایس) کی شرائط اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور لین دین اور بیلنسز سے متعلق پالیسیوں، جو بالترتیب بینک کے مرکزی بورڈ کی منظوری سے بالترتیب نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں، کی شقوں کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے ذریعے حاصل اختیار کے تحت مرکزی بورڈ نے آئی اے ایس 1 تا آئی اے ایس 38 کی منظوری دی ہے۔ جہاں مرکزی بورڈ کی پالیسیوں کی شقیں آئی اے ایس کی شقوں سے مختلف ہیں وہاں مرکزی بورڈ کی پالیسیوں کی شقوں کو فوقیت حاصل ہوگی۔

### 3 جانچ کی بنیاد

**3.1** یہ مالی گوشوارے تاریخی لاگت کے طریقے کے مطابق تیار کیے گئے ہیں سوائے اس کے کہ سونے کے ذخائر، زرمبادلہ کے ذخائر، آئی ایم ایف کے اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس، بعض سرمایہ کاریاں اور بعض املاک و آلات، جن کا حوالہ متعلقہ نوٹس میں دیا گیا ہے، دوبارہ جانچی گئی مالیت پر شامل کیے گئے ہیں۔



### 3.2 تخمینوں اور فیصلوں کا استعمال

مالی گوشواروں کی تیاری بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور بینک نوٹوں، سکوں، سرمایہ کاریوں، سونے کے ذخائر اور آئی ایم ایف سے لین دین اور بقایا رقوم کی پالیسیوں کے مطابق ہیں جنہیں بالترتیب نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بینک کے مرکزی بورڈ سے منظور شدہ ہیں، کے مطابق انتظامیہ کو مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے ایسے تخمینے لگانے اور مفروضات قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو پالیسیوں کے اطلاق اور اثاثہ جات و واجبات کی اس بیان کردہ مالیت پر اثر انداز ہوتے ہیں جو دیگر ذرائع سے فوری طور پر دستیاب نہیں۔ یہ تخمینے اور متعلقہ مفروضات تاریخی تجربات اور دیگر کئی عوامل پر مبنی ہیں جو دریں حالات معقول تصور کیے جاتے ہیں اور جن کا نتیجہ اثاثہ جات و واجبات، آمدنی و اخراجات کی مالیت کے بارے میں فیصلے کرنے کی بنیاد بنتا ہے۔ اصلی نتائج ان تخمینوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ تخمینوں اور ان کے پس پشت مفروضات پر مسلسل نظر ثانی ہوتی رہتی ہے۔

اکاؤنٹنگ تخمینوں پر نظر ثانی صرف اس مدت میں شناخت کی جاتی ہے جس میں کی جائے اگر نظر ثانی صرف اسی مدت پر اثر انداز ہو رہی ہو، یا نظر ثانی کی مدت یا آئندہ مدتوں میں شناخت کی جاتی ہے اگر نظر ثانی موجودہ اور آئندہ مدتوں پر اثر انداز ہو رہی ہو۔ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور عالمی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سرمایہ کاریوں اور لین دین اور بیلنسز سے متعلق اکاؤنٹنگ پالیسیاں، جو بالترتیب نوٹ نمبر 4.2، 4.3، 4.6 اور 4.17 میں بیان کی گئی ہیں، جو بینک کے مرکزی بورڈ سے منظور کردہ ہیں، کے اطلاق کے بارے میں انتظامیہ کے فیصلے جو مالی گوشواروں اور تخمینوں پر قابل ذکر اثر ڈال سکتے ہیں اور جو آئندہ برسوں میں فیصلوں کو متاثر کر سکتے ہوں، انہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

#### 3.2.1 قرضوں اور ایڈوانسز پر تموین

بینک قرضوں اور ایڈوانسز کی بازیابی کے جائزے اور ضرورت پڑنے پر تموین کے لیے اپنے قرضہ جاتی جزدان کا مستقل بنیادوں پر جائزہ لیتا رہتا ہے۔ مطلوبہ شرائط پر عملدرآمد کا جائزہ لیتے ہوئے بینک کھاتے کی ادائیگیوں کی صورتحال، قرض گیر کی مالی حالت اور دیگر متعلقہ عوامل پر غور کیا جاتا ہے۔ قرض گیروں کے توقعات پر پورا نہ اترنے کی صورت میں تموین کی رقم میں مطابقت ضروری ہو جاتی ہے۔

#### 3.2.2 دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریوں کی امپیرمنٹ

دستیاب برائے فروخت کی ایکویٹی سرمایہ کاریوں کی ضرور رسائی کا تعین بینک اس وقت کرتا ہے جب اس کی مناسب قدر میں خاصے اور طویل عرصے تک اس کی لاگت کے مقابلے میں کمی کا رجحان جاری رہے۔ اس میں خاصی اور طویل عرصے تک کمی کا تعین کرنے کے لیے فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فیصلہ کرتے ہوئے بینک دیگر عوامل کے علاوہ اس و شیپ کی قیمت میں معمول کی تغیر پذیری کا تخمینہ لگاتا ہے۔ مزید برآں، امپیرمنٹ اس صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب سرمایہ کاری کی مالی صحت، صنعت و شعبہ جاتی کارکردگی، ٹیکنالوجی میں تبدیلی اور آپریشنل اور نقد مالکاری رقوم کے بہاؤ میں بگاڑ کی شہادت موجود ہو۔

#### 3.2.3 محفوظ تا عرصیت سرمایہ کاری

بینک غیر ماخوذ یا قیامی مالی اثاثوں کی درجہ بندی معینہ یا قابل تعین ادائیگیوں اور معینہ عرصیت کی درجہ بندی بطور محفوظ تا عرصیت سے کرتا ہے۔ یہ فیصلہ کرتے وقت بینک کسی و شیپ کو اس کی عرصیت تک محفوظ کرنے کے ارادے اور اہلیت کا تخمینہ لگاتا ہے۔

#### 3.2.4 ریٹائرمنٹ فوائد

فوائد کے بیان کردہ منصوبوں اور تخمینے کے ذرائع کی مالیت کی قدر نکالنے کے بارے میں اہم بیمہ مفروضات کو مالی حسابات کے نوٹ 40.5.1 میں بیان کیا گیا ہے۔

#### 3.2.5 املاک اور آلات کی بقیہ مدت اور بقیہ قدر

املاک اور آلات کی مفید مدت اور بقایا قدر کا تخمینہ مینجمنٹ کے بہترین تخمینوں پر مبنی ہوتا ہے۔

### 3.3 اکاؤنٹنگ معیارات / بہتری / ترامیم جو ابھی تک موثر یا تعلق نہیں ہیں۔

ذیل میں دیے گئے اکاؤنٹنگ معیارات / اضافے / ترامیم کا اطلاق ذیل میں دی گئی تاریخوں سے ہو رہا ہے:

معیارات / بہتری	موثر تاریخ (اکاؤنٹنگ کی مدت اس تاریخ پر یا اس کے بعد شروع ہوئی)
آئی اے ایس 1 مالی گوشواروں کی پیش کاری۔ جامع آمدنی کے اجزاء کی پیش کاری	یکم جنوری 2013ء
آئی اے ایس 12 انکم ٹیکسز (ترمیم)۔ مذکورہ اثاثوں کی بازیابی	یکم جنوری 2012ء
آئی اے ایس 19 ملازمین کو حاصل فوائد (ترمیم)	یکم جنوری 2013ء
آئی اے ایس 32 زائل مالی اثاثے اور مالی واجبات (ترمیم)	یکم جنوری 2014ء

بینک کو توقع ہے کہ اوپر دی گئی تشریحات اور نظر ثانی شدہ قواعد پر عملدرآمد سے ابتدائی اطلاق کی مدت میں بینک کے مالی گوشواروں پر قابل ذکر اثر نہیں پڑے گا ماسوائے آئی اے ایس 19 ملازمین کو حاصل فوائد اور مالی گوشواروں کی پیش کاری اور کوائف ظاہر کرنے کی شرائط میں بعض تبدیلیوں اور یا اضافے کے۔ اہم تبدیلیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ فوائد کے واضح منصوبوں کے لیے، بیمہ کے فوائد اور نقصانات (جیسے کوریڈر طرز فکر) کی شناخت کو ہٹا دیا گیا ہے۔ نظر ثانی کے مطابق بیمہ کے فوائد اور نقصانات کو اس وقت جامع آمدنی میں شمار کیا جاتا ہے جب وہ لاگو ہوں۔ نفع و نقصان میں ریکارڈ کی جانے والی رقوم حالیہ اور ماضی کی خدمت کی لاگتوں، چھٹائی پر فائدے اور نقصانات اور خالص سودی آمدنی (اخراجات) تک محدود ہوتے ہیں۔ خالص واضح حاصل فوائد کے اثاثے (واجبات) کو دیگر جامع آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے، جس کے بعد جامع آمدنی کے گوشوارے میں فوری طور پر کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

☆ واضح فوائد کے منصوبوں کے اکتشافات کے مقاصد کو نظر ثانی شدہ معیار میں کوائف ظاہر کرنے کی نئی یا نظر ثانی شدہ شرائط کے ساتھ مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کوائف کی ان نئی شرائط میں واضح حاصل فوائد کی حساسیت کی مقداری معلومات سے لے کر بیمہ کے ہر خاصے مفروضے میں معقول مکمل تبدیلی شامل ہیں۔

## 4 اہم اکاؤنٹنگ پالیسیوں کا خلاصہ

### 4.1: اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی

ان مالی گوشواروں کی تیاری میں جو اکاؤنٹنگ پالیسیاں اختیار کی گئی ہیں وہ ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جن پر 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والی سال کے لیے بینک کے مالی گوشواروں کی تیاری میں عمل کیا گیا ہے، علاوہ ان تبدیلیوں کے جنہیں مالی گوشوارے کے نوٹ نمبر 4.1.1 میں بیان کیا گیا ہے۔

#### 4.1.1: مالی گوشواروں کی پیش کاری میں بینک نے جس مشق کو اختیار کیا ہے، اس کے لحاظ سے اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی

اسٹٹ بینک ایکٹ، 1956ء کی سیکشن 26(1) میں کہا گیا ہے کہ بینک کی جانب سے بینک نوٹوں کا اجرا شعبہ اجرا کرے گا اور شعبہ اجرا کے اثاثے کسی واجبات کی ذیل میں نہیں آئیں گے، ماسوائے شعبہ اجرا کے واجبات کے۔ اس سے قبل بینک، اپنے اجرا اور بینکاری کے شعبوں کے اثاثوں اور واجبات کی پیش کاری الگ الگ بیننس شیٹ میں کرتا تھا۔ اس ضمن میں بینک نے اپنی اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی کی ہے اور شعبہ اجرا و بینکاری کی ایک مشترکہ بیننس شیٹ پیش کی ہے۔ اس تبدیلی کو ماضی کی تبدیلی شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی سب سے ابتدائی مدت کی بیننس شیٹ کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے مذکورہ بالا تبدیلی کا ہمیشہ سے اطلاق کیا جاتا تھا اور جہاں ضرورت ہو بیننسز کو ماضی کے لحاظ سے دوبارہ بیان کیا گیا ہے۔ بینک کے اثاثے جنہیں شعبہ اجرا کے واجبات میں خاص طور پر نشان زد کیا گیا ہے، انہیں ان غیر مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹ 19.1 میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔

اکاؤنٹنگ پالیسی میں تبدیلی نے مالی گوشواروں کی پیش کاری پر ذیل میں دیے گئے اثرات مرتب کیے ہیں۔

2012ء				مالی گوشوارے کا لائن جز
مشترکہ بیلس شیٹ	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بیلس شیٹ	شعبہ اجراء کی بیلس شیٹ	
(روپے '000 میں)				
				اثاثے
313,077,419	-	-	313,077,419	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
1,814,196	-	-	1,814,196	مقامی کرنسی۔ سکے
-	(160,156)	160,156	-	مقامی کرنسی
1,038,341,770	-	678,160,942	360,180,828	زرمبادلہ کے ذخائر
4,994,808	-	4,994,808	-	زرمبادلہ کے نشان و ڈیپازٹس
91,334,177	-	84,188,177	7,146,000	عالمی زری فنڈ کے اسٹیبل ڈرائنگ رائٹس
17,104	-	17,104	-	آئی ایم ایف کے ساتھ کوٹہ انتظامات کے تحت ریزرو کی قسط
112,898,648	-	112,898,648	-	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات
12,744,407	-	12,744,407	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
151,567	-	151,567	-	ذیلی ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ کے ساتھ جاری کھاتہ
1,827,165,865	-	738,651,793	1,088,514,072	سرمایہ کاریاں
328,995,962	-	328,995,962	-	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
78,500	-	-	78,500	بگلدیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
329,074,462	-	328,995,962	78,500	قرضے، ایڈوانسز، ہنڈی اور کمرشل وثیقہ جات
5,584,810	-	-	5,584,810	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثہ جات
726,719	-	-	726,719	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثوں کو ظاہر کرنے والے نوٹس
6,311,529	-	-	6,311,529	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
6,797,433	-	6,797,433	-	بھارت اور بگلدیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں سے قابل وصولی بیلنسز
23,169,202	-	23,169,202	-	املاک و آلات

30,882	-	30,882	-	غیر محسوس اثاثے
5,810,215	-	5,810,215	-	دیگر اثاثے
3,773,733,684	(160,156)	1,996,771,296	1,777,122,544	مجموعی اثاثے

1,776,962,388	(160,156)	-	1,777,122,544	واجبات
587,542	-	587,542	-	زیر گردش بینک نوٹ
148,815,907	-	148,815,907	-	قابل ادائیگی
	-		-	حکومتوں کے جاری کھاتے
7,453,254	-	7,453,254	-	ذیلی ادارے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے ساتھ جاری کھاتہ
12,240,388	-	12,240,388	-	دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کے تحت فروخت تمسکات
396,172,467	-	396,172,467	-	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
152,856,723	-	152,856,723	-	دیگر امانتیں و کھاتے
656,185,305	-	656,185,305	-	عالمی زری فنڈ کو قابل ادائیگی
103,802,927	-	103,802,927	-	دیگر واجبات
7,093,070	-	7,093,070	-	مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد
3,262,169,971	(160,156)	1,485,207,583	1,777,122,544	مجموعی واجبات

511,563,713	-	511,563,713	-	خالص اثاثے
-------------	---	-------------	---	------------

100,000	-	100,000	-	جو ظاہر ہیں
175,919,871	-	175,919,871	-	سرمایہ حصص
309,565,438	-	309,565,438	-	ذخائر
25,978,404	-	25,978,404	-	سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ اضافہ
511,563,713	-	511,563,713	-	املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم
	-		-	مجموعی ایکویٹی

2011ء				مالی گوشوارے کا لائن جز
مشترکہ بینکس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی	شعبہ بینکاری کی بینکس شیٹ	شعبہ اجراء کی بینکس شیٹ	
(روپے '000 میں)				
				اثاثے
267,969,374	-	-	267,969,374	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
2,225,301	-	-	2,225,301	مقامی کرنسی - سکے
-	(154,558)	154,558	-	مقامی کرنسی
1,288,780,274	-	888,392,762	400,387,512	زرمبادلہ کے ذخائر
75,464,270	-	75,464,270	-	زرمبادلہ کے نشان و ڈیپنٹسز
102,188,403	-	95,318,553	6,869,850	عالمی زری فنڈ کے اسٹیش ڈرائنگ رائٹس
16,392	-	16,392	-	کوٹہ انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے ریزرو کی قسط
63,660,336	-	63,660,336	-	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسمکات
586,181	-	586,181	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
104,997	-	104,997	-	ذیلی ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ کے ساتھ جاری کھاتہ
	-	470,394,747	916,804,517	سرمایہ کاریاں
1,387,199,264				
374,321,899	-	374,321,899	-	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
78,500	-	-	78,500	بنگلہ دیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
374,400,399	-	374,321,899	78,500	قرضے، ایڈوانسز، ہنڈی اور کمرشل وثیقہ جات
4,825,442	-	-	4,825,442	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
827,549	-	-	827,549	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثے ظاہر کرنے والے بھارتی نوٹس
5,652,991	-	-	5,652,991	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
6,312,679	-	6,312,679	-	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا بینکسز کی رقم
24,446,771	-	24,446,771	-	املاک و آلات

21,495	-	21,495	-	غیر محسوس اثاثے
7,883,698	-	7,883,698	-	دیگر اثاثے
3,606,912,825	(154,558)	2,007,079,338	1,599,988,045	کل اثاثے

1,599,833,487	(154,558)	-	1,599,988,045	واجبات
780,155	-	780,155	-	زیر گردش بینک نوٹس
217,968,067	-	217,968,067	-	قابل داہنگی بلز
	-		-	حکومتوں کے جاری کھاتے
6,033,302	-	6,033,302	-	ذیلی ادارے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن میں جاری کھاتے
349,426,939	-	349,426,939	-	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
189,162,447	-	189,162,447	-	دیگر امانتیں و کھاتے
732,764,340	-	732,764,340	-	عالمی زری فنڈ کو قابل داہنگی
33,108,662	-	33,108,662	-	دیگر واجبات
5,789,532	-	5,789,532	-	مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد
3,134,866,931	(154,558)	1,535,033,444	1,599,988,045	مجموعی واجبات

472,045,894	-	472,045,894	-	خالص اثاثے
-------------	---	-------------	---	------------

100,000	-	100,000	-	جوٹا ہر ہیں
177,019,871	-	177,019,871	-	سرمایہ حصص
268,947,619	-	268,947,619	-	ریزرو
25,978,404	-	25,978,404	-	سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ اضافہ
472,045,894	-	472,045,894	-	املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل
	-		-	مجموعی ایکویٹی

2010ء				مالی گوشوارے کا لائن جز
مشترکہ بیلنس شیٹ (نظر ثانی شدہ)	نئی درجہ بندی شیٹ (روپے '000 میں)	شعبہ بینکاری کی بیلنس شیٹ	شعبہ اجرائی کی بیلنس شیٹ	
219,942,435	-	-	219,942,435	اثاثے
2,373,520	-	-	2,373,520	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
-	(117,427)	117,427	-	مقامی کرنسی۔ سکے
1,094,012,634	-	621,600,395	472,412,239	مقامی کرنسی
13,171,542	-	13,171,542	-	زرمبادلہ کے ذخائر
107,537,965	-	101,242,365	6,295,600	زرمبادلہ کے نشان و بینکنسز
15,054	-	15,054	-	عالمی زری فنڈ کے اسٹیش ڈرائنگ رائٹس
30,845,284	-	30,845,284	-	کوٹہ انتظامات کے تحت عالمی زری فنڈ کی ریزرو قسط
3,936,712	-	3,936,712	-	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تسمکات
74,558	-	74,558	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
1,185,722,163	-	514,235,048	671,487,115	ذیلی ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ کے ساتھ جاری کھاتہ
386,086,660	-	386,086,660	-	سرمایہ کاریاں
78,500	-	-	78,500	قرضے، ایڈوانسز اور ہنڈی
386,165,160	-	386,086,660	78,500	بنگلہ دیش کی تحویل میں کمرشل وثیقہ جات
4,016,051	-	-	4,016,051	قرضے، ایڈوانسز، مبادلے کے بل اور کمرشل وثیقہ جات
789,437	-	-	789,437	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں رکھے گئے اثاثے
4,805,488	-	-	4,805,488	ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثوں کو ظاہر کرنے والے بھارتی نوٹ
5,829,001	-	5,829,001	-	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
17,725,879	-	17,725,879	-	بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا بینکنسز
47,758	-	47,758	-	الماک و آلات
5,682,663	-	5,682,663	-	غیر محسوس اثاثے
3,077,887,816	(117,427)	1,700,610,346	1,377,394,897	دیگر اثاثے
				کل اثاثے

				واجبات
1,377,277,470	(117,427)	-	1,377,394,897	زیر گردش بینک نوٹ
589,249	-	589,249	-	قابل ادائیگی بلز
42,584,981	-	42,584,981	-	حکومتوں کے جاری کھاتے
3,383,274	-	3,383,274	-	ذیلی ادارے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے ساتھ جاری کھاتے
23,116,035	-	23,116,035	-	باز خریداری سمجھوتے کے تحت فروخت تمسکات
289,566,182	-	289,566,182	-	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
196,137,052	-	196,137,052	-	دیگر امانتیں و کھاتے
694,770,558	-	694,770,558	-	عالمی زری فنڈ کو قابل ادائیگی
29,659,345	-	29,659,345	-	دیگر واجبات
4,735,474	-	4,735,474	-	مؤخر واجبات - اسٹاف کو حاصل ریٹائرمنٹ فوائد
17,718	-	17,718	-	مؤخر آمدنی
2,661,837,338	(117,427)	1,284,559,868	1,377,394,897	کل واجبات
				خالص اثاثے
416,050,478	-	416,050,478	-	
				جوٹا ہر ہیں
100,000	-	100,000	-	سرمایہ حصص
149,181,864	-	149,181,864	-	ذخائر
27,838,007	-	27,838,007	-	غیر حاصل شدہ منافع
220,183,593	-	220,183,593	-	سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ منافع
18,747,014	-	18,747,014	-	املاک و آلات کی باز قدر پیمائی پر فاضل رقم
416,050,478	-	416,050,478	-	مجموعی ایکویٹی



#### 4.2 بینک نوٹ اور سکے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت لیگل ٹینڈر کے طور پر جاری کیے جانے والے بینک نوٹوں کے حوالے سے بینک کی ذمہ داری عرفی مالیت پر بیان کی گئی ہے اور بینک کے شعبہ اجرا کے مخصوص اثاثوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ نوٹوں کی طباعت کا خرچ جب بھی ہوتا ہے نفع و نقصان کھاتے میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ غیر اجرا شدہ بینک نوٹ کھاتوں میں ظاہر نہیں کیے جاتے۔

بینک حکومت پاکستان کی جانب سے مختلف مالیت کے سکے بھی جاری کرتا ہے۔ یہ سکے حکومت پاکستان سے عرفی مالیت پر خریدے جاتے ہیں۔ غیر اجرا شدہ سکے شعبہ اجرا کا اثاثہ بن جاتے ہیں۔

#### 4.3 سرمایہ کاریاں

بینک کی وصول کردہ تمام سرمایہ کاریاں ابتدا میں اس لاگت کی بنیاد پر جانچی جاتی ہیں جو مناسب مالیت کے مطابق ہوتی ہے۔ سرمایہ کاریوں کی ابتدائی جانچ میں لین دین کی لاگت شامل کی جاتی ہے۔ ابتدائی جانچ کے بعد بینک اپنی سرمایہ کاریوں کی جانچ اور تقسیم بندی مندرجہ ذیل زمروں میں کرتا ہے:

#### محفوظ برائے تجارت

یہ تمسکات یا تو بازار کی قیمت میں قلیل مدتی تغیر، شرح سود میں اتار چڑھاؤ، ڈیلرز مارجن سے منافع کے لیے حاصل کی جاتی ہیں یا پھر اس جزو ان میں شامل ہوتی ہیں جس میں قلیل مدتی منافع کا سلسلہ ہو۔ یہ وثیقہ بعد میں مناسب مالیت پر دوبارہ جانچے جاتے ہیں۔ تمام متعلقہ حاصل شدہ اور غیر حاصل شدہ فائدے اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں دکھائے جاتے ہیں۔

محفوظ برائے تجارت کی مد میں تمام سرمایہ کاریوں کی خرید و فروخت کو، جس میں کسی ضابطے یا بازار کے رواج کی بنا پر (’باضابطہ خرید و فروخت‘) مخصوص مدت کے اندر حوالگی ضروری ہو، تجارت کی تاریخ پر لیا جاتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس پر بینک سرمایہ کاری بیچنے یا خریدنے کا وعدہ کرتا ہے، بصورت دیگر جب تک تصفیہ نہ ہو جائے لین دین کو ماخوذہ شمار کیا جاتا ہے۔

#### محفوظ تا عرصیت

یہ وہ مالی اثاثے ہیں جن کی ادائیگیاں مقرر یا قابل تعین ہیں اور مقرر عرصیت ہے جن کے بارے میں بینک عرصیت تک رکھنے کا ارادہ اور اہلیت رکھتا ہے، علاوہ قرضے اور وصولیاں۔ یہ تمسکات بالاقساط لاگت پر ہوتے ہیں جس میں سے امپیرمنٹ نقصانات ہوں تو نکال دیے جاتے ہیں اور پرییم اور یا دیگر ڈسکاؤنٹس کا حساب سودی طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

تمام باضابطہ خرید و فروخت کو تجارت کی تاریخ پر لیا جاتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس پر گروپ سرمایہ کاری بیچنے یا خریدنے کا وعدہ کرتا ہے، بصورت دیگر جب تک تصفیہ نہ ہو جائے لین دین کو ماخوذہ شمار کیا جاتا ہے۔

اگر کسی مالی اثاثے کی مالیت اس کی تخمین شدہ قابل حصول مالیت سے زیادہ ہو تو وہ امپیرمنٹ کا شکار کہلاتا ہے۔ بالاقساط لاگت پر اثاثے کا امپیرمنٹ نقصان وہ فرق ہوتا ہے جو اثاثے کی موجودہ مالیت اور آئندہ متوقع نقد کی موجودہ قیمت (جو وثیقے کی اصل مؤثر شرح سود کے حساب سے گھٹائی جائے) کے درمیان ہو۔ امپیرمنٹ کے نقصان کی رقم کو نفع و نقصان کے کھاتے میں درج کیا جاتا ہے۔

#### قرضے اور قابل وصولی رقوم

یہ وہ مالی اثاثے ہیں جو بینک کی جانب سے براہ راست مقروض کو رقم کی فراہمی سے وجود میں آتے ہیں۔ ابتدائی شناخت کے بعد یہ اثاثے بالاقساط لاگت، منہا امپیرمنٹ نقصانات، اگر کوئی ہوں اور پرییم اور یا ڈسکاؤنٹس کا مؤثر شرح سود کے طریقے سے حساب لگایا جاتا ہے۔

قرض گیروں کو نقد دینے پر تمام قرضوں کو شناخت کیا جاتا ہے۔ جب کوئی قرض ناقابل وصولی ہو جاتا ہے تو امپیرمنٹ کی متعلقہ تمویں کے تحت اسے قلمزد کر دیا جاتا ہے۔ بعد میں

ہونے والی وصولیاں نفع و نقصان کے کھاتے میں کریڈٹ کی جاتی ہیں۔

اگر شواہد ہوں کہ بینک قرضوں کی اصل شرائط کے مطابق تمام رقم واپس نہیں لے سکے گا تو امپیرمنٹ کی گنجائش رکھی جاتی ہے۔ تموین کی مالیت موجودہ رقم اور ضمانتوں سے حاصل ہونے والی رقم، جو قرضوں کی اصل مؤثر شرح سود کے لحاظ سے گھٹائی جائے، کے درمیان فرق ہے۔

#### دستیاب برائے فروخت تمسکات

یہ وہ تمسکات ہیں جو مندرجہ بالا تین زمروں میں سے کسی میں نہیں آتیں۔ ابتدائی شناخت کے بعد یہ تمسکات مناسب مالیت پر جانچی جاتی ہیں، ماسوا، ہم سرمایہ کاریوں کے بشمول نیشنل بینک آف پاکستان، حبیب بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ اور یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی سرمایہ کاریاں اور ان تمسکات میں سرمایہ کاریاں جن کی مناسب مالیت صحیح طور پر متعین نہیں کی جاسکتی۔ مناسب مالیت میں تبدیلیوں پر فائدہ یا نقصان اس وقت تک ایکویٹی میں لے جا کر رکھا جاتا ہے جب تک سرمایہ کاریاں بیچ نہ دی جائیں یا ٹھکانے نہ لگا دی جائیں، یا جب تک سرمایہ کاریوں کے بارے میں امپیرمنٹ کا تعین نہ ہو۔ اس صورت میں جمع شدہ فائدہ یا نقصان جو اس سے پہلے ایکویٹی میں دکھایا گیا تھا نفع و نقصان کھاتے میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ دستیاب برائے فروخت اثاثوں کو اس وقت امپیرمنٹ سمجھا جاتا ہے جب اس کی مناسب مالیت میں خاصی یا طویل عرصہ تک کمی ہوتی رہے۔

محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں شامل مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت بیلنس شیٹ تاریخ پر ان کی بولی کی قیمت ہے۔

#### عدم شناخت

محفوظ برائے تجارت یا دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریوں کو بینک اس تاریخ کو عدم شناخت کرتا ہے جب وہ خطرات اور فوائد منتقل کرتا ہے۔ محفوظ تا عرصیت تمسکات اس دن عدم شناخت کی جاتی ہیں جب بینک انہیں منتقل کرتا ہے۔ محفوظ برائے تجارت، محفوظ تا عرصیت اور دستیاب برائے فروخت تمسکات کی عدم شناخت پر ہونے والے نقصانات اور فوائد نفع و نقصان کھاتے میں دکھائے جاتے ہیں۔

#### 4.4 ماخوذ مالی وثیقہ جات

بینک ماخوذ مالی وثیقہ جات استعمال کرتا ہے جن میں فارورڈز، فیوچرز اور زرمبادلہ کے تبدلات شامل ہیں۔ ماخوذیات ابتدا میں لاگت پر درج کی جاتی ہیں اور بعد کی تاریخوں میں مناسب مالیت پر دوبارہ جانچی جاتی ہیں۔ مستقبلات کو نوٹ 30.2 میں وعدے کے زمرے میں دکھایا گیا ہے۔ ماخوذیات سے ہونے والے فوائد اور نقصانات میعاد کی تناسب کی بنیاد پر نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔

#### 4.5 ضمانتی قرضہ جات

جو تمسکات پیشگی طے شدہ قیمت پر دوبارہ خریدنے کے وعدے پر بیچی جاتی ہیں وہ بیلنس شیٹ پر رکھی جاتی ہیں اور ”باز خریداری کے معاہدے کے تحت فروخت شدہ تمسکات“ کی مد میں واجبات کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ دوسری جانب دوبارہ فروخت کے وعدے پر خریدی گئی تمسکات بیلنس شیٹ پر شناخت نہیں کی جاتیں اور ”باز فروخت کے معاہدے کے تحت خرید کردہ تمسکات“ کی مد میں اثاثے کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ دوبارہ خریداری کے سودوں میں فروخت اور دوبارہ خریداری کے درمیان فرق اور دوبارہ فروخت کے سودوں میں قیمت خرید اور دوبارہ فروخت کی قیمت میں فرق بالترتیب خرچ اور آمدنی کو ظاہر کرتا ہے اور میعاد کی تناسب کی بنیاد پر نفع و نقصان کے کھاتے میں شناخت کیا جاتا ہے۔ باز خریداری اور ریورس بعض خریداری کے سودوں کو لین دین کی ایسی قدر پر رپورٹ کیا جاتا ہے جن میں کوئی بھی واجب الوصول خرچ / آمدنی شامل ہوتی ہے۔

#### 4.6 سونے کے ذخائر

سونے کے ذخائر، بشمول ریزرو بینک آف انڈیا میں محفوظ ذخائر، معیاری سونے کی ازسرنو جانچی گئی قدروں پر، اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان جزل ریگولیشنز کی شقوں کے مطابق ظاہر کیے جاتے ہیں۔ اگر دوبارہ جانچ پر کوئی اضافہ یا کمی ہو تو اسے ”سونے کے ذخائر کے غیر حاصل شدہ اضافہ“ کے کھاتے میں

ایکویٹی میں لے جایا جاتا ہے۔ سونے کی ڈسپوزل پر حاصل ہونے والا اضافہ نفع و نقصان کھاتے میں دکھایا جاتا ہے۔ رواں سال کے دوران ریزرو بینک آف انڈیا کے پاس رکھے گئے سونے کے ذخائر پر 30 جون 2013ء تک غیر حاصل شدہ اضافے کو ”دیگر مخلوک اثاثوں کی تموین“ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

#### 4.7 املاک اور آلات

زمین، عمارات اور جاری تعمیراتی کام کے سوا املاک اور آلات لاگت میں سے مجموعی فرسودگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ کامل ملکیت والی زمین دوبارہ جانچی گئی مالیت پر بیان کی جاتی ہے۔ لیز پر لی گئی زمین اور عمارات دوبارہ جانچی گئی مالیت میں سے مجموعی فرسودگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائی جاتی ہے۔ جاری تعمیراتی کام لاگت پر دکھایا جاتا ہے۔

املاک اور آلات پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں خط مستقیم کے طریقے سے شامل کی جاتی ہے جس میں اثاثے کی لاگت دوبارہ جانچی گئی مالیت جو ان مالی گوشواروں کے نوٹ 16.1 میں درج نرخوں کے مطابق اس کی تخمین شدہ مفید زندگی سے زائد ہو، قلمزد کردی جاتی ہے۔ بقیہ مالیت، مفید زندگی اور فرسودگی کے طریقوں کی ہر تبدیلی کی صورت میں بدلے جانے نظر ثانی اور ضروری ہو تو ترمیم کی جاتی ہے۔

اضافوں پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں اس مہینے سے شامل کی جاتی ہے جب اثاثہ استعمال ہونا شروع ہوا اور جس مہینے میں اثاثہ ختم ہو جائے یا ٹھکانے لگا دیا جائے اس مہینے فرسودگی شامل نہیں کی جاتی۔ معمول کی مرمت اور دیکھ بھال کا خرچ جب ہو اس وقت نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔ بڑی تبدیلی اور بہتری کی صورت میں بدلے جانے والے اثاثے ہٹا دیے جاتے ہیں۔ متعینہ اثاثوں کو ٹھکانے لگانے پر ہونے والے فوائد اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔

زمین اور عمارات کی دوبارہ جانچ کی صورت میں موجودہ رقوم میں اضافے کو املاک اور آلات کی دوبارہ جانچ میں بطور فاضل کریڈٹ کر دیا جاتا ہے۔ وہ کمی جو اثاثوں کے پچھلے اضافے کو غیر مؤثر کرے ایکویٹی میں املاک اور آلات کی دوبارہ جانچ میں بطور فاضل شامل کردی جاتی ہے۔ بقیہ تمام کمی نفع و نقصان کھاتے میں شامل کی جاتی ہے۔ املاک اور آلات میں دوبارہ جانچ پر حاصل ہونے والا فاضل غیر حاصل شدہ منافع میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

#### 4.8 غیر محسوس اثاثے

غیر محسوس اثاثے لاگت میں سے مجموعی بلا قسط ادائیگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائے جاتے ہیں۔

غیر محسوس اثاثے تین سال کی مدت میں خط مستقیم کے طریقے سے قسطوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ جب کسی اثاثے کی موجودہ رقم اس کی تخمین شدہ قابل وصولی مالیت سے تجاوز کرتی ہے تو اسے فوراً قلمزد کر کے قابل وصولی مالیت پر لایا جاتا ہے۔

#### 4.9 امپیرمنٹ

بینک کے اثاثوں کی موجودہ مالیت پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کر کے تعین کیا جاتا ہے کہ آیا کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے بینک میں امپیرمنٹ کی کوئی علامت ہے۔ اگر ہے تو ایسے اثاثوں کی قابل وصولی رقم کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ قابل وصولی رقم کا تخمینہ مستقبل میں ایسی رقوم کی تخمین شدہ آمد و رفت کی مناسب مالیت پر لگایا جاتا ہے جن کی ڈسکاؤنٹنگ اثاثے کی اصل شرح سود پر کی جاتی ہے۔ اگر کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے گروپ کی موجودہ مالیت قابل وصولی مالیت سے تجاوز کر جائے تو امپیرمنٹ نقصان کو نفع و نقصان کھاتے میں دکھایا جاتا ہے، سوائے دوبارہ جانچے گئے اثاثوں کے امپیرمنٹ نقصان کے، جسے دوبارہ جانچ کے متعلقہ فاضل میں اس حد تک شامل کیا جاتا ہے جہاں تک امپیرمنٹ نقصان دوبارہ جانچ کے فاضل سے متوازن نہ ہو۔ خراب اور ناقابل وصولی بیلنسز کو کھاتوں میں سے قلمزد کر دیا جاتا ہے۔ امپیرمنٹ کے لیے تموین پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اسے ترمیم کر کے موجودہ درست ترین تخمینہ دکھائے جاتے ہیں۔ تموین میں تبدیلیوں کو نفع و نقصان کھاتے میں بطور آمدنی / خرچ شناخت کیا جاتا ہے۔

اگر اس کے بعد کی مدت میں امپیرمنٹ کے نقصان میں کمی آتی ہے اور اسے امپیرمنٹ کی شناخت کے بعد ہونے والی پیش رفت کی حیثیت سے درج کیا جاسکتا ہے تو سابقہ امپیرمنٹ نقصان معکوس کر دیا جائے گا۔ امپیرمنٹ میں کسی بھی قسم کے استرداد کو آمدنی گوشوارے (علاوہ دوبارہ قدر پیمائی کیے جانے والے غیر مالی اثاثہ جات) کو اس حد تک لیا جاتا ہے کہ اثاثے کی درج کی جانے والی رقم استرداد کی تاریخ پر اس کی بے باقی کی لاگت سے متوازن نہ ہو۔ باز قدر پیمائی شدہ غیر مالی اثاثوں کے امپیرمنٹ میں استرداد کی صورت میں اثاثے کی درج رقم بڑھ کر نظر ثانی شدہ قابل وصولی رقم تک پہنچ جائے گی لیکن یہ اس رقم کی حد تک محدود رہے گی جسے کسی بھی امپیرمنٹ کی غیر موجودگی میں متعین کیا جاتا ہے۔

#### 4.10 مع معاوضہ غیر حاضری

بینک ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کے واجبات کی مد میں بیمہ تخمینوں کی بنیاد پر سالانہ تموین کرتا ہے۔ ان واجبات کا تخمینہ منصوبہ بند اکائی کریڈٹ طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

#### 4.11 اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد

بینک مندرجہ ذیل کا انتظام چلاتا ہے:

(الف) ایک غیر فنڈ کنٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ (پرانی اسکیم)، ان ملازمین کے لیے جو 1975ء سے پہلے ملازمت میں آئے اور پرانی اسکیم میں رہنے کو ترجیح دی۔ 2007ء میں بینک نے جنرل پراویڈنٹ فنڈ کے دائرے میں آنے والے ملازمین کو یکم جون 2007ء سے مؤثر ہونے والی کنٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اسکیم۔ ای سی پی ایف (نئی اسکیم) میں شامل ہونے کا اختیار دیا۔ اسکیم کے تحت آجرو ملازم دونوں تسلیک شدہ تنخواہ کے 6 فیصد کی شرح سے رقم ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں یکم جون 2007ء کو بینک میں آنے والے ملازمین بھی کنٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اسکیم کے تحت آتے ہیں۔

(ب) ایک غیر فنڈ جنرل پراویڈنٹ فنڈ (جی پی ایف) اسکیم ہے جو 1975ء کے بعد آنے والے تمام اور 1975ء سے پہلے آنے والے ان ملازمین کے لیے ہے جنہوں نے نئی اسکیم کو اختیار کیا۔ اس اسکیم کے تحت تسلیکی تنخواہ کے 5 فیصد کی شرح سے صرف ملازم کی تنخواہ سے کٹوتی ہوتی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل دیگر ریٹائرمنٹ بنی فٹ اسکیمیں:

- ایک غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرانی اسکیم) تمام ملازمین کے لیے ہے سوائے ان کے جنہوں نے نئی جنرل پراویڈنٹ اسکیم کو اختیار کیا یا وہ جنہوں نے 1975ء کے بعد بینک میں شمولیت اختیار کی اور صرف پنشن اسکیم بنی فٹس کے حقدار ہیں۔
- ایک کنٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ اور کنٹری بیوٹری گریجویٹ اسکیم (نئی اسکیم) جو یکم جون 2007ء سے بینک نے متعارف کرائی اور تمام ملازمین کے لیے ہے سوائے ان کے جنہوں نے پنشن اسکیم یا غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرانی اسکیم) اختیار کی۔
- ایک غیر فنڈ پنشن اسکیم، ان ملازمین کے لیے جنہوں نے 1975ء کے بعد ادراہی جی ایف متعارف کرائے جانے سے قبل اسٹیٹ بینک میں شمولیت اختیار کی۔ یہ اسکیم یکم جون 2007ء سے نافذ العمل ہے۔
- ایک غیر فنڈ بنی وولنٹ فنڈ اسکیم، اور
- ایک غیر فنڈ پوسٹ ریٹائرمنٹ میڈیکل بنی فٹ اسکیم۔

کنٹری بیوٹن پراویڈنٹ پلانز میں رقم دینے کی ذمہ داریوں کو نفع و نقصان کھاتے میں اس وقت شناخت کیا جاتا ہے جب یہ خرچ کی جاتی ہیں۔

ایکچوئیریل سفارشات پر مبنی واضح بنی فٹ اسکیموں کے تحت آنے والی ذمہ داریوں کے لیے بینک سالانہ تموین رکھتی ہے۔ ایکچوئیریل جانچ ”پروجیکٹ یونٹ کریڈٹ طریقے“ سے کی جاتی ہے۔ غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فوائد اور نقصانات ملازمین کی متوقع اوسط بقیہ حیات کار پر نفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے حالیہ قدر

پہلی 30 جون 2012ء تک کی گئی ہے۔ سال کے اوائل میں غیر حاصل شدہ اکچوئیریل کولامز مین کی کام کے حوالے سے باقی زندگی کی اوسط کی بنیاد پر نفع و نقصان کھاتے میں درج کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا اسٹاف ریٹائرمنٹ بینٹ فٹس مقررہ مدت ملازمت کی تکمیل پر واجب الادا ہیں۔

#### 4.12 مؤخر آمدنی

سرمایہ جاتی اخراجات کے سلسلے میں موصولہ گرانٹس کو مؤخر آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ انہیں متعلقہ اثاثے کی مفید زندگی پر اقساط میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

#### 4.13 محاصل کی شناخت

- ڈسکاؤنٹ رسورس مارک اپ اور ریافرٹس اور سرمایہ کاریاں میعاد کی تناسب کی بنیاد پر درج کی جاتی ہیں جس میں اثاثے پر مؤثر یافت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) میں ہیلنسر پر آمدنی، مشتبہ قرضہ جات اور سرمایہ کاریوں پر بعد از تاریخ منافع کو وصولی کی بنیاد پر آمدنی کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔
- کمیشن آمدنی اس وقت درج کی جاتی ہے جب متعلقہ خدمات فراہم کی جائیں۔
- منافع منقسمہ کی آمدنی اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب بینک کا منافع منقسمہ وصول کرنے کا حق قائم ہو جائے۔
- تمسکات کی ڈسپوزل پر فوائد نقصانات کو تجارت کی تاریخ پر نفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیا جاتا ہے۔
- دیگر تمام محاصل کو میعاد کی تناسب کی بنیاد پر شناخت کیا جاتا ہے۔

#### 4.14 نفع و نقصان میں شراکت کے انتظامات کے تحت مالیات

نفع و نقصان میں شراکت کے تحت بینک مختلف مالی اداروں کو مالکاری فراہم کرتا ہے۔ ان انتظامات کے تحت نفع و نقصان کا حصہ واجب الوصول کی بنیاد پر شناخت کیا جاتا ہے۔

#### 4.15 ٹیکسیشن

بینک کی آمدنی اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی دفعہ 49 کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

#### 4.16 بیرونی کرنسی کی روپے میں تبدیلی

بیرونی کرنسی میں کیے جانے والے سودے پاکستانی روپے میں اس شرح مبادلہ پر تبدیل کیے جاتے ہیں جو سودے کی تاریخ پر ہو۔ بیرونی کرنسی میں زری اثاثہ جات و واجبات ہیلنسر شیٹ کی تاریخ پر کلوزنگ شرح مبادلہ پر روپوں میں تبدیل کیے جاتے ہیں۔

مبادلہ کے فوائد و نقصانات نفع و نقصان کے کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں سوائے آئی ایم ایف کے ہیلنسر میں مبادلہ کے بعض اختلافات کے، جن کا حوالہ نوٹ 4.17 میں دیا گیا ہے، جو حکومت پاکستان کے کھاتے میں منتقل کیے جاتے ہیں۔

ایکسیج رسک کوریج اسکیم کے تحت آنے والے مبادلہ کے فرق اور تبدل کرنسی کے سودے واجب الوصول کی بنیاد پر کھاتے کی کتابوں میں شناخت کیے جاتے ہیں۔

مالی گوشواروں کے نوٹ 30.2 میں منکشف کیے جانے والے واجب الادا فارورڈ زرمبادلہ کے کنفریکٹس کے وعدے ان فارورڈ ریٹس پر تبدیل کیے جاتے ہیں جو ان کی عرصیتوں پر لاگو ہوں۔ مراسلہ ہائے اعتبار اور مراسلہ ہائے ضمانت کے بیرونی کرنسی کے واجبات و وعدے ہیلنسر شیٹ کی تاریخ پر کلوزنگ شرح مبادلہ پر روپوں کی صورت میں ظاہر کیے جاتے ہیں۔

#### 4.17 آئی ایم ایف سے لین دین اور بیلنسز

آئی ایم ایف سے لین دین اور بیلنسز کا ریکارڈ بینک کے مرکزی بینک کی منظور شدہ اکاؤنٹنگ پالیسی کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس لین دین اور بیلنسز کے اندراج کے بارے میں بینک کی پالیسیوں کا خلاصہ یہ ہے:

- بینک آئی ایم ایف میں کوٹے کے لیے حکومت کا حصہ حکومت کی ڈپازٹری کے طور پر درج کیا جاتا ہے اور ان انتظامات کے تحت آنے والے مبادلہ کے فرق کو حکومت کے کھاتے میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
- آئی ایم ایف سے قرض کی دوبارہ جانچ کی بنا پر آنے والے مبادلہ کے فوائد اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔
- آئی ایم ایف کی جانب سے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) مجموعی طور پر مختص کرنے کو غیر اقامتی واجبات کے جز میں درج کیا جاتا ہے اور اسے متعلقہ تاریخ کی بیلنس شیٹ پر ایس ڈی آر کے لیے اختتامی شرح مبادلہ کے مطابق تبدیل کیا جاتا ہے۔ ایس ڈی آر کی منتقلی کو نفع و نقصان کھاتے میں دیا جاتا ہے۔
- وعدے کی رقم نفع و نقصان کھاتے سے آئی ایم ایف کی جانب سے فنڈ کے وعدے کی تاریخ سے چارج کی جاتی ہے۔
- سروس چارج کو آئی ایم ایف کی قسطوں کی وصولی کے وقت نفع و نقصان کھاتے میں درج کر دیا جاتا ہے۔

آئی ایم ایف کے بیلنسز سے متعلق تمام دیگر آمدنی اور چارجز نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں جن میں سے کچھ کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

- قرضہ جاتی اسکیموں اور فنڈز کی سہولتوں کے تحت قرض گیری پر چارجز
- خالص مجموعی اسپیشل ڈرائنگ رائٹس پر چارجز، اور
- اسپیشل ڈرائنگ رائٹس کی تحویل پر آمدنی

#### 4.18 تموین

تموین اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب بینک ماضی کے واقعات کے نتیجے میں کوئی موجودہ قانونی یا مضمر ذمہ داری رکھتا ہے۔ امکان یہ ہے کہ ذمہ داری پوری کرنے کے لیے وسائل کا استعمال ضروری ہوگا اور اس رقم کا کوئی قابل اعتبار تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ تموین پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اسے درست ترین موجودہ تخمینے کے مطابق بنایا جاتا ہے۔

#### 4.19 نقد اور نقد کے مساوی رقوم

نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں نقد، زر مبادلہ کے ذخائر، زر مبادلہ کی نشان زد بیلنسز، ایس ڈی آر، کرنٹ اور ڈپازٹ کھاتوں کا بیلنس اور وہ تمسکات شامل ہیں جو تین ماہ کے اندر نقد کی معلوم مالیت کی صورت میں لائی جاسکیں اور جن کی قدر میں معمولی تبدیلی ہو۔

#### 4.20 مالی وثیقہ جات

مالی اثاثہ جات و واجبات اس وقت شناخت کیے جاتے ہیں جب بینک وثیقے کی معاہداتی شقوق میں فریق بن جاتا ہے۔ جب بینک کسی مالی اثاثے کے معاہداتی حقوق کھودیتا ہے تو مالی اثاثے کو عدم شناخت کرتا ہے یا جب بینک مالی اثاثے کی ملکیت کے تمام خطرات و فوائد کو خاطر خواہ حد تک منتقل کر دیتا ہے۔ جب کوئی واجب ختم، منسوخ یا فنا ہو جاتا ہے تو بینک اسے عدم شناخت کرتا ہے۔

فی الوقت مالی اثاثہ جات و واجبات کی عدم شناخت پر کوئی فائدہ یا نقصان نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔

بیلنس شیٹ پر درج ہونے والے وثیقوں میں بیرونی کرنسی کے ذخائر و بیلنسز، سرمایہ کاریاں، قرضے و ایڈوانسز قابل ادائیگی بلز، بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں، باز خریداری اور معکوس لین دین کے بیلنسز، حکومتی کھاتے، آئی ایم ایف کے بیلنسز، دیگر امانتی کھاتے اور واجبات۔ شناخت اور جانچ کے طریقے ہر مالی وثیقے سے متعلق پالیسی بیانات میں الگ الگ بیان کیے گئے ہیں۔

#### 4.21 تلافی

مالی اثاثہ اور مالی واجبہ کی تلافی ہوتی ہے اور خالص رقم بیلنس شیٹ میں دکھائی جاتی ہے جب بینک کو کوئی شناخت شدہ رقم کو چکانے کا حق ہو اور وہ خالص بنیاد پر چکانے یا بیک وقت اثاثے کو حاصل کرنے اور واجبے کو چکانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

5 بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر نوٹ خالص مواد ڈرائے اؤٹس میں 2012 ء 2011 ء (روپے '000' میں)

ابتدائی بیلنس	2,070,529	267,969,374	219,942,435
سال کے دوران اضافہ	963	145,604	41,368
باز قدر پیمائی کے باعث قدر میں اضافہ	29	44,962,441	47,985,571
	19.1	313,077,419	267,969,374

6 مقامی کرنسی۔ سکے نوٹ 2012 ء 2011 ء (نظر ثانی شدہ)

(روپے '000' میں)

شعبہ بینکاری کی تحویل میں بینک نوٹس	160,156	154,558
شعبہ اجراء کے اثاثے	6.1 & 19.1	1,814,196
	1,974,352	2,379,859
منہا: شعبہ بینکاری کی تحویل میں بینک نوٹ	19	(160,156)
	1,814,196	2,225,301

6.1 جیسا کہ نوٹ 4.2 میں ذکر کیا گیا بینک حکومت کی جانب سے مختلف مالیت کے سکے جاری کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یہ بیلنس سال کے آخر میں بینک کی تحویل میں موجود غیر جاری شدہ سکوں کی عرفی مالیت کو ظاہر کرتا ہے (نوٹ نمبر 19.1 کا حوالہ بھی دیا گیا ہے)۔

7	زرمبادلہ کے ذخائر	نوٹ	2012 ء	2011 ء
			(روپے '000' میں)	
	سرمایہ کاریاں	7.1 & 7.2	289,059,247	257,860,663
	امانتی کھاتے	7.3 & 7.4	454,986,528	429,735,892
	جاری کھاتے	7.2 & 7.3	96,830,826	56,275,472
	باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات	7.5	197,465,169	544,908,247
			<b>1,038,341,770</b>	<b>1,288,780,274</b>

اوپر دیے گئے زرمبادلہ کے ذخائر کو ذیل میں دیے گئے طریقے سے رکھا گیا ہے:

400,387,512	360,180,828	19.1	شعبہ اجرا
888,392,762	678,160,942		شعبہ بینکاری
<b>1,288,780,274</b>	<b>1,038,341,770</b>		

7.1	سرمایہ کاریاں		
214,625,939	288,836,712	7.4	
42,981,312	-		
253,412	222,535	7.2	
<b>257,860,663</b>	<b>289,059,247</b>		

7.2 ان میں حکومت ہند سے قابل وصولی رقم شامل ہیں۔ ان اثاثوں کا حصول حکومت پاکستان اور حکومت ہند کے درمیان تصفیے پر منحصر ہے۔

7.3 کرنٹ اور ڈپازٹ اکاؤنٹس کے بیلنس میں مختلف شرحوں کے سود شامل ہیں جن کی حدود 0.05 فیصد تا 4.85 فیصد (2011: 0.02 فیصد اور 5 فیصد) سالانہ تک ہے۔

7.4 ان میں معروف فنڈ منیجرز کے توسط سے عالمی منڈی میں کی جانے والی سرمایہ کاریاں شامل ہیں۔ فنڈ منیجرز کی سرگرمیوں کی نگرانی ایک کنسٹوڈین کے ذریعے کی جارہی ہے۔ ان سرمایہ کاریوں کی بازار میں مالیت 2,565.58 ملین امریکی ڈالر (2011ء: 2,632.34 ملین امریکی ڈالر) کے مساوی ہے۔

7.5 یہ باز خریداری کے سمجھوتے کے تحت قرض گیری اور مارک اپ کو ظاہر کرتے ہیں جو امریکی ڈالر میں 0.14 فیصد اور 2 جولائی 2012ء تک کی عرصیت ہے (2011: 0.0072 فیصد اور 0.0075 فیصد اور عرصیت یکم جولائی 2011ء)۔

## 8 زرمبادلہ کے نشان زد بیلنسز

یہ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی ادائیگیوں کے لیے نشان زد بیرونی کرنسی کو ظاہر کرتا ہے۔



## 9 آئی ایم ایف کے آپیشل ڈرائنگ رائٹس

آپیشل ڈرائنگ رائٹس زرمبادلہ کے وہ ذخائر ہیں جو آئی ایم ایف اپنے رکن ممالک کو کوٹے کے حساب سے مختص کرتا ہے۔ علاوہ ازیں رکن ممالک اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے آئی ایم ایف اور دوسرے رکن ممالک سے ایس ڈی آر خرید سکتے ہیں۔ ذیل میں دیے گئے اعداد و شمار 30 جون 2012ء کو بینک کی تحویل میں ایس ڈی آر کی روپے میں قدر کو ظاہر کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف بینک کی تحویل میں ایس ڈی آر پر ہر سہ ماہی کے دوران رکھے گئے ایس ڈی آر کی روزانہ مصنوعات پر ہفتہ وار شرح سود کے حساب سے سود کریٹ کر رہا ہے۔

نوٹ	2012 ء	2011 ء	رکھے گئے ایس ڈی آر کو ذیل میں دیا گیا ہے:
			(روپے '000' میں)
19.1	7,146,000	6,869,850	شعبہ اجرا
	84,188,177	95,318,553	شعبہ بینکاری
	<u>91,334,177</u>	<u>102,188,403</u>	

## 10 کوٹہ انتظامات کے تحت عالمی زری فنڈ سے ریڑرو کی قسط

آئی ایم ایف کی جانب سے مختص کوٹہ	2012 ء	2011 ء	کوٹہ انتظامات کے تحت واجبات
	148,440,350	142,259,472	
	<u>(148,423,246)</u>	<u>(142,243,080)</u>	
	17,104	16,392	

## 11 باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے تمسکات

یہ مختلف مالی اداروں سے باز خریداری کے سمجھوتوں پر قرض گاری کو ظاہر کرتا ہے اور اس پر مارک اپ 11.67 فیصد تا 11.77 فیصد (2011: 13.27 فیصد تا 14 فیصد) ہے اور ان کی عرصیت 06 جولائی 2012ء ہے (2011ء: 02 جولائی 2011ء)۔

سرمایہ کاریاں	2012 ء	2011 ء	بینک کے قرضے اور قابل وصولی رقوم
			حکومتی تمسکات
			مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز)
			وفاقی حکومت کا اسکرپ
12.1	1,803,121,441	1,363,117,299	
	<u>2,740,000</u>	<u>2,740,000</u>	
	1,805,861,441	1,365,857,299	

دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاریاں

بینکوں اور دیگر مالی اداروں میں سرمایہ کاریاں

عام حصص

- فہرستی

- غیر فہرستی

15,563,789	15,563,789	
4,957,247	4,919,706	
20,521,036	20,483,495	12.2

169,441	127,082		میعادی مالکاری و شتیہ جات
67,411	50,558		امانتوں کے سرٹیفکیٹ
20,757,888	20,661,135		
(445,183)	(385,971)	12.3	سرمایہ کاریوں کی مالیت میں کمی کے عوض تموین
20,312,705	20,275,164		
			مکمل ملکیت کے ذیلی اداروں میں سرمایہ کاریاں
1,000,000	1,000,000		ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن
29,260	29,260		نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ۔ بناف
1,029,260	1,029,260		
1,387,199,264	1,827,165,865		
			مذکورہ بالا سرمایہ کاریوں اس طرح رکھا گیا ہے
916,804,517	1,088,514,072	19.1	شعبہ اجراء۔ ایم ٹی بی
470,394,747	738,651,793		شعبہ بینکاری
1,387,199,264	1,827,165,865		

## 12.1 حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریاں

یہ حکومت کی ضمانت یا جاری کردہ سرمایہ کاریاں ہیں۔ ان تمسکات پر منافع کی صورت یہ ہے:

2011ء	2012ء	
(فیصد سالانہ)		
13.68% 13.41	11.94% 11.63	مارکیٹ ٹریڈری بلز
3	3	وفاقی حکومت کا اسکرپ

## 12.2 بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے حصص میں سرمایہ کاریاں (نوٹ 12.2.1)

2011ء	2012ء	نوٹ	2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)			تحویل کا فیصد		
1,100,807	1,100,807	12.2.2	75.20	75.20	فہرتی
5,919,530	5,919,530	12.2.3	19.49	19.49	نیشنل بینک آف پاکستان
					یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

بینک دولت پاکستان کا غیر مجموعی مالی گوشوارہ

350,638	<b>350,638</b>	12.2.4	10.07	10.07	- الائیڈ بینک لمیٹڈ
8,192,814	<b>8,192,814</b>	12.2.5	40.60	40.60	- حبیب بینک لمیٹڈ
15,563,789	<b>15,563,789</b>				
150,000	<b>150,000</b>		75.00	75.00	غیر فرستی
37,540	-		65.81	-	- وفاقی بینک برائے کوآپریٹوز
187,540	<b>150,000</b>				- ایکویٹی شراکتی فنڈ
4,769,707	<b>4,769,706</b>				دیگر - 50 فیصد کے مساوی یا کم تحویل کی سرمایہ کاریاں
4,957,247	<b>4,919,706</b>				
20,521,036	<b>20,483,495</b>				

12.2.1 مندرجہ بالا اداروں میں سرمایہ کاریاں حکومت پاکستان کی مخصوص ہدایات کے تحت اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور دیگر قوانین کے مطابق کی گئی ہیں۔ گروپ کی انتظامیہ ان اداروں پر ضوابطی مقاصد یا کسی اور قانون کے سوا جو پورے شعبے پر لاگو ہوتا ہو کنٹرول نہیں رکھتی۔ چنانچہ انہیں ذیلی ادارے کے طور پر یکجا نہیں کیا گیا اور ایسوسی ایشن میں سرمایہ کاریوں یا ساجھے کے کاروبار پر نہیں دکھایا گیا۔

12.2.2 نیشنل بینک آف پاکستان کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 60,571.55 ملین روپے (2011ء: 63,766.18 ملین روپے) تھی۔

12.2.3 یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 18,698.91 ملین روپے (2011ء: 14,769.71 ملین روپے) تھی۔

12.2.4 الائیڈ بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 6,114.07 ملین روپے (2011ء: 5,554.78 ملین روپے) تھی۔

12.2.5 حبیب بینک لمیٹڈ کے حصص میں 30 جون 2012ء کو گروپ کی سرمایہ کاری کی مارکیٹ میں قیمت 55,540.28 ملین روپے (2011ء: 51,931.98 ملین روپے) تھی۔

13 قرضے، ایڈوانسز، ہنڈیاں اور کمرشل وثیقہ جات نوٹ 2012 ء 2011 ء (نظر ثانی شدہ) (روپے '000 میں)

56,082,403	<b>36,097,865</b>	13.1	حکومتیں
116,419,871	<b>113,363,735</b>	13.2 اور 13.3	سرکاری ملکیت میں / زیر انتظام مالی ادارے
203,213,017	<b>180,035,597</b>	13.4	نجی شعبے کے مالی ادارے
319,632,888	<b>293,399,332</b>		
5,083,016	<b>5,975,173</b>		ملازمین
380,798,307	<b>335,472,370</b>		
(6,397,908)	<b>(6,397,908)</b>	13.5	مشکوک اثاثوں پر تموین
374,400,399	<b>329,074,462</b>		

13.1 حکومتوں کو قرضے	2012 ء	2011 ء (نظر ثانی شدہ)
صوبائی حکومت - پنجاب	13.1.1 25,477,121	37,093,810
صوبائی حکومت - بلوچستان	13.1.2 8,183,244	15,988,593
صوبائی حکومت - خیبر پختونخوا	13.1.3 2,437,500	3,000,000
	<b>36,097,865</b>	<b>56,082,403</b>

سال کے دوران صوبائی حکومتوں پر واجب الادا مندرجہ بالا بیلنسز پر مارک اپ مختلف شرحوں پر چارج کیا گیا جو 11.71 فیصد تا 13.65 فیصد (2011ء: 12.22 فیصد تا 13.64 فیصد) سالانہ۔

**13.1.1** اس میں سال کے دوران حکومت پنجاب کے جاری کھاتے کے قابل وصولی بیلنس شامل ہیں جن کی مالیت 50,900 ملین روپے بنتی ہے جسے کہ 10 نومبر 2009ء کو طے پانے والے سمجھوتے کے تحت قرضے میں تبدیل کر دیا گیا اور یہ یکم اگست 2009ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ قرضہ 1,060 ملین روپے کی مساوی 48 اقساط میں دوبارہ قابل ادائیگی ہے اور ان کی ادائیگی یکم اکتوبر 2009ء سے شروع ہوگی۔ جنوری 2012ء اور فروری 2012ء کی دو اقساط کو پنجاب حکومت کی درخواست پر مؤخر کر دیا گیا۔ اس کے مطابق، آخری قسط کی واپسی کی تاریخ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے یکم نومبر 2013ء کر دیا گیا۔ 30 جون 2012ء تک اس قرضے کا واجب الادا بیلنس 18,027 ملین روپے (2011ء: 28,631 ملین روپے) تھا۔ یہ قرضہ وفاقی حکومت کی ضمانت پر دیا گیا۔

**13.1.2** اس میں سال کے دوران حکومت بلوچستان کے جاری کھاتے کے قابل وصولی بیلنس شامل ہیں اور ان پر شرح سود ششماہی مارکیٹ ٹریڈری بلز کی سہ ماہی اوسط شرح کے مساوی ہے۔ سمجھوتے کے تحت یہ قرضہ 65 ماہانہ اقساط میں واپس کیا جائے گا جو کہ یکم جولائی 2009ء سے شروع ہوئی تھی۔

**13.1.3** یہ 28 دسمبر 2010ء کو طے پانے والے ایک سمجھوتے کے تحت خیبر پختونخوا کی حکومت کو دیے جانے والے برج فنانسنگ قرضے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ قرضہ 187.5 ملین روپے کی 16 مساوی سہ ماہی اقساط پر قابل واپسی ہے جس کا آغاز 31 دسمبر 2011ء سے ہوا تھا اور اس پر کچھلی سہ ماہی کی آخری نیلامی کی سہ ماہی یہ وزن اوسط ٹریڈری بل کی شرح کا مارک اپ عائد ہے۔ 30 جون 2012ء تک اس قرضے کا واجب الادا بیلنس 2,437 ملین (2011ء: 3,000 ملین روپے) تھا۔ یہ قرضہ وفاقی حکومت کی ضمانت پر دیا گیا۔

13.2 حکومتی ملکیت / زیر انتظام چلنے والے مالی اداروں کے قرضے						
کل	دیگر مالی ادارے		جدولی بینک			
	2011ء	2012ء	2011ء	2012ء		
(روپے '000' میں)						
52,744,249	50,789,594	-	-	52,744,249	50,789,594	زرعی شعبہ (13.2.1)
6,469,232	7,573,812	-	-	6,469,232	7,573,812	صنعتی شعبہ (13.2.1 اور 13.2.3)
13,638,610	13,222,511	3,567	3,567	13,635,043	13,218,944	برآمدی شعبہ (13.2.3 اور 13.3)
11,242,300	11,242,300	11,242,300	11,242,300	-	-	مکانات کا شعبہ (13.2.2)
32,325,480	30,535,518	-	-	32,325,480	30,535,518	دیگر (13.2.3 اور 13.2.4)
116,419,871	113,363,735	11,245,867	11,245,867	105,174,004	102,117,868	

**13.2.1** زرعی اور صنعتی شعبوں کے قرضوں میں بالترتیب 50,174.09 ملین روپے اور 1,083.12 ملین روپے (2011ء: 50,174.09 ملین اور 1,083.12 ملین روپے) شامل ہیں جو زرعی ترقیاتی بینک کے لیے حکومت کی 51,257.21 ملین روپے (2011ء: 51,257.21 ملین روپے) کی ضمانتی مالکاری کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ زیڈی ٹی بی ایل کو 3,204 ملین روپے (2011ء: 3,204 ملین روپے) کے غیر محفوظ ماتحت قرضے کی درجہ بندی قرضوں اور ایڈوانسز میں کی گئی ہے۔ زرعی ترقیاتی بینک کی تشکیل نو جاری ہے اور ان مالکاریوں کی واپسی کی تفصیلی شرائط کو وقت آنے پر حتمی شکل دی جائے گی۔

**13.2.2** یہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) سے قابل وصولی قرضے کو ظاہر کرتا ہے جسے نفع و نقصان میں شراکت کی سات کریڈٹ لائسنز پر دیا گیا ہے۔ 30 جون 2012ء تک تمام کریڈٹ لائسنز ائندالمیعاد ہو چکی ہیں جس کی مالیت 11,242 ملین روپے (2011ء: 9,689 ملین روپے) کی پانچ کریڈٹ لائسنز) بنتی ہے۔ ان کریڈٹ لائسنز کو وفاقی حکومت کی ضمانت پر حاصل کیا گیا ہے۔

**13.2.3** برآمدی و صنعتی شعبے کا اکتشاف بالترتیب 1,054 ملین روپے اور صفر بیلنس (2011ء: 1,054 ملین روپے اور 20 ملین روپے) ہے جو انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف پاکستان (آئی ڈی بی پی) کو مجموعی طور پر 1,074 ملین روپے کی مالکاری کو ظاہر کرتا ہے۔ دیگر قرضوں میں 13,000 ملین روپے اور 340.783 ملین روپے شامل ہیں جنہیں حکومتی ضمانت اور دیگر حکومتی تمسکات پر بالترتیب پر محفوظ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران وفاقی کابینہ نے آئی ڈی بی پی کو ختم کرنے کی منظوری دی تھی۔ رواں سال کے دوران اسے بند کرنے کی کارروائی شروع کر دی گئی تھی۔

**13.2.4** مندرجہ بالا رقم میں 569.00 ملین روپے (2011ء: 567.00 ملین روپے) شامل ہیں جو سابق مشرقی پاکستان میں چلنے والے مختلف مالی اداروں سے قابل وصولی ہیں۔ ان رقم کا حصول پاکستان اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں کے درمیان مالی تصفیے سے مشروط ہے۔

**13.3** ان بیلنسز میں 78.5 ملین روپے (2011ء: 78.5 ملین روپے) مالیت کے بعض کمرشل وثیقہ جات کی عربی مالیت شامل ہے جو بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی تحویل میں ہیں۔ ان رقم کا حصول پاکستان اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں کے درمیان مالی تصفیے سے مشروط ہے۔ ان کمرشل وثیقہ جات کو شعبہ اجراء کے اثاثوں میں شامل کیا گیا ہے۔

13.4 نجی شعبے کے مالی اداروں کو قرضے						
کل		دیگر مالی ادارے		جدولی بینک		
2011ء	2012ء	2011ء	2012ء	2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)						
680,083	1,510,341	184,152	157,846	495,931	1,352,495	زرعی شعبہ
40,989,947	40,468,609	4,462,024	4,651,692	36,527,923	35,816,917	صنعتی شعبہ
161,517,505	138,031,165	-	-	161,517,505	138,031,165	برآمدی شعبہ
25,482	25,482	-	-	25,482	25,482	دیگر
203,213,017	180,035,597	4,646,176	4,809,538	198,566,841	175,226,059	

(روپے '000' میں)		13.5 مکھوک اثاثوں پر تموین
6,908,757	6,397,908	ابتدائی بیلنس
(510,849)	-	سال کے دوران مراجعت
6,397,908	6,397,908	کلوزنگ بیلنس

13.6 شرح سود/مارک اپ کے حامل قرضوں کے شرح سود/مارک اپ کے خاکے کو ذیل میں دیا گیا ہے:		
2011ء	2012ء	نوٹ
(فیصد سالانہ)		

12.1	12.1
10	10

سرکاری اور نجی مالی ادارے  
ملازمین کے قرضے

14 ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں ذخائر

نوٹ	2012 ء	2011 ء (نظر ثانی شدہ)	(روپے '000' میں)
سونے کے ذخائر			
- ابتدائی بیلنس	4,346,524	3,568,068	
- سال کے دوران قدر پیمائی سے اضافہ	729,303	778,455	29
	5,075,827	4,346,523	
روپے کے سکے			
	4,959	5,618	
	5,584,810	4,825,442	14.1
بھارتی نوٹس			
	726,719	827,549	14.2
	6,311,529	5,652,991	19.1

14.1 مندرجہ بالا اثاثے وہ ہیں جو پاکستان (مونیٹری سسٹم اینڈ ریزرو بینک) آرڈر 1947ء کے تحت ریزرو بینک آف انڈیا کے اثاثہ جات میں سے حکومت پاکستان کو بطور حصہ مختص کیے گئے تھے۔ ان اثاثوں کی منتقلی پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان تصفیے سے مشروط ہے۔

14.2 یہ بھارتی نوٹوں کے مساوی پاکستانی روپے کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ گردش ختم ہونے تک پاکستان میں زیر گردش تھے، پاکستان (مانیٹری سسٹم اینڈ ریزرو بینک) آرڈر 1947ء کے تحت۔ ان اثاثوں کی منتقلی پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان تصفیے سے مشروط ہے۔

15 بھارت و بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) سے قابل وصولی بیلنسز

نوٹ	2012 ء	2011 ء	(روپے '000' میں)
بھارت			
نوٹوں کی پرنٹنگ پر قرضے	39,616	39,616	
ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی	837	837	
	40,453	40,453	
بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان)			
انٹرفیس بیلنسز	819,924	819,924	
قرضے	5,937,056	5,452,302	15.1
	6,756,980	6,272,226	
	6,797,433	6,312,679	

15.1 یہ بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومت کو سود پر دیے گئے قرضوں کو ظاہر کرتا ہے۔

نوٹ 2012 ء 2011 ء  
(روپے '000 میں)

16.1 آپریٹنگ معین اثاثے168



2011ء										
(روپے '000' میں)										
کم جوائی	اضافہ /	سال کے دوران	باز قدر پیمائی کے	لاگت / باز قدر	کم جوائی	سال کے لیے	باز قدر پیمائی کے	30 جون 2011ء	30 جون 2011ء	تخفیف قدر کی
2010ء	(تخفیف قدر)	باز قدر پیمائی	باعت مراعت	پیمائی، 30 جون	2010ء پر مجموعی تخفیف قدر /	2011ء پر	تخفیف قدر (ڈف) /	مطلوبہ	باعت مراعت	پر مجموعی تخفیف پیمائی کی قیمت سالانہ شرح
پر لاگت / باز قدر سال کے دوران										
کامل ملکیت والی زمین	3,577,047	2,941	211,670	-	3,791,658	-	-	-	-	3,791,658
لیز پر لی گئی زمین	12,762,205	600	5,625,949	(1,652,952)	16,735,802	1,354,769	298,183	(1,652,952)	-	16,735,802
کامل ملکیت والی زمین پر عمارات	1,032,055	13,183	470,331	(496,375)	1,019,194	388,812	107,563	(496,375)	-	1,019,194
لیز پر لی گئی زمین پر عمارات	1,718,275	31,550	923,440	(794,315)	1,878,950	613,783	180,636	(794,315)	-	1,878,950
(104)										
فرنچیز و دیگر قابل انتقال سامان	102,679	3,390	-	-	106,267	61,815	9,479	-	71,492	34,775
دفتری ساز و سامان	474,791	106,198	-	-	607,425	305,069	68,240	-	400,237	207,188
ای ڈی پی آلات	1,092,558	212,952	-	-	1,247,382	890,074	174,784	-	1,043,105	204,277
گاڑیاں	274,902	24,998	-	-	272,679	56,082	51,416	-	94,584	178,095
	21,034,512	395,812	7,231,390	(2,943,642)	25,659,357	3,670,404	890,301	(2,943,642)	1,609,418	24,049,939
	(87,422)									
	28,707						28,603			

## 16.2 گزشتہ باز قدر پیمائی اقبال اے نانچی اینڈ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے 30 جون 2011ء میں کی تھی۔

**16.2.1** 30 جون 2006ء کی باز قدر پیمائی کے نتیجے میں 12,552.51 ملین روپے کا فاضل رہا جبکہ 30 جون 2011ء کو کامل ملکیت والی زمین، لیز پر لی گئی زمین، کامل ملکیت والی زمین پر عمارات اور لیز پر لی گئی زمین پر عمارات کی دوبارہ باز قدر پیمائی کی گئی جس کے نتیجے میں 7,231.390 ملین روپے کا خالص فاضل حاصل ہوا۔ قدر کا تخمینہ آزاد فریق کی جانب سے کیا گیا۔ زمین اور عمارات کی قدر کا تعین مارکیٹ قدر کے پیشہ ورانہ جائزے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اگر باز قدر پیمائی نہ کی جاتی تو باز قدر پیمائی والے اثاثوں کی موجودہ قیمت یہ ہوتی :

2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)		
39,124	39,124	کامل ملکیت والی زمین
16,469	87,038	لیز پر لی گئی زمین
316,830	321,842	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
532,381	541,898	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
904,804	989,902	

### 16.3 زیر تعمیر اہم کام

2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)		
31,647	8,016	کامل ملکیت والی زمین پر عمارات
251,466	309,301	لیز پر لی گئی زمین پر عمارات
107,445	46,558	دفتری ساز و سامان
6,274	378	ای ڈی پی آلات
396,832	364,253	

### 17 غیر محسوس اثاثے

کیم جولائی پر	سال کے	30 جون پر	کیم جولائی پر	سال کے لیے	30 جون پر	30 جون پر	30 جون پر	30 جون پر	30 جون پر
لاگت	دوران اضافہ	لاگت	مجموعی بے باقی	بے باقی	مجموعی بے باقی	کتابی قیمت	باقی فیصد		
565,048	36,527	601,575	543,553	27,140	570,693	30,882	33.33	سافٹ ویئر	2012ء
557,718	7,330	565,048	509,960	33,593	543,553	21,495	33.33	سافٹ ویئر	2011ء

### 18 دیگر اثاثے

نوٹ	2012ء	2011ء	
	5,192,088	7,295,110	واجب الادا سود/مارک اپ، ڈس کاؤنٹ اور منافع
	581,502	552,331	دیگر قرضے، امانتیں اور پیسنگی ادائیگیاں
	36,625	36,257	دیگر
	5,810,215	7,883,698	

19	زیر گردش بینک نوٹ	نوٹ	2012ء	2011ء
	جاری کردہ مجموعی بینک نوٹ	19.1	1,777,122,544	1,599,988,045
	شعبہ اجرا کی تحویل میں نوٹ		(160,156)	(154,558)
	زیر گردش نوٹ		1,776,962,388	1,599,833,487

19.1 بیننس شیٹ میں شعبہ اجرا کے جاری کردہ بینک نوٹوں کے واجبات کو اس کی عرفی مالیت پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی سیکشن 26(1) کے مطابق ان واجبات کو شعبہ اجرا کے درج ذیل میں دیئے گئے اثاثوں کی اعانت حاصل ہوتی ہے۔

2012ء	2011ء	نوٹ	(روپے '000' میں)
313,077,419	267,969,374	5	بینک کی تحویل میں سونے کے ذخائر
360,180,828	400,387,512	7	زرمبادلہ کے ذخائر
7,146,000	6,869,850	9	آئی ایم ایف کے اسپیڈل ڈرائنگ رائٹس
1,814,196	2,225,301	6	مقامی کرنسی۔ سکے
1,088,514,072	916,804,517	12	سرماہ کاریاں
78,500	78,500	13.3	بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کی تحویل میں کمرشل پیپرز
6,311,529	5,652,991	14	ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے
1,777,122,544	1,599,988,045		

20	حکومتوں کے جاری کھاتے	2012ء	2011ء
20.1	حکومتوں کے جاری کھاتے۔ کریڈٹ بیلنسز	نوٹ	(روپے '000' میں)
20.3	وفاقی حکومت	95,381,342	119,186,027
20.4	صوبائی حکومتیں	16,404,794	25,614,248
20.5	- پنجاب	-	34,319,349
20.6	- سندھ	28,601,808	30,481,993
20.7	- خیبر پختونخوا	8,427,963	8,366,450
	- بلوچستان	53,434,565	98,782,040
		148,815,907	217,968,067

20.2	حکومتوں کا جاری کھاتہ۔ قابل وصولی ٹیلنسرز	2012ء	2011ء
		(روپے '000' میں)	
	سندھ کی صوبائی حکومت	9,470,579	-
	گلگت۔ بلتستان انتظامی اتھارٹی	600,965	-
	حکومت آزاد جموں و کشمیر	2,672,863	586,181
		<b>12,744,407</b>	<b>586,181</b>

20.3	وفاقی حکومت	نوٹ	2012ء	2011ء
			(روپے '000' میں)	
	غیر غذائی کھاتہ		126,141,484	147,039,243
	غذائی کھاتہ		313,128	309,424
	زکوٰۃ فنڈ اکاؤنٹ		3,951,667	7,803,056
	ریلویز	20.10	(39,938,969)	(39,999,880)
	ریلویز۔ راستوں و ذرائع کے قرضے		4,124	4,124
	سعودی عرب خصوصی قرض کھاتہ		6	6
	پاکستان بیت المال فنڈ کھاتہ		5,688	270,157
	پاکستان ریلویز خصوصی کھاتہ		5,276	5,276
	حکومت امانت کھاتہ نمبر XII		10,592	10,592
	خصوصی انتقال کھاتہ		3,756,810	3,740,171
	اقوام متحدہ رقم کی واپسی کا کھاتہ		5,021	3,858
	فائنا نڈ کوآپریٹو کھاتہ		1,126,077	-
	پاکستان ریلویز۔ تنخواہ و پنشن کھاتہ		438	-
	پاکستان ریلویز۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کا کھاتہ		<b>95,381,342</b>	<b>119,186,027</b>

20.4	صوبائی حکومت۔ پنجاب	2012ء	2011ء
		(روپے '000' میں)	
	غیر غذائی کھاتہ	(34,998,448)	(10,238,641)
	غذائی کھاتہ	11,485,033	1,223,025
	زکوٰۃ فنڈ کھاتہ	2,373,632	392,923
	ضلعی حکومت کا کھاتہ نمبر IV	37,544,577	34,236,941
		<b>16,404,794</b>	<b>25,614,248</b>

2011ء	2012ء	صوبائی حکومت - سندھ	20.5
(روپے '000' میں)		غیر غذائی کھاتہ	
20,119,519	(12,129,639)	غذائی کھاتہ	
770,860	224,941	زکوٰۃ فنڈ کھاتہ	
1,559,724	2,434,119	ضلعی حکومت کا کھاتہ نمبر IV	
11,869,246	-		
34,319,349	(9,470,579)		
-	9,470,579		20.10
34,319,349	-		
2011ء	2012ء	صوبائی حکومت - خیبر پختونخوا	20.6
(روپے '000' میں)		غیر غذائی کھاتہ	
18,536,151	15,426,567	غذائی کھاتہ	
796,490	1,905,946	زکوٰۃ فنڈ کھاتہ	
1,011,039	1,168,535	ضلعی حکومت کا کھاتہ نمبر IV	
10,138,313	10,100,760		
30,481,993	28,601,808		
2011ء	2012ء	صوبائی حکومت - بلوچستان	20.7
(روپے '000' میں)		غیر غذائی کھاتہ	
7,695,334	7,843,144	غذائی کھاتہ	
647,727	227,213	زکوٰۃ فنڈ کھاتہ	
23,389	357,606	ضلعی حکومت کا کھاتہ نمبر IV	
8,366,450	8,427,963		
2011ء	2012ء	گلگت - بلتستان انتظامی اتھارٹی	20.8
(روپے '000' میں)		قابل وصولی بیننس کے زمرے میں شامل	
-	(600,965)		
-	600,965		20.10
-	-		
2011ء	2012ء	حکومت آزاد جموں و کشمیر	20.9
(روپے '000' میں)		قابل وصولی بیننس کے زمرے میں شامل	
(586,181)	(2,672,863)		
586,181	2,672,863		20.10
20.10 ان بیننسز پر 11.94 فیصد (2011: 13.64 فیصد) کی شرح سے مارک اپ ہے۔			

21 دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کے تحت فروخت کردہ وثیقہ جات

یہ دوبارہ خریداری کے سمجھوتے کی قرض گیری کو ظاہر کرتا ہے اور ان پر مارک اپ کی شرح 9 فیصد (2011: صفر) سالانہ ہے اور ان کی عرصیت 3 جولائی 2012ء کو مکمل ہوگی۔

22 بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں

نوٹ	2012ء	2011ء	
			(روپے '000' میں)
بیرونی کرنسی			
جدولی بینک	23,115,145	21,431,523	
مالی ادارے	104,970,918	87,242,637	
	128,086,063	108,674,160	
مقامی کرنسی			
جدولی بینک	266,657,312	239,586,781	
مالی ادارے	1,366,081	1,165,911	
دیگر	63,011	87	
	268,086,404	240,752,779	
	396,172,467	349,426,939	

23 دیگر امانتیں دکھاتے

	2012ء	2011ء	
			(روپے '000' میں)
بیرونی کرنسی			
بیرونی مرکزی بینک	42,548,754	38,686,123	
عالمی تنظیمیں	43,074,422	47,808,377	23.2
دیگر	15,113,063	47,343,094	
	100,736,239	133,837,594	
مقامی کرنسی			
خصوصی قرضے کی واپسی	23,914,674	23,914,674	23.3
حکومت	19,130,988	21,108,428	23.4
دیگر	9,074,822	10,301,751	
	52,120,484	55,324,853	
	152,856,723	189,162,447	

23.1 شرح سود کی حامل امانتوں کی شرح سود کے خاکے کو ذیل میں دیا گیا ہے:

2011 ء	2012 ء	(فیصد سالانہ)
--------	--------	---------------

0.66% 0.35	0.58% 0.31	بیرونی مرکزی بینک
2.38% 1.13	2.51% 1.39	عالمی تنظیمیں
0.89% 0.03	1.11% 0	دیگر

23.2 اس میں چین کی اسٹیٹ ایڈمنسٹریشن فارن ایکس چینج (ایس اے ایف ای) کی جانب سے جنوری 2009ء (جسے جنوری 2012ء میں رول اوور کیا گیا) اور جون 2012ء کو موصول ہونے والی 500 ملین ڈالر کی طویل مدتی امانت شامل ہے، جس پر بالترتیب ششماہی لائبر جمع 100 بی پی ایس اور بارہ ماہی لائبر جمع 100 بی پی ایس کا شرح سود عائد ہے اور دونوں سال میں دوبار قابل ادائیگی ہیں۔ 500 ملین ڈالر کی ہر ایک امانت کی تلافی وفاقی حکومت کی طرف سے قابل وصولی اتنی مالیت کے روپوں سے کی گئی ہے اور انہیں وزارت خزانہ کی ضمانتوں بتاریخ 12 مارچ 2012ء اور 29 جون 2012ء کے تحت کو ردیا گیا ہے۔ جبکہ وزارت خزانہ نے ایس اے ایف ای چین کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے سمجھوتے سے پیدا ہونے والے تمام واجبات اور خطرات کی ذمہ داری لینے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

اس میں جون 2008ء میں ایس اے ایف ای چین سے ملنے والی 500 ملین ڈالر کی امانت بھی شامل ہے جس پر ششماہی لائبر جمع 100 بی پی ایس سے سال میں دوبار قابل ادائیگی شرح سود عائد ہے۔ 30 جون 2012ء کو اس امانت کا واجب الادا بیلنس 200 ملین ڈالر تھا (30 جون 2011ء کو 300 ملین ڈالر تھا)۔ یہ امانت براہ راست اسٹیٹ بینک کی ذمہ داری ہے۔

23.3 یہ سود سے پاک ہیں اور الگ خصوصی کھاتوں میں رکھی گئی رقم کو ظاہر کرتی ہیں، جن سے مستقبل میں حکومت پاکستان کے بیرونی کرنسی میں قرضہ واجبات کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

23.4 یہ بیرونی کرنسی قرضوں کی واپسی کی روپے میں رقم کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ قرضے حکومت پاکستان کے لیے مختلف عالمی مالی اداروں کی جانب سے موصول ہوئے اور انہیں حکومت کی ہدایات کے مطابق امانتوں کے الگ کھاتوں میں منتقل کیا گیا ہے۔

24 عالمی ذری فز کو قابل ادائیگی

نوٹ	2012 ء	2011 ء	(روپے '000' میں)
-----	--------	--------	------------------

			قرض گیری برائے
24.1	487,815,186	548,413,223	فنڈ کی سہولتیں
24.2	27,084,483	48,525,323	دیگر قرضہ اسکیمیں
	141,285,603	135,825,762	مختص کیے گئے ایس ڈی آرز
	656,185,272	732,764,308	
	33	32	جاری کھاتہ برائے انتظامی چارجز
	656,185,305	732,764,340	

24.1 آئی ایم ایف نے اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کے تحت مالی سال 2008-09ء کے دوران 5,168.50 ملین ایس ڈی آر کی منظوری دی جو اضافے کے بعد بڑھ کر 7,235.90 ملین ایس ڈی آر تک پہنچ گئی۔ 26 نومبر 2008ء کو آغاز کے بعد 30 نومبر 2011ء تک یہ رقم 8 قسطوں میں دی جانی تھی۔ تاہم، 30 جون 2012ء تک 3,984.93 ملین ایس ڈی

آر (2011ء 3,984.935 ملین ایس ڈی آر) کی پانچ قسطیں موصول ہو چکی ہیں۔ اس سہولت پر ہفتہ وار مارک اپ شرحوں کا اطلاق ہوگا جن کا تعین آئی ایم ایف کرے گا اور جو ہر سہ ماہی میں ادا کرنا ہوں گی۔ اس اثباعت کے تحت رقم کی واپسی فروری 2012ء میں شروع ہو چکی ہے اور یہ مئی 2015 تک جاری رہے گی۔ 30 جون 2012ء تک کا واجب الادا بیلنس 3,397.018 ملین ایس ڈی آر (2011ء 3,984.935 ملین ایس ڈی آر) تھا۔

24.2 جنوری 2011ء سے آئی ایم ایف نے دیگر قرضہ اسکیموں پر دسمبر 2012ء تک کے لیے سودی چارجز ختم کر دیے تھے۔

24.3 آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی شرح سود کے خاکے کو ذیل میں دیا گیا ہے

2011ء 2012ء  
(فیصد سالانہ)

1.59% 1.22% 1.60% 1.10%

24.3.1 آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی میں سہ ماہی بنیادوں پر قابل ادائیگی 2 فیصد کا اضافی چارج بھی شامل ہے، جو اس صورت میں عائد ہوگا جب واجب الادا قرضے کی رقم کوٹا کے 300 فیصد سے تجاوز کر جائے۔

25 دیگر واجبات

2011ء 2012ء  
(روپے '000 میں)

نوٹ

غیر ملکی کرنسی

2,961,132	5,745,245
121,946	30,303
3,083,078	5,775,548

امانتوں پر واجب الوصول سود اور ڈسکاؤنٹ  
آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس مختص کرنے پر چارجز

مقامی کرنسی

5,136,650	5,621,403	25.1
1,249,583	1,556,814	
182,207	228,556	
4,810,767	62,700,879	
10,000	10,000	
2,407,129	2,407,129	
2,929,066	-	
8,398,129	21,696,808	25.2
4,902,053	3,805,790	
30,025,584	98,027,379	
33,108,662	103,802,927	

بیش میعاد مارک اپ اور منافع  
ترسیلات زر کی سرنس کھاتہ  
خطرہ شرح مبادلہ کو ترجیح اسکیم کے تحت مبادلے کا قابل ادائیگی نقصان  
حکومت پاکستان کو قابل ادائیگی بیلنس منافع  
قابل ادائیگی منافع منقسمہ  
نفع و نقصان میں شرکت کے انتظامات کے تحت قابل ادائیگی نقصان کا حصہ  
نہج کاری وصولیوں کی مد میں حکومت کو قابل ادائیگی  
دیگر واجب الوصول اور تموین  
دیگر



25.1 یہ بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومت سے قابل وصول معطل مارک اپ کو ظاہر کرتا ہے، جسے حکومت پاکستان اور بنگلہ دیشی حکومت کے مابین حتمی سمجھوتے کے تحت طے کیا جائے گا۔

نوٹ	2012 ء	2011 ء	25.2 دیگر واجب الوصول اور تموین
	(روپے '000' میں)		
	7,144,581	1,266,969	ایجنسی کمیشن
	1,296,007	964,522	ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی تموین
25.2.1	7,435,365	2,463,856	دیگر مشکوک اثاثوں کے لیے تموین
25.2.2	4,981,171	3,110,055	دیگر تموین
	839,684	592,727	دیگر
	21,696,808	8,398,129	

#### 25.2.1 مشکوک اثاثوں کے لیے تموین

1,563,994	6,536,007
40,487	40,483
1,604,481	6,576,490

بھارتی حکومت اور ریزرو بینک آف انڈیا سے قابل وصولی اثاثوں پر تموین

— شعبہ اجرا

— شعبہ بینکاری

بنگلہ دیش حکومت سے قابل وصولی اثاثوں پر تموین

— شعبہ اجرا

— شعبہ بینکاری

78,500	78,500
780,875	780,375
859,375	858,875
2,463,856	7,435,365

2,383,033 2,463,856

80,823 5,073,924

- (102,415)

2,463,856 7,435,365

#### 25.2.1.1 دیگر تموین کی حرکت پذیری

ابتدائی رقم

سال کے دوران اضافہ

تموین کا استرداد

کلوزنگ بیلنس

#### 25.2.2 دیگر تموین کی حرکت پذیری

ابتدائی رقم

سال کے دوران چارج

سال کے دوران ادائیگی

کلوزنگ بیلنس

2012 ء	2011 ء
(روپے '000' میں)	
3,110,055	2,006,601
1,885,143	1,106,326
(14,027)	(2,872)
4,981,171	3,110,055

ملکی ترسیلات زر	زرعی قرضے	مخصوص دعوے (نوٹ دیگر (نوٹ 25.3.1)	کل
(25.3.2)			
(روپے '000' میں)			
ابتدائی بیلنس	260,363	259,126	1,600,000
سال کے دوران چارج	-	-	990,566
سال کے دوران ادائیگی	-	(14,027)	-
کلوزنگ بیلنس	260,363	245,099	1,600,000
			2,875,709
			3,110,055
			1,885,143
			(14,027)
			4,981,171

25.3.1 یہ بینک کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے مختص تمویں کی رقم کو ظاہر کرتا ہے  
 25.3.2 یہ ثالث کے تحت زیر التوا مخصوص دعووں کے لیے مختص تمویں کی رقم کو ظاہر کرتا ہے

26	مؤخر واجبات۔ اسٹاف ریٹائرمنٹ فوائڈ	نوٹ	2012ء	2011ء
(روپے '000' میں)				
غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم			1,803	1,455
پنشن			4,981,930	4,039,153
بینی وولنٹ فنڈ			305,672	276,300
بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائڈ			1,584,799	1,282,186
		40.5.3	6,874,204	5,599,094
غیر فنڈ پراویڈنٹ فنڈ اسکیم			218,866	190,438
			7,093,070	5,789,532

27	سرمایہ حصص	2012ء	2011ء
(حصص کی تعداد)			
مستند سرمایہ حصص			
100 روپے مالیت کے عام حصص	1,000,000	1,000,000	1,000,000
جاری کردہ، حاصل کردہ اور ادا شدہ سرمایہ	1,000,000	1,000,000	1,000,000
100 روپے کے مکمل ادا شدہ عام حصص	1,000,000	1,000,000	1,000,000

بینک کے حصص کو حکومت پاکستان رکھتی ہے علاوہ 200 حصص جو بھارت کے مرکزی بینک نے رکھے ہیں (ڈپٹی کنٹرویلر انٹرنی پراپرٹی، شعبہ بینکاری نگرانی، اسٹیٹ بینک) اور 500 حصص حیدرآباد کی ریاست نے رکھے ہیں۔

28.1 ریزرو فنڈ

یہ بینک کے سالانہ منافع میں سے حاصل کی جانے والی رقم کو ظاہر کرتا ہے جو کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے مطابق ہے۔

28.2 دیگر فنڈ

یہ بینک کے سالانہ فاضل منافع میں سے بعض مخصوص مقاصد کے لیے لی جانے والی رقم کو ظاہر کرتا ہے جو کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے مطابق ہے۔

29 سونے کے ذخائر پر غیر حاصل شدہ رقم

نوٹ  
2012  
2011  
(روپے '000' میں)

220,183,593 268,947,619

ابتدائی رقم

ریزرو بینک آف انڈیا میں رکھے گئے سونے کے ذخائر سے متعلق ریزرو کی باز قدر پیمائی، جسے دیگر مشکوک اثاثوں کی تمویں میں منتقل کر دیا گیا ہے (نوٹ 25.2.1)

47,985,571	44,962,441	5
778,455	-	14
48,764,026	44,962,441	
268,947,619	309,565,438	

سال کے دوران باز قدر پیمائی پر اضافہ  
- بینک کی تحویل میں  
- ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں

سونے کے ذخائر کا اعادہ قدر اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے عمومی ضابطہ نمبر 42 (iv) کے تحت سال کے آخری دن لندن بولین ایسوسی ایشن کی جانب سے طے کیے جانے والے مارکیٹ کے اختتامی نرخوں پر کیا جاتا ہے۔ سال کے دوران ریزرو بینک آف انڈیا میں رکھے گئے سونے کے ذخائر سے متعلق ریزرو کی باز قدر پیمائی کو دیگر مشکوک اثاثوں کی تمویں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

30 ہنگامی حالات اور وعدے

2012 ء 2011 ء  
(روپے '000' میں)

30.1 ہنگامی حالات

49,273,925	44,051,938
7,754,371	8,187,802
57,028,296	52,239,740

الف) ہنگامی واجبات ذیل میں دی گئی ضمانتوں پر  
وفاقی حکومت  
حکومتی ملکیت / زیر انتظام ادارے و حکام  
اوپر دی گئی ضمانتیں حکومت پاکستان یا مقامی مالی اداروں کی جوابی ضمانتوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔

ب) 2000ء میں متعارف کرائی جانے والی اری ریٹائرمنٹ ان سینٹو اسکیم (ای آر آئی ایس) کے تحت ریٹائر ہونے والے بینک کے بعض ملازمین نے فیڈرل سروسز ٹریبونل میں بینک کے خلاف مذکورہ اسکیم کے تحت دی جانے والی رقم میں اضافے کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ ٹریبونل نے ملازمین کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ اس اسکیم کے تحت دی جانے والی رقم میں ریٹائر ہونے والے بعض افراد کی رقوم اور مراعات میں اضافے کو بھی شامل کیا جائے۔ بینک نے ٹریبونل کے فیصلے کے جواب میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایک اپیل داخل کی ہے۔ سال کے دوران معزز بینچ نے ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ملازمین کو موثر فورم سے استفادے کی اجازت دی۔ ملازمین نے لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بینچ میں ایک اپیل داخل کی ہے جس کا فیصلہ زیر التوا ہے۔ انتظامیہ کو اعتماد ہے کہ بینک کو اس مد میں اضافی اخراجات برداشت نہیں کرنے پڑیں گے اور اس لیے اس مد میں تموین کی کوئی رقوم مختص نہیں کی گئی ہیں۔

2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)		
533,231	853,293	بینک کے خلاف دیگر دعوے جنہیں قرضہ تسلیم نہیں کیا گیا۔ (ج)
221,851,605	412,632,541	30.2 وعدے
234,837,376	390,848,354	پیٹنگی تبادلے کے سمجھوتے فروخت
3,481,803	15,877,206	پیٹنگی تبادلے کے سمجھوتے خریداری
7,885,090	13,242,061	مستقبلات فروخت
		مستقبلات خریداری

### 31 ڈسکاؤنٹ، سود، مارک اپ / یا کمایا گیا منافع

2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)		
172,726,351	199,831,798	ڈسکاؤنٹ آمدنی
90,419	93,497	دیگر حکومتی تسکات
14,085,289	6,875,852	حکومت کے قرضے
19,611,882	20,406,243	نفع و نقصان میں شراکت کے تحت مالیات میں منافع کا حصہ
3,314,271	4,003,327	بیرونی کرنسی کی امانتیں
5,697,858	4,847,634	بیرونی کرنسی وثیقہ جات
125,930	132,945	دیگر
215,652,000	236,191,296	

2011ء	2012ء	32 سود/مارک اپ کے اخراجات
(روپے '000' میں)		
12,017,880	10,606,882	امانتیں
1,376,004	731,348	دیگر
13,393,884	11,338,230	

2011ء	2012ء	33 کمیشن آمدنی
(روپے '000' میں)		
368,547	341,647	مارکیٹ ٹریڈری بلز
784,944	731,424	ڈرافٹ / پے آرڈرز
267,295	311,099	پرائز بانڈز اور قومی بچت سرٹیفکیٹ
204,873	215,856	سرکاری قرضوں کا انتظام
332,669	352,757	دیگر
1,958,328	1,952,783	

2011ء	2012ء	34 مبادلے کا فائدہ۔ خالص
(روپے '000' میں)		حاصل / نقصان پر:
53,169,732	67,584,902	- بیرونی کرنسی رقوم، امانتیں، وثیقہ جات اور دیگر کھاتے۔ خالص
-	-	- بازار زر کے سود دے (بشمول کرنسی تبدیل انتظامات)
22,203	18,689	- خطرہ شرح مبادلہ کو ترجیح اسکیم کے تحت پیشگی تحفظ
(44,765,738)	(21,969,395)	- آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
(6,625,640)	(2,907,061)	- آئی ایم ایف کے اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس
22,000	-	- دیگر
1,822,557	42,727,135	
104,776	100,503	
1,927,333	42,827,638	

2011ء	2012ء	35 ذیلی اداروں کے ذریعے کمایا گیا منافع
(روپے '000' میں)		
70,335	71,123	ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن
92,659	100,843	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ
162,994	171,966	

مذکورہ بالا اعداد و شمار 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے ذیلی اداروں کے منافع کو ظاہر کرتے ہیں، جسے نوٹ 40.3 میں بیان کردہ انتظامات کے تحت بینک کو منتقل کر دیا گیا۔

### 36 دیگر آپریٹنگ (نقصان)/آمدنی۔خالص

2011 ء	2012 ء
(روپے '000' میں)	(روپے '000' میں)
1,221,990	1,144,218
109,418	141,372
5,542	-
1,666,093	1,655,898
1,671,635	1,655,898
(14,590,633)	6,097,647
(11,027)	(5,484)
(11,598,617)	9,033,651

بینکوں اور مالی اداروں پر عائد کیے جانے والے جرمانے  
بازیاب کی جانے والی لائسنس / کریڈٹ انفارمیشن بیورو فیس  
سرمایہ کاریوں کی فروخت پر نفع نقصان  
مقامی  
بیرونی

محفوظ برائے تجارت کے تمسکات کی پیمائش پر فائدہ/(نقصان)  
دیگر

### 37 دیگر چارجز۔خالص

2011 ء	2012 ء
(روپے '000' میں)	(روپے '000' میں)
2,960	5,241
1,218	4,329
17,718	-
(540,922)	(326,167)
77,055	106,418
(441,971)	(210,179)

املاک و آلات کے ڈسپوزل پر (نقصان)/فائدہ  
جوابی واجبات اور تمویں۔خالص  
موخر آمدنی کی بے باقی  
آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس کو مختص کرنے پر چارجز  
دیگر

### 38 بینک نوٹوں کی چھپائی کے اخراجات

بینک نوٹوں کی چھپائی کے اخراجات پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو طے شدہ نرخوں پر مخصوص انتظامات کے تحت ادا کیے جاتے ہیں۔

### 39 ایجنسی کمیشن

ایجنسی کمیشن ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل بینک آف پاکستان (این بی پی) کو ادا کیا جاتا ہے۔ این بی پی جتنی بھی رقوم اور ترسیلات زر جمع کرتا ہے اس پر 0.13 فیصد (2011:0.13) فیصد) نرخ پر کمیشن ادا کیا جاتا ہے۔

عام انتظامی و دیگر اخراجات		نوٹ	2012 ء	2011 ء
			(روپے '000' میں)	
تنخواہیں و دیگر مراعات			2,201,983	1,932,166
ریٹائرمنٹ فوائڈ اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں			3,013,882	2,112,173
کرایہ اور ٹیکس			26,369	23,484
بیمہ			22,514	14,656
بجلی، گیس و پانی			30,012	37,546
فرسودگی	16.1		1,448,276	890,301
غیر محسوس اثاثوں کی بے باقی	17		27,140	33,593
مرمت و دیکھ بھال			334,661	326,568
آڈیٹرز کا معاوضہ	40.4		6,580	5,020
قانونی و پیشہ ورانہ			422,512	370,441
سفری و تفریحی اخراجات			104,919	104,989
روزمرہ اخراجات			49,079	43,794
اینڈرھن			45,814	41,901
سواری			5,337	4,537
ڈاک، ٹیلی گرام / ٹیکس اور ٹیلی فون			143,205	149,476
تربیت			2,001	9,085
اسٹیشنری			10,812	11,534
کتابیں و اخبارات			26,751	25,886
اشتہارات			9,827	3,445
وردی			2,152	2,000
دیگر			61,348	84,291
			7,995,174	6,226,886
درج ذیل کے مختص کردہ اخراجات	40.1		5,840,353	3,969,298
ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن			9,814	6,123
نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ			5,850,167	3,975,421
درج ذیل کو رقم کی واپسی کے اخراجات	40.2		6,166,746	5,339,211
ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن			147,459	126,081
نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ			6,314,205	5,465,292
			20,159,546	15,667,599

**40.1 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے مختص کردہ اخراجات**

2011 ء	2012 ء	نوٹ
(روپے '000' میں)		
3,890,155	5,745,171	ریٹائرمنٹ فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں
79,143	95,182	فرسودگی
3,969,298	5,840,353	

**40.2 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کو واپس ادا کردہ اخراجات**

2011 ء	2012 ء	
(روپے '000' میں)		
4,595,936	5,325,967	تنخواہیں و دیگر مراعات
9,918	10,607	کرایہ و ٹیکس
5,093	5,193	بیمہ
199,705	234,385	بجلی، گیس و پانی
16,815	25,731	مرمت و دیکھ بھال
5,100	6,300	آڈیٹرز کا معاوضہ
6,066	3,182	قانونی و پیشہ ورانہ
12,130	10,471	سفری اخراجات
21,759	20,519	روزمرہ اخراجات
161,912	164,169	تفریحی الاؤنس
2,644	3,217	اینڈرہن
6,862	13,449	سواری
15,825	16,969	ڈاک و ٹیلی فون
31,126	25,864	تربیت
38,527	38,743	خزانے کی ترسیل
12,508	12,078	اسٹیشنری
1,368	1,166	کتابیں و اخبارات
4,225	8,930	اشتہارات
98,258	106,385	بینک گارڈز
16,707	22,038	وردیاں
76,727	111,383	دیگر
5,339,211	6,166,746	



40.3 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (دی کارپوریشن) بینک کا ایک ذیلی ادارہ اور مکمل طور پر بینک کی ملکیت میں ہے۔ کارپوریشن بینک کی جانب سے عوام کے ساتھ لین دین سے متعلق بعض وظائف اور سرگرمیاں انجام دیتی ہے چنانچہ اس حوالے سے اس پر انتظامی اخراجات آتے ہیں۔ اسی طرح، باہمی طے شدہ انتظامات کے تحت مذکورہ تمام اخراجات کی رقم کارپوریشن کو لوٹا دی گئی ہے یا پھر اس نے مختص کر دی ہے جبکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کا کارپوریشن کا منافع بھی جیسا کہ نوٹ 38 میں درج ہے، بینک کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ بینک کے ساتھ باہمی طے شدہ یہ طریقہ کار دوسرے ذیلی ادارے بناف (گاریٹی) لمیٹڈ نے بھی اپنایا ہے۔

#### 40.4 آڈیٹر کا معاوضہ

کل کے پی ایم جی تاثیر ہادی ارنسٹ اینڈ یگ فورڈ کے پی ایم جی تاثیر ہادی ارنسٹ اینڈ یگ فورڈ  
ایئر کمپنی رہوڈز سیدات حیدر ایئر کمپنی رہوڈز سیدات حیدر  
(روپے '000' میں)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان					
آڈٹ فیس	2,875	2,875	5,750	2,125	4,250
اتفاقی اخراجات	415	415	830	385	770
	3,290	3,290	6,580	2,510	5,020
ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن					
آڈٹ فیس	2,275	2,275	4,550	1,725	3,450
اتفاقی اخراجات	875	875	1,750	825	1,650
	3,150	3,150	6,300	2,550	5,100
	6,440	6,440	12,880	5,060	10,120

#### 40.5 اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد

40.5.1 سال کے دوران مندرجہ بالا فوائد کے شمار پاتی تنہینوں کو منصوبہ بند یونٹ کریڈٹ طریقے سے ذیل میں دیے گئے مفروضوں کو استعمال کرتے ہوئے اخذ کیا جاتا ہے:

- گرانٹس اور حصوں میں بڑھنے کی متوقع شرح 6 فیصد (2011ء: 6 فیصد) سالانہ
- ڈسکاؤنٹ کی متوقع شرح 12.50 فیصد (2011ء: 14 فیصد) سالانہ
- تنخواہوں میں اضافے کی متوقع شرح 11.50 فیصد (2011ء: 12 فیصد) سالانہ
- پنشن میں اضافے کی متوقع شرح 8 فیصد (2011ء: 8 فیصد) سالانہ
- طبی لاگت میں اضافہ 8.50 فیصد (2011ء: 8 فیصد) سالانہ
- الہکاروں میں اضافہ 2.50 فیصد (2011ء: 2 فیصد) سالانہ

#### 40.5.2 واضح فائدے کی ذمہ داری کی موجودہ قدر

ریٹائرمنٹ بین فٹ اسکیم کے تحت ذمہ داریوں کی موجودہ قدر اور واجبات کو 30 جون 2012ء میں ملازمین کی ماضی کی خدمات میں شناخت کیا گیا ہے، جو اس تاریخ کے شمار یاتی تخمینے پر مبنی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے۔

2012ء				نوٹ	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی غیر شناخت شدہ تخمینی نقصان
(روپے '000' میں)			واجبات		
1,803	(10,923)	12,726	40.5.5	گریجویٹی	
4,981,930	(6,970,357)	11,952,287	40.5.5	پنشن	
305,672	(190,812)	496,484	40.5.5	بینی وولنٹ فنڈ	
1,584,799	(2,202,188)	3,786,987	40.5.5	بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد	
6,874,204	(9,374,280)	16,248,484			

2011ء				
مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی غیر شناخت شدہ تخمینی نقصان				
واجبات		موجودہ قدر		
(روپے '000' میں)				
1,455	(8,339)	9,794	40.5.5	گریجویٹی
4,039,153	(5,652,879)	9,692,032	40.5.5	پنشن
276,300	(150,980)	427,280	40.5.5	بینی وولنٹ فنڈ
1,282,186	(1,657,832)	2,940,018	40.5.5	بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد
5,599,094	(7,470,030)	13,069,124		

#### 40.5.3 مقرر فوائد کی اسکیموں کے لحاظ سے خالص شناخت شدہ واجبات میں رد و بدل ذیل میں دیا گیا ہے:

2012ء

کیم جولائی 2011ء تک	سال کا چارج	سال کے دوران	ملازمین کا حصہ / منتقل	30 جون 2012 کو خالص
خالص شناخت شدہ واجبات	(43.5.4)	ادائیگیاں	کردہ رقم	شناخت شدہ واجبات
(روپے '000' میں)				
1,455	4,095	(3,747)	-	1,803
4,039,153	1,924,051	(981,274)	-	4,981,930
276,300	77,664	(52,278)	3,986	305,672
1,282,186	609,085	(306,472)	-	1,584,799
5,599,094	2,614,895	(1,343,771)	3,986	6,874,204

2011ء					
کیم جولائی 2010ء تک خالص	سال کا چارج	سال کے دوران	ملازمین کا حصہ / منتقل	30 جون 2011 کو خالص	
شناخت شدہ	(43.5.4)	ادائیگیاں	کردہ رقم	شناخت شدہ واجبات	
واجبات / اثاثے					
گریجویٹی	(1,465)	2,629	291	-	1,455
پنشن	3,200,467	1,469,204	(630,518)	-	4,039,153
بینی وولنٹ فنڈ	260,105	59,043	(46,751)	3,903	276,300
بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد	1,103,641	439,109	(260,564)	-	1,282,186
	4,562,748	1,969,985	(937,542)	3,903	5,599,094

#### 40.5.4 نفع و نقصان کھاتے میں شناخت شدہ رقم

مذکورہ بالا فوائد کے لحاظ سے سال کے دوران نفع و نقصان کھاتے میں چارج کی جانے والی رقم کو ذیل میں دیا گیا ہے

2012ء					
سروس کی جاری لاگت	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی شناخت شدہ تخمینی	ملازمین کا حصہ	کل	
		لاگت	نقصان		
(روپے '000' میں)					
گریجویٹی	1,906	1,371	-	818	4,095
پنشن	149,476	1,356,884	(8,908)	426,599	1,924,051
بینی وولنٹ	12,811	59,818	-	9,021	77,664
بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد	27,016	411,603	46,481	123,985	609,085
	191,209	1,829,676	37,573	560,423	2,614,895

2011ء					
سروس کی جاری لاگت	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی شناخت شدہ تخمینی	ملازمین کا حصہ	کل	
		لاگت	نقصان		
(روپے '000' میں)					
گریجویٹی	878	985	-	766	2,629
پنشن	102,721	1,121,195	(61,208)	306,496	1,469,204
بینی وولنٹ	10,808	47,191	-	4,947	59,043
بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد	44,463	310,504	-	84,142	439,109
	158,870	1,479,875	(61,208)	396,351	1,969,985

40.5.5 تاریخی معلومات

2008ء	2009ء	2010ء	2011ء	2012ء	
(روپے '000' میں)					
					گربجوبی
15,805	3,077	6,888	9,794	12,726	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر
(3,508)	(7,086)	(8,353)	(8,339)	(10,923)	غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
12,297	(4,009)	(1,465)	1,455	1,803	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
(1,574)	(3,870)	1,911	(753)	(3,401)	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر پڑھنے والا تجربی ردوبدل
					پنشن
3,524,735	3,650,528	8,323,797	9,692,032	11,952,287	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر
(603,254)	(750,404)	(5,123,330)	(5,652,879)	(6,970,357)	غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
2,921,481	2,900,124	3,200,467	4,039,153	4,981,930	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
290,103	201,991	4,456,304	(844,953)	(1,735,170)	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر پڑھنے والا تجربی ردوبدل
					بنی وولنٹ فنڈ
373,021	284,458	360,457	427,280	496,484	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر
(135,422)	(36,937)	(100,352)	(150,980)	(190,812)	غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
237,599	247,521	260,105	276,300	305,672	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
23,583	(88,812)	66,256	(55,575)	(48,853)	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر پڑھنے والا تجربی ردوبدل
					بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد
2,228,249	2,124,433	2,348,166	2,940,018	3,786,987	مقرر فوائد کی ذمہ داریوں کی موجودہ قدر
(1,656,925)	(1,308,547)	(1,244,525)	(1,657,832)	(2,202,188)	غیر شناخت شدہ تخمینی نفع/(نقصان)
571,324	815,886	1,103,641	1,282,186	1,584,799	بیلنس شیٹ میں خالص شناخت شدہ (اثاثہ)/واجبات
448,663	(237,916)	66,833	(497,449)	(688,341)	منصوبہ جاتی واجبات کے خسارے/(نفع) پر پڑھنے والا تجربی ردوبدل

#### 40.6 ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں

سال کے دوران ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی مد میں بینک کے واجبات کا تعین شماریاتی تخمینوں سے کیا گیا ہے جنہیں منصوبہ بند یونٹ کرڈٹ طریقے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کی مالیت 1,296.007 ملین روپے (2011ء: 964.522 ملین روپے) بنتی ہے۔ شماریاتی ہدایت کی بنیاد پر موجودہ مدت میں نفع و نقصان کے کھاتے سے 372.908 ملین روپے (2011ء: 194.255 ملین روپے) چارج کیے گئے ہیں۔

#### 41 غیر نقد اجزائے قبل سال کا منافع

2012 ء	2011 ء	
(روپے '000' میں)		
260,800,112	180,975,738	سال کا منافع
		رد و بدل برائے
1,448,276	890,301	فرسودگی
27,140	33,593	غیر محسوس اثاثوں کی قسط وار واپسی
-	(17,718)	موخر آمدنی کی قسط وار واپسی
		تموین (استرداد) برائے:
3,013,882	2,112,173	ریٹائرمنٹ کے فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریاں
-	(510,848)	قرضے اور دیگر اثاثے
(102,415)	80,823	دیگر مشکوک اثاثے
(59,212)	(57,881)	سرمایہ کاری کی قدر میں کمی
(5,241)	(2,960)	جائیداد اور آلات کے ڈسپوزل پر منافع
-	(5,542)	سرمایہ کاری کے ڈسپوزل پر منافع
(15,697,821)	(11,923,782)	منافع منقسمہ آمدنی
249,424,721	171,573,897	

#### 42 نقد اور نقد کے مساویے

2012 ء	2011 ء	
(روپے '000' میں)		
1,974,352	2,379,859	مقامی کرنسی
1,037,451,385	1,287,949,760	زرمبادلہ کے ذخائر
4,994,808	75,464,270	نشان زد غیر ملکی رقوم
91,334,177	102,188,403	آئی ایم ایف کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس
1,135,754,722	1,467,982,292	

### 43 متعلقہ فریق سے لین دین

بینک اپنے معمول کے فرائض کی انجام دہی کے لیے متعلقہ فریقوں سے لین دین کرتا ہے۔ متعلقہ فریقوں میں وفاقی حکومت جو کہ بینک کا کامل مالک ہے، صوبائی حکومتیں اور آزاد جموں و کشمیر حکومت، گلگت بلتستان ایڈمنسٹریشن اتھارٹی، سرکاری انتظام میں چلنے والی انٹرپرائزز/ادارے، ذیلی ادارے اور بینک کے اہم انتظامی اہلکار۔

#### 43.1 حکومت اور متعلقہ ادارے

بینک وفاقی حکومت کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور مالی حسابات کے نوٹ 1 میں بیان کردہ فرائض کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔ وفاقی و صوبائی حکومتوں اور متعلقہ فریقین کے مادی لین دین و بقایا رقم کو مالی حسابات کے متعلقہ نوٹس میں بیان کیا گیا ہے۔

#### 43.2 بینک کے ذیلی ادارے

ذیلی اداروں کی رقوم اور ان کے ساتھ مادی لین دین کے حوالے سے تفصیلات مالی گوشواروں کے نوٹ 35 اور 40 میں بتادی گئی ہیں۔ بینک کے ذیلی ادارے اور ان کی بنیادی سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

43.2.1 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (دی کارپوریشن) جس کی کامل ملکیت اسٹیٹ بینک کے پاس ہے  
یہ مخصوص لازمی اور انتظامی افعال اور ان سرگرمیوں کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے جن کا تعلق اسٹیٹ بینک کی جانب سے عوام کے ساتھ لین دین سے ہے۔

43.2.2 نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ (”دی انسٹی ٹیوٹ“) جس کی کامل ملکیت اسٹیٹ بینک کے پاس ہے  
یہ انسٹی ٹیوٹ بینکاری، مالیات اور متعلقہ شعبوں میں تعلیم و تربیت فراہم کر رہا ہے۔

#### 43.3 اہم انتظامی اہلکاروں کا معاوضہ

بینک کے اہم انتظامی اہلکاروں میں سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز، گورنر، ڈپٹی گورنر اور بینک کے دیگر ایگزیکٹوز شامل ہیں جن پر منصوبہ بندی اور بینک کی سرگرمیوں کی ہدایات دینے اور اسے کنٹرول کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کے غیر ایگزیکٹو رکن کی فیس کا تعین سینٹرل بورڈ کرتا ہے۔ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے سیکشن 10 کے مطابق گورنر کے معاوضے کا فیصلہ صدر پاکستان کرتا ہے۔ ڈپٹی گورنر مقرر کیے جاتے ہیں اور ان کی تنخواہوں کا تعین وفاقی حکومت کرتی ہے۔

متعلقہ معلومات ذیل میں دی گئی ہیں:

2012ء 2011ء  
(روپے ’000 میں)

109,567	135,393	ملازمین کے قلیل مدتی فوائد
30,401	40,652	ملازمت ختم ہونے کے بعد فوائد
55,596	53,585	سال میں تقسیم کیے جانے والے قرضے
16,595	17,492	سال کے دوران دوبارہ جاری کیے جانے والے قرضے
751	1,299	ڈائریکٹر کی فیس
		قلیل مدتی فوائد میں تنخواہیں اور فوائد بشمول مکاناتی الاؤنس، طبی الاؤنس، عہدے کے لحاظ سے بینکوں کی طرف سے کار کا مفت استعمال۔ ملازمت کے بعد کے فوائد میں گریجویٹ، پنشن، بینی وولنٹ فنڈ اور ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد شامل ہیں۔

#### 44 انتظام خطری پالیسیاں

بینک کو سود/مارک اپ کی شرح، قرضوں، کرنسی اور سیالیت کے خطرات درپیش رہتے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کی پالیسیوں اور طریقہ کار کو نوٹس 44.1 تا 44.5 میں دیا گیا ہے۔ بینک نے ان خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور انتظام چلانے کے لیے کثرت و لڑکا ایک فریم ورک وضع کیا اور اس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ ان خطرات کی نگرانی اور انتظام کے بارے میں گورنر کو مشورے دینے کی ذمہ داری سینئر انتظامیہ کی ہے۔

#### 44.1 خطرہ قرض کا انتظام

خطرہ قرض وہ خطرہ ہوتا ہے جس میں مالی وثیقے میں شامل ایک فریق اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام ہو جائے اور اس کے نتیجے میں دوسرے فریق کو مالی نقصان اٹھانا پڑے۔ بینک کے جزا دان میں خطرہ قرض کا جائزہ، نگرانی اور تجزیہ کام موزوں اہلکار انجام دیتے ہیں جبکہ اکتشاف کو مخالف فریق اور قرضہ جاتی حدود کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مخالف فریقین کو ان کی قرضہ جاتی درجہ بندی کے لحاظ سے مخصوص طبقے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بیرونی کرنسی کے معاملات منظور شدہ کرنسیوں اور حکومتی وثیقہ جاتی میں طے کیے جاتے ہیں۔ جدولی بینکوں اور مالی اداروں کے قرضے اور ایڈوانسز کو عام طور پر حکومتی ضمانت یا طلبی پرائمری نوٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جغرافیائی اکتشاف کو ملکی حدود سے کنٹرول کیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر معیادی بنیادوں پر تمام حدود پر رسمی تازہ کاری کی جاتی ہے۔ بیرونی آپریشنز سے منسلک بینک کے خطرہ قرض کے اکتشاف کا انتظام مخالف فریقین کی سرمایہ کاری حدود کی نگرانی سے کیا جاتا ہے۔ بینک کے خطرہ قرض میں اکتشاف کا زیادہ جھکاؤ حکومت اور مالی اداروں کی سمت ہوتا ہے۔

#### 44.2 خطرہ شرح سود/مارک اپ

2012ء		سود/مارک اپ کے حامل		بلا سود/مارک اپ کے حامل		کامل مجموعہ
ایک سالہ عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	
(روپے '000' میں)						
مالی اثاثے						
ملکی کرنسی (بشمول روپے کے سکہ)	-	-	1,814,196	-	1,814,196	1,814,196
غیر ملکی کرنسی کے ذخائر	1,037,453,327	-	222,535	1,037,453,327	888,443	1,038,341,770
غیر ملکی کرنسی کی نشان زد رقم	-	-	4,994,808	-	4,994,808	4,994,808
آئی ایم ایف کے اسٹیل ڈرائنگ رائٹس	91,334,177	-	-	91,334,177	-	91,334,177
کوٹا انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے قسط	-	-	-	-	-	-
بازر دخت سمجھوتے کے تحت خریدے گئے ترسکات	112,898,648	-	-	112,898,648	-	112,898,648
حکومتوں کا جاری کھاتہ	12,744,407	-	-	12,744,407	-	12,744,407
ذیلی ادارے بشمول انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی لمیٹڈ) کے ساتھ جاری کھاتہ	-	-	151,567	-	151,567	151,567
سرمایہ کاریاں	1,803,121,441	2,740,000	1,805,861,441	-	21,304,424	1,827,165,865
قرضے، ایڈوانسز اور مبادلے کے بلز	274,669,777	48,438,043	323,107,820	574,841	5,966,642	329,074,462
ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے	-	-	1,235,702	-	1,235,702	1,235,702
بھارت و بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) پر واجب الادا رقم	5,937,056	-	5,937,056	860,377	860,377	6,797,433
دیگر اثاثے	-	-	5,785,854	-	5,785,854	5,785,854
	3,338,158,833	51,178,043	3,389,336,876	15,639,880	27,379,237	3,432,355,993

مالی واجبات						
جاری کردہ بینک نوٹ	-	-	-	1,776,962,388	-	1,776,962,388
قابل ادائیگی بلز	-	-	-	587,542	-	587,542
حکومت کا جاری کھاتہ	-	-	-	148,815,907	-	148,815,907
ذیلی ادارے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے ساتھ جاری کھاتہ	-	-	-	7,453,254	-	7,453,254
باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدی گئی تسکات	12,240,388	-	-	-	12,240,388	-
بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں	-	-	-	396,172,467	-	396,172,467
دیگر امانتیں و کھاتے	32,465,700	61,456,720	93,922,420	58,934,303	-	58,934,303
آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی	372,242,668	283,942,637	656,185,305	-	-	656,185,305
دیگر واجبات	-	-	-	90,746,159	-	90,746,159
	416,948,756	345,399,357	762,348,113	2,479,672,020	-	3,242,020,133
	2,921,210,077	(294,221,314)	2,626,988,763	(2,464,032,140)	27,379,237	(2,436,652,903)
				190,335,860		

بیلنس شیٹ میں موجود فرق						
مبادلہ کے بینکی معاہدے - فروخت	-	-	-	(412,632,541)	-	(412,632,541)
مبادلہ کے بینکی معاہدے - خریداری	-	-	-	390,848,354	-	390,848,354
مستقبلات - فروخت	-	-	-	(15,877,206)	-	(15,877,206)
مستقبلات - خریداری	-	-	-	13,242,061.00	-	13,242,061.00
بیلنس شیٹ سے الگ فرق	-	-	-	(24,419,332)	-	(24,419,332)
مجموعی یافت/خطرہ سود کی حساسیت کا کل فرق	2,921,210,077	(294,221,314)	2,626,988,763	(2,439,612,808)	27,379,237	(2,412,233,571)
مجموعی یافت/خطرہ سود کی حساسیت کا کل فرق	2,921,210,077	2,626,988,763	5,253,977,526	2,814,364,718	2,841,743,955	429,510,384

44.2.2 زری مالی اثاثوں اور واجبات کی مؤثر شرح سود / مارک اپ کو ان مالی گوشواروں کے متعلقہ نوٹس میں بیان کیا گیا ہے۔  
2011ء (تقریباً ثانی شدہ)

سود/مارک اپ کے حامل						
ایک سالہ عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ذیلی مجموعہ	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	ایک سال بعد عرصیت	کامل مجموعہ
(روپے '000 میں)						
مالی اثاثے	-	-	-	2,225,301	-	2,225,301
مقامی کرنسی - سکے	-	-	-	1,287,886,687	-	1,287,886,687
زرمبادلہ کے ذخائر	-	-	-	75,464,270	-	75,464,270
زرمبادلہ کا نشان ذوبیتیں	-	-	-	102,188,403	-	102,188,403
آئی ایم ایف کے ایسیٹل ڈرائنگ رائٹس	-	-	-	16,392	-	16,392
کوئی انتظامات کے تحت آئی ایم ایف سے ریزرو کی قسط	-	-	-	63,660,336	-	63,660,336
باز فروخت سمجھوتے کے تحت خریدی گئی تسکات	-	-	-	586,181	-	586,181
حکومتوں کا جاری کھاتہ	-	-	-	104,997	-	104,997
ذیلی ادارے بینشل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس - (گارنٹی) لمیٹڈ کا جاری کھاتہ	-	-	-	1,387,199,264	21,341,965	21,341,965
قرضے، مبادلے کے بل اور کرنشل تسکات	1,363,117,299	2,740,000	1,365,857,299	18,535,005	348,155,322	117,988,530
سرمایہ کاریاں	230,166,792	-	-	1,306,468	-	-
ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے	-	-	-	6,312,679	860,377	-
بھارت و بنگلہ دیش (ساتھ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر 5,452,302	-	-	-	7,860,515	-	-
واجب الا داتیلنمز	-	-	-	3,310,105,479	136,318,949	29,708,604
دیگر اثاثے	-	-	-	106,610,345	-	-
	3,053,058,000	120,728,530	3,173,786,530	106,610,345	136,318,949	29,708,604



## بینک دولت پاکستان کا غیر مجموعی مالی گوشوارہ

مالی واجبات									
1,599,833,487	1,599,833,487	-	1,599,833,487	-	-	-	-	-	جاری کردہ بینک نوٹ
780,155	780,155	-	780,155	-	-	-	-	-	قابل ادائیگی بلز
217,968,067	217,968,067	-	217,968,067	-	-	-	-	-	حکومتوں کا جاری کھاتہ
-	-	-	-	-	-	-	-	-	باز خریداری کے سمجھوتے کے تحت فروخت کردہ تسکات
6,033,302	6,033,302	-	6,033,302	-	-	-	-	-	ذیلی ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ کے ساتھ جاری کھاتہ
349,426,939	349,426,939	-	349,426,939	-	-	-	-	-	بینکوں و مالی اداروں کی امانتیں
189,162,447	55,324,853	11,012,500	44,312,353	133,837,594	55,877,445	77,960,149	-	-	دیگر امانتیں و کھاتے
732,764,340	-	-	-	732,764,340	493,540,978	239,223,362	-	-	آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی
25,508,156	25,508,156	-	25,508,156	-	-	-	-	-	دیگر واجبات
<b>3,121,476,893</b>	<b>2,254,874,959</b>	<b>11,012,500</b>	<b>2,243,862,459</b>	<b>866,601,934</b>	<b>549,418,423</b>	<b>317,183,511</b>	-	-	
<b>188,628,586</b>	<b>(2,118,556,010)</b>	<b>18,696,104</b>	<b>(2,137,252,114)</b>	<b>2,307,184,596</b>	<b>(428,689,893)</b>	<b>2,735,874,489</b>	-	-	

### بیلنس شیٹ میں موجود فرق (الف)

(221,851,605)	(221,851,605)	-	(221,851,605)	-	-	-	-	-	بیلنس شیٹ سے الگ مالی وثیقہ جات
234,837,376	234,837,376	-	234,837,376	-	-	-	-	-	مبادلہ کے پیشگی معاہدے - فروخت
									مبادلہ کے پیشگی معاہدے - خریداری
(3,481,803)	(3,481,803)	-	(3,481,803)	-	-	-	-	-	ستقیلات - فروخت
7,885,090	7,885,090	-	7,885,090	-	-	-	-	-	ستقیلات - خریداری
17,389,058	17,389,058	-	17,389,058	-	-	-	-	-	بیلنس شیٹ سے الگ فرق
171,239,528	(2,135,945,068)	18,696,104	(2,154,641,172)	2,307,184,596	(428,689,893)	2,735,874,489	-	-	مجموعی یافت / خطرہ سود کی حساسیت کا کل فرق
342,479,056	342,479,056	2,478,424,124	2,459,728,020	4,614,369,192	2,307,184,596	2,735,874,489	-	-	مجموعی یافت / خطرہ شرح سود کی حساسیت کا فرق
									(الف) بیلنس شیٹ میں موجود فرق بیلنس شیٹ میں موجود اجزاء کی خالص رقم کو ظاہر کرتا ہے۔

### 44.3 کرنسی کے خطرے کا انتظام

کرنسی کا خطرہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جس میں کسی مالی وثیقہ کی قدر میں شرح مبادلہ میں تبدیلی کے لحاظ سے تغیر پذیری آتی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام کرنا بینک کی اہم ذمہ داری ہے جس کے تحت بینک کو بیرونی کرنسی کے اثاثوں کا انتظام چلانا ہوتا ہے اور ان اثاثوں کی مجموعی سطح کا تعین کریڈٹ اور سیالیت کو درپیش خطرات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ شرح مبادلہ میں مضرت تبدیلیوں کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچنے کے لیے انتظامیہ بیرونی کرنسی کی مقررہ حدود پر عملدرآمد کی باقاعدگی سے نگرانی کرتی ہے۔

بینک وقتاً فوقتاً ملک میں زری پالیسیوں کے نفاذ کے نتیجے میں ابھرنے والے اثاثوں اور واجبات کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔ نفاذ کی سرگرمیوں سے متعلق بیرونی کرنسی میں ہر قسم کے اکتشاف کی پیش بندی بیرونی کرنسی کے پیشگی سمجھوتوں، تبدل اور دیگر لین دین سے کی جاتی ہے۔

بینک وقتاً فوقتاً کمرشل بینکوں اور مالی اداروں سے زرمبادلہ کے پیشگی سمجھوتے بھی کرتا ہے جن کا مقصد بیرونی کرنسی تبدل کے سودوں پر کرنسی کے خطرے کو کم کرنا ہے۔

### 44.4 سیالیت کے خطرے کا انتظام

سیالیت کا خطرہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جس میں کسی ادارے کو مالی وثیقہ جات کی ادائیگیوں کے لیے فنڈز جمع کرنے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مقامی کرنسی کے لین دین سے پیدا ہونے والے خطرات سیالیت کے خطرات کی سطح کو کم کرنے کے لیے بینک روزمرہ بنیادوں پر بینکاری نظام میں سیالیت کی پوزیشن کا انتظام کرتا ہے جس میں قرضے اور رقم کے انجذاب کی سرگرمیاں شامل ہیں جن سے روزانہ ہونے والی کمی وبیشی کو دور کر کے مناسب سطح پر رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

بیرونی کرنسی کی رقم یا امانتوں سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنا بینک کی ذمہ داری ہے اور اس کا انتظام دستیاب ذخائر کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ ذخائر قرض گیری اور بازار زر کے سودوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

#### 44.5 جزدانی خطرے کا انتظام

بینک نے زرمبادلہ کے ذخائر کے ایک حصے کی عالمی معینہ آمدنی سرمایہ کاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کے لیے بیرونی منتظمین کا تقرر کیا ہے۔ بیرونی منتظمین کو بینک اور بیرونی سرمایہ کاری مشیر کی جانب سے مطلوبہ اہلیت کے معیار کو مد نظر رکھ کر منتخب کیا جاتا ہے اور اس کی تقرری سینٹرل بورڈ کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔ ان منتظمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ معینہ آمدنی کے مجموعی عالمی اشاریوں پر مبنی نشانیوں پر نظر رکھیں۔ ان نشانیوں کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بعض وثیقہ جات اور کرنسیوں کو خطرے کی قابل قبول سطح اور بینک کی مقررہ حدود میں رکھا جاسکے۔ منتظمین کو سرمایہ کاری کے رہنما خطوط فراہم کیے جاتے ہیں جس میں رہتے ہوئے وہ نشانیہ پر اضافی منافع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جزدان کی بحفاظت تحویل کا کام احتیاط سے منتخب کردہ عالمی نگران کے ذریعے کیا جاتا ہے جو کہ جزدانی منتظمین سے الگ حیثیت میں اپنا کام انجام دیتا ہے۔ یہ نگران مالیت کی تشخیص، عملدرآمد، کارپوریٹ اقدامات، بازیابی اور قدر اضافی کی حامل دیگر خدمات بھی انجام دیتا ہے جن کی انجام دہی عام طور پر ایسے نگرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ نگرانوں کی جانب سے مالیت کی تشخیص کو جزدانی منتظمین سے ہم آہنگ رکھا جاتا ہے اور اس کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے۔

#### 45 مالی وثیقہ جات کی مناسب مالیت

مالی وثیقہ جات کی موجودہ مالیت کی عکاسی غیر مجموعی مالی گوشواروں میں مناسب مالیت کے تخمینوں سے ہوتی ہے۔ اس میں نوٹ 12.2.1 میں بیان کردہ طویل مدتی سرمایہ کاری شامل نہیں ہیں۔

#### 46 توثیق کی تاریخ

بینک کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 105 اکتوبر 2012ء کو مجموعی مالی گوشوارے کو جاری کرنے کی منظوری دی۔

#### 47 مطابقت کے اعداد و شمار

جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں پر بہتر پیش کاری اور تقابلی مقصد سے مطابقت کے اعداد و شمار کی ترتیب نو اور نئی درجہ بندی کی گئی ہے۔

2011 ء 2010 ء

(روپے '000 میں)

تا

از

176,881

63,763

دیگر واجبات۔ دیگر

مؤخر واجبات۔ اسٹاف ریٹائرمنٹ فوائد

دیگر واجبات اور تمویں۔ دیگر مشکوک اثاثوں کے لیے تمویں دیگر واجب الوصول اور تمویں۔ دیگر تمویں

487,035

487,035

دیگر واجب الوصول اور تمویں۔ دیگر تمویں

دیگر واجب الوصول اور تمویں۔ دیگر

412,926

412,926

#### 48- 52 عمومی

اعداد و شمار کو قریب ترین ہزاروں روپے سے راؤنڈ آف کیا گیا ہے۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

## 14 ایس بی پی بی ایس سی (بینک) کا مالی گوشوارہ

کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کو  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
شیخ سلطان ٹرسٹ بلڈنگ نمبر 2  
بیومنٹ روڈ  
کراچی

ارنٹ اینڈ بینک فورڈ روڈ سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
پروگریسو پلازا  
بیومنٹ روڈ  
پی او باکس 15541  
کراچی

### حصہ داروں کو آزاد آڈیٹرز کی رپورٹ

ہم نے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (کارپوریشن) کے منسلک مجموعی مالی گوشواروں کا آڈٹ کیا ہے، جو 30 جون 2012ء کو مجموعی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان کھاتے، نقد کی آمد و رفت کے گوشوارے، ایکویٹی میں تبدیلی کے گوشوارے اور اہم اکاؤنٹنگ پالیسیوں اور دیگر وضاحتی معلومات کے خلاصے پر مشتمل ہے۔

### مالی گوشواروں کے حوالے سے انتظامیہ کی ذمہ داری

کارپوریشن کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ زیر نظر مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور سرمایہ کاریوں سے متعلق اکاؤنٹنگ پالیسی کے مطابق، جو کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے منظور کردہ مالی گوشواروں کے نوٹ نمبر 4.1 میں بیان کی گئی ہے، تیار کرے اور درست طور پر پیش کرے۔ اس ذمہ داری میں شامل ہے: مالی گوشواروں کی تیاری اور درست پیش کاری سے متعلق داخلی کنٹرولز نافذ کرنا اور برقرار رکھنا تاکہ گوشواروں میں دھوکے یا غلطی کی وجہ سے کوئی غلط بیانی نہ ہو۔

### آڈیٹرز کی ذمہ داری

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے آڈٹ کی بنیاد پر زیر نظر مالی گوشواروں پر رائے کا اظہار کریں۔ ہم نے اپنا آڈٹ بین الاقوامی آڈیٹنگ اسٹینڈرڈز کے مطابق انجام دیا ہے۔ ان اسٹینڈرڈز کا تقاضا ہے کہ ہم اخلاقی شرائط پوری کریں اور آڈٹ کی منصوبہ بندی اور اس کا عمل اس انداز سے کریں کہ ہمیں معقول یقین دہانی مل جائے کہ مالی گوشوارے قابل ذکر غلط بیانیوں سے پاک ہیں۔

آڈٹ کے عمل میں مالی گوشواروں کی رقوم اور انکشافات کے بارے میں شواہد حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جو طریقے چنے جاتے ہیں ان کا انحصار آڈیٹرز کی اپنی فیصلہ کرنے کی قوت پر ہوتا ہے جس میں مالی گوشواروں میں دھوکے یا غلطی کی بنا پر قابل ذکر غلط بیانی کے خطرات کو جانچنا شامل ہے۔ ان خطرات کو جانچنے وقت آڈیٹرز کارپوریشن میں مالی گوشواروں کی تیاری اور درست پیش کاری سے متعلق داخلی کنٹرول کو بھی مد نظر رکھتا ہے تاکہ آڈٹ کے وہ طریقے وضع کر سکے جو دریں حالات موزوں ہوں، نہ کہ کارپوریشن کے داخلی کنٹرول کی اثر انگیزی پر رائے ظاہر کرنے کے لیے۔ آڈٹ میں اکاؤنٹنگ پالیسیوں کی موزونیت اور انتظامیہ کے اکاؤنٹنگ تخمینوں کی معقولیت کو بھی جانچا جاتا ہے نیز مالی گوشواروں کی مجموعی پیش کاری بھی دیکھی جاتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ آڈٹ کے لیے ہمیں جو شواہد ملے ہیں وہ ہماری رائے کے لیے کافی اور موزوں بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کو  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

ارنسٹ اینڈ ینگ فورڈروڈز سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس

ہماری رائے میں مالی گوشواروں میں کارپوریشن کی 30 جون 2012ء کو مالی کیفیت اور اس کی مالی کارکردگی اور نقد کی آمد و رفت کی صحیح اور مناسب تصویر پیش کی گئی ہے جو بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 تا 38 اور سرمایہ کاریوں کی اکاؤنٹنگ پالیسی، جو کارپوریشن کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے منظور کردہ مالی گوشواروں کے نوٹ نمبر 4.1 میں بیان کی گئی ہے، کے مطابق ہے۔

کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کو  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
کراچی

ارنسٹ اینڈ ینگ فورڈروڈز سیدات حیدر  
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
کراچی

محمد محمود حسین  
آڈٹ انگیجمنٹ پارٹنر

عمر چغتائی  
آڈٹ انگیجمنٹ پارٹنر  
تاریخ: 05 اکتوبر 2012ء

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن  
بیلنس شیٹ

30 جون 2012ء تک

2011ء

2012ء

نوٹ

(روپے '000 میں)

اثاثے

بینک دولت پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بیلنس

6,033,302

7,453,254

904,688

900,397

5

سرمایہ کاریاں

10,779,336

10,971,563

6

ملازمین کے قرضے

247,535

244,704

7

املاک و آلات

100,947

117,128

8

طبی اور اسٹیشنری کا سامان

26,939

37,023

9

جمع شدہ سود/مارک اپ

48,468

28,018

9

قرضے، امانتیں اور پیسگی ادا نیکیاں

18,141,215

19,752,087

مجموعی اثاثے

واجبات

موخر واجبات - اسٹاف ریٹائرمنٹ فوائد

13,604,347

14,364,009

10

3,536,868

4,388,078

11

دیگر واجبات

17,141,215

18,752,087

مجموعی واجبات

1,000,000

1,000,000

خالص اثاثے

بصورت

سرمایہ حصص

1,000,000

1,000,000

12

13

وعدے

منسلک نوٹس 1 تا 19 مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
منیجنگ ڈائریکٹر

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن

نفع و نقصان کھاتہ

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
67,510	68,405	14	مکسویہ ڈسکاؤنٹ اور سود
9,308,509	12,007,098	15	خالص جاری اخراجات
(5,339,211)	(6,166,745)		بینک دولت پاکستان سے قابل وصولی
(3,969,298)	(5,840,353)		بینک دولت پاکستان کو مختص
-	-		
67,510	68,405		جاری منافع
2,825	2,718		املاک و آلات اور ڈسپوزل پر فائدہ
70,335	71,123		بینک دولت پاکستان کو منتقل کردہ منافع
			منسلکہ نوٹس 19 تا 1 مالی گوشواروں کا جزو ولا ینفک ہیں

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
منیجنگ ڈائریکٹر

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن  
جامع آمدنی کا گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
70,335	71,123	سال کا منافع
-	-	دیگر جامع آمدنی
<u>70,335</u>	<u>71,123</u>	سال کے لیے مجموعی جامع آمدنی
		منسلکہ نوٹس 1 تا 19 مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
مینجنگ ڈائریکٹر

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن ایکویٹی میں تبدیلیوں کا گوشوارہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے		
مجموعی	غیر حاصل شدہ منافع	سرمایہ حصص
(روپے '000 میں) -----		
1,000,000	-	1,000,000
30 جون 2009ء تک بیلنس		
سال کے لیے مجموعی جامع آمدنی		
70,335	70,335	-
سال کا منافع		
-	-	-
دیگر جامع آمدنی		
70,335	70,335	-
مالک سے لین دین		
(70,335)	(70,335)	-
بینک دولت پاکستان کو منتقل کردہ منافع		
1,000,000	-	1,000,000
30 جون 2010ء کو بیلنس		
سال کے لیے مجموعی جامع آمدنی		
71,123	71,123	-
سال کا منافع		
-	-	-
دیگر جامع آمدنی		
71,123	71,123	-
مالک سے لین دین		
(71,123)	(71,123)	-
بینک دولت پاکستان کو منتقل کردہ منافع		
1,000,000	-	1,000,000
30 جون 2010ء کو بیلنس		
منسلکہ نوٹس 19۳۱ مالی گوشواروں کا جزو ولا ینفک ہیں		

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
منیجنگ ڈائریکٹر



ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن

نقد کے بہاؤ کا گوشوارہ

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء

2012ء

نوٹ

(روپے '000 میں)

			جاری سرگرمیوں سے نقد کا بہاؤ
			غیر نقد اثاثہ کی چھٹائی کے بعد نقصان
(1,363,220)	(321,370)	16	بینک دولت پاکستان سے قابل وصولی اخراجات
5,339,211	6,166,745		بینک دولت پاکستان کو منتقل کردہ منافع
(70,335)	(71,123)		ریٹائرمنٹ کے فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی ادائیگی
(1,254,305)	(4,286,862)		ڈسکاؤنٹ آمدنی کی وصولی
65,097	67,674		
2,716,448	1,555,064		
			املاکوں میں (اضافہ) / کمی
(131,070)	(192,227)		ملازمین کو قرضے
(5,094)	(16,181)		طبی اور اسٹیشنری کا سامان
(3,952)	(10,084)		جمع شدہ سود / مارک اپ اور منافع
(23,343)	20,450		قرضے، امانتیں اور پیسگی ادائیگیاں
			واجبات میں اضافہ
188,996	152,563		دیگر واجبات
2,741,985	1,509,585		جاری سرگرمیوں سے / (میں استعمال کردہ) خالص نقد
			سرمایہ کاری سرگرمیوں سے نقد بہاؤ
(100,148)	(97,177)		سرمایہ اخراجات
8,191	7,544		املاک و آلات کے ڈسپوزل سے آمدنی
(91,957)	(89,633)		سرمایہ کاری اور نقد کے مساوی رقوم میں خالص اضافہ / (کمی)
2,650,028	1,419,952		نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں خالص اضافہ / (کمی)
3,383,274	6,033,302		نقد اور نقد کے مساوی رقوم، سال کے آغاز پر
6,033,302	7,453,254		نقد اور نقد کے مساوی رقوم سال کے خاتمے پر
			منسلک نوٹس 1 تا 19 مالی گوشواروں کا جزو لا ینفک ہیں

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
منیجنگ ڈائریکٹر

## ایس بی پی بی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے مالی گوشواروں کے نوٹس 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

### 1 کارروائیوں کی حیثیت و نوعیت

1.1 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (کارپوریشن)، ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن آرڈیننس 2001ء (آرڈیننس) کے تحت ایسے ذیلی ادارے کے طور پر بنائی گئی جس کی مکمل ملکیت بینک دولت پاکستان کے پاس ہے اور 2 جنوری 2002ء کو اس نے کام شروع کیا۔ کارپوریشن بینک دولت پاکستان کی طرف سے مختلف قانونی اور انتظامی سرگرمیاں انجام دینے کی ذمہ دار ہے جو بینک دولت پاکستان نے آرڈیننس کے تحت اسے سونپی ہیں، بشمول:

- حکومت، بینکوں، مالی اداروں اور مقامی حکام کو قرضے دینا اور بین الہینک چکلتائی کے نظام کی سہولت فراہم کرنا،
- محاصل جمع کرنا اور حکومت، لوکل باڈیز، اتھارٹیز، کمپنیوں، بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے لیے اور ان کی طرف سے ادائیگیاں کرنا اور کھاتے رکھنا،
- بینک نوٹوں اور سکوں کی وصولی، فراہمی اور تبادلہ،
- پرائز بانڈ اور حکومت کے دیگر بچت و وثیقہ جات کی لین دین، اور
- قرضے اور زر مبادلہ کے انتظام سے متعلق کام۔

مندرجہ بالا سرگرمیوں سے براہ راست متعلق اٹاٹے، واجبات، آمدنی اور اخراجات بینک دولت پاکستان کے کھاتوں میں ظاہر کیے جاتے ہیں اور ان سرگرمیوں کی انجام دہی میں آنے والی لاگت بینک دولت پاکستان سے وصول کی جاتی ہے اور اگر اسے بینک دولت پاکستان کو منتقل یا اس سے وصول کیا جائے تو اخراجات میں سے منہا کر دی جاتی ہے۔

1.2 مالی گوشوارے پاکستانی روپے میں پیش کیے گئے ہیں جو گروپ کی فنکشنل اور پریزنٹیشن کرنسی ہے۔

1.3 کارپوریشن کا صدر دفتر آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی، صوبہ سندھ، پاکستان میں واقع ہے۔

### 2 عملدرآمد کا بیان

یہ مالی گوشوارے بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز آئی اے ایس 1 38 اور سرمایہ کاریوں سے متعلق پالیسی، جو کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے نوٹ نمبر 4.1 میں بیان کی گئی ہے، کی شقوں کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔ جہاں کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پالیسیوں کی شقیں آئی اے ایس کی شقوں سے مختلف ہیں وہاں بورڈ کی پالیسیوں کی شقوں کو فوقیت حاصل ہوگی۔

### 3 جانچ کی بنیاد

3.1 یہ مالی گوشوارے تاریخی لاگت کے طریقے کے مطابق تیار کیے گئے ہیں، ماسوائے عملے کی ریٹائرمنٹ کے بعض فوائد کو ان کی موجودہ قدر میں بیان کیا گیا ہے۔

### 3.2 تخمینوں اور فیصلوں کا استعمال

بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز 1 38 اور سرمایہ کاریوں سے متعلق پالیسی، جو نوٹ نمبر 4.1 میں بیان کی گئی ہے، اور کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہے، کے مطابق مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے ایسے تخمینے لگانے اور مفروضات قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو پالیسیوں کے اطلاق اور اثاثہ جات و واجبات اور آمدنی و اخراجات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ تخمینے اور متعلقہ مفروضات تاریخی تجربات اور دیگر کئی عوامل پر مبنی ہیں جو دریں حالات معقول تصور کیے جاتے ہیں اور دوسرے ذرائع سے فوری طور پر دستیاب نہیں اور جن کا نتیجہ اثاثہ جات و واجبات کی مالیت کے بارے میں فیصلے کرنے کی بنیاد بنتا ہے۔ اصلی نتائج ان تخمینوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ تخمینوں اور ان کے پس پشت مفروضات پر مسلسل نظر ثانی ہوتی رہتی ہے۔ اکاؤنٹنگ تخمینوں پر نظر ثانی صرف اس مدت میں شناخت کی جاتی ہے جس میں کی جائے اگر نظر ثانی صرف اسی مدت پر اثر انداز ہو رہی

ہو، یا نظر ثانی کی مدت یا آئندہ مدتوں میں شناخت کی جاتی ہے اگر نظر ثانی موجودہ اور آئندہ مدتوں پر اثر انداز ہو رہی ہو۔

کارپوریشن کی پالیسیوں کا اطلاق کرتے ہوئے انتظامیہ نے مندرجہ ذیل تخمینے لگائے اور فیصلے کیے ہیں جو مالی گوشواروں کے لیے اہم ہیں:

### 3.2.1 سرمایہ کاریاں - محفوظ تا عرصیت

کارپوریشن اپنی معینہ اور قابل تعین ادائیگیوں اور معین عرصیت والے غیر ماخوذی مالی اثاثوں کو بطور محفوظ تا عرصیت رکھتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنے میں کارپوریشن ایسی سرمایہ کاریوں کو عرصیت تک رکھنے سے متعلق اپنے ارادے اور اہلیت کو جانچتی ہے۔

### 3.2.2 جائیدادوں اور آلات کی مفید حیات اور بقا یا قدر

جائیدادوں اور آلات کی مفید حیات اور بقا یا قدر کے تخمینے انتظامیہ کے بہترین تخمینوں پر مبنی ہیں۔

### 3.2.3 ریٹائرمنٹ کے فوائد

وضع کردہ فوائد کے منصوبوں اور تخمینوں کے ذرائع کی قدر پیمائی کے متعلق اہم بیہ مفروضوں کو مالی گوشواروں کے نوٹ 15.1 میں دیا گیا ہے۔

### 3.3 ذیل میں دیے گئے اکاؤنٹنگ معیارات / اضافے / ترامیم کا اطلاق ذیل میں دی گئی تاریخوں سے ہو رہا ہے:

معیارات / اضافے	موثر تاریخ (اکاؤنٹنگ کی مدت اس تاریخ پر یا اس کے بعد شروع ہوئی)
آئی اے ایس-1 دیگر جامع آمدنی کی پیش کاری (ترمیم)	یکم جولائی 2012ء
آئی اے ایس-12 انکم ٹیکس (ترمیم) - انڈر لائنگ اثاثوں کی بازیابی	یکم جنوری 2012ء
آئی اے ایس-19 ملازمین کے فوائد ترسیم شدہ	یکم جنوری 2013ء
آئی اے ایس-32 مالی اثاثوں اور مالی واجبات کی تلافی	یکم جنوری 2014ء
آئی اے ایس-27	الگ مالی گوشوارے (2011ء)

کارپوریشن کو توقع ہے کہ اوپر دی گئی تشریحات اور نظر ثانی شدہ قواعد پر عملدرآمد سے ابتدائی اطلاق کی مدت میں کارپوریشن کے مالی گوشواروں پر قابل ذکر اثر نہیں پڑے گا ماسوائے آئی اے ایس-19 ملازمین کے فوائد اور پیش کاری اور کوائف ظاہر کرنے کی شرائط میں بعض تبدیلیوں اور یا اضافے کے۔

☆ متعینہ فوائد کے پلاز کے لیے ایچ پی آر فوئڈ اور نقصانات کی شناخت مؤخر کرنے کی اہلیت (یعنی کوریڈور طریقہ کار) ختم کر دی گئی ہے۔ نظر ثانی کے بعد ایچ پی آر فوئڈ اور نقصانات ہوں تو جامع آمدنی میں شناخت کیے جاتے ہیں۔ نفع اور نقصان میں درج کردہ قوم موجودہ اور پچھلے خدماتی لاگوں، تصفیوں پر فوائد اور نقصانات اور خالص سودی آمدنی (خرچ) تک محدود ہیں۔ خالص متعینہ افادی اثاثے (واجبہ) میں تمام دیگر تبدیلیاں دیگر جامع آمدنی میں شناخت کی جاتی ہیں جن کا بعد ازاں جامع آمدنی کے گوشوارے میں اعادہ نہیں کیا جاتا۔

☆ متعینہ افادی پلاز کے اکتشاف کے مقاصد نظر ثانی شدہ معیارات میں، نئی نظر ثانی شدہ اکتشاف کی شرائط کے ہمراہ واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ ان نئے اکتشافات میں ہر اہم ایچ پی آر فوئڈ میں معقول مکمل تبدیلی کے حوالے سے متعینہ افادی ذمہ داری کی حساسیت کی مقداری معلومات شامل ہے۔

#### 4 اہم اکاؤنٹنگ پالیسیوں کا خلاصہ

##### 4.1 سرمایہ کاریاں - محفوظ تا عرصیت

کارپوریشن اپنی معینہ اور قابل تعین ادائیگیوں اور معین عرصیت والے غیر ماخوذی مالی اثاثوں کو بطور محفوظ تا عرصیت رکھتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنے میں کارپوریشن ایسی سرمایہ کاریوں کو عرصیت تک رکھنے سے متعلق اپنے ارادے اور اہلیت کو جانچتی ہے۔

وصول کردہ تمام سرمایہ کاریاں ابتدا میں اس لاگت کی بنیاد پر جانچی جاتی ہیں جو مناسب مالیت کے مطابق ہوتی ہیں۔ سرمایہ کاریوں کی ابتدائی جانچ میں لین دین کی لاگت شامل کی جاتی ہے۔ ابتدائی جانچ کے بعد یہ تمسکات لاگت میں سے مجموعی امپیرمنٹ منہا کر کے ظاہر کی جاتی ہیں۔ ان تمسکات کی لاگت پوری میعاد پر خط مستقیم کی بنیاد پر پریمیم کو قسطوں میں تقسیم کر کے نکالی جاتی ہے۔ پریمیم اور ڈسکاؤنٹس کا حساب مؤثر سودی شرح طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

##### 4.2 املاک اور آلات

املاک اور آلات لاگت میں سے مجموعی فرسودگی اور مجموعی امپیرمنٹ نقصانات منہا کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ جاری تعمیراتی کام لاگت پر دکھایا جاتا ہے۔

املاک اور آلات پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں خط مستقیم کے طریقے سے شامل کی جاتی ہے جس میں اثاثے کی لاگت دوبارہ جانچی گئی مالیت جو ان مالی گوشواروں کے نوٹ 7.1 میں درج شرحوں کے مطابق اس کی تخمین شدہ مفید زندگی سے زائد ہو، قلمزد کردی جاتی ہے۔ بقیہ مالیت، مفید زندگی اور فرسودگی کے طریقوں کی ہرینکس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی اور ضروری ہولوترمیم کی جاتی ہے۔

اضافوں پر فرسودگی نفع و نقصان کھاتے میں اس مہینے سے شامل کی جاتی ہے جب اثاثہ استعمال ہونا شروع ہوا ہو اور جس مہینے میں اثاثہ ختم ہو جائے یا ٹھکانے لگا دیا جائے اس مہینے فرسودگی شامل نہیں کی جاتی۔ معمول کی مرمت اور دیکھ بھال کا خرچ جب ہوا اس وقت نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔ بڑی تبدیلی اور بہتری کی صورت میں بدلے جانے والے اثاثے ہٹا دیے جاتے ہیں۔ متعینہ اثاثوں کو ٹھکانے لگانے پر ہونے والے فوائد اور نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیے جاتے ہیں۔

##### 4.3 طبی اور اسٹیشنری کا سامان

انہیں بے وزن لاگت اور خالص قابل حصول مالیت میں سے اس رقم پر ظاہر کیا جاتا ہے جو کمتر ہو۔ خالص قابل حصول مالیت روزمرہ کاروبار میں تخمین شدہ قیمت فروخت میں سے تکمیل کی تخمین شدہ لاگت اور فروخت کرنے کے لیے ضروری تخمین شدہ لاگت منہا کر کے نکالی جاتی ہے۔

##### 4.4 تموین

تموین اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب کارپوریشن ماضی کے واقعات کے نتیجے میں کوئی موجودہ قانونی یا مضمر ذمہ داری رکھتی ہے۔ امکان یہ ہے کہ ذمہ داری پوری کرنے کے لیے وسائل کا استعمال ضروری ہوگا اور اس رقم کا کوئی قابل اعتبار تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔

##### 4.5 اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد

کارپوریشن بینک دولت پاکستان سے تبادلہ ہو کر آنے والے ملازمین (تبادلہ شدہ ملازمین) اور دیگر ملازمین کے لیے مندرجہ ذیل کا انتظام چلاتی ہے:

(الف) ایک غیر فنڈ کنٹری بیوٹری پرائیویٹ فنڈ (پرائیویٹ اسکیم)، ان تبادلہ شدہ ملازمین کے لیے جو 1975ء سے پہلے بینک دولت پاکستان کی ملازمت میں آئے اور پرائیویٹ اسکیم میں رہنے کو ترجیح دی۔ کارپوریشن نے پرائیویٹ اسکیم کے تحت آنے والے ملازمین کو فنڈ ڈائیپلار کنٹری بیوٹری پرائیویٹ فنڈ - ای سی پی ایف (نئی اسکیم) مؤثر بہ

یکم جولائی 2010ء میں شامل ہونے کا اختیار دیا۔ اس اسکیم کے تحت آجرا اور اجیر دونوں تسلیکی تنخواہ کے 6 فیصد کی شرح سے کٹری بیوشن جمع کراتے ہیں۔ مزید یہ کہ یکم جولائی 2010ء کے بعد آنے والے ملازمین اس نئی اسکیم کے تحت آتے ہیں۔

(ب) ایک غیر فنڈ جنرل کٹری بیوٹری پراویڈنٹ فنڈ (نئی اسکیم) تبادلہ شدہ ملازمین کے لیے جو 1975ء کے بعد بینک دولت پاکستان کی ملازمت میں آئے یا جنہوں نے 1975ء سے پہلے بینک دولت پاکستان میں شمولیت اختیار کی لیکن نئی اسکیم کو اختیار کیا۔ اس اسکیم کے تحت صرف ملازم کی جانب سے تسلیکی تنخواہ کے 5 فیصد پر کٹری بیوشن دی جاتی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل دیگر ریٹائرمنٹ بنی فٹ اسکیمیں:

■ ایک غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرائی اسکیم) تمام ملازمین کے لیے سوائے ان کے جنہوں نے نئی جنرل کٹری بیوٹری پراویڈنٹ اسکیم کو اختیار کیا یا وہ تبادلہ شدہ ملازمین جنہوں نے 1975ء کے بعد بینک دولت پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور صرف پنشن اسکیم بنی فٹس کے حقدار ہیں۔

■ کارپوریشن نے یکم جولائی 2010ء سے ایک فنڈ ڈائیپلائی گریجویٹ فنڈ (ای جی ایف) تمام ملازمین کے لیے متعارف کرایا سوائے ان کے جو پنشن اسکیم یا غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرائی اسکیم) کو اختیار کر چکے ہیں۔

■ ایک غیر فنڈ پنشن اسکیم ان ملازمین کے لیے جنہوں نے 1975ء کے بعد اور یکم جولائی 2010ء سے نافذ العمل ای جی ایف متعارف کرائے جانے سے پہلے بینک میں شمولیت اختیار کی۔

■ ایک غیر فنڈ کٹری بیوٹری بنی وولنٹ فنڈ اسکیم، اور  
■ ایک غیر فنڈ پوسٹ ریٹائرمنٹ میڈیکل بنی فٹ اسکیم۔

ایکچویریل سفارشات پر مبنی ان اسکیموں کے تحت آنے والی ذمہ داریوں کے لیے کارپوریشن سالانہ تموین رکھتی ہے۔ ایکچویریل جانچ ”پروجیکٹڈ یونٹ کریڈٹ میٹھڈ“ سے کی جاتی ہے۔ جانچ کی تاریخ پر غیر شناخت شدہ ایکچویریل فوائد اور نقصانات ملازمین کی متوقع اوسط بقیہ حیات کارپرنفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیے جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا اسٹاف ریٹائرمنٹ فوائد ملازمت کی مقررہ مدت پوری ہونے پر واجب الادا ہوتے ہیں۔

#### 4.6 مع معاوضہ غیر حاضری

کارپوریشن ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کے واجبات کی مد میں پروجیکٹڈ یونٹ کریڈٹ میٹھڈ کے ذریعے ایکچویریل تخمینوں کی بنیاد پر سالانہ تموین کرتی ہے۔

#### 4.7 محاصل کی شناخت

محاصل کی شناخت میعاد کی تناسب کی بنیاد پر کی جاتی ہے جس میں اثاثے پر مؤثر یافت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

#### 4.8 ٹیکسیشن

کارپوریشن کی آمدنی ایس بی بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن آرڈیننس 2001ء کی شق 25 کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

#### 4.9 نقد اور نقد کے مساوی رقوم

نقد میں نقد بہ دست اور بینک دولت پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ کا بیلنس شامل ہیں۔ نقد کے مساوی رقوم قلیل مدتی اور بہت سیال سرمایہ کاریاں ہیں جو فوری طور پر نقد کی صورت میں لائی جاسکیں اور جن کی قدر میں کوئی خاص تبدیلی نہ ہو۔

#### 4.10 مالی وثیقہ جات

مالی اثاثہ جات و واجبات اس وقت شناخت کیے جاتے ہیں جب کارپوریشن وثیقہ کی معاہداتی شقوق میں فریق بن جاتی ہے۔ جب کارپوریشن کسی مالی اثاثے کے معاہداتی حقوق کھودیتی ہے تو مالی اثاثے کو عدم شناخت کرتی ہے۔ جب کوئی واجبہ ختم، منسوخ یا فنا ہو جاتا ہے تو کارپوریشن اسے عدم شناخت کرتی ہے۔ مالی اثاثہ جات و واجبات کی عدم شناخت پر کوئی فائدہ یا نقصان نفع و نقصان کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔

بیلنس شیٹ پر لائے جانے والے وثیقوں میں بینک دولت پاکستان میں کرنٹ اکاؤنٹ، سرمایہ کاریاں، قرضے، جمع شدہ سود، مارک اپ اور منافع اور دیگر واجبات شامل ہیں۔ شناخت اور جانچ کے طریقے ہر مالی وثیقہ سے متعلق پالیسی بیانات میں الگ الگ بیان کیے گئے ہیں۔

#### 4.11 تلافی

مالی اثاثہ اور مالی واجبہ کی تلافی ہوتی ہے اور خالص رقم بیلنس شیٹ میں دکھائی جاتی ہے جب کارپوریشن کو کوئی شناخت شدہ رقم کو چکانے کا حق ہو اور وہ خالص بنیاد پر چکانے یا بیک وقت اثاثے کو حاصل کرنے اور واجبہ کو چکانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

#### 4.12 امپیرمنٹ

اثاثوں کی موجودہ مالیت پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کر کے تعین کیا جاتا ہے کہ آیا کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے گروپ میں امپیرمنٹ کی کوئی علامت ہے۔ اگر ہے تو ایسے اثاثوں کی قابل وصولی رقم کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور امپیرمنٹ نقصانات نفع و نقصان کھاتے میں دکھائے جاتے ہیں۔

امپیرمنٹ کے لیے تموین پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اسے ترمیم کر کے موجودہ درست ترین تخمینہ دکھائے جاتے ہیں۔ تموین میں تبدیلیوں کو نفع و نقصان کھاتے میں شناخت کیا جاتا ہے۔

2012ء	2011ء	نوٹ	5 سرمایہ کاریاں
(روپے '000 میں)			
509,000	508,998	5.1	محفوظ تا عرصیت
391,397	395,690	5.2	مارکیٹ ٹریڈری بلز
900,397	904,688		پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز

5.1 مارکیٹ ٹریڈری بلز پر مارک اپ 11.93 سے 13.36 فیصد سالانہ (2011ء: 12:79 تا 13.88 فیصد سالانہ) ہے اور یہ دسمبر 2012ء تک عرصیت پوری کریں گے۔

5.2 پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر مارک اپ 8.0 سے 9.6 فیصد سالانہ (2011ء: 8.0 سے 9.6 فیصد سالانہ) ہے اور یہ 2016ء تک عرصیت پوری کریں گے۔

6 ملازمین کے قرضے	نوٹ	2012ء	2011ء
(روپے '000 میں)			
اجھے قرضے		10,971,563	10,779,336
مشکوک قرضے		12,010	12,241
	6.1	10,983,573	10,791,577
مشکوک قرضوں پر تموین		(12,010)	(12,241)
		10,971,563	10,779,336

6.1 اس میں کارپوریشن کے مستقل ملازمین کو دیے گئے قرضے شامل ہیں جو ملازم کی ریٹائرمنٹ تک مساوی ماہانہ اقساط میں وصول کیے جاتے ہیں، ماسوائے پرنسپل لون کے جو چوبیس مساوی ماہانہ اقساط میں وصول کیا جاتا ہے۔ ان میں 127,657 ملین روپے مالیت (2011ء: 141,803 ملین روپے) کے قرضے شامل ہیں جن پر 10 فیصد سالانہ مارک اپ ہے (2011ء: 10 فیصد سالانہ)۔ اس قرضے کی زیادہ سے زیادہ عرصیت 2049ء تک ہے (2011ء: 2049ء)۔

یہ قرضے ان مدوں میں دیے گئے ہیں:

- مکان کا قرضہ، جو مساوی مالیت کی جائیداد کو رہن رکھ کر دیا جاتا ہے۔
- گاڑی کا قرضہ، جو گاڑی کے مساوی رہن پر دیا جاتا ہے۔
- کمپیوٹر اور پرنسپل لون، جو کارپوریشن کے دو ملازمین کی ذاتی ضمانت پر دیا جاتا ہے۔

## 7 جائیداد و آلات

جاری معینہ اثاثے	نوٹ	2012ء	2011ء
جاری تعمیراتی کام			
	7.1	244,704	247,317
		218	218
		244,704	247,535

## 7.1 جاری معینہ اثاثے

جاری معینہ اثاثوں کا گوشوارہ مندرجہ ذیل ہے

2012ء								
فرسودگی کی سالانہ شرح فیصد	30 جون	مجموعی فرسودگی			لاگت			
		30 جون	سال کا	یکم جولائی	جمع (تفریق) 30 جون 2012ء	منقلیاں *	یکم جولائی 2011ء تک	
		2012ء کو خالص بک ویلیو	چارچ (تفریق) 2012ء تک اور منقلیاں *	2011ء تک	تک			
----- (روپے '000 میں) -----								
10	42,222	71,090	7,930	63,160	113,312	5,374	107,905	فرنیچر اور فکسچر
			-			-		
		*	0		*	33		
20	137,766	685,246	52,262	633,651	823,012	59,639	763,161	دفتری سامان
			(4,913)			(5,049)		
		*	4,246		*	5,261		
33.33	22,710	308,126	20,700	273,022	330,836	467	308,230	کمپیوٹر کا سامان
			(380)			(380)		
		*	14,784		*	22,519		
20	42,006	56,462	14,290	45,035	98,468	23,132	82,889	گاڑیاں
			(4,387)			(9,077)		
		*	1,524		*	1,524		
	244,704	1,120,924	95,182	1,014,868	1,365,628	88,612	1,262,185	
			(9,680)			(14,506)		
		*	20,554		*	29,337		
2011ء								
فرسودگی کی سالانہ شرح فیصد	30 جون	مجموعی فرسودگی			لاگت			
		30 جون	سال کا	یکم جولائی	یکم جولائی 2010ء	جمع (تفریق) 30 جون 2011ء	منقلیاں *	
		2011ء تک	چارچ (تفریق) 2011ء تک اور منقلیاں *	2010ء تک	تک			
----- (روپے '000 میں) -----								
10	44,745	63,160	7,613	56,147	107,905	2,848	105,903	فرنیچر اور فکسچر

فرنچیز اور فلیٹس



ایس بی پی بی ایس سی (بینک) کا مالی گوشوارہ

				(600)		(846)		
20	129,510	633,651	45,914	603,313	763,161	57,956	722,683	دفتری سامان
			(15,576)			(17,478)		
33.33	35,208	273,022	12,744	258,995	308,230	-	274,021	کمپیوٹر کا سامان
			(18,857)			(19,247)		
		*	20,140		*	53,456		
20	37,854	45,035	12,872	33,777	82,889	6,028	81,303	گاڑیاں
			(1,614)			(4,442)		
	<u>247,317</u>	<u>1,014,868</u>	<u>79,143</u>	<u>952,232</u>	<u>1,262,185</u>	<u>66,832</u>	<u>1,183,910</u>	
			(36,647)			(42,013)		
		*	<u>20,140</u>		*	<u>53,456</u>		

8 طبی و اسٹیشنری کا سامان

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
102,095	118,276	طبی و اسٹیشنری کا سامان
(1,148)	(1,148)	پرانے سامان پر تمویز
<u>100,947</u>	<u>117,128</u>	

9 قرضے، امانتیں اور پیشگی ادائیگیاں

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
43,295	22,687	قرضے، امانتیں اور پیشگی ادائیگیاں
5,173	5,331	دیگر
<u>48,468</u>	<u>28,018</u>	

10	موخر واجبات۔ اسٹاف ریٹائرمنٹ کے فوائد	نوٹ	2012ء	2011ء
			(روپے '000 میں)	
	گریجویٹی		7,724	868
	پنشن		9,651,761	9,327,008
	بینی ولنٹ فنڈ اسکیم		1,170,980	1,005,555
	بعد از ریٹائرمنٹ طبی فوائد		2,466,239	2,268,023
		15.3	13,296,704	12,601,454
	پراویڈنٹ فنڈ اسکیم		1,067,305	1,002,893
			14,364,009	13,604,347

11	دیگرو واجبات	2012ء	2011ء
	(روپے '000 میں)		
	ملازمین کے لیے معہ معاوضہ غیر حاضری کی تموین	15.6	3,585,798
	امانتیں		677,902
	دیگر		124,378
			4,388,078
			3,536,868

12	سرمایہ حصص	2012ء	2011ء
	مجاز سرمایہ حصص		
	1,000,000 روپے فی شیئر کے عام حصص	1,000	1,000
	جاری کردہ، سبسکرائب کردہ اور ادا شدہ سرمایہ		
	1,000,000 فی شیئر کے نقد کے عوض مکمل ادا شدہ عام حصص	1,000	1,000

13	وعدے	2012ء	2011ء
	(روپے '000 میں)		
	نوٹ	45,272	79,157
	سرمائے کے وعدے		
	یہ وہ رقم ہے جس پر کارپوریشن نے کامیاب بولی دہندگان سے اثاثے خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔		

14 ڈسکاؤنٹ اور کمسویہ سود

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
65,097	67,674	حکومتی تمسکات پر ڈسکاؤنٹ آمدنی
2,413	731	اسٹاف لون پر سود
<u>67,510</u>	<u>68,405</u>	

15 خالص جاری لاگت

2011ء	2012ء	نوٹ	
(روپے '000 میں)			
4,595,936	5,325,967		بینک دولت پاکستان سے قابل وصولی
9,918	10,607		تنخواہیں، اجرتیں اور دیگر فوائد
5,093	5,193		کرایہ اور ٹیکس
199,705	234,385		بیمہ
16,815	25,730		بجلی، گیس و پانی
6,066	6,300	15.7	دیکھ بھال و مرمت
4,838	3,182		آڈیٹر کا معاوضہ
12,130	10,471		قانونی اور پیشہ ورانہ
21,759	20,519		سفر
161,912	164,169		روزمرہ اخراجات
2,644	3,217		محصولات سفر
6,862	13,449		اینڈھن
15,825	16,969		کرایہ آمدورفت
31,126	25,864		ڈاک اور فون
			تربیت

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
38,527	38,743	خزانے کی ترسیل
12,508	12,078	اسٹیشنری
1,368	1,166	کتب و اخبارات
4,225	8,930	اشتہارات
98,258	106,385	بینک گارڈز
16,707	22,038	وردیاں

دیگر	76,727	111,383
	5,339,211	6,166,745
بینک دولت پاکستان کو مختص		
ریٹائرمنٹ فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضری	3,890,155	5,745,171
فرسودگی	79,143	95,182
	3,969,298	5,840,353
	9,308,509	12,007,098

15.1 جیسا کہ نوٹ 4.5 میں کہا گیا کارپوریشن مندرجہ ذیل اسٹاف ریٹائرمنٹ فوائد اسکیمیں چلاتی ہے:

■ ایک غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم تمام ملازمین کے لیے سوائے ان کے جنہوں نے نئی جنرل پراویڈنٹ کنٹری بیوٹری فنڈ اسکیم کو اختیار کیا یا وہ تبادلہ شدہ ملازمین جنہوں نے 1975ء کے بعد بینک دولت پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور صرف پنشن اسکیم بنی فٹس کے حقدار ہیں، نیز ایک فنڈ ڈائیمپلائز گریجویٹ (EGF) جو یکم جولائی 2010ء سے کارپوریشن نے تمام ملازمین کے لیے متعارف کرائی سوائے ان ملازمین کے جنہوں نے پنشن اسکیم یا غیر فنڈ گریجویٹ اسکیم (پرانی اسکیم) کو اختیار کیا۔

- ایک غیر فنڈ پنشن اسکیم۔
- ایک غیر فنڈ کنٹری بیوٹری بنی وولنٹ فنڈ اسکیم، اور
- ایک غیر فنڈ پوسٹ ریٹائرمنٹ میڈیکل بنی فٹ اسکیم۔

سال کے دوران کارپوریشن نے تمام مندرجہ بالا اسکیموں کی پروجیکٹڈ یونٹ کریڈٹ میٹھڈ سے ایکچوئیریل جانچ کرائی۔ 30 جون 2012ء کو ان اسکیموں کی جانچ کے لیے مندرجہ ذیل اہم مفروضات استعمال کیے گئے ہیں:

2011ء	2012ء	فیصد سالانہ
12	11.5	تنخواہ کی سطح میں اضافے کی متوقع شرح
14	12.5	ڈسکاؤنٹ کی متوقع شرح
9	8.5	طبی لاگت کا رجحان
8	8	پنشن کی اشاریہ سازی کی شرح
6	6	حصے اور گرانٹس میں گرانی

15.2 ذیل میں اسکیموں کے تحت ذمہ داریوں اور ملازمین کی ماضی کی ملازمت پر تازہ ترین تاریخ پر شناخت کردہ واجبات کی مناسب مالی تین دی گئی ہیں۔

2012ء					نوٹ	
مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت	غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ (نقصان)	ماضی کی غیر شناخت شدہ خدمت کی منفی لاگت	ریٹائرمنٹ فوائد کی تموین			
----- (روپے '000 میں) -----						
23,560	(15,836)	-	7,724	15.5	گرپچوٹی	
21,976,728	(12,324,967)	-	9,651,761	15.5	پنشن	
1,619,375	(448,395)	-	1,170,980	15.5	بنی وولنٹ فنڈ اسکیم	
4,483,395	(2,017,156)	-	2,466,239	15.5	بعد از ریٹائرمنٹ میڈیکل فوائد	
28,103,058	(14,806,354)	-	13,296,704			
2011ء					نوٹ	
مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت	غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ (نقصان)	ماضی کی غیر شناخت شدہ خدمت کی منفی لاگت	ریٹائرمنٹ فوائد کی تموین			
----- (روپے '000 میں) -----						
20,161	(19,293)	-	868	15.5	گرپچوٹی	
17,558,118	(8,241,224)	10,114	9,327,008	15.5	پنشن	
1,367,399	(361,844)	-	1,005,555	15.5	بنی وولنٹ فنڈ اسکیم	
3,529,624	(1,261,601)	-	2,268,023	15.5	بعد از ریٹائرمنٹ میڈیکل فوائد	
22,475,302	(9,883,962)	10,114	12,601,454			
15.3 مندرجہ بالا مقررہ بنی فٹ اسکیموں کے خالص شناخت شدہ واجبات کی تبدیلی ذیل میں دی گئی ہے:						
2012ء					نوٹ	
30 جون 2011ء کو شناخت شدہ واجبات	سال کا چارج	سال کے دوران ادائیگیاں	ملازم کا حصہ	30 جون 2012ء پر شناخت شدہ واجبات		
----- (روپے '000 میں) -----						
868	7,890	(1,034)	-	7,724	15.5	گرپچوٹی
9,327,008	3,634,563	(3,309,810)	-	9,651,761	15.5	پنشن
1,005,555	280,944	(115,519)	-	1,170,980	15.5	بنی وولنٹ فنڈ اسکیم
2,268,023	810,008	(611,792)	-	2,466,239	15.5	بعد از ریٹائرمنٹ میڈیکل فوائد
12,601,454	4,733,405	(4,038,155)	-	13,296,704		

2011ء					
30 جون 2010ء کو	سال کا چارج	سال کے دوران	ملازم کا حصہ	30 جون 2011ء پر	شناخت شدہ واجبات
شناخت شدہ واجبات		ادائیگیاں			شناخت شدہ واجبات
----- (روپے '000 میں) -----					
16,089	7,857	(23,078)	-	868	گر پیجو بیٹی
7,720,830	2,498,091	(891,913)	-	9,327,008	پنشن
865,873	244,483	(104,801)	-	1,005,555	بنی وولنٹ فنڈ اسکیم
1,750,332	643,396	(125,705)	-	2,268,023	بعد از ریٹائرمنٹ میڈیکل فوائد
10,353,124	3,393,827	(1,145,497)	-	12,601,454	

15.4 مندرجہ بالا فوائد کی مدوں میں مندرجہ ذیل رقم نفع و نقصان کھاتے میں دکھائی گئی ہیں۔

2012ء					
جاری لاگت	ایکچوئیریل (فائدہ)	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی لاگت	ملازم کا حصہ	کل
نقصان					
(روپے '000 میں)					
748	4,320	2,822	-	-	7,890
538,000	648,541	2,458,137	(10,115)	-	3,634,563
67,000	22,510	191,434	-	-	280,944
104,012	90,864	494,147	120,985	-	810,008
709,760	766,235	3,146,540	110,870	-	4,733,405

2011ء					
جاری لاگت	ایکچوئیریل (فائدہ)	سودی لاگت	ماضی کی خدمت کی لاگت	ملازم کا حصہ	کل
نقصان					
(روپے '000 میں)					
1,140	3,279	3,438	-	-	7,857
422,848	461,708	1,928,618	(315,083)	-	2,498,091
60,655	20,830	162,998	-	-	244,483
73,989	112,844	456,563	-	-	643,396
558,632	598,661	2,551,617	(315,083)	-	3,393,827

2008ء	2009ء	2010ء	2011ء	2012ء	15.5 تاریخی معلومات
(روپے '000 میں)					
43,066	38,039	36,094	20,161	23,560	گر پچو بیٹی
(5,245)	(5,668)	(20,005)	(19,293)	(15,836)	مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت
37,821	32,371	16,089	868	7,724	غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ / (نقصان)
5,058	3,046	16,226	2,567	862	بیلنس شیٹ میں واجبہ
					منصوبہ واجبات (نفع) / (نقصان) سے آنے والی ایکسپیرینس ایڈجسٹمنٹ
6,679,812	8,951,904	14,221,796	17,558,118	21,976,728	پیشن
(881,525)	(2,365,434)	(6,500,966)	(8,241,224)	(12,324,967)	مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت
			10,114		غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ / (نقصان)
5,798,287	6,586,470	7,720,830	9,327,008	9,651,761	ماضی کی خدمت کی منفی غیر شناخت شدہ لاگت
983,638	1,572,062	4,398,358	3,369,573	4,732,284	بیلنس شیٹ میں واجبہ
					منصوبہ واجبات (نفع) / (نقصان) سے آنے والی ایکسپیرینس ایڈجسٹمنٹ
761,325	916,147	1,216,670	1,367,399	1,619,375	بنی دولت فنڈ اسکیم
(51,337)	(146,295)	(350,797)	(361,844)	(448,395)	مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت
709,988	769,852	865,873	1,005,555	1,170,980	غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ / (نقصان)
75,755	100,092	220,757	31,877	109,061	بیلنس شیٹ میں واجبہ
					منصوبہ واجبات (نفع) / (نقصان) سے آنے والی ایکسپیرینس ایڈجسٹمنٹ
2,315,481	2,790,980	3,324,018	3,529,624	4,483,395	طبی سہولتیں
(1,433,348)	(1,504,472)	(1,573,686)	(1,261,601)	(2,017,156)	مقررہ بنی فٹ ذمہ داری کی موجودہ مالیت
882,133	1,286,508	1,750,332	2,268,023	2,466,239	غیر شناخت شدہ ایکچوئیریل فائدہ / (نقصان)
683,802	190,570	205,984	(199,241)	846,419	بیلنس شیٹ میں واجبہ
					منصوبہ واجبات (نفع) / (نقصان) سے آنے والی ایکسپیرینس ایڈجسٹمنٹ

## 15.6 ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضری

دوران سال ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضریوں کی 30 جون 2012ء کو ایکچوئیریل جانچ پڑچیکٹ پونٹ کریڈٹ طریقے سے کی گئی ہے۔

2011ء	2012ء	15.7 آڈیٹر کا معاوضہ
کل	کل	کل
ارنٹ اینڈ بینک	ارنٹ اینڈ بینک فورڈ	ارنٹ اینڈ بینک
فورڈ روڈ زسیدات	روڈ زسیدات حیدر	ارنٹ اینڈ بینک
حیدر		ارنٹ اینڈ بینک
(روپے '000 میں)		
3,450	4,550	2,275
1,725	1,750	875
825	6,300	3,150
2,550		

## 16 غیر نقد اشیا کی چلتائی سے پہلے نقصان

2011ء	2012ء	
(روپے '000 میں)		
70,335	71,123	سال کا خالص منافع
(5,339,211)	(6,166,745)	بینک دولت پاکستان کے ادا کردہ اخراجات
(3,969,298)	(5,840,353)	بینک دولت پاکستان کو مختص اخراجات
<u>(9,238,174)</u>	<u>(11,935,975)</u>	
		چلتائی برائے:
3,890,155	5,745,171	ریٹائرمنٹ فوائد اور ملازمین کی مع معاوضہ غیر حاضری کی تمویں
3,969,298	5,840,353	بینک دولت پاکستان کو مختص اخراجات
(65,097)	(67,674)	حکومتی تھسکٹ پر ڈسکاؤنٹ
79,143	95,182	فرسودگی
4,280	4,291	پریمیم کی اقساط
(2,825)	(2,718)	املاک اور آلات کی ڈسپوزل پر فائدہ
7,874,954	11,614,605	
<u>(1,363,220)</u>	<u>(321,370)</u>	

## 17 انتظام خطر پالیسیاں

کارپوریشن کو سود/مارک اپ کی شرح، قرضوں، کرنسی اور سیالیت کے خطرات درپیش رہتے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کی پالیسیوں اور طریقہ کار کو نوٹس 17.1 تا 17.4 میں دیا گیا ہے۔ کارپوریشن نے ان خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور انتظام چلانے کے لیے کثرت و لڑکا ایک فریم ورک وضع کیا اور اس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ ان خطرات کی نگرانی اور انتظام کے بارے میں گورنر کو مشورے دینے کی ذمہ داری سینٹر انتظامیہ کی ہے۔

### 17.1 شرح سود/مارک اپ کا خطرہ

شرح سود/مارک اپ کا خطرہ ایسا خطرہ ہوتا ہے جس میں منڈی کی شرح سود/مارک اپ میں ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں مالی و شیعے کی قدر میں تغیر آتا ہے۔ کارپوریشن نے اس خطرے کے اکتشاف کو کم سے کم کرنے کے لیے مناسب پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ کارپوریشن کی انتظامیہ، مرکزی بورڈ اور سرمایہ کاری کمیٹی نے دورانیے کی موزوں حدود متعین کی ہیں اور ایک علیحدہ شعبہ ان حدود کی بنیاد پر کارپوریشن کے سود/مارک اپ ریٹ کے خطرے کی نگرانی کرتا ہے۔



2012ء						
کل	خالص سودی/مارک اپ		سودی/مارک اپ		ذیلی میزان	
	ایک سال بعد	ایک سال تک	ایک سال بعد	ایک سال تک	عرصیت	عرصیت
7,453,254	7,453,254	-	7,453,254	-	-	-
900,397	-	-	900,397	391,397	509,000	بینک دولت پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ۔
10,983,573	10,855,916	9,518,153	1,337,763	127,657	106,951	میں ٹیلنس
37,023	37,023	-	37,023	-	-	سرمایہ کاریاں
19,374,247	18,346,193	9,518,153	8,828,040	1,028,054	498,348	529,706
798,848	798,848	-	798,848	-	-	ملازمین کے قرضے
798,848	798,848	-	798,848	-	-	جمع شدہ سود/مارک اپ اور منافع
18,575,399	17,547,345	9,518,153	8,029,192	1,028,054	498,348	529,706
						مالی واجبات
						دیگر واجبات
						ٹیلنس شیٹ میں موجود فرق

2011ء						
کل	خالص سودی/مارک اپ		سودی/مارک اپ		ذیلی میزان	
	ایک سال بعد	ایک سال تک	ایک سال بعد	ایک سال تک	عرصیت	عرصیت
6,033,302	6,033,302	-	6,033,302	-	-	-
904,688	-	-	904,688	395,690	508,998	بینک دولت پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ۔
10,791,577	10,649,774	9,337,364	1,312,410	141,803	123,406	میں ٹیلنس
26,939	26,939	-	26,939	-	-	سرمایہ کاریاں
17,756,506	16,710,015	9,337,364	7,372,651	1,046,491	519,096	527,395
420,971	420,971	-	420,971	-	-	ملازمین کے قرضے
420,971	420,971	-	420,971	-	-	جمع شدہ سود/مارک اپ اور منافع
17,335,535	16,289,044	9,337,364	6,951,680	1,046,491	519,096	527,395
						مالی واجبات
						دیگر واجبات
						ٹیلنس شیٹ میں موجود فرق

17.2 زری مالی اثاثوں اور واجبات پر سود/مارک اپ مالی گوشواروں کے متعلقہ نوٹس میں ظاہر کیا گیا ہے۔

### 17.3 خطرہ قرض

خطرہ قرض وہ خطرہ ہوتا ہے جس میں مالی وثیقے میں شامل ایک فریق اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام ہو جائے اور اس کے نتیجے میں دوسرے فریق کو مالی نقصان اٹھانا پڑے۔ کارپوریشن

کی انتظامیہ سمجھتی ہے کہ اسے کسی خاص خطرہ قرض کا سامنا نہیں۔ ملازمین کے قرضوں کی ضمانت کارپوریشن کے پاس ملکیتی دستاویزات جمع کروا کر اور بیمہ پالیسیوں کے ذریعے لی جاتی ہے جو ملازمین کی موت کی صورت میں ہونے والے نقصان کو کور کرتی ہیں۔ بقید قرض بینک دولت پاکستان سے قابل حصول ہے اور اس لیے اس کے حوالے سے کوئی خطرہ قرض نہیں۔

#### 17.4 سیالیت کا خطرہ

سیالیت کا خطرہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جس میں کارپوریشن کو مالی وثیقہ جات کی ادائیگیوں کے لیے فنڈز جمع کرنے میں مشکلات کا سامنا ہو۔ کارپوریشن کی انتظامیہ سمجھتی ہے کہ اسے کسی خاص خطرہ سیالیت کا سامنا نہیں۔

#### 17.5 مالی اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت

مالی اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت تخمینے کے مطابق ان کی موجودہ مالیت کے قریب ہے۔

#### 18 اجراء کے لیے توثیق کی تاریخ

یہ مالی گوشوارے مورخہ 15 اکتوبر 2012ء کو کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے اجراء کے لیے منظور کیے گئے۔

#### 19 اعداد و شمار

اعشار یہ ختم کرنے کے لیے قریب ترین ہزار روپے کی شکل میں لائے گئے ہیں، بشرطیکہ کچھ اور مذکور نہ ہو۔

محمد حبیب خان  
ڈائریکٹر اکاؤنٹس

آفتاب مصطفیٰ خان  
مینجنگ ڈائریکٹر



## 15 نواف کمالی گوشوارہ

### نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ کے ارکان کو آڈیٹرز رپورٹ

ہم نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ (انسٹی ٹیوٹ) کی 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کی منسلک بیلنس شیٹ اور آمدنی و اخراجات کے متعلقہ کھاتے، نقد قومات کے گوشوارے، ایکویٹی میں تبدیلیوں کے گوشوارے اور ان کے نوٹس کا آڈٹ کیا ہے۔ ہمیں وہ تمام مطلوبہ معلومات اور وضاحتیں موصول ہوئیں جو ہماری معلومات کے مطابق آڈٹ کے لیے ضروری تھیں۔

اندرونی کنٹرول کے نظام کا قیام، اسے برقرار رکھنا اور منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات و کمپنیز آرڈیننس 1984ء کی شرائط سے ہم آہنگ مذکورہ بالا گوشواروں کی تیاری اور اسے پیش کرنا انسٹی ٹیوٹ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ ہماری ذمہ داری ان گوشواروں کے بارے میں آڈٹ پر مبنی اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔

ہم نے پاکستان میں رائج آڈٹ معیارات کے مطابق آڈٹ کیا ہے۔ ان معیارات کے تحت ضروری ہے کہ ہم آڈٹ کا کام اس طرح انجام دیں جس سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ مذکورہ بالا گوشواروں میں کسی بھی قسم کی غلط بیانی نہیں کی گئی ہے۔ آزمائشی بنیادوں پر جائزہ اور مذکورہ بالا حسابات میں رقوم اور اکتشافات کے بارے میں شواہد کو آڈٹ میں مد نظر رکھا جاتا ہے۔ آڈٹ میں انتظامیہ کی اکاؤنٹنگ پالیسیوں اور اہم تخمینوں کی جانچ پڑتال کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا گوشوارے پیش کرنے کے مجموعی انداز کو بھی جانچا جاتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا آڈٹ ہماری رائے کی تشکیل میں خاصی معقول بنیاد فراہم کرتا ہے اور ضروری تصدیق کے بعد ہم بیان کرتے ہیں کہ:

(الف) ہمارے خیال میں انسٹی ٹیوٹ نے کھاتے کے کتابی حسابات کو مناسب انداز میں بنایا ہے جو کہ کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے مطابق ہے:

(ب) ہمارے خیال میں:

- (i) بیلنس شیٹ اور آمدنی و اخراجات کھاتے اور منسلک نوٹس کو کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے مطابق تشکیل دیا گیا ہے نیز یہ کھاتے کے کتابی حسابات اور متعلقہ اکاؤنٹنگ پالیسیوں کے مطابق ہیں،
- (ii) دوران سال ہونے والے اخراجات انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے، اور
- (iii) سال کے دوران امور کی انجام دہی، سرمایہ کاری اور اخراجات انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد سے ہم آہنگ رہے ہیں۔

(ج) ہماری رائے میں بیلنس شیٹ، آمدنی و اخراجات کھاتے، نقد قومات کے گوشوارے اور ایکویٹی میں تبدیلیوں کے گوشوارے اور ان سے منسلک نوٹس پاکستان میں رائج منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات کے مطابق ہیں اور کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے مطابق مطلوبہ معلومات مطلوبہ انداز میں فراہم کرتے ہیں اور 30 جون 2012ء تک انسٹی ٹیوٹ کے معاملات، خسارے، اس کی نقد رقوم اور ایکویٹی میں تبدیلیوں کے بارے میں سچی اور شفاف معلومات مہیا کرتے ہیں اور

(د) ہماری رائے میں ماخذ پر زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کے تحت زکوٰۃ کو ٹوتی کے قابل نہیں تھی۔

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس  
انجینئر منٹ پائرس: شتاق علی ہیرانی  
کراچی  
تاریخ: 9 اپریل 2013ء

## نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ

### بیلنس شیٹ

30 جون 2012ء تک

2011ء	2012ء	نوٹ	
روپے	روپے		
			<b>غیر جاری اثاثے</b>
28,051,105	36,988,450	5	املاک اور ساز و سامان
401,400	953,497		طویل مدتی امانتیں
			<b>جاری اثاثے</b>
722,446	834,908		اسٹیشنری اور قابل استعمال ذخیرہ
10,195,763	30,923,631	6	ترقیاتی پروگراموں پر قابل وصول رقم
1,291,258	2,181,737	7	ایڈوانسز، پیشگی ادائیگیاں اور دیگر قابل وصول رقم
189,191,527	214,183,904	8	قلیل مدتی سرمایہ کاری
60,000	160,860		دستیاب نقد رقم
201,460,994	248,285,040		
229,913,499	286,226,987		
			<b>حصہ داروں کی ایکویٹی</b>
			<b>مصدقہ سرمایہ حصص</b>
200,000,000	200,000,000		(20,000,000 عام حصص فی کس مالیت 10 روپے)
29,260,840	29,260,840	9	جاری کردہ، خرید گیا اور ادا شدہ سرمایہ
24,367,267	24,367,267		مجموعی فاضل
53,628,107	53,628,107		
			<b>وقف فنڈ</b>
-	67,280,645		سرمایہ گرانٹ
59,429,900	-		
59,429,900	67,280,645	10	
113,058,007	120,908,752		
			<b>جاری واجبات</b>
11,858,619	13,751,725	11	قرض دینے والے، جمع شدہ اخراجات اور دیگر قابل ادائیگی
104,996,873	151,566,510	12	منسلک ذمہ داری کے تحت واجب الادا
116,855,492	165,318,235		
229,913,499	286,226,987	13	وعدے
			منسلک نوٹس 1 تا 23 ان مالی گوشواروں کا جزو ولا ینفک ہیں۔
			<b>فیچنگ ڈائریکٹر</b>
			<b>ڈائریکٹر</b>

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارجنٹی) لمیٹڈ  
آمدنی و اخراجات کھاتہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

آمدنی	نوٹ	2012ء	2011ء
ہوٹل و تربیتی ہالز	14	35,246,716 روپے	34,579,902 روپے
تربیت و تعلیم کی فیس	15	44,072,329	35,865,712
دیگر آمدنی	16	21,523,615	22,213,094
		<u>100,842,660</u>	<u>92,658,708</u>
اخراجات			
جاری انتظامی و عمومی اخراجات	17	<u>(157,273,420)</u>	<u>(130,897,190)</u>
سال کا جاری خسارہ		(56,430,760)	(38,238,482)
ٹیکسشن کے لیے تمویں	18	-	<u>(1,306,420)</u>
سال کا خسارہ		<u>(56,430,760)</u>	<u>(39,544,902)</u>
سال کی دیگر جامع آمدنی		-	-
سال کا مجموعی جامع خسارہ		<u>(56,430,760)</u>	<u>(39,544,902)</u>

منسلکہ نوٹس 1 تا 23 ان مالی گوشواروں کا جزو لا ینفک ہیں۔

ڈائریکٹر

ٹیجنگ ڈائریکٹر

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ  
نقد رقوم کا گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

2011ء	2012ء	
روپے	روپے	
(38,238,482)	(56,430,760)	جاری سرگرمیوں سے نقد قومات
		سال کا جاری خسارہ
(21,583,925)	(17,141,632)	غیر نقد اجزاء کے لیے مطابقت
6,122,719	9,814,396	سرمایہ کاری سے آمدنی
(410,375)	(3,624,730)	فروڈگی
1,553,150	956,990	سامان ٹھکانے سے آمدنی
39,897	-	مشتبہ قرضوں کی تمویں
		ٹھکانے لگائے گئے اثاثے
(14,278,534)	(9,994,976)	
(52,517,016)	(66,425,736)	جاری سرمائے میں تبدیلیوں سے قبل جاری خسارہ
		جاری سرمائے میں تبدیلیاں
		جاری اثاثوں میں (اضافہ) / کمی
169,804	(112,462)	اسٹیشنری اور قابل استعمال اشیاء کا ذخیرہ
2,193,149	(21,684,858)	ترہیتی پروگراموں پر قابل وصول رقم
(981,703)	(890,479)	ایڈوانسز، پیشگی ادائیگیاں اور دیگر قابل وصول رقم
1,381,250	(22,687,799)	
		جاری واجبات میں اضافہ / (کمی)
		قرض دینے والے، جمع شدہ اخراجات اور دیگر قابل ادائیگی
(1,662,142)	2,021,106	منسلکہ ذمہ داری کے تحت واجب الادا
63,975,982	103,000,397	
(2,556,200)	-	ترہیتی پروگراموں کے لیے ایڈوانس
59,757,640	105,021,503	
61,138,890	82,333,704	جاری سرمائے میں خالص تبدیلیاں
(457,873)	(128,000)	اداشدہ اکٹم ٹیکس
8,164,001	15,779,968	جاری سرگرمیوں سے حاصل ہونے والا خالص نقد

(8,664,442)	(16,743,204)
-	(2,008,607)
410,375	3,624,800
-	(552,907)
<u>(8,254,067)</u>	<u>(15,679,108)</u>
(90,066)	100,860
<u>150,066</u>	<u>60,000</u>
<u>60,000</u>	<u>160,860</u>

سرمایہ کاریوں سے حاصل ہونے والی نقد رقم

اہم اخراجات

پیمنٹ ادارے سے منتقل شدہ اثاثے

املاک، پلانٹ اور ساز و سامان کی فروخت سے حاصل شدہ یافت

طویل المیعاد سیکورٹی ڈپازٹس

سرمایہ کاریوں میں استعمال ہونے والی خالص نقد رقم

نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں خالص اضافہ

سال کے آغاز پر نقد اور نقد کے مساوی رقوم

سال کے اختتام پر نقد اور نقد کے مساوی رقوم

مسئلہ نوٹس 1 تا 23 ان مالی گوشواروں کا جزو لا ینفک ہیں۔

ڈائریکٹر

ٹیچنگ ڈائریکٹر



نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ  
ایکویٹی میں تبدیلیوں کا گوشوارہ  
30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

کل روپے	مجموعی فاضل روپے	سرمایہ حصص روپے	
53,628,037	24,367,267	29,260,770	یکم جولائی 2010ء کو بھایا
(39,544,902)	(39,544,902)	.	سال کے لیے مجموعی جامع خسارہ
		-	
39,544,902	39,544,902	-	اسٹیٹ بینک آف پاکستان (پیئرٹ ادارہ) کو مختص خسارہ
53,628,037	24,367,267	29,260,770	30 جون 2011ء کو بھایا
(56,430,760)	(56,430,760)	-	سال کے لیے جامع خسارہ
(56,430,760)	(56,430,760)	-	اسٹیٹ بینک آف پاکستان (پیئرٹ ادارہ) کے لیے مختص خسارہ
53,628,037	24,367,267	29,260,770	30 جون 2012ء کو بھایا
			منسلکہ نوٹس 1 تا 23 ان مالی گوشواروں کا جزو لاینفک ہیں۔

ڈائریکٹر

منیجنگ ڈائریکٹر

## نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ

### مالی گوشواروں کے نوٹس

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے

#### 1 کاروبار کی صورتحال اور نوعیت

1.1 نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارنٹی) لمیٹڈ (انسٹی ٹیوٹ) کو کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت 21 مارچ 1993ء کو سرمایہ حصص رکھنے والی پرائیویٹ کمپنی لمیٹڈ کے طور پر شریئر کمپنیل کی حامل گارنٹی سے انکار پوریٹ کیا گیا۔ یہ انسٹی ٹیوٹ بینکاری، مالیات اور متعلقہ شعبوں میں تعلیم و تربیت فراہم کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو انسٹی ٹیوٹ کے پیرنٹ ادارے کی حیثیت حاصل ہے۔

1.2 یہ مالی گوشوارے پاکستانی روپے میں پیش کیے گئے ہیں کیونکہ بینک یہ کرنسی اپنی تمام تر ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

#### 2 تیاری کی بنیاد

##### 2.1 عملدرآمد کا بیان

ان مالی گوشواروں کو پاکستان میں رائج اکاؤنٹنگ کے منظور شدہ معیارات اور کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ کے جاری کردہ انٹرنیشنل فنانشیل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز (آئی ایف آر ایس) پر مشتمل ہیں اور جنہیں بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1984ء کی دفعات کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ جہاں کہیں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کی شرائط یا سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کی ہدایات ان معیارات سے مختلف ہوں وہاں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کی شرائط یا مذکورہ ہدایات کو فوقیت دی جائے گی۔

##### 2.2 اکاؤنٹنگ معیارات اور تشریحات جو سال کے دوران قابل عمل ہو چکی ہیں:

منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات میں ذیل میں دیئے گئے معیارات، ترامیم اور تشریحات شامل کی گئی ہیں جو کہ یکم جولائی 2011ء پر یا اس کے بعد شروع ہونے والی انسٹی ٹیوٹ کی اکاؤنٹنگ کی مدت کے لیے لازمی ہیں:

منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات میں ذیل میں دیئے گئے معیارات، ترامیم اور تشریحات شامل کی گئی ہیں جو کہ یکم جولائی 2011ء پر یا اس کے بعد شروع ہونے والی انسٹی ٹیوٹ کی اکاؤنٹنگ کی مدت کے لیے لازمی ہیں:

۔ آئی ایف آر ایس 7: مالی وثیقہ جات: اکتشافات (مؤثر یکم جنوری 2011ء): ترمیم میں مالی وثیقہ جات سے منسلک خطرات کی نوعیت اور وسعت کے متعلق مقداری و معیاری اکتشافات کے درمیان ربط پر زور دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کا انسٹی ٹیوٹ کے بعض اضافی اکتشافات کے علاوہ مالی گوشواروں پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں پڑے گا۔

۔ آئی ایف آر ایس 7: مالی وثیقہ جات: اکتشافات (مؤثر یکم جنوری 2011ء): اس ترمیم کا مقصد منتقلی کے لین دین کی رپورٹنگ میں شفافیت کو فروغ دینا اور مالی اثاثوں

کی منتقلی سے متعلق خطرے کے اکتشافات اور ان خطرات کا ادارے کی مالی پوزیشن پر اثر، خاص طور پر ایسے خطرات جو مالی اثاثوں کی تمسک کاری کے متعلق ہوں، کے بارے میں استعمال کنندگان کی سوجھ بوجھ میں بہتری لانا ہے۔ سال کے دوران ان ترامیم کا مالی ادارے کے گوشواروں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

آئی اے ایس 1، مالی گوشواروں کی پیش کاری (مؤثر یکم جنوری 2011ء): اس ترمیم میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایک ادارہ ایکویٹی کے ہر جز کے لیے دیگر جامع آمدنی کا ایک تجزیہ پیش کرے گا، ایکویٹی کے گوشواروں میں تبدیلی مالی گوشواروں کے نوٹس میں۔ اس ترمیم کا انسٹی ٹیوٹ کے مالی گوشواروں پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ ابھی دیگر جامع آمدنی میں کسی جز کو رپورٹ نہیں کیا گیا۔

آئی اے ایس 24 (نظر ثانی شدہ)، 'متعلقہ فریق کے اکتشافات' نومبر 2009ء میں جاری کردہ: اسے آئی اے ایس 24 پر سبقت حاصل ہوگی، 'متعلقہ فریق کے اکتشافات' 2003ء میں جاری کردہ۔ آئی اے ایس 24 (نظر ثانی شدہ) یکم جنوری 2011ء کو شروع ہونے والی مدت یا اس کے بعد کے لیے لازمی ہے۔ اس نظر ثانی شدہ معیار میں متعلقہ فریق کی تعریف کی وضاحت اور تفصیل دی گئی ہے اور حکومت سے متعلق اداروں کے لیے حکومت اور حکومت سے متعلق دیگر اداروں کے ساتھ تمام لین دین کی تفصیلات ظاہر کرنے کی شرط کو حذف کر دیا گیا ہے۔ نظر ثانی شدہ معیار کا انسٹی ٹیوٹ کے مالی گوشواروں پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔

معیارات میں دیگر ترامیم اور نئی تشریحات جو یکم جولائی 2011ء پر یا اس کے بعد کو شروع ہونے والی اکاؤنٹنگ کی مدت کے لیے لازمی ہیں لیکن انہیں متعلقہ نہیں سمجھا جاتا یا انسٹی ٹیوٹ کے آپریشنز پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا اور اس لیے ان کی تفصیل ان مالی گوشواروں میں نہیں دی گئی ہے۔

**ب) شائع شدہ معیارات میں دیگر معیارات اور ترامیم، جواب تک مؤثر نہیں ہیں اور انہیں انسٹی ٹیوٹ نے اختیار نہیں کیا ہے:**

شائع شدہ معیارات اور تشریحات میں درج ذیل معیارات، ترامیم یکم جولائی 2012ء کو شروع ہونے والی اکاؤنٹنگ کی مدت یا اس کے بعد کے لیے مؤثر نہیں ہیں (اگرچہ وہ جلد عملدرآمد کے لیے دستیاب ہیں) اور انہیں انسٹی ٹیوٹ نے جلد اختیار نہیں کیا ہے:

آئی اے ایس 1، مالی گوشواروں کی پیش کاری (مؤثر یکم جولائی 2012ء): ان ترامیم کے نتیجے میں آنے والی اہم تبدیلی اداروں و گروپ اجزاء کی شرط کو دیگر جامع آمدنی میں پیش کیا گیا ہے اس بنیاد پر کہ آفاقی طور پر نفع یا نقصان میں مکمل طور پر ان کی دوبارہ درجہ بندی ہو سکتی ہے (از سر نو درجہ بندی کی مطابقت)۔ ان ترامیم میں اس مسئلے سے نہیں نمٹا گیا کہ اسی آئی اے ایس میں کن اجزاء کو پیش کیا گیا ہے۔ اس ترمیم کا انسٹی ٹیوٹ کے مالی گوشواروں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ فی الوقت دیگر جامع آمدنی کے گوشوارے میں کسی اجزاء کو رپورٹ نہیں کیا گیا۔

آئی اے ایس 32: مالی گوشوارے: پیش کاری (مؤثر یکم جنوری 2014ء): اس ترمیم میں بیلنس شیٹ پر تلافی کرنے والے مالی گوشواروں اور مالی واجبات کی بعض شرائط کی وضاحت کی گئی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ اس ترمیم کے انسٹی ٹیوٹ کے مالی گوشواروں پر اثر کا جائزہ لینے کے عمل میں ہے۔

آئی اے ایف آر ایس 9: مالی گوشوارے (یکم جنوری 2013ء سے شروع ہونے والی مدت یا اس کے بعد کے لیے مؤثر): یہ مالی گوشواروں کی درجہ بندی وہ پیمائش کے ایک نئے معیار کا پہلا حصہ ہے جو کہ آئی اے ایس 39 کی جگہ لے گا۔ آئی اے ایف آر ایس 9 میں پیمائش کے دوزمرے ہیں: بے باقی کی لاگت اور مناسب مالیت۔ ایکویٹی کے تمام آلات کی پیمائش مناسب مالیت پر کی جاتی ہے۔ ایک قرضہ جاتی آلہ صرف بے باقی کی لاگت پر ہوتا ہے اگر ادارہ اسے معاہداتی نقد رقم کی آمد و رفت کو جمع کرنے کے لیے تحویل میں رکھے اور نقد رقم کی آمد و رفت اصل زر اور سود کو ظاہر کرتی ہے۔

آئی اے ایف آر ایس 13: مناسب مالیت کی پیمائش (یکم جنوری 2012ء کو شروع ہونے والی مدت یا اس کے بعد کے لیے مؤثر): اس معیار کا اطلاق آئی اے ایف آر ایس پر ہوتا ہے جس کے لیے درکار ہے یا مناسب مالیت کی پیمائش کی اجازت یا اکتشافات اور یہ مناسب مالیت کی پیمائش کے لیے ایک واحد آئی اے ایف آر ایس فریم ورک فراہم

کرتا ہے۔ اس معیار میں مناسب مالیت کے اخراج کی قیمت کے تصور کی بنیاد پر تعریف کی گئی ہے اور مناسب مالیت کے حفظ مراتب کو استعمال کیا گیا ہے، جس کا نتیجہ ادارے سے مخصوص پیمائش کے بجائے مارکیٹ پر مبنی ہوتا ہے۔  
کوئی اور دیگر معیارات، ترامیم اور تشریحات ایسی نہیں ہیں جو مؤثر ہوں۔

### 2.3 پیمائش کی بنیاد

مالی گوشوارے تاریخی لاگت کی بنیاد پر تیار کیے گئے ہیں۔

### 2.4 اکاؤنٹنگ کے اہم تخمینے

منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات سے ہم آہنگ مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے ضروری ہے کہ انتظامیہ ایسے فیصلے، تخمینے اور مفروضات تیار کرے جو پالیسیوں کے اطلاق، اثاثوں اور واجبات کی درج کردہ رقوم، اور آمدنی و اخراجات پر اثر انداز ہو سکیں۔ تخمینے اور متعلقہ مفروضات تاریخی تجربے اور بعض دیگر عوامل پر مبنی ہوتے ہیں جنہیں حالات کے تحت قابل قبول سمجھا جاتا ہے اور جس کے نتائج اثاثوں اور واجبات کی قدر کے بارے میں فیصلوں کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جو بظاہر دیگر ذرائع کے تخمینوں سے عیاں نہ ہوں۔ اصلی نتائج ان تخمینوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

تخمینوں اور بنیادی مفروضوں پر متواتر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ اکاؤنٹنگ تخمینوں پر نظر ثانی کی شناخت اس مدت میں کی جاتی ہے جس میں نظر ثانی اگر صرف اسی مدت میں اثرات مرتب کرے جس میں تخمینوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے یا اگر نظر ثانی جاری و مستقبل کی مدت دونوں پر اثر انداز ہو تو نظر ثانی اور مستقبل کی مدت شامل ہوتی ہے۔

منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات کے اطلاق میں انتظامیہ کے جو فیصلے مالی گوشواروں اور تخمینوں پر خاصا اثر ڈالیں اور جن میں آئندہ سال اہم مطابقت کا خاصا خطرہ پایا جاتا ہو، ان پر ذیل کے پیراگرافس میں بحث کی گئی ہے۔

#### (الف) املاک، پلانٹ اور آلات

انسٹی ٹیوٹ باقی ماندہ قدروں اور املاک کے مفید استعمال، پلانٹ اور آلات کا باقاعدگی سے جائزہ لیتا ہے۔ مستقبل کے برسوں کے تخمینوں میں کوئی بھی تبدیلی املاک، پلانٹ و آلات کے متعلقہ اجزاء کی موجودہ رقوم کو متاثر کر سکتی ہے جس کا فرسودگی کے چارج اور امپیرمنٹ پر اثر پڑے گا۔

#### (ب) امپیرمنٹ

اثاثوں کی امپیرمنٹ سے متعلق ادارے کے جائزے کو نوٹس 3.2 میں دیا گیا ہے۔

#### (ج) انسٹی ٹیوٹ کے سست حرکت پذیر ذخائر اور دیگر قابل وصولی رقم کی تموین

انسٹی ٹیوٹ استعمال کے حقیقی رجحان کی بنیاد پر سست حرکت پذیر ذخائر کی تموین کی رقم کا جائزہ لیتا ہے۔ تموین ان ذخائر کے لیے معلوم کی جاتی ہے جنہیں خاصے عرصے سے استعمال نہ کیا گیا ہو۔ دیگر قابل وصولی رقوم کے لیے تموین کا تعین اس ضمن میں ماضی کے اقدامات، وصولیابی کے امکان اور واجب الادا رقم کے عدم حصول کی مدت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

### 3 اہم اکاؤنٹنگ پالیسیاں

#### 3.1 املاک، پلانٹ اور آلات

انہیں لاگت میں سے مجموعی فرسودگی اور امپیرمنٹ، اگر کوئی ہوں، کی تموین کے مطابق بیان کیا جاتا ہے۔ اضافی لاگت پر فرسودگی اس مہینے سے اخذ کی جاتی ہے جس مہینے میں اثاثہ استعمال کے لیے دستیاب ہو، اور ڈسپوزل اسے ڈسپوز کیے جانے سے پہلے والے مہینے تک کی جاتی ہے۔ سال کے لیے فرسودگی خط مستقیم کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے مالی گوشواروں کے نوٹ 5 میں دیے گئے نرخوں کے مطابق ہوتی ہے اور اسے آمدنی و اخراجات کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے۔ معمول کی مرمت اور دیکھ بھال کے خرچ کو ضرورت پڑنے پر آمدنی کھاتے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اہم توسیع، تجدید اور بہتری کی سرمایہ بندی ہوتی ہے۔ اس وقت املاک، پلانٹ اور آلات کے ڈسپوزل پر نفع و نقصان کو آمدنی و اخراجات کھاتے میں درج کیا جاتا ہے۔

### 3.2 امپیرمنٹ

انسٹی ٹیوٹ کے اثاثوں کی موجودہ مالیت پر ہر بیلنس شیٹ کی تاریخ پر نظر ثانی کر کے تعین کیا جاتا ہے کہ آیا کسی اثاثے یا اثاثہ جات کے گروپ میں امپیرمنٹ کی کوئی علامت ہے۔ اگر ایسی علامت ہو تو اثاثوں کی قابل وصولی رقم کا تخمینہ لگا کر امپیرمنٹ نقصان کو آمد و خرچ کے کھاتے میں بطور خرچ دکھایا جاتا ہے۔

### 3.3 مؤخر گرانٹس

مخصوص اثاثوں سے متعلق گرانٹس کو بطور مؤخر گرانٹس دکھایا جاتا ہے اور متعلقہ اثاثوں کے قابل استعمال عرصے پر منقسم بنیاد پر بطور آمدنی درج کیا جاتا ہے۔

### 3.4 اسٹاکس

اسٹاکس اور دیگر خرچ ہونے والے سامان کی قیمت کمتر لاگت پر اور خالص قابل وصولی قدر پر مقرر کی جاتی ہے۔ سامان کی تبدیلی کی لاگت خالص قابل وصولی قدر جانچنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جو اسٹاک خاصے عرصے تک استعمال نہ ہو اس کی تموین کی جاتی ہے۔

### 3.5 قابل وصولی کھاتے اور دیگر قابل وصولی رقوم

قابل وصولی کھاتے اور دیگر قابل وصولی رقوم انوائس کی مالیت میں سے غیر محصورہ رقوم منہا کر کے متعین کی جاتی ہیں۔ معلوم غیر ادا شدہ قرضے شناخت پر قلمزد کر دیے جاتے ہیں۔

### 3.6 محفوظ تا عرصیت سرمایہ کاری

یہ وہ مالی اثاثے ہیں جن کی ادائیگیاں معین یا قابل تعین ہیں اور جن کی معین عرصیت ہے اور جن کے بارے میں انسٹی ٹیوٹ کا عرصیت تک رکھنے کا ارادہ اور اہلیت ہو۔ ابتدائی طور پر ان تمسکات کو لین دین کی لاگت کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے اور ان کا حساب بالاقساط لاگت کا سودی طریقہ استعمال کرتے ہوئے لگایا جاتا ہے۔

### 3.7 تجارت اور دیگر قابل ادائیگی

تجارت کے واجبات اور دیگر واجب الادا رقوم بالاقساط لاگت پر متعین کی جاتی ہیں جو اشیا اور موصولہ خدمات کے لیے آئندہ ادا کرنے کی مناسب مالیت کے مساوی ہوں، چاہے انسٹی ٹیوٹ کو ان کی بلیگ کی جائے یا نہ کی جائے۔

### 3.8 نقد اور نقد کے مساوی رقوم

نقد اور نقد کے مساوی رقوم میں نقد بدست، بینکوں کے کرنٹ اور ڈپازٹ کھاتوں کی رقم شامل ہے۔

### 3.9 مالی وثیقہ جات

مالی اثاثہ جات و واجبات اس وقت شناخت کیے جاتے ہیں جب انسٹی ٹیوٹ وثیقے کی معاہداتی شتوں میں فریق بن جاتا ہے۔ ابتدائی طور پر ان کی پیکش اس لاگت پر کی جاتی جو

کہ دی گئی زیر غور مناسب مالیت ہے اور اسے اسی کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔ ان مالی اثاثوں اور واجبات کا تخمینہ کیس کی نوعیت کے مطابق مناسب مالیت یا بالاقساط لاگت کے تحت کی جاتی ہے۔

انسٹی ٹیوٹ کسی مالی اثاثے کو صرف اور صرف اس وقت عدم شناخت کرتا ہے جب انسٹی ٹیوٹ اس کے معاہداتی حقوق کھودیتا ہے جو کسی مالی اثاثے یا مالی اثاثے کے جز پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جبکہ مالی واجبات یا مالی واجبات کے حصے کو صرف اور صرف اس وقت بیلنس شیٹ میں عدم شناخت کیا جاتا ہے جب وہ ختم ہو چکا ہو یعنی جب سمجھوتے میں بیان کردہ ذمہ داری انجام دے دی جائے، منسوخ یا ختم ہو جائے۔

### 3.10 مالی اثاثوں اور واجبات کی تلافی

اگر انسٹی ٹیوٹ کو کوئی شناخت شدہ رقم چکانے کا قانونی حق ہو اور وہ خالص بنیاد پر چکانے یا اثاثہ حاصل کر کے واپس کو بیک وقت چکانے کا ارادہ رکھتا ہو تو مالی اثاثے اور مالی واجبات کی تلافی ہوتی ہے اور خالص رقم بیلنس شیٹ میں دکھادی جاتی ہے۔

### 3.11 تموین

بیلنس شیٹ میں تموین اس وقت شناخت کی جاتی ہے جب انسٹی ٹیوٹ ماضی کے واقعات کے نتیجے میں کوئی موجودہ قانونی یا مضموزمہ داری رکھتا ہو۔ امکان یہ ہے کہ ذمہ داری پوری کرنے کے لیے وسائل کا استعمال ضروری ہوگا اور اس رقم کا کوئی قابل اعتبار تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔

### 3.12 محاصل کی شناخت

- (i) تعلیم و تربیت اور ہوٹل کی خدمات کو واجب الوصول بنیادوں پر چارج کیا جاتا ہے علاوہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بھیجے گئے بھرتی سے قبل کے ٹرینیز (ایس بی اوٹی ایس) کو بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔
- (ii) بینک کھاتوں اور سرمایہ کاری پر سود میں منافع کا حساب میعاد کے تناسب کی بنیاد پر قابل اطلاق شرح سود کو استعمال کرتے ہوئے لگایا جاتا ہے۔

### 3.13 تربیت کی لاگت

- (i) تعلیم و تربیت اور ہوٹل کی سہولت اسٹیٹ بینک کی جانب سے بھیجے گئے بھرتی سے قبل کے ٹرینیز (ایس بی اوٹی ایس) کو بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بھیجے گئے ٹرینیز کو وظیفہ انسٹی ٹیوٹ ادا کرتا ہے۔

### 3.14 ٹیکسیشن

انسٹی ٹیوٹ کی آمدنی انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے دوسرے شیڈول کے پہلے حصے کی شق 92 کے مطابق انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

### 3.15 وقف فنڈ:

انسٹی ٹیوٹ نے یکم جولائی 2011ء سے بینک دولت پاکستان سے ملنے والی گرانٹ کے ذریعے ایک دیہی فنڈس ریورس سینٹر کو ترقی دینے، چلانے اور آپریشنز کے لیے ایک وقف فنڈ قائم کیا ہے۔ جس کے قواعد و ضوابط تشکیل دیئے جا رہے ہیں۔

### 3.16 ریٹائرمنٹ کے فوائد:

انسٹی ٹیوٹ کے تمام ملازمین پیرنٹ ادارے کے ریٹائرمنٹ فنڈ/اسکیموں کے قواعد و ضوابط کے مطابق ریٹائرمنٹ کے فوائد سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ متعلقہ اخراجات پیرنٹ

ادارہ برداشت کرتا ہے اور انہیں انسٹی ٹیوٹ سے چارج نہیں کیا جاتا۔

#### 4 مالی خطرے کا انتظام

انسٹی ٹیوٹ کو مالی وثیقہ جات کے استعمال سے لاحق خطرات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

(الف) خطرہ قرض

(ب) خطرہ سیالیت

(ج) خطرہ منڈی

اس نوٹ میں مذکورہ بالا ہر خطرے میں انسٹی ٹیوٹ کے اکتشاف، انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد، پالیسیوں اور خطرے کے انتظام و پیمائش کے طریقوں اور انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے سرمائے کے انتظام کے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔ مزید مفاداری کوائف کو ان تمام مالی گوشواروں میں شامل کیا گیا ہے۔

انسٹی ٹیوٹ کے انتظام خطر کی نگرانی و تعین کی مجموعی ذمہ داری بورڈ آف ڈائریکٹرز پر عائد ہوتی ہے۔ بورڈ نے انسٹی ٹیوٹ کے خطرے کے انتظام کی پالیسیوں کی تیاری و نگرانی کی ذمہ داری اس کی انتظامیہ کو تفویض کی ہے جو اپنی سرگرمیوں سے بورڈ کو باقاعدگی سے آگاہ رکھتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے انتظام خطر کی پالیسیوں کا مقصد اسے درپیش خطرات کی نشاندہی و تجزیہ، خطرے کی مناسب حدود و کنٹرولز کا تعین اور خطرات کی نگرانی و حدود پر عملدرآمد ہے۔ انتظام خطر کی پالیسیوں اور نظاموں پر باقاعدگی سے نظر ثانی کی جاتی ہے تاکہ انہیں منڈی کے حالات اور انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں سے ہم آہنگ بنایا جاسکے۔ انسٹی ٹیوٹ کے تربیتی و انتظامی معیارات و طریقوں کا مقصد ایک منظم اور تعمیری کنٹرول ماحول کا قیام ہے جس میں تمام ملازمین اپنے کردار اور فرائض سے بخوبی آگاہ ہوں۔ انتظامیہ انسٹی ٹیوٹ کے انتظام خطر کی پالیسیوں و طریقوں پر عملدرآمد کی نگرانی کرتی ہے اور درپیش خطرات کے حوالے سے انتظام خطر کے فریم ورک کی موزونیت کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

#### (الف) خطرہ قرض

قرض کے خطرے کا تعلق انسٹی ٹیوٹ کے مالی نقصان سے ہے، جب کوئی صارف یا مالی وثیقہ کا فریق معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائے۔ یہ خطرہ بنیادی طور پر تربیتی پروگراموں کے عوض انسٹی ٹیوٹ کی قابل وصولی رقم اور سرمایہ کاری و وثیقہ جات کو درپیش ہوتا ہے۔

#### (i) تربیتی پروگراموں پر قابل وصولی

ہر صارف کی انفرادی خصوصیت انسٹی ٹیوٹ کے خطرہ قرض کے اکتشاف پر اثر ڈالتی ہیں۔ چونکہ صارفین کی اکثریت یا تو کمرشل بینک اور حکومتی ملکیت کے ادارے بشمول پیرنٹ ادارہ اور اس کا ذیلی ادارہ ہیں، اس لیے انسٹی ٹیوٹ کے خطرہ قرض کے اکتشاف کا امکان کم ہے۔ انسٹی ٹیوٹ دیگر مرکزی بینکوں کو بھی تربیت فراہم کرتا ہے جن کا انعقاد حکومت پاکستان کے تعاون سے کیا جاتا ہے اور خاصی نادہندگی کے خطرے کی کوئی تاریخ نہیں رکھتا۔

#### (ii) سرمایہ کاریاں

انسٹی ٹیوٹ اپنے خطرہ قرض کے اکتشاف کو صرف حکومت کے ٹریڈری بلز میں سرمایہ کاری کے ذریعے محدود رکھتا ہے۔ یہ سرمایہ کاری سبسائیڈی جزیل لیجر اکاؤنٹ (ایس جی ایل اے) میں درج ہوتی ہے جس کا حساب کتاب ایس بی پی بی ایس سی کراچی رکھتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ کو توقع نہیں کہ کوئی مخالف فریق اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں ناکام ہوگا۔

#### (ب) خطرہ سیالیت

سیالیت کا خطرہ وہ ہے جس میں انسٹی ٹیوٹ اپنی مالی ذمہ داریاں بروقت پوری کرنے میں ناکام ہو جائے۔ انسٹی ٹیوٹ کو یقین ہے کہ وہ سیالیت کے نمایاں خطرے سے دوچار نہیں ہے۔

(ج) خطرہ منڈی

منڈی کا خطرہ وہ ہوتا ہے جو منڈی کی قیمتوں میں تبدیلی کی صورت میں لاحق ہوتا ہے، مثلاً زر مبادلہ کی شرحیں، شرح سود اور ایکویٹی نرخوں میں تبدیلی انسٹی ٹیوٹ کی آمدنی یا زریعہ تحویل مالی وثیقہ جات کی قدر کو متاثر کرے گی۔ خطرہ منڈی کے انتظام کا مقصد خطرہ منڈی کے اکتشاف کو قابل قبول حدود میں رکھنا اور چلانا ہے۔

(i) خطرہ کرنسی

انسٹی ٹیوٹ کو کرنسی کے خطرے کا سامنا نہیں ہے۔

(ii) خطرہ شرح سود

خطرہ شرح سود یہ خطرہ ہے کہ مالی وثیقہ کی قدر منڈی کی شرح ہائے سود میں تبدیلیوں سے متاثر ہوگی۔ خطرہ شرح سود سے حساسیت مالی اثاثوں اور واجبات کی عرصیت میں عدم مطابقت سے پیدا ہوتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کو اس خطرے کا سامنا نہیں ہے۔

(iii) منڈی کے دیگر نرخوں کا خطرہ

انسٹی ٹیوٹ کی سرمایہ کاری حکمت عملی کا بنیادی مقصد فاضل رقوم پر سرمایہ کاری کر کے زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ قیمت کے خطرے کو کم سے کم سطح پر رکھنے کی پالیسی اختیار کرے اور وہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ٹریژری بلز جیسی معینہ نرخ کی سرمایہ کاری سے ایسا کرتا ہے۔



5 املاک، پلانٹ اور آلات

لاگت	فرنیچر اور فیکسچر	کمپیوٹر کا سامان	دفتری سامان روپے	گاڑیاں	مجموعی
یکم جولائی 2010ء کو بیلنس	17,399,900	9,189,340	33,954,387	12,905,504	73,499,131
سال کے دوران اضافے	1,939,101	-	6,725,341	-	8,664,442
سال کے دوران منتقلیاں	-	4,721,540	-	2,765,600	7,487,140
سال کے دوران اخراج	894,170	-	(298,842)	-	(1,193,012)
30 جون 2012ء کو بیلنس	18,444,831	13,910,880	40,380,886	15,671,104	88,407,701
یکم جولائی 2011ء کو بیلنس	18,444,831	13,910,880	40,380,886	15,671,104	88,407,701
سال کے دوران اضافے	75,000	-	909,240	15,758,964	16,743,204
سال کے دوران منتقلیاں	-	3,841,238	-	-	(3,841,238)
سال کے دوران اخراج	(78,239)	-	-	(2,319,504)	(2,397,743)
30 جون 2012ء کو بیلنس	18,441,592	17,752,118	41,290,126	29,110,546	106,594,400
فرسودگی کا الاؤنس					
یکم جولائی 2010ء کو بیلنس	10,807,787	6,032,599	30,646,681	6,420,487	53,907,554
سال کا فرسودگی کا خرچ	1,087,688	1,989,006	827,305	2,218,720	6,122,719
سال کے دوران منتقلیاں	-	1,128,505	-	350,933	1,479,438
سال کے دوران اخراج	(858,843)	-	(294,272)	-	(1,153,115)
30 جون 2011ء کو بیلنس	11,036,632	9,150,110	31,179,714	8,990,140	60,356,596
یکم جولائی 2011ء کو بیلنس	11,036,632	9,150,110	31,179,714	8,990,140	60,356,596
سال کا فرسودگی کا خرچ	1,216,972	3,300,119	2,043,184	3,254,121	9,814,396
سال کے دوران منتقلیاں	-	1,832,631	-	-	1,832,631
سال کے دوران اخراج	(788,209)	-	-	(2,319,464)	(2,397,673)
30 جون 2012ء کو بیلنس	12,175,395	14,282,860	33,222,898	9,924,797	69,605,950
موجودہ رقم - 2012ء	6,266,197	3,469,258	8,067,228	19,185,767	36,988,450
موجودہ رقم - 2011ء	7,408,199	4,760,770	9,201,172	6,680,964	28,051,105

فہرست کی شرح	10 فیصد	33.33 فیصد	20 فیصد	20 تا 25 فیصد
5.1 انسٹی ٹیوٹ کے زیر استعمال زمین اور عمارات بینک دولت پاکستان کی ملکیت ہیں۔ بینک دولت پاکستان نے اس کے استعمال کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا ہے۔				
5.2 سال کا فہرست کی شرح انتظامی اور عمومی اخراجات میں شمار کیا گیا ہے۔ نیز دیکھئے نوٹ 17				
6 غیر ضمانتی تربیتی پروگرام کے لیے قابل وصول رقم				
	2011ء	2012ء	نوٹ	
	روپے	روپے		
منسلک سرگرمیاں	1,632,333	6,432,598		
ایس بی پی بینکنگ سروس کارپوریشن	4,148,652	7,617,216		
بینک دولت پاکستان	5,780,985	14,049,814		
دیگر				
اچھی وصولیاں	4,414,778	16,873,817		
مشکوک وصولیاں	(1,553,150)	(2,510,140)		
	5,967,928	19,383,957		
	(1,553,150)	(2,510,140)		
	4,414,778	16,873,817		
مشکوک وصولیوں کی تہوین	10,195,763	30,923,631		
7 قرضے، پیشگی ادائیگیاں اور دیگر قابل وصولی رقم				
	501,450	251,460		
	789,808	1,341,078		
	-	589,199		
	1,291,258	2,181,737		
8 قلیل مدتی سرمایہ کاریاں				
محفوظ تاجر صیت سرمایہ کاری				
حکومتی ٹریژری بلز	180,195,634	204,808,043	8.1	
لاگت	8,995,893	9,375,861		
حاصل شدہ منافع	189,191,527	214,183,904		

8.1 یہ سرمایہ کاری 12 ماہ کے لیے ہے اور اسے مؤثر شرح سود 11.4389 فیصد تا 13.8693 فیصد سالانہ (2011ء: 11.4389 فیصد تا 13.8693 فیصد سالانہ) استعمال کرتے ہوئے بالاقساط لاگت پر دکھایا گیا ہے۔

8.2 اس میں وہ سرمایہ کاریاں شامل ہیں جو وقف فنڈ کی طرف سے کی گئیں لیکن انہیں خصوصی طور پر نشان زد نہیں کیا گیا۔ حاصل ہونے والی آمدنی وقف فنڈ کے قیام کی تیاری پر اثاثوں کے تناسب سے سرمایہ کاری پر مبنی ہوتی ہے۔

نوٹ	2012ء	2011ء
	روپے	روپے
9 جاری کردہ، سبسکرائب کیا ہوا اور ادا شدہ سرمایہ		
نقد کے عوض جاری کردہ 2,926,084 عام حصص، دس دس روپے کے	29,260,840	29,260,840
9.1		

9.1 بیننس شیٹ کی تاریخ پر بینک دولت پاکستان کے پاس انسٹی ٹیوٹ کے 2,926,083 (2011: 2,926,083) عام حصص ہیں اور گورنر بینک دولت پاکستان کے پاس ایک (1 : 2011) حصہ ہے۔

#### 10: وقف فنڈ / سرمایہ گرانٹ

2012ء	2011ء	
روپے	روپے	
-	-	وقف فنڈ
59,429,900	-	ابتدائی بیننس
7,850,745	-	سرمایہ گرانٹ سے منتقل کردہ
67,280,645	-	سرمایہ کاریوں پر سودی آمدنی
		کلوزنگ بیننس
		سرمایہ گرانٹ
		ابتدائی بیننس
59,429,900	59,429,900	وقف فنڈ کو منتقل کردہ
(59,429,900)	-	کلوزنگ بیننس
	59,429,900	

یہ جنوری 2005ء میں بینک دولت پاکستان سے انسٹی ٹیوٹ کی وصول کردہ رول فنس ریورس سینٹر کے قیام کے لیے سرمایہ گرانٹ ہے جو دس لاکھ ڈالر ہے۔ بینک دولت پاکستان کی جانب سے گرانٹ قرضے کی اس رقم میں سے دی گئی ہے جو حکومت پاکستان کو ایشیائی ترقیاتی بینک نے دیا تھا۔ ملاحظہ کیجئے معاہدہ قرضہ نمبر PAK-1987 مورخہ 23 دسمبر 2002ء۔ سال کے دوران انسٹی ٹیوٹ نے یکم جولائی 2011ء سے ایک وقف فنڈ قائم کیا ہے جس کا مقصد دیہی فنس ریورس سینٹر کی تیاری اور اس کے آپریشنز کو چلانا، اور اسی لیے سرمایہ گرانٹ کو وقف فنڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے:

11 قرض دینے والے، جمع شدہ اخراجات اور دیگر قابل ادائیگی رقوم

2011ء	2012ء
روپے	
7,365,476	2,761,030
110,000	376,500
3,994,880	5,067,510
388,263	5,546,685
11,858,619	13,751,725

قرض دینے والے  
سفر اور تربیت کا واجب الادا خرچ  
جمع شدہ اخراجات  
رقم امساک/ڈپازٹس

12 منسلک سرگرمیوں سے قابل وصولی

2011ء	2012ء
روپے	
104,996,873	151,566,510
74,558,091	104,996,873
69,983,684	103,000,397
(39,544,902)	(56,430,760)
104,996,873	151,566,510

بینک دولت پاکستان  
ابتدائی رقم  
دوران سال اضافے  
مختص خسارہ  
اختتامی رقم

یہ انسٹی ٹیوٹ کا انتظام چلانے کے لیے بینک دولت پاکستان ("سرپرست ادارہ") میں انسٹی ٹیوٹ کا کرنٹ اکاؤنٹ ہے۔

13 سرمایہ جاتی اخراجات کم ہوئے وعدے کے لحاظ سے لیکن ابھی تک خرچ نہیں کیے گئے اور ان کی مالیت 6.1 ملین روپے بنتی ہے (2011: صفر روپے)۔

14 ہوٹل اور تربیتی ہالز کی آمدنی

2011ء	2012ء
22,103,350	23,922,800
1,973,722	2016,868
10,502,830	9,307,048
34,579,902	35,246,716

کرایہ آمدنی  
سروس چارجز  
کھانا اور مشروبات

15 تعلیم و تربیت فیس

14,119,298	19,100,179	بین الاقوامی کورسز
12,971,414	16,950,475	ملکی کورسز
8,775,000	8,021,675	اسلامی بینکاری کورسز
35,865,712	44,072,329	

2011ء	2012ء	نوٹ	دیگر آمدنی	16
روپے	روپے			
21,583,925	17,141,632		سرمایہ کاری پر آمدنی	
410,375	3,624,730		گاڑیوں، فرنیچر اور فیکسز کو ٹھکانے لگانے سے فائدہ	
218,794	757,253		متفرق آمدنی	
22,213,094	21,523,615			

2011ء	2012ء	نوٹ	دیگر آمدنی	17
روپے	روپے			
56,469,888	66,327,406		آپریٹنگ، انتظامی و عمومی اخراجات	
9,545,569	14,596,035		تنخواہیں، اجرتیں اور دیگر فوائد	
10,929,870	9,683,925		تربیت کی لاگت	
14,391,112	15,871,900		مرمت اور دیکھ بھال	
4,840,527	6,275,527		رہائش، کھانا اور متعلقہ خدمات	
2,369,432	2,819,590		سفر اور کرایہ	
2,370,074	1,093,296		طباعت اور اسٹیشنری	
15,896,370	21,734,051		طبی اخراجات	
927,659	964,197		بجلی، گیس اور پانی	
1,117,148	1,725,612		فون اور فیکس چارجز	
639,995	448,505		گاڑیوں کے رواں اخراجات	
1,185,600	1,348,675		عمومی اشیائے صرف	
608,842	1,345,255		سیکورٹی چارجز	
217,136	96,480		بیمہ	
151,115	210,670		اخبارات، کتابیں اور جرائد	
410,052	487,633		ڈاک	
150,000	150,000		تفریح	
665,000	721,000		آڈیٹرز کا معاوضہ	
39,897	-		کرایہ، ریسٹس اور ٹیکسز	
			قلمرو اثاثے	

## نہاف کا مالی گوشوارہ

66,305	60,510	قانونی و پیشہ ورانہ چارجز
6,122,719	9,814,396	فرسودگی
1,553,150	956,990	مشکوٰۃ وصولیوں کی تموین
229,730	541,767	دیگر
<b>130,897,190</b>	<b>157,273,420</b>	
		<b>18 ٹیکسیشن</b>

2011ء	2012ء	
روپے	روپے	
926,587	-	جاری
379,833	-	گذشتہ
1,306,420	-	

انسٹی ٹیوٹ کی آمدنی اگر چیکس سے مستثنیٰ ہے تاہم انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء میں ترمیم کی بنا پر انسٹی ٹیوٹ پر لازم ہے کہ وہ آرڈیننس کی دفعہ 113 کے تحت کم از کم ٹیکس 2010ء اور 2011ء سے ادا کرے۔

## 19 مالی گوشوارے اور متعلقہ اکتشافات

### 19.1 خطرہ قرض

#### خطرہ قرض کا اکتشاف

مالی اثاثوں کی موجودہ رقم زیادہ سے زیادہ قرض کا اکتشاف کرتی ہے۔ بیلنس شیٹ کی تاریخ پر خطرہ قرض کا زیادہ سے زیادہ اکتشاف یہ تھا:

2011ء	2012ء	
روپے	روپے	
401,400	953,497	ڈپازٹ
10,195,763	30,923,631	ترہیتی پروگراموں سے قابل وصولی
501,450	840,659	قرضے، قلیل مدتی ڈپازٹس اور دیگر قابل وصولی رقوم
189,191,527	214,183,904	قلیل مدتی سرمایہ کاریاں
<b>200,290,140</b>	<b>246,901,691</b>	

ترہیتی پروگراموں کی مد میں 14 ملین روپے (2011ء: 5.8 ملین روپے) شامل ہیں جو کہ پیرنٹ ادارے اور اس کے ذیلی ادارے پر واجب الادا ہیں، ان پر اکتشاف کا زیادہ خطرہ نہیں ہے۔

## 19.2 امپیرمنٹ نقصانات

(الف) بیلنس شیٹ کی تاریخ پر، ترہیتی پروگراموں سے قابل وصولی رقوم کے لیے زیادہ سے زیادہ خطرہ قرض یہ تھا:

2011ء	2012ء	
روپے	روپے	ملکی
10,195,763	22,549,206	دیگر خطے
-	8,374,425	
10,195,763	30,923,631	

(ب) بیلنس شیٹ کی تاریخ پر تربیتی پروگراموں سے قابل وصولی رقوم کی مدتیں اس طرح تھیں:

2011ء	2012ء	
روپے	روپے	
تموین	تموین	خام
-	-	3,092,359
-	1,794,440	6,941,006
-	1,697,375	6,048,529
-	66,000	186,180
-	33,700	552,870
1,553,150	2,381,383	2,568,013
1,553,150	5972,898	19,388,957

تاریخی ریکارڈ کی بنا پر انسٹی ٹیوٹ یہ سمجھتا ہے کہ تربیتی پروگراموں سے قابل وصولی رقوم کی مدتیں ایک سال سے زائد مدت سے واجب الادا رقوم کے لیے کسی امپیرمنٹ الاؤنس کی ضرورت نہیں۔

### 19.3 سیالیت کا خطرہ

ذیل کے تجزیے میں انسٹی ٹیوٹ کے مالی واجبات بیلنس شیٹ پر بقیہ معاہداتی عرصیت پر مبنی متعلقہ عرصیتی گروپوں میں دکھائے گئے ہیں۔ جدول میں ظاہر کی گئی رقوم معاہداتی غیر ڈسکاؤنٹ شدہ نقد بہاؤ ہیں۔

30 جون 2012ء	جاری رقم	مجموعہ	6 ماہ یا کم	6 سے 12 ماہ	1 تا 5 سال	5 سال سے زائد
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے
13,751,725	13,751,725	13,751,725	8,205,040	5,546,685		
151,566,510	151,566,510	151,566,510	75,783,225	75,783,225		
165,318,235	165,318,235	165,318,235	83,988,295	81,329,940		

تجارتی اور دیگر واجب الادا رقوم  
منسلکہ سرگرمیوں کی بنا پر

30 جون 2011ء

تجارتی اور دیگر واجب الادا قومی	11,858,619	11,858,619	11,858,619	-
منسلکہ سرگرمیوں کی بنا پر	52,498,437	52,498,437	104,996,873	104,996,873
	52,498,437	64,357,056	116,855,492	116,855,492

#### 19.4 منڈی کا خطرہ

انسٹی ٹیوٹ کو منڈی کا کوئی خطرہ درپیش نہیں۔

#### 19.5 مالی اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت

(الف) مناسب مالیت وہ رقم ہوتی ہے جس پر آگاہ و آمادہ فریقین رضامندی سے arms length سودے میں کسی اثاثے کا تبادلہ یا واجبات کا تصفیہ کر سکیں، علاوہ جبری یا قانونی فروخت کے۔

#### (ب) مناسب مالیت کا تخمینہ

انسٹی ٹیوٹ نے مالی وثیقوں کے لیے، جن کی پیمائش بیلنس شیٹ میں مناسب مالیت پر کی جاتی ہے، آئی ایف آر ایس 7 میں ترمیم اختیار کی ہیں۔ اس ترمیم کے تحت لازم ہے کہ درج ذیل تین سطحیں استعمال کرتے ہوئے مناسب مالیت معلوم کرنے کے طریقے ظاہر کیے جائیں، یہ سطحیں مالی وثیقوں کی مناسب مالیت معلوم کرنے میں استعمال ہونے والے اجزا کی اہمیت اجاگر کرتی ہیں۔

- پہلی سطح: ایک جیسے اثاثوں اور واجبات کے، سرگرم منڈیوں میں دیے گئے نرخ (غیر مطابقت شدہ)۔
- دوسری سطح: پہلی سطح میں دیے گئے نرخوں کے علاوہ اجزا جو اثاثوں یا واجبات کے معاملے میں قابل مشاہدہ ہوں خواہ براہ راست (یعنی نرخ) خواہ بالواسطہ (یعنی نرخوں سے ماخوذ)۔
- تیسری سطح: اثاثہ جات یا واجبات کے اجزا جو منڈی کے قابل مشاہدہ اعداد و شمار پر مبنی نہ ہوں (نا قابل مشاہدہ اجزا)۔

انسٹی ٹیوٹ نے مناسب مالیت پر کوئی بھی سرمایہ کاری نہیں کی ہے۔

#### 20 انتظام سرمایہ

انتظام سرمایہ کے حوالے سے انسٹی ٹیوٹ کا مقصد انسٹی ٹیوٹ کی اہلیت کو اس طرح برقرار رکھنا ہے کہ اس کے جاری وظائف کے استحکام کے لیے مضبوط اساس سرمایہ بھی موجود رہے۔ سال کے دوران انسٹی ٹیوٹ کی انتظام سرمایہ کی حکمت عملی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور انسٹی ٹیوٹ پر بیرونی طور پر سرمائے کی شرائط عائد بھی نہیں ہوتیں۔ مزید برآں سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے بینک دولت پاکستان کی معاونت موجود ہے۔

#### 21 متعلقہ فریقوں سے لین دین

انسٹی ٹیوٹ بینک دولت پاکستان ("پیرنٹ ادارہ") کا ذیلی ادارہ، اور اس کی مکمل ملکیت میں ہے، چنانچہ بینک دولت پاکستان کے تمام ذیلی ادارے اور منسلکہ سرگرمیاں انسٹی ٹیوٹ کے متعلقہ فریق ہیں۔ دیگر متعلقہ فریقوں میں ڈائریکٹرز اور انتظامیہ کے اہم عہدیدار اور ادارے، جن پر ڈائریکٹرز کا اختیار ہو، شامل ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے تمام لین دین بینک دولت پاکستان کرتا ہے۔ دیگر متعلقہ فریقوں سے لین دین، اگر ہو تو، وہ ظاہر نہیں کیا جاتا کیونکہ انتظامیہ کا نقطہ نظر ہے کہ ایسے لین دین انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں کی نوعیت کی وجہ سے ظاہر کرنا عملاً ممکن نہیں۔



انتظامیہ کے اہم عہدیداروں اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کے معاوضے اور فوائد سمیت، متعلقہ فریقوں کی رقوم ان کی شرائط ملازمت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہیں:

2011ء	2012ء
روپے	روپے

#### پیرنٹ ادارہ - بینک دولت پاکستان

189,191,527	214,183,904	سال کے اختتام پر پینلنس
4,148,652	7,617,216	قلیل مدتی سرمایہ کاریاں
104,996,873	151,566,510	ترجینی پروگراموں پر قابل وصولی
		پیرنٹ ادارہ کو واجب الادا

176,503,840	204,808,043	سال کے دوران لین دین
6,007,702	2,008,607	خریدی گئی رمیجاد پوری کرنے والی اور دوبارہ لگائی جانے والی سرمایہ کاریاں
39,544,902	56,430,760	خالص بک ویلیو پر منتقل کردہ اثاثوں کی قیمت
		مختص فاضل (خسارے)

1,632,333	6,432,598	مسئلہ سرگرمیاں - ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن
		سال کے اختتام پر پینلنس
		ترجینی پروگراموں پر قابل وصولی رقم

57,034,134	16,157,095	سال کے دوران لین دین
60,753,132	11,356,830	ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کو دیا گیا ریونیو
		ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن سے وصولی

8,884,793	11,134,103	چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈائریکٹر اور انتظامیہ کے اہم عہدیداروں کا معاوضہ
24,172,154	24,125,610	سال کے دوران لین دین
14	10	تنخواہیں، اجرتیں اور فوائد برائے:
		- چیف ایگزیکٹو آفیسر
		- انتظامیہ کے اہم عہدیداران
		- افراد کی تعداد

#### 22 عمومی

اعداد و شمار راولڈنڈ آف کرتے ہوئے قریب ترین روپے کی رقم ظاہر کی گئی ہے۔

23 مالی گوشواروں کی منظوری کی تاریخ  
بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 09 اپریل 2013ء کو ان مالی گوشواروں کے اجرا کی توثیق کی۔

---

ڈائریکٹر

---

منیجنگ ڈائریکٹر



اسٹیٹ بینک آف پاکستان  
مجموعی مالی صورتحال پر آئی اے ایس -39 کے اثرات کا گوشوارہ

30 جون 2012ء

نوٹ	موجودہ فرم ورک کے تحت	نئی درجہ بندیاں	آئی اے ایس -39 کے اطلاق کے اثرات	نئی پیشکشیں	بعد از اطلاق آئی اے ایس -39
ہزار روپے					
313,077,419	-	-	-	-	313,077,419
1,814,196	-	-	-	-	1,814,196
1,038,341,770	527,207	-	-	-	1,038,868,977
4,994,808	-	-	-	-	4,994,808
91,334,177	-	-	-	-	91,334,177
17,104	-	-	-	-	17,104
112,898,648	-	-	-	-	112,898,648
12,744,407	350,073	-	-	-	13,094,480
1,827,251,187	41,00	125,361,020	-	-	1,952,653,307
340,046,025	2,525,730	(75,793,585)	-	-	266,778,170
6,311,529	(6,311,529)	-	-	-	-
6,797,433	(6,797,433)	-	-	-	-
23,450,893	-	-	-	-	23,450,893
30,882	-	-	-	-	-
6,024,442	(4,170,337)	-	-	-	1,854,105
<b>3,785,134,920</b>	<b>(13,835,189)</b>	<b>49,567,435</b>	-	-	<b>3,820,867,166</b>
1,776,962,388	-	-	-	-	1,776,962,388
587,542	-	-	-	-	587,542
148,815,907	-	-	-	-	148,815,907
12,240,388	-	-	-	-	12,240,388
396,172,467	-	-	-	-	396,172,467
153,534,625	270,679	-	-	-	153,805,304
656,185,305	1,394,116	-	-	-	657,579,421
107,523,858	(15,499,984)	-	-	-	92,023,874
21,457,079	-	-	-	-	21,457,079
67,281	-	-	-	-	67,281
<b>3,273,546,840</b>	<b>(13,835,189)</b>	-	-	-	<b>3,259,711,651</b>
<b>511,588,080</b>	-	<b>49,567,435</b>	-	-	<b>561,155,515</b>
100,000	-	-	-	-	100,000
175,944,238	-	(13,000,000)	-	-	162,944,238
-	-	(62,793,585)	-	-	(62,793,585)
309,565,438	-	-	-	-	309,565,438
25,978,404	-	-	-	-	25,978,404
-	-	125,361,020	-	-	125,361,020
<b>511,588,080</b>	-	<b>49,567,435</b>	-	-	<b>561,155,515</b>

اثاثے

بینک کی تحویل میں طلائی ذخائر  
فلکی کرنسی - سٹے  
بیرونی کرنسی کے ذخائر  
بیرونی کرنسی کی شخص رقوم  
آئی ایم ایف کے تحت پیش ڈرائنگ رینس  
کوٹا انتظامات کے تحت آئی ایم ایف کی شخص قسط  
دوبارہ فروخت کی غرض سے انتظامات کے تحت خریدی گئی تحسکات  
حکومتوں کے جاری کھاتے  
سرمایہ کاریاں  
قرضے، ایڈوانسز، بل آف ایکسیچنگ اور کمرشل پیپر  
ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اثاثے  
بھارت اور بنگلہ دیش (ساتھ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں سے واجیہ رقوم  
جائیداد اور آلات  
ناقابل س اثاثے  
دیگر اثاثے  
مجموعی اثاثے

واجبات

زیر گردش بینک نوٹ  
قابل ادائیگی بل  
حکومتوں کے جاری کھاتے  
معادے کے تحت دوبارہ خریدی غرض سے فروخت کی گئی تحسکات  
بینکوں اور مالی اداروں کی امانتیں  
دیگر امانتیں اور کھاتے  
آئی ایم ایف کو قابل ادائیگی  
دیگر واجبات  
مؤخر واجیہ - عمل کو سبکدوشی کے مالی فوائد  
وقف فنڈ  
مجموعی واجبات

خالص اثاثے

ممانعتہ مہمات

سرمایہ حصص  
ذخائر  
غیر حاصل شدہ منافع  
طلائی ذخائر پر غیر حاصل شدہ اخافہ  
جائیداد اور آلات کی باز قدر پینائی پر فاضل رقم  
تحسکات کی باز قدر پینائی پر فاضل رقم - آئی ایم ایس  
مجموعی ایکویٹی

منسلک نوٹس ایک تا 9 ان گوشواروں کا جزو لا ینفک ہے۔

یاسین انور  
گورنر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

”اس گوشوارے میں بینک کے مجموعی مالی گوشواروں پر اسے مالی سال 12ء پر آئی اے ایس -39 کے اثرات بیان کیے گئے ہیں۔ بینک کے آڈیٹڈ میسرز ارنسٹ اینڈ یوگ فورڈر سیدات حیدر اور میسرز کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کمپنی نے بھی اس گوشوارے کا جائزہ لیا ہے، اور انہوں نے بینک، وفاقی حکومت اور کثیر طر فی مالی اداروں کے استعمال کے لیے ایک خصوصی رائے ظاہر کی ہے جو بینک کے ریکارڈز میں موجود اور دستیاب ہے۔“

**اسٹیٹ بینک آف پاکستان**  
**مجموعی مالی صورتحال پر آئی اے ایس-39 کے اثرات کا گوشوارہ**  
**30 جون 2012ء**

آئی اے ایس-39 کے اطلاق کے اثرات		موجودہ فریم ورک کے تحت	
نئی پیکائشیں	نئی درجہ بندیاں		
ہزار روپے			
236,276,844	-	-	236,276,844
(11,338,230)	-	-	(11,338,230)
<b>224,938,614</b>	-	-	<b>224,938,614</b>
کمیشن کی آمدنی			
1,952,783	-	-	1,952,783
-	-	(42,827,638)	42,827,638
42,838,099	-	42,838,099	-
7,743,084	-	7,743,084	-
15,697,821	-	-	15,697,821
1,280,106	-	(7,753,545)	9,033,651
(123,761)	-	-	(123,761)
<b>294,326,746</b>	-	-	<b>294,326,746</b>
منہما: براہ راست آپریٹنگ اخراجات			
5,689,829	-	-	5,689,829
5,953,743	-	-	5,953,743
20,159,546	-	-	20,159,546
عام، انتظامی اور دیگر اخراجات			
تعمین برائے (معکوس تموین):			
1,553,300	1,553,300	-	-
1,885,143	-	-	1,885,143
(59,212)	-	-	(59,212)
(102,415)	-	-	(102,415)
3,276,816	-	-	1,723,516
<b>259,246,812</b>	<b>1,553,300</b>	-	<b>260,800,112</b>

ڈسکاؤنٹ، سود، مارک اپ اور/یا کمایا گیا منافع	236,276,844
منہما: سود/مارک اپ کے اخراجات	(11,338,230)
کمیشن کی آمدنی	1,952,783
مبادلے کا منافع - خالص	-
زرمبادلہ کا خالص منافع	42,838,099
بذریعہ نقصان نقصان کھاتہ مناسب مالیت پر مالی آلات کا خالص (خسارہ)/منافع	7,743,084
منافع منقسمہ کی آمدنی	15,697,821
دیگر آپریٹنگ آمدنی - خالص	1,280,106
دیگر چارجز - خالص	(123,761)
مجموعی آپریٹنگ آمدنی	<b>294,326,746</b>
منہما: براہ راست آپریٹنگ اخراجات	5,689,829
بینک نوٹ کی طباعت کے چارجز	5,953,743
انجینیئرنگ کمیشن	20,159,546
عام، انتظامی اور دیگر اخراجات	
تعمین برائے (معکوس تموین):	
- قرضے، ایڈوانسز اور دیگر اثاثے	1,553,300
- دعوے	1,885,143
- سرمایہ کاری کی مالیت میں تخفیف	(59,212)
- دیگر محکوک اثاثے	(102,415)
	3,276,816
	<b>259,246,812</b>

سال کا منافع	
--------------	--

منسلک نوٹس ایک تا 9 ان گوشواروں کا جزو لا ینفک ہے۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر

”اس گوشوارے میں بینک کے مجموعی مالی گوشواروں برائے مالی سال 12ء پر آئی اے ایس-39 کے اثرات بیان کیے گئے ہیں۔ بینک کے آڈیٹرز میسرز ارنسٹ اینڈ یوگ فورڈ زیدات حیدر اور میسرز کے پی ایم جی تاثیر بادی اینڈ کمپنی نے بھی اس گوشوارے کا جائزہ لیا ہے، اور انہوں نے بینک، وفاقی حکومت اور کثیر طرفی مالی اداروں کے استعمال کے لیے ایک خصوصی رائے ظاہر کی ہے جو بینک کے ریکارڈز میں موجود اور دستیاب ہے۔“

## اسٹیٹ بینک آف پاکستان 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران مجموعی مالی صورتحال اور مجموعی مالی کارکردگی پر آئی اے ایس 39 کے اثرات کے گوشواروں کے لیے نوٹس

### 1- تیاری کی غرض و غایت

آئی اے ایس 39 کے اثرات کے گوشوارے: مالی آلات: اسٹیٹ بینک آف پاکستان (بینک)، اور اس کے کلی ملکیتی ذیلی اداروں ایس بی بی بینکنگ سروسز کارپوریشن (کارپوریشن) اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (گارفنڈ) (انسٹی ٹیوٹ) کی مجموعی مالی صورتحال اور مجموعی مالی کارکردگی (گوشوارے) پر اعتراف اور پیمائش (آئی اے ایس 39) تیاری کی گئی ہیں تاکہ 30 جون 2012ء کو گروپ کے اثاثے، واجبات، ایکویٹی اور ذخائر کی موجودہ مالیت پر، اور دوران سال گروپ کے نفع و نقصان پر، جو کہ مجموعی مالی گوشواروں میں دکھایا گیا ہے، آئی اے ایس 39 پر عمل درآمد کے اثرات کا تجزیہ کیا جاسکے۔ مجموعی مالی گوشواروں کے اعداد و شمار بینک کے مرکزی بورڈ کے اختیار کردہ اکاؤنٹنگ فریم ورک یعنی آئی اے ایس 1 سے آئی اے ایس 38 تک اور ان پالیسیوں کے مطابق ہیں جو بینک نوٹ اور سکوں، سرمایہ کاری، سونے کے ذخائر اور لین دین اور آئی ایم ایف کے پاس رقوم کے حوالے سے ہیں اور مجموعی مالی گوشواروں کے نوٹس بالترتیب 2، 3، 4، 6، 7 اور 14 میں بیان کی گئی ہیں۔ گروپ کے 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے مجموعی مالی گوشوارے پر علاحدہ آڈٹ رائے جاری کی گئی ہے۔ یہ گوشوارے مجموعی مالی گوشوارے نہیں ہیں اور ان میں صرف مطابقت کو شامل کیا گیا ہے تاکہ گروپ کی مالی صورتحال اور کارکردگی پر آئی اے ایس 39 کے اطلاق کے اثرات کا تجزیہ کیا جاسکے، اور انہیں 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے گروپ کے آڈٹ شدہ مجموعی مالی گوشواروں کے ساتھ ملا کر پڑھا جانا چاہیے۔

### 2- تخمینوں اور فیصلوں کا استعمال

آئی اے ایس 39 کے اطلاق کے اثرات درست طور پر ظاہر کرنے کے لیے ضروری تھا کہ ان گوشواروں کی تیاری میں مخصوص اہم حساباتی تخمینے استعمال کیے جائیں۔ یہ بھی ضروری تھا کہ آئی اے ایس 39 کا اطلاق کرتے ہوئے انتظامیہ اپنی رائے کو استعمال میں لائے۔ تخمینوں اور آراء کو مسلسل جانچا جاتا ہے اور یہ تاریخی واقعات پر مبنی ہیں۔

### 3- سرمایہ کاری

#### 3.1 پیمائش نو

دستیاب برائے فروخت سرمایہ کاری	لاگت	مناسب مالیت	باز قدر پیمائی پر فاضل رقم
رقم ہزار روپے میں			
بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے حصص میں سرمایہ کاری			
- فہرستی			
نیشنل بینک	1,100,807	60,571,550	59,470,743
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	5,919,530	18,698,911	12,779,381
الائیڈ بینک لمیٹڈ	350,638	6,114,070	5,763,432
حبیب بینک لمیٹڈ	8,192,814	55,540,278	47,347,464
	15,563,789	140,924,809	125,361,020

اس جدول سے 30 جون 2012ء تک کوئڈ نرغوں پر فہرستی حصص میں گروپ کی اسٹریٹجک سرمایہ کاری کی مناسب مالیت کی پیمائش نو (remeasurement) کا پتہ چلتا ہے۔ آڈٹ شدہ مجموعی مالی گوشوارے میں جس تاریخی لاگت پر سرمایہ کاری کی جاتی ہے اس کے اور مناسب مالیت کے مابین فرق 'پیمائش نو' ہے، 125,361 ملین روپے (2011ء: 120,459 ملین روپے) مالیت کے ان حصص کے کراچی اسٹاک ایکسچینج میں بتائے گئے نرغوں سے مناسب مالیت معلوم کی جاتی ہے۔ نتیجتاً پیمائش نو پر غیر حاصل شدہ منافع ایکویٹی میں درج ہوتا ہے۔

#### 4- قرضے، ایڈوانسز، ہنڈی اور تجارتی دستاویزات

##### 4.1 نئی درجہ بندی

یہ سرکاری اداروں، سرکاری ملکیت/کنٹرول کے مالی اداروں، نجی شعبے کے مالی اداروں اور ملازمین کو دیے گئے قرضے پر 3,027 ملین روپے مالیت کے واجب الوصول سود کی نئی درجہ بندی ہے جسے ”دیگراٹھاٹے“ واجب الوصول سود/مارک اپ، ڈسکاؤنٹ اور منافع“ کے زمرے سے نکال کر ان قرضوں کو بے باقی لاگت میں لانا ہے۔

نئی درجہ بندی میں بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) میں مالی اداروں کو قرضوں اور ایڈوانسز کی امپیرمنٹ کا بندوبست بھی شامل ہے۔ 501,749 ملین روپے (2011ء: 565,218 ملین روپے) کے ان قرضوں کا بندوبست آڈٹ شدہ مجموعی مالی گوشواروں میں ”دیگرواجبات۔ دیگر مشکوک اثاثوں کا بندوبست“ میں شامل کیا گیا ہے۔

##### 4.2 پیمائش نو

اس میں بینک کی طرف سے زراعت، صنعت، برآمدی اور ہاؤزنگ شعبوں کو 75,794 ملین روپے (2011ء: 74,240 ملین روپے) مالیت کے دیے گئے قرضوں پر امپیرمنٹ کا بندوبست دکھایا گیا ہے۔ اس بندوبست کے نتیجے میں 30 جون 2012ء تک 75,794 ملین روپے کا (2011ء: 74,240 ملین روپے) نفع اور نقصان کھاتے میں چارج شامل ہو گیا ہے اور 13,000 ملین روپے (2011ء: 13,000 ملین روپے) مالیت کا حصول کا استرداد ”غیر حاصل شدہ منافع“ سے ”ریزرو فنڈ“ میں شامل کیا گیا ہے۔

##### 5- ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اٹھاٹے

یہ نئی درجہ بندی ”ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اٹھاٹوں“ کا حصول ظاہر کرتی ہے جن کی مالیت 6,311 ملین روپے (2011ء: 1,308 ملین روپے) ہے، اس میں امپیرمنٹ کے لیے متعلقہ بندوبست شامل ہے جو مجموعی مالی گوشواروں میں ”دیگرواجبات۔ مشکوک اثاثوں کے لیے بندوبست“ کے تحت شامل ہے۔ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے مابین حتمی تصفیے تک یہ اٹھاٹے حاصل نہیں ہو سکتے۔

##### 6- بھارت اور بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کی حکومتوں پر واجب الادا رقم

یہ نئی درجہ بندی بھارت اور بنگلہ دیش کی حکومتوں سے رقم کا حصول ظاہر کرتی ہے جن کی مالیت امپیرمنٹ کے لیے متعلقہ بندوبست سمیت 6,797 ملین روپے (2011ء: 6,313 ملین روپے) ہے اور جو مجموعی مالی گوشواروں میں ”دیگرواجبات“ کے تحت ”مشکوک اثاثوں کے لیے بندوبست، پیش میعاد مارک اپ اور منافع اور دیگر“ میں شامل ہے۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کی حکومتوں کے مابین حتمی تصفیے تک یہ اٹھاٹے حاصل نہیں ہو سکتے۔

##### 7- دیگر واجبات

یہ نئی درجہ بندی بنیادی طور پر امپیرمنٹ کے بندوبست، اور ریزرو بینک آف انڈیا کی تحویل میں اٹھاٹوں، بھارت اور بنگلہ دیش کی حکومتوں سے واجب الادا رقم اور بنگلہ دیش میں مالی اداروں کو دیے گئے قرضوں اور ایڈوانسز پر معطل کردہ مارک اپ کو ظاہر کرتی ہے جس کی مالیت 13,835 ملین روپے (2011ء: 8,518 ملین روپے) ہے اور جو اپنے متعلقہ کھاتوں میں نو درجہ بند کر دیے گئے ہیں (حوالہ نوٹس 4 اور 5)۔

##### 8- استناد کی تاریخ

بینک کے مرکزی بورڈ نے ان گوشواروں کو اجراء کے لیے 14 دسمبر 2012ء کو سند عطا کی۔

##### 9- عمومی

رقم کے اعداد و شمار کو قریب ترین ہزار روپے میں ظاہر کیا گیا ہے تاوقتیکہ دوسری صورت بیان کی جائے۔

محمد ہارون رشید  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

قاضی عبدالمتین  
ڈپٹی گورنر

یاسین انور  
گورنر







## ضمیمہ الف: تاریخ وار پالیسی اعلانات

الف 1: بینکاری پالیسی اور ضوابط گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر سرکلر لیٹ نمبر	پالیسی فیصلہ														
21 اکتوبر 2011ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 1	محتاطیہ قواعد میں ترامیم - اثاثوں کی زمرہ بندی اور تموین														
<p>درجہ ہند اثاثوں کے عوض تموین سے متعلق ہدایات میں ترامیم کی گئیں اور، مؤثر بہ 30-09-2011، تموین معلوم کرنے کے لیے زمرہ بندی کی تاریخ سے غیر فعال قرضوں کے مقابل بینکوں رُت م (ترقیاتی مالی اداروں) کے زیر تحویل اہل ضمانتوں / تمسکات جبری قیمت فروخت (FSV) کا فائدہ بڑھایا گیا جس کی تفصیل یہ ہے:</p>																
<table border="1"> <tr> <th>اثاثے کی قسم</th><th>زمرہ بندی کی تاریخ سے جبری قیمت فروخت کا فائدہ</th></tr> <tr> <td colspan="2"><b>الف - کارپوریٹ کمرشل بینکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-8 اور ایس ایم ای مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-11</b></td></tr> <tr> <td>رہن شدہ رہائشی، کمرشل اور صنعتی املاک (صرف اراضی و غمارت)</td><td>☆ 30 فیصد پہلے سال ☆ 20 فیصد دوسرے سال، اور ☆ 10 فیصد تیسرے سال</td></tr> <tr> <td>پلائٹ اور مشینری زیر استعمال</td><td>☆ 75 فیصد پہلے سال ☆ 60 فیصد دوسرے سال ☆ 45 فیصد تیسرے سال ☆ 30 فیصد چوتھے سال، اور ☆ 20 فیصد پانچویں سال</td></tr> <tr> <td>گروہ شدہ اشیا</td><td>☆ 40 فیصد تین سال</td></tr> <tr> <td colspan="2"><b>ب - صارفی مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-22</b></td></tr> <tr> <td>رہن شدہ رہائشی املاک</td><td>☆ 75 فیصد پہلے اور دوسرے سال ☆ 50 فیصد تیسرے اور چوتھے سال ☆ 30 فیصد پانچویں سال</td></tr> </table>			اثاثے کی قسم	زمرہ بندی کی تاریخ سے جبری قیمت فروخت کا فائدہ	<b>الف - کارپوریٹ کمرشل بینکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-8 اور ایس ایم ای مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-11</b>		رہن شدہ رہائشی، کمرشل اور صنعتی املاک (صرف اراضی و غمارت)	☆ 30 فیصد پہلے سال ☆ 20 فیصد دوسرے سال، اور ☆ 10 فیصد تیسرے سال	پلائٹ اور مشینری زیر استعمال	☆ 75 فیصد پہلے سال ☆ 60 فیصد دوسرے سال ☆ 45 فیصد تیسرے سال ☆ 30 فیصد چوتھے سال، اور ☆ 20 فیصد پانچویں سال	گروہ شدہ اشیا	☆ 40 فیصد تین سال	<b>ب - صارفی مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-22</b>		رہن شدہ رہائشی املاک	☆ 75 فیصد پہلے اور دوسرے سال ☆ 50 فیصد تیسرے اور چوتھے سال ☆ 30 فیصد پانچویں سال
اثاثے کی قسم	زمرہ بندی کی تاریخ سے جبری قیمت فروخت کا فائدہ															
<b>الف - کارپوریٹ کمرشل بینکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-8 اور ایس ایم ای مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-11</b>																
رہن شدہ رہائشی، کمرشل اور صنعتی املاک (صرف اراضی و غمارت)	☆ 30 فیصد پہلے سال ☆ 20 فیصد دوسرے سال، اور ☆ 10 فیصد تیسرے سال															
پلائٹ اور مشینری زیر استعمال	☆ 75 فیصد پہلے سال ☆ 60 فیصد دوسرے سال ☆ 45 فیصد تیسرے سال ☆ 30 فیصد چوتھے سال، اور ☆ 20 فیصد پانچویں سال															
گروہ شدہ اشیا	☆ 40 فیصد تین سال															
<b>ب - صارفی مالکاری کا محتاطیہ ضابطہ R-22</b>																
رہن شدہ رہائشی املاک	☆ 75 فیصد پہلے اور دوسرے سال ☆ 50 فیصد تیسرے اور چوتھے سال ☆ 30 فیصد پانچویں سال															
<p>(i) نیز یہ شرط بھی ختم کر دی گئی کہ درجہ بندی کے وقت مکمل مالیت بندی ایک سال سے زیادہ پرانی نہیں ہوگی۔</p> <p>چنانچہ مندرجہ ذیل محتاطیہ قواعد میں ترمیم کی گئی:</p> <p>الف - محتاطیہ قواعد برائے کارپوریٹ کمرشل بینکاری کا R-8 (پیر 4) اور ضمیمہ IV اور V</p> <p>ب - محتاطیہ قواعد برائے ایس ایم ای مالکاری کا R-11 (پیر 4) اور ضمیمہ III اور IV، اور</p> <p>ج - محتاطیہ قواعد برائے صارفی مالکاری (مکاناتی مالکاری) کا R-22۔</p> <p>بینکوں رُت م کو تموین کے لیے جبری قیمت فروخت کا فائدہ حاصل کرنے کی اجازت دی گئی تاہم جبری قیمت فروخت کے فائدے سے ہونے والے اضافی منافع نقد یا حصص کی صورت میں ادائیگی کے لیے دستیاب نہ ہوگا۔</p>																

11 مئی 2012ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 1	دباؤ کی جانچ پر رہنما خطوط	اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور 'م' کی انتظام خطری استعداد کو مزید مستحکم کرنے کے لیے عالمی معیارات کے مطابق دباؤ کی جانچ پر موجود رہنما خطوط میں ترمیم کی ہے اور یہ تجزیہ کرنے کی بینکوں 'م' کی استعداد بہتر بنائی ہے۔ ترمیم شدہ رہنما خطوط میں دیگر امور کے علاوہ قرضے، منڈی اور سیالیت کے خطرے کے عوامل کے دباؤ کی جانچ کا لازمی سیٹ ترتیب دیا ہے اور عملی خطرے، اسلامی بینکاری اور ترقی یافتہ طریقہ ہائے کار بشمول منظر نامہ تجزیہ اور معکوس دباؤ کی جانچ سمیت اختیاری دباؤ کی جانچ بھی متعارف کرائی ہے۔ تمام بینکوں اور 'م' کے لیے لازمی ہے کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی سے آغاز کرتے ہوئے سہ ماہی بنیادوں پر بینک دولت پاکستان میں دباؤ کی جانچ کے نتائج جمع کرائیں۔
29 اگست 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 20	زائد المیاد کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کی صورت میں نادرا کی رسید رٹون کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولنا	عوام کی سہولت کے لیے فیصلہ کیا گیا کہ نادرا کی رسید رٹون کی تصدیق شدہ نقول اور زائد المیاد کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولنے کی اجازت دی جائے بشرطیکہ محتاطیہ قواعد M-1 کے تحت اکاؤنٹ کھولنے سے متعلق دیگر شرائط پوری کی جارہی ہوں۔
19 اکتوبر 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 12	بینک شاخوں کے کاؤنٹروں پر نقد جمع کرانے یا نکلوانے پر سروس چارجز	کھاتہ داروں کی سہولت کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کاؤنٹر پر نقد وصول کرتے وقت نقدی سنبھالنے کے عوض بینک امانت گزاروں سے کوئی چارج وصول نہیں کریں گے۔ مزید یہ کہ بینک نہ تو اس قسم کی خدمات سے انکار کریں گے اور نہ کسی اور عذر سے ایسے سروس چارجز وصول کریں گے۔
6 جنوری 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 1	محتاطیہ قواعد M-1 تا M-5	بینکوں 'م' کو ہدایت کی گئی کہ ممنوعہ اداروں یا افراد کو یا جو ایسے اداروں اور افراد سے وابستہ ہیں، کوئی بینکاری خدمات فراہم نہیں کریں گے، خواہ وہ ادارے یا افراد ممنوعہ نام سے کام کر رہے ہوں یا کسی اور نام سے۔ بینک 'م' کو چاہیے کہ وہ مستقل بنیادوں پر اپنے تعلقات کی نگرانی کریں۔
12 مارچ 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 4	محتاطیہ قواعد M-1 تا M-5	بینکوں 'م' کو ہدایت کی گئی کہ این جی اوز، این پی اوز (نان فار پرافٹ آرگنائزیشن) اور رفاہی اداروں کے ساتھ روابط قائم کرتے وقت اضافی ضروری مستعدی کا مظاہرہ کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ یہ کھاتے جائز مقاصد کے لیے استعمال ہوں اور لین دین بیان کردہ اغراض و مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔ نمایاں خصوصیات یہ تھیں: ☆ کھاتے متعلقہ این جی اوز این پی او کے نام پر کھولے جائیں۔ ☆ ان کھاتوں کو چلانے کے مجاز افراد اور ان کی گورنگ باڈی کے ارکان بھی جامع صارف ضروری مستعدی کے ماتحت ہوں۔ ☆ اخبارات وغیرہ کے توسط سے اشتہارات کی صورت میں خصوصاً جب عطیات کے لیے بینک اکاؤنٹ نمبر دیا جائے، بینکوں 'م' اس بات کو یقینی بنائیں کہ اکاؤنٹ کا عنوان وہی ہے جو عطیات مانگنے والے ادارے کا ہے۔ ☆ اگر کوئی فرق ہو تو ایسے کھاتوں کے حوالے سے فوری احتیاط کی جانی چاہیے اور 'مشکوک لین دین رپورٹ' داخل پرغور ہونا چاہیے۔ ☆ رفاہی مقاصد عطیات جمع کرنے کے لیے ذاتی کھاتے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

21 مئی 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06	مختلطہ قواعد G-1 برائے کارپوریٹ کرمرشل بینکاری ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعریف میں تبدیلی کردی گئی۔ اب اس کا مطلب ہوگا ”متعلقہ بینک رٹ م“ کا تنخواہ دار ملازم یا ایگزیکٹو جو بورڈ آف ڈائریکٹرز کا رکن بھی ہو۔“
13 اپریل 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01	بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع یہ فیصلہ کیا گیا کہ یکم مئی 2012ء سے پاکستانی روپے کے کی تمام بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع 6.0 فیصد سالانہ ہوگی، نہ کہ قبل ازیں اعلان کردہ 5 فیصد، دیکھئے بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 بتاریخ 30 مئی 2008ء۔
14 مئی 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 9	مختلطہ قواعد برائے کارپوریٹ کرمرشل بینکاری کا ضابطہ R-7 بینکوں رٹ م کو چلک فراہم کرنے کے لیے مختلطہ قواعد برائے کارپوریٹ کرمرشل بینکاری کے ضابطہ R-7 میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئیں: ☆ بینکوں رٹ م کی جانب سے بیرون ملک واقع بینکوں کی، جو کم از کم A کی مقررہ ریٹنگ پر پورے نہ اترتے ہوں، بیک ٹو بیک کا وٹنر گارنٹیز کے عوض پاکستان میں غیر محفوظ گارنٹیز کے اجراء کے لیے 250,000 ڈالر کی موجودہ حد بڑھا کر 500,000 ڈالر کردی گئی ہے، بشرطیکہ ایسی گارنٹیز کی میعاد ایک سال تک ہو۔ ☆ یہ فیصلہ کیا گیا کہ بیرون ملک واقع بیک ٹو بیک کا وٹنر گارنٹیز جاری کرنے والے بینکوں کے لیے نیشنل اسکیل ریٹنگ A یا مساوی قابل قبول ہوگی بشرطیکہ پاکستان میں گارنٹی جاری کرنے والا بینک اس سے مطمئن ہو۔
20 جون 2012ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12	مختلطہ قواعد برائے صارفین ماکاری یہ فیصلہ کیا گیا کہ بینکوں رٹ م کے اہم صارفین کے کریڈٹ کارڈز پر 5,000,000 روپے (تمام بینکوں رٹ م کا مجموعہ) کی بلند کلین حدود کی اجازت دی جائے بشرطیکہ پرسنل لون کی مد میں ایک اہم صارف کو دی گئی مجموعی کلین حد 2,000,000 روپے سے تجاوز نہ کرے۔ تاہم اہم صارفین کا مجموعی اکتشاف متعلقہ بزدان کے کل اکتشاف کے 20 فیصد سے متجاوز نہ ہو یعنی کریڈٹ کارڈز اور پرسنل لون پر (علحدہ علیحدہ) 80 فیصد اکتشاف باقاعدہ صارفین کے لیے مقررہ حدود کے مطابق ہو۔
29 دسمبر 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 27، 2011ء اور نمبر 3، 7، 10، 14، 2012ء	فیکس وصولی کے لیے بینک کی شاخوں ردفا تر کھلے رکھنے کی ہدایت وفاقی بورڈ آف ریونیو ٹیکس وصولی میں سہولت فراہم کرنے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ طویل تر اوقات کے لیے مخصوص شاخیں کھلی رکھیں۔
8 جولائی 2012ء	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 2011ء 1	اسلامی بینکاری اداروں کا مقررہ تاریخ کے بعد پوٹیلیٹی بلز وصول کرنا پوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی میں سہولت فراہم کرنے کی ہدایت عدالت عظمیٰ کے 2006ء کے سوموٹو حکم نمبر 4 کے مطابق ہے۔ تاہم یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض اسلامی بینکاری ادارے مقررہ تاریخ کے بعد بلز وصول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کیونکہ مؤخر ادائیگی میں جرمانہ شامل ہوتا ہے جو ان کی رائے میں رُبہ ہے اور نہیں لیا جاسکتا۔

<p>اس مسئلے پر شریعہ مشیروں کے فورم میں تمام اسلامی بینکاری اداروں کے شریعہ مشیروں سے بحث کی گئی۔ شریعہ اسکالروں کی رائے تھی کہ وسیع تر مفاد عامہ اور سہولت کے پیش نظر اسلامی بینکاری ادارے مقررہ تاریخ کے بعد بہ کراہیت پوٹیلٹی بل وصول کر سکتے ہیں۔</p> <p>چنانچہ اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی شاخوں میں مقررہ تاریخ سے پہلے اور بعد پوٹیلٹی بلز کی وصولی سے متعلق اسٹیٹ بینک کی موجودہ ہدایات کی سختی سے پابندی کریں۔</p>		
<p><b>مراجہ لین دین کی انوائس</b></p> <p>اسلامی بینکاری اداروں کو مراجمہ سودوں کی انوائس کے حصول خصوصاً چھٹی، کھالوں، دودھ، گنے وغیرہ کی خریداری کے شعبوں میں، درپیش عملی مشکلات کے پیش نظر انوائس کے حصول سے متعلق ہدایات پر نظر ثانی اور ترامیم کی گئیں:</p> <p>1۔ سپلائر کی جاری کردہ انوائس بینک اکاؤنٹ کلائنٹ کے نام پر ہوگی مثلاً ”فرسٹ اسلامک بینک- اے بی سی کمپنی“۔ اگر اسلامی بینکاری ادارے کے نام پر انوائس کا حصول ممکن نہ ہو تو ایسے تمام سودوں کے لیے کلائنٹ کے نام پر انوائس بھی قابل قبول ہے بشرطیکہ شریعہ بطور خاص منظوری دے۔</p> <p>2۔ اگر بینک یا کلائنٹ کے نام پر باقاعدہ انوائس کا حصول ممکن نہ ہو تو ٹرک کی رسید، ڈلیوری نوٹ، سامان کی وصولی نوٹ، فزیکل انسپکشن رپورٹ، کچی پرچی، انورڈ گیٹ پاس وغیرہ جیسی کوئی دستاویز یا دستاویزات جن پر کوائف (یعنی خریدار اور فروخت کار کا نام، خریداری/ڈلیوری کی تاریخ، اشیاء کے کوائف، مقدار اور خریداری کی رقم وغیرہ) درج ہوں شریعہ مشیر کی منظوری سے انوائس کی جگہ قبول کی جاسکتی ہے۔</p> <p>3۔ شریعہ مشیر مندرجہ بالا پیرا 1، 2 میں مذکور کسی سودے کو منظور کرتے وقت وجوہات/انڈسٹری کے معمولات وغیرہ درج کرے گا جن کی بنا پر انوائس کا حصول اور/یا براہ راست سپلائر کو ادائیگی ممکن نہیں۔ وہ ایسے سودے انجام دینے کے لیے کلائنٹ/اسلامی بینکاری ادارے کے اختیار کردہ ترتیب و اراقات کا جائزہ لے کر ان کی بھی منظوری دے گا۔ شریعہ مشیر ان خود یا اسلامی بینکاری اداروں کے تربیت یافتہ عملے کے ذریعے بطور نمونہ ایسے سودوں کی آن سائٹ توثیق بھی کرے گا۔</p> <p>4۔ مراجمہ سودوں کی ادائیگی براہ راست سپلائر کو یا اسلامی بینکاری ادارے کے ایسکر و اکاؤنٹ میں کی جائے گی۔ تاہم اگر جائزہ وجوہ سے سپلائر کو براہ راست ادائیگی ممکن نہ ہو تو ایجنٹ کے ذریعے ادائیگی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ شریعہ مشیر ایسے تمام سودوں میں واضح طور پر وجوہ اور ترتیب و اراقات وغیرہ کی منظوری دے۔</p>	<p>آئی بی ڈی سرکل نمبر 2012، 1ء</p>	<p>6 فروری 2012ء</p>
<p><b>کریڈٹ مراجمہ کا اکاؤنٹنگ ٹریبونٹ</b></p> <p>کریڈٹ مراجمہ سودوں کے اندراج اور رپورٹنگ کی معیار بندی کی غرض سے مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی جارہی ہیں جو آئی ایف اے ایس 1 کی روح کے مطابق ہیں:</p> <p>(i) اگر اسلامی بینکاری ادارہ سپلائر کے کریڈٹ پر سامان خریدتا ہے اور مراجمہ کے تحت کریڈٹ پر بیچ دیتا ہے تو سودا آن بیلنس شیٹ آئٹم کے طور پر بالترتیب کریڈٹ خریداری اور کریڈٹ فروخت کے لیے ’سپلائر کو واجب الادا‘ اور ’مراجمہ کے تحت صارفین سے واجب الوصول‘ کے تحت درج کیا جائے گا۔</p> <p>(ii) مذکورہ واجبہ اور مالکاری پر بالترتیب مطلوبہ نقد محفوظ لازمی شرح سیالیت اور شرح کفایت سرمایہ اسٹیٹ بینک کی وقتاً فوقتاً جاری کردہ رائج الوقت ہدایات کے مطابق ہوں گی۔</p> <p>(iii) مذکورہ سودے پر منافع آئی ایف اے ایس 1 کی شقوں کے مطابق ہوگا۔</p>	<p>آئی بی ڈی سرکل نمبر 2012، 02ء</p>	<p>29 مئی 2012ء</p>

## الف 2: ترقیاتی مالیات گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
12 اکتوبر 2011ء	اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکل نمبر 02	<p>پانی کے مؤثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط</p> <p>ماحولیاتی تبدیلیاں، قابل استعمال نہری پانی کی قلت، پانی کا ضیاع اور زیر زمین پانی کے ذخائر کا کم ہونا ملک کی زرعی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں ہیں۔ کاشتکاروں کے لیے پانی کے انتظام کے جدید طریقے اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ پانی کا موزوں استعمال ہو جس کے نتیجے میں زمین زرخیز رہے اور بہتر یافت مل سکے۔</p> <p>اس سلسلے میں جدید نظاموں اور تکنیکی طریقوں کی خریداری اور دیکھ بھال کے لیے قرضوں کی دستیابی یقینی بنانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے پانی کے انتظام کی مالکاری سے متعلق رہنما خطوط وضع کیے۔ ان رہنما خطوط کا مقصد بینکوں کو مخصوص مصنوعات کی تشکیل میں مدد دینا ہے۔</p> <p>بینک موجودہ شکل میں رہنما خطوط اختیار کر سکتے ہیں یا اپنی ادارہ جاتی یا عملی ضروریات اور منڈی کی خصوصیات کے لحاظ سے کچھ تبدیلیاں کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اسٹیٹ بینک کی زرعی مالکاری کے ضوابط کے مطابق ہوں۔</p>
18 اکتوبر 2011ء	اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکل نمبر 03	<p>سلم کے تحت اسلامی زرعی مالکاری برائے فارم فصلی پیداواری مقاصد</p> <p>اسلامی مالکاری برائے زراعت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے رہنما خطوط کے نفاذ کی صورتحال کا جائزہ لیتے وقت، دیکھتے اے سی ڈی سرکل نمبر 1 بتاریخ 3 فروری 2009ء، یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کو فاری اور غیر فاری شعبہ جاتی سرگرمیوں کے حوالے سے مخصوص مصنوعات کی تشکیل میں مشکلات کا سامنا ہے۔</p> <p>چنانچہ اسلامی بینکاری اداروں کو مزید سہولت فراہم کرنے اور زرعی اسلامی مالکاری کاشتکار برادری کو مہیا کرنے کے لیے 'سلم' پر مبنی ماڈل پراڈکٹ متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے تیار کی گئی۔ یہ پراڈکٹ شریعت سے متعلق پہلوؤں نیز کاروباری چکر اور فارم فصلی پیداواری سرگرمیوں کی مالکاری ضروریات کا احاطہ کرتی ہے۔ اس پراڈکٹ کو عملی مثالوں اور سلم لین دین کے پروسیس فلو کی اعانت حاصل ہے۔ اسلامی بینکاری ادارے موجودہ شکل میں ماڈل پراڈکٹ اختیار کر سکتے ہیں یا اپنی ادارہ جاتی یا عملی ضروریات اور منڈی کی خصوصیات کے لحاظ سے کچھ تبدیلیاں کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اسٹیٹ بینک کے ضوابط کے مطابق ہوں اور وہ اپنے شریعہ مشیر سے منظوری لیں۔</p> <p>نیز اسلامی بینکاری اداروں کو اس امر کو یقینی بنانے کی ہدایت کی جاتی ہے کہ ان کا متعلقہ عملہ پراڈکٹ سے متعلق ضروری معلومات اور مہارت سے آراستہ ہو۔ انہیں چاہیے کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا، مذاکروں، ورکشاپس وغیرہ کے ذریعے آگہی کی مہمیں چلائیں تاکہ کلائنٹس کاشتکاروں کو پراڈکٹ کے بارے میں بخوبی علم ہو جائے اور وہ دستاویزات، قرضے کی حد، پروسیس فلو طریقہ کار وغیرہ جیسے ضروری پہلوؤں سے واقف ہو جائیں۔</p>

<p>16 مارچ 2012ء</p>	<p>اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکل نمبر 02</p>	<p><b>خرد مالکاری بینکوں کے محتاطیہ قواعد PR-10 اور PR-11 میں ترمیم</b></p> <p>خرد کاروباری اداروں کو مالکاری تک رسائی میں سہولت دینے کے لیے محتاطیہ قواعد نمبر 10 اور 11 میں ترمیم کی گئی تاکہ خرد مالکاری بینکوں کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ خرد کاروباری اداروں کو 500,000 روپے تک کسی بھی رقم کا قرضہ دے سکیں بشرطیکہ مندرجہ ذیل کی پابندی کی جائے:</p> <p>الف۔ ان قواعد کی رو سے لفظ 'خرد مالکاری' (microenterprise) کا مطلب خرید و فروخت راشیا سازی خدمات / زراعت کے شعبوں کے ایسے منصوبے یا کاروبار جن کے نتیجے میں روزگار بہتر ہو اور آمدنی پیدا ہو۔ مزید یہ کہ یہ منصوبے کاروبار خرد تاجر (micro-entrepreneurs) چلائیں جو خود روزگاری سے وابستہ ہوں یا ان کے پاس 10 سے زیادہ ملازمین نہ ہوں (عارضی کارکنوں کو چھوڑ کر)۔</p> <p>ب۔ خرد مالکاری بینکوں کو خرد کاروباری قرضے کا اکتشاف زیادہ سے زیادہ اپنے مجموعی اکتشاف قرض جزدان کے 40 فیصد تک رکھنا ہوگا۔</p> <p>ج۔ عام قرضہ اور خرد کاروباری قرضہ دونوں لینے کے اہل قرض دار کا مجموعی اکتشاف 500,000 روپے سے زیادہ نہیں ہوگا۔</p> <p>'خرد کاروباری' قرض دینے کا سلسلہ شروع کرنے سے پہلے خرد مالکاری بینکوں کو ڈائریکٹر اے سی اینڈ ایم ایف ڈی کے نام درخواست دے کر اسٹیٹ بینک سے منظوری حاصل کرنا ہوگی۔ اسٹیٹ بینک درخواست گزار خرد مالکاری بینک کی سرمائے کی صورتحال اور تیاری کی سطح کو اطمینان بخش پاکر منظوری دے گا۔</p> <p>مندرجہ بالا کے علاوہ خرد مالکاری بینک آئندہ تمام اقسام کے قرضوں کی سی آئی بی رپورٹیں لازماً حاصل کرے گا۔</p> <p>خرد مالکاری بینک مندرجہ بالا ہدایات کی سختی سے پابندی کرے گا اور عدم تعمیل کی صورت میں مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس 2001ء کے تحت نمٹا جائے گا۔</p>
<p>21 جون 2012ء</p>	<p>اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکل نمبر 03</p>	<p><b>خرد مالکاری کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (MCGF)</b></p> <p>بحوالہ ایم ایف ڈی سرکل نمبر 01/2010ء بتاریخ 10 اپریل 2010ء اور اس موضوع پر وقتاً فوقتاً جاری کردہ دیگر ہدایات۔</p> <p>خرد مالکاری شعبے کے مالکاری کے مسائل سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا ہے کہ خرد مالکاری فراہم کنندگان کو ایم سی جی ایف کے تحت بینکوں اور ت م ا کے علاوہ غیر بینک ذرائع بازار سرمایہ سے بھی فنڈنگ اکٹھا کرنے کی اجازت دی جائے۔</p> <p>تمام بینکوں اور ت م ا خرد مالکاری فراہم کنندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ایم سی جی ایف کے تحت اپنی فنڈنگ ڈیلز کو حتمی شکل دیں اور گارنٹی کے اجرا کے لیے منسلک رہنما خطوط کے مطابق اپنے کیس ایس بی پی بی ایس میں یس جمع کرائیں۔</p>

<p>یکم جولائی 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 06</p>	<p>پلانٹ اور مشینری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF) کے تحت شرح میں ترمیم</p> <p>اسٹیٹ بینک نے ایل ٹی ایف ایف کے مارک اپ ریٹ میں ترمیم اور مالکاری کی رعایتی شرح سے منڈی میں گڑبڑ کم کرنے کی حکمت عملی جاری رکھی۔ چنانچہ یکم جولائی 2011ء سے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 6، 2011ء کے ذریعے اسٹیٹ بینک نے شریک مالی اداروں (PFIs) کے میعاد وارسروس چارجز کی شرحیں 1.5 فیصد بڑھا دیں۔</p>												
<p>یکم جولائی 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 07</p>	<p>قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری اسکیم - سروس چارج شرحوں کا ازسرنو تعین</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2011ء کے ذریعے یہ فیصلہ کیا گیا کہ یکم جولائی 2010ء سے حتمی استعمال کنندگان کے لیے بینکوں 'ر' ت م ' کے سروس چارجز کی شرحیں مذکورہ اسکیم کے تحت ذیل کے مطابق ہوں گی:</p> <table border="1"> <tr> <th>میعاد</th> <th>شرح نو مالکاری</th> <th>بینک ڈی ایف آئی کا فوائد</th> <th>حتمی استعمال کنندہ کی شرح</th> </tr> <tr> <td>5 سال تک</td> <td>10.10 فیصد</td> <td>2.50 فیصد</td> <td>12.60 فیصد</td> </tr> <tr> <td>5 سال سے زائد، 10 سال تک</td> <td>9.70 فیصد</td> <td>3.00 فیصد</td> <td>12.70 فیصد</td> </tr> </table>	میعاد	شرح نو مالکاری	بینک ڈی ایف آئی کا فوائد	حتمی استعمال کنندہ کی شرح	5 سال تک	10.10 فیصد	2.50 فیصد	12.60 فیصد	5 سال سے زائد، 10 سال تک	9.70 فیصد	3.00 فیصد	12.70 فیصد
میعاد	شرح نو مالکاری	بینک ڈی ایف آئی کا فوائد	حتمی استعمال کنندہ کی شرح										
5 سال تک	10.10 فیصد	2.50 فیصد	12.60 فیصد										
5 سال سے زائد، 10 سال تک	9.70 فیصد	3.00 فیصد	12.70 فیصد										
<p>23 جولائی 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08</p>	<p>اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم (EFS) میں نرمی کردی</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08 بتاریخ 23 جولائی 2011ء کے مطابق اسٹیٹ بینک نے ان برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے جن کی برآمدی آمدنی زائد المیعاد (overdue) ہے ایکسپورٹ فننس اسکیم میں نرمی کی ہے۔ اگر زائد المیعاد برآمدی بل کی مجموعی رقم سہولت کے حصول کے وقت پچھلے سال کی برآمدی کارکردگی کے 5 فیصد سے زیادہ نہیں ہے تو برآمد کنندہ ای ایف ایس پارٹ I اور یا پارٹ II کے تحت مالکاری حاصل کرنے کا اہل ہوگا۔</p> <p>اگر برآمد کنندہ کی زائد المیعاد برآمدی پوزیشن پچھلے سال کی برآمدات کے 5 فیصد سے زیادہ ہو تو برآمد کنندہ اس وقت تک ای ایف ایس سہولت حاصل کرنے کا اہل نہیں ہوگا جب تک زائد المیعاد پوزیشن 5 فیصد کی شیڈ مارک سطح سے کم نہ ہو جائے۔ یہ ہدایات زائد المیعاد برآمدی آمدنی رکھنے والے برآمد کنندگان کے لیے ای ایف ایس کے تحت مالکاری کے حصول کا طریقہ بہل بنانے کی غرض سے جاری کی گئی ہیں اور یکم اکتوبر 2011ء سے مؤثر ہیں۔</p>												
<p>25 جولائی 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 14</p>	<p>خیبر پختونخوا، فانا اور پائٹا میں معاشی آبادکاری کے لیے مالیاتی امداد - یکم جنوری 2011ء تا 30 جون 2011ء کی مدت کے لیے کاروباری قرضوں پر مارک اپ ریٹ سبسڈی کی ادائیگی</p> <p>خیبر پختونخوا، وفاق اور صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات کے ٹیکسٹائل شعبے اور دیگر اہل شعبوں کے قرض داروں کے واجب الادا قرضوں پر مارک اپ ریٹ سبسڈی کی مد میں وزارت خزانہ کی جانب سے منحصر رقم کے اجراء پر اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 14 بتاریخ 25 جولائی 2011ء کے ذریعے بینکوں 'ر' ت م ' کو ہدایت کی کہ مذکورہ اسکیم کے تحت یکم جولائی 2011ء تا 30 جون 2011ء کی مدت کی سبسڈی کی قسط ٹیکسٹائل شعبے اور دیگر اہل شعبوں کے لیے اسٹیٹ بینک، بی ایس سی کے مقررہ فارم پر 31 اگست 2011ء تک اسکیم کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جاری کریں۔</p>												



<p>سیلاب زدہ علاقوں میں ایس ایم ای اور زرعی سرگرمیاں بحال کرنے کے لیے نو مالکاری اسکیم-تبدیل قرضہ</p> <p>ایف ڈی سرکلر نمبر 09</p> <p>سیلاب زدہ علاقوں میں ایس ایم ای اور کاشتکاروں کی مالکاری تک رسائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 9 بتاریخ 03 اگست 2011ء کے ذریعے فیصلہ کیا ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مذکورہ بالا نو مالکاری اسکیم کے اجرا کے بعد 02 نومبر 2010ء سے بینکوں کے اپنے وسائل میں سے چاول کی ملوں اور اناج کے تاجروں کو دیے گئے قلیل مدتی واجب الادا قرضوں کے عوض بینکوں رُت م ا کو تبدیل قرضہ کی سہولت دی جائے۔ نو مالکاری کی تبدیل قرضہ سہولت 15 ستمبر 2011ء تک قائم تھی۔</p>	<p>03 اگست 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09</p>
<p>اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت دستاویز کی توثیق میں اصلاحات کر دیں</p> <p>ایف ڈی سرکلر نمبر 15</p> <p>اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 15 بتاریخ 03 نومبر 2011ء کے ذریعے متعلقہ دستاویزات کی بر مقام توثیق کے نگرانی کے عمل میں اصلاحات کے طریقہ کار میں ترامیم کی ہیں جن کی بنیاد پر حد اور کارکردگی ایس بی پی بی ایس سی دفتر یا بینک سے کسی اور ایس بی پی بی ایس سی دفتر یا بینک کو منتقل کی جاسکتی ہے۔</p>	<p>03 نومبر 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 15</p>
<p>خیبر پختونخوا، فانا اور پائٹا میں معاشی آبادکاری کے لیے مالیاتی امداد- کاروباری قرضوں پر مارک اپ ریٹ سبسڈی کی ادائیگی</p> <p>ایف ڈی سرکلر نمبر 16</p> <p>اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 16 بتاریخ 16 نومبر 2011ء کے ذریعے خیبر پختونخوا، فانا اور پائٹا میں معاشی زندگی کی آبادکاری کے وزیر اعظم کے مالیاتی امداد پیکج کے تحت کاروباری قرضوں پر مارک اپ ریٹ سبسڈی کی چوتھی قسط کے اجرا کا اعلان کیا۔</p>	<p>14 دسمبر 2011ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 16</p>
<p>قابل تجدید توانائی کے بجلی گھروں کی مالکاری اسکیم- دائرہ کار میں توسیع</p> <p>ایف ڈی سرکلر نمبر 01</p> <p>قابل تجدید توانائی کے استعمال کو فروغ دینے اور ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے نئے بجلی گھروں کے قیام کے لیے مالکاری سہولت کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ چنانچہ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 بتاریخ 18 جنوری 2012ء کے تحت بینکوں رُت م ا کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان کیسوں میں جہاں صرف باپو ماس / باپو گیس قابل تجدید توانائی کے طور پر استعمال کی جارہی ہو، زیادہ سے زیادہ 20 میگا واٹ گنجائش کے بجلی گھروں کے قیام کے لیے اسپانسرز کی مالکاری کی درخواستوں پر غور کریں۔</p> <p>قبل ازیں اس اسکیم کے تحت قابل تجدید توانائی کے صرف 10 میگا واٹ تک کے بجلی گھروں کو مالکاری سہولت فراہم کرنے کی اجازت تھی۔</p>	<p>18 جنوری 2012ء</p> <p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01</p>

28 فروری 2012ء	آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02	اسٹیٹ بینک نے وزیراعظم کے مالیاتی امداد پیکج کے تحت بینکوں کو مزید تین اضلاع کے واجب الادا قرضے معاف کرنے کی اجازت دے دی
		اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 بتاریخ 28 فروری 2012ء کے ذریعے خیبر پختونخوا، فاطما اور پانامی میں معاشی زندگی کی آباد کاری کے وزیراعظم کے مالیاتی امداد پیکج کے تحت بینکوں کو مزید تین اضلاع کے واجب الادا قرضے معاف کرنے کی ہدایت کر دی۔
		بینک، 'م' اور ایم ایف ایف ایف قرضوں کی معافی کی لاگت غیر فعال قرضوں کی تمویں کی حد اور سسپنس اکاؤنٹ کے سود کی حد تک برداشت کریں گے۔ بقیہ لاگت حکومت پاکستان ادا کرے گی۔ بینک 'م' اور ایم ایف ایف ایف قرضوں کے لئے انٹرنل آڈٹ کے آڈٹ اور توثیق کے بعد ایس بی پی بی ایس سی (بینک) پشاور کے دفتر میں 10 اپریل 2012ء تک جمع کرا سکتے ہیں۔
16 مارچ 2012ء	آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04	اسٹیٹ بینک نے ڈیری کے شعبے کو طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت مالکاری کی اجازت دے دی
		آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 بتاریخ 16 مارچ 2012ء کے ذریعے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو برقیاتی مالی اداروں کو پلانٹ اور مشینری کے لیے ڈیری کے شعبے کو طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF) فراہم کرنے کی اجازت دی ہے۔
		چنانچہ بینک 'م' اور ایم ایف ایف ایف کی شرائط و ضوابط کے مطابق برآمدی منصوبوں میں ڈیری مصنوعات کی ذخیرہ کاری، بخ کاری (chilling)، پروسیسنگ اور پیکجنگ میں استعمال ہونے والے درآمد شدہ اور دیسی ساختہ پلانٹ، مشینری اور آلات کے لیے مالکاری سہولت فراہم کر سکتے ہیں بشمول دودھ کو پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کرنے محفوظ بنانے کی مشینری۔
06 جون 2012ء	آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05	اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت جرمانے کی واپسی کے لیے درخواست کا معیاری فارمیٹ مقرر کر دیا
		آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05 بتاریخ 06 جون 2012ء کے تحت اسٹیٹ بینک نے جرمانے کی واپسی کے کیسوں کو مزید واضح کرنے اور آسان بنانے کی غرض سے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت جرمانے کی واپسی کی درخواست کا معیاری فارمیٹ مقرر کیا ہے۔ اس سے نہ صرف واپسی کے کیسوں کی چھان بین کا وقت بچے گا بلکہ اسٹیٹ بینک میں جمع کرائی جانے والی دستاویزات کا حجم بھی کم ہو جائے گا۔
06 جون 2012ء	آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06	اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی کے بجلی گھروں کی مالکاری اسکیم کی مدت میں توسیع کر دی
		آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06 بتاریخ 06 جون 2012ء کے تحت اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری اسکیم کی مدت مزید دو سال بڑھادی ہے یعنی 30 جون 2014ء تک۔ اس اسکیم کی مدت 30 جون 2012ء کو ختم ہونا تھی۔ اب اس اسکیم کے تحت نئے پلانٹ، مشینری اور آلات کی درآمد اور خریداری کے لیے آف کریڈٹس کے لیے مالکاری کی سہولت 30 جون 2014ء تک دستیاب ہوں گی۔

<p>یکم مارچ 2010ء تا 31 اگست 2010ء کی مدت کے لیے ایکسپورٹ ریٹ مارک اپ ریٹ فیسلٹی کی دوسری قسط کے دعووں کی ادائیگی</p> <p>وزارت ٹیکسٹائل انڈسٹری کی جانب سے مالی سال 2011-12ء کے بجٹ میں رقم مختص کیے جانے پر اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس مارک اپ ریٹ فیسلٹی ان کیسوں پر مجموعی دعووں کے 23 فیصد کی حد تک جاری کرنے کا اعلان کیا جو درست پائے گئے اور جن میں مذکورہ اسکیم کے تحت 55 فیصد واپسی بینکوں کو پہلے ہی ہو چکی ہے۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ متعلقہ برآمد کنندگان کو فوری طور پر یہ اضافی رقم واپس کریں کیونکہ 2011-12ء کے بجٹ میں مختص رقم کی مدت 30 جون 2012ء کو ختم ہو جائے گی۔</p>	<p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09</p>	<p>22 جون 2012ء</p>
<p>اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس کے تحت کارکردگی کی شرط پوری کرنے کے لیے مزید دو ماہ کی مہلت دے دی</p> <p>اسٹیٹ بینک نے 2011-12ء کے سال کے لیے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے پارٹ II کے تحت مطلوبہ کارکردگی پوری نہ کرنے والے برآمد کنندگان کو مزید دو ماہ کی مہلت دی ہے۔ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا ہے کہ برآمد کنندگان کو بجلی کی شدید قلت کے باعث برآمدی آرڈر پورے کرنے میں تاخیر کا سامنا ہے۔ یہ نرمی صرف کارکردگی کی شرط پوری کرنے کی غرض سے اضافی مدت (یعنی 31 اگست 2012ء تک) کے لیے دی گئی ہے اور جو برآمد کنندگان یہ سہولت حاصل کریں گے وہ مارک اپ کی تراغیب پر مبنی ری بیٹ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔</p>	<p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02</p>	<p>29 جون 2012ء</p>
<p>اسٹیٹ بینک نے مارچ 2010ء میں چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے کریڈٹ گاڑی اسکیم شروع کی جس کے تحت بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ نئے قرض داروں کا جزو دان بنا سکتے ہیں جو قرضے کے اہل ہیں لیکن بینکوں کے عام قرضے کے پیمانوں پر پورے نہیں اترتے خصوصاً جب ضمانت کی ضروری ہو۔ سہولت کے نفاذ کے پہلے سال کے دوران بینکوں اور قرض داروں کے رد عمل کی بنیاد پر اسکیم پر نظر ثانی کی گئی اور فروری 2011ء میں نظر ثانی شدہ اسکیم جاری کی گئی۔ نظر ثانی شدہ اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کو دیے گئے قرضوں پر قرض دینے والوں بینکوں کے نقصانات کا 40 فیصد برداشت کرتا ہے۔ اسکیم میں صرف نئے اور ضمانت سے محروم قرض داروں کو شامل کیا جاتا ہے۔ دسمبر 2011ء میں حدود کے استعمال کی پوزیشن بہت حوصلہ افزا ہے اور 50 فیصد سے زائد مختص حدود بینکوں نے استعمال کی ہیں۔</p> <p>سرکلر کے مطابق چھوٹے کاروباری اداروں کو قرضوں کی زیادہ سے زیادہ میعاد 3 سال سے بڑھا کر 5 سال کر دی گئی ہے۔</p>	<p>آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03</p>	<p>یکم مارچ 2012ء</p>

## الف 3: مالی بازار مالی انتظام ذخائر گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
21 دسمبر 2011ء	ایف ای 06	<p><b>درآمدات کے عوض فارورڈ کورسہولت</b></p> <p>درآمدات کے عوض مجاز ڈیلروں کی فروہم کردہ فارورڈ کورسہولت پر ہدایات کو بہتر بنانے کی غرض سے مجاز ڈیلروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ابتدا ہی میں اس امر کو یقینی بنالیں کہ یہ سہولت واقعی درآمدی لین دین کے لیے حاصل کی جا رہی ہے اور یہ کہ درآمد کنندگان اکتشاف سے زیادہ پیش بندی (hedge) نہیں کر رہے۔ نیز درآمد کے عوض فارورڈ کنٹریکٹس کی تکمیل عرصیت لیٹر آف کریڈٹ کی تکمیل عرصیت کے مطابق ہونی چاہیے اگر درآمدی ایل سی کی میعاد 12 ماہ سے زائد ہو تو فارورڈ کورسہولت کی میعاد روول اور بنیاد پر 12 ماہ یا ایل سی کی بقیہ مدت ہوگی، ان میں جو بھی کم ہو، مگر شرط یہ ہے کہ فارورڈ کور کی میعاد ایک ماہ سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ایل سی کی شرائط میں متعلقہ ضوابط کے مطابق میعاد میں توسیع کردی جائے تو درآمد کنندگان فارورڈ کنٹریکٹ کی اصل تاریخ تکمیل عرصیت، پر جو ایل سی کی نئی تکمیل عرصیت کے مطابق ہو، فارورڈ کور کو روول اور کر سکتے ہیں بشرطیکہ فارورڈ کور ایک ماہ سے کم نہ ہو۔</p> <p>تمام فارورڈ کنٹریکٹس جن کے عوض ایل سیز منسوخ کی جائیں موجودہ شرح ہائے مبادلہ پر تکمیل عرصیت پر بند ہونی چاہئیں اور فرق کا تعین درآمد کنندہ اور بینک کو آپس میں کر لینا چاہیے۔ تاہم ایسے تمام کیس جن میں ایل سیز منسوخ کی گئی ہوں، ایل سی کی تنسیخ کی تاریخ پر مقررہ فارمیٹ پر مع تمام تفصیلات اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایف ای آر ایکٹ 1947ء کی شقوں کی رو سے مزید اقدام کے جواز کے ساتھ اسٹیٹ بینک (شعبہ ملکی بازار اور زرعی انتظام) میں جمع کرائے جائیں۔</p>
21 دسمبر 2011ء	ایف ای 07	<p><b>بیرونی نجی قرضوں کے عوض فارورڈ کورسہولت</b></p> <p>بیرونی نجی قرضوں کے عوض مجاز ڈیلروں کی فروہم کردہ فارورڈ کورسہولت پر ہدایات کو بہتر بنانے کی غرض سے مجاز ڈیلروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ابتدا ہی میں اس امر کو یقینی بنالیں کہ یہ سہولت حقیقی لین دین کے لیے حاصل کی جا رہی ہے اور یہ کہ کسٹمر اکتشاف سے زیادہ پیش بندی (hedge) نہیں کر رہے۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے قرضوں کے عوض فارورڈ کور کی کم سے کم عرصیت 12 ماہ یا بیرونی نجی قرضے کی بقیہ تکمیل عرصیت ہونی چاہیے ان میں جو بھی کم ہو۔ کسی بھی صورت میں ایک ماہ سے کم مدت کے لیے فارورڈ کور سہولت فراہم نہیں کی جائے گی۔ اگر بیرونی قرضے کی میعاد 12 ماہ سے زیادہ ہو تو فارورڈ کور سہولت کی روول اور پر 12 ماہ یا قرضے کی بقیہ میعاد ہوگی، ان میں جو بھی کم ہو بشرطیکہ فارورڈ کور کی میعاد ایک ماہ سے کم نہ ہو۔</p> <p>اس سرکلر کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسٹمرز کو فراہم کردہ فارورڈ کور اپنی تکمیل میعاد تک مؤثر رہیں گے۔ تاہم مذکورہ کنٹریکٹ کاروول اور یہاں مندرجہ نظر ثانی شدہ ہدایات کے مطابق ہوگا۔</p>

## الف-4 آپریشنز گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
29 جولائی 2011ء	پی ایس ڈی سرکل لیٹر نمبر 02، 2011ء	رمضان المبارک کے دوران تصفیے کے اوقات اسٹیٹ بینک نے رمضان المبارک کے دوران پرزم میں تصفیکے اوقات سے آگاہ کیا ہے اور تمام آرٹی جی ایس شرکا کو اس امر کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے کہ پرزم میں ان کے تمام سودے سرکلر میں دیے گئے نظام الاوقات کے مطابق انجام پائیں۔ نیز رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے بعد رمضان المبارک سے پہلے کے اوقات خود بخود دلاگو ہو جائیں گے۔
15 اگست 2011ء	پی ایس ڈی سرکل لیٹر نمبر 03، 2011ء	رمضان المبارک عید کی تعطیلات کے دوران اے ٹی ایم کیش اور ڈاؤن ٹائم کی نگرانی اسٹیٹ بینک نے خصوصی مواقع پر اے ٹی ایم کے انتظام سے متعلق پچھلے سرکلر کی روشنی میں تمام بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ گذشتہ ہدایات کی سختی سے پابندی کریں۔ عدم تعمیل کی صورت میں متعلقہ قوانین کے تحت مرکب بینکوں پر بھاری جرمانے عائد کیے جائیں گے۔ اسٹیٹ بینک نے ملک بھر میں مختلف شہروں/رقبوں میں نصب اے ٹی ایم کے اچانک معائنے کے لیے خصوصی معائنہ ٹیمیں بھی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ تمام بینکوں کی مذکورہ ہدایات کی تعمیل کو جانچا جاسکے۔
07 اکتوبر 2011ء	پی ایس ڈی سرکل لیٹر نمبر 04، 2011ء	سندھ کے سیلاب زدہ اضلاع میں اے ٹی ایم کی فعالیت پاکستان کارڈ کے حامل سیلاب زدگان کی بڑی تعداد کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے سندھ کے سیلاب زدہ اضلاع میں اے ٹی ایم رکھنے والے تمام بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ اے ٹی ایمز کو فعال رکھنے اور ان میں بروقت نقدی کی دستیابی کے لیے خصوصی انتظامات کریں اور ان کارڈز پر کوئی سروس چارج وصول نہ کریں۔
14 اکتوبر 2011ء	پی ایس ڈی سرکل لیٹر نمبر 05، 2011ء	پرزم میں تصفیے کے اوقات پانچ روزہ ہفتہ کار اور بینکاری اوقات میں تبدیلی کے اعلان کے بعد اسٹیٹ بینک نے آر ٹی جی ایس کے تمام براہ راست شرکا کو پرزم میں تصفیے کے اوقات سے آگاہ کیا ہے۔
14 اکتوبر 2011ء	پی ایس ڈی سرکل لیٹر نمبر 06، 2011ء	اختتام ہفتہ پر اے ٹی ایم کا انتظام حکومت پاکستان کے پانچ روزہ ہفتہ کار کے نوٹیفکیشن کے مطابق اسٹیٹ بینک نے بی پی اینڈ آر ڈی سرکلر نمبر 11 بتاریخ 14 اکتوبر 2011ء کے ذریعے تبدیل شدہ بینکاری اوقات کار جاری کیے ہیں جن کے مطابق بینکوں اور تمام 'م' میں ہفتے اور اتوار کے دن تعطیل ہوگی۔

04 اپریل 2012ء	پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2012:01ء	<p><b>پرزم کے ذریعے تھرڈ پارٹی فنڈ ٹرانسفر کا تصفیہ</b></p> <p>پرزم کے ذریعے ادائیگی کی منتقلی کی سہولتوں میں مزید اضافے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 100,000 پاکستانی روپے اور اس سے زائد کی غیر اہم ادائیگیوں میں سہولت کی خاطر تھرڈ پارٹی منتقلیوں کے لیے ملٹی پل کریڈٹ ٹرانسفر (ایم ٹی 102 کے ذریعے) کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کسٹمرز کی دس لاکھ روپے اور زائد کی وقت کے اعتبار سے اہم ادائیگیوں میں مزید سہولت فراہم کرنے کے لیے ہے اور یکدم ادائیگیوں کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے یعنی تنخواہیں اور ترسیلات وغیرہ۔</p> <p>پرزم کے تمام براہ راست شرکا کو بھی ہدایت کی گئی کہ کسٹمر ٹرانسفر گائیڈ لائنز، پے منٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء، پرزم آپریٹنگ رولز، 2009ء اور اسٹیٹ بینک کے تمام دیگر قابل اطلاق قواعد کی پابندی کو یقینی بنائیں بشمول KYC اور AML/CFT سے متعلق قواعد۔</p>
10 اپریل 2012ء	پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2012:01ء	<p><b>اسٹیٹ بینک کی بینک کو ترسیلات کی سہولت</b></p> <p>بحوالہ فنانس ڈپارٹمنٹ سرکلر نمبر 04، برائے 2007ء بتاریخ 18 دسمبر، اسٹیٹ بینک نے سابق 0.07 فیصد یکساں شرح کی جگہ ہر فنڈ ٹرانسفر کی ہدایت پر فی لین دین 1000 روپے کی یکساں فیس چارج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔</p>
15 مئی 2012ء	پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2012:02ء	<p><b>آئی بی اے این کے نفاذ کے رہنما خطوط</b></p> <p>ملکی نیز سرحد پار سودوں کی ادائیگیوں میں اکاؤنٹ کوڈ معیار بندی اور بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (IBAN) معیار متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے جو سرحد پار بینک کھاتوں کی شناخت کا ایک بین الاقوامی معیار (ISO 13616-1:2007) ہے۔</p>
21 ستمبر 2011ء	ایف ڈی 02 / 2011ء	<p><b>500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کا خاتمہ</b></p> <p>500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹ رپورٹ، اکٹھا اور تبدیل کرنے کے لیے کمرشل / خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی شاخوں کو ان نوٹوں کی تبدیلی کی حتمی میعاد پر سختی سے عملدرآمد کرنے کی ہدایت کریں اور یہ نوٹ حسب ذیل مقررہ تاریخ کے اندر ایس بی پی بی ایس سی (بینک) انٹرنیشنل بینک پاکستان چیسٹ / سب چیسٹ برانچوں میں جمع کرائیں:</p> <p><b>الف۔ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی وصولی</b></p> <p>(i) بینکوں / خرد مالکاری بینکوں کی شاخیں اپنی عمارت کے اندر اور باہر عوامی کاؤنٹروں اور دیگر نمایاں مقامات پر 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ لیے جانے کے بارے میں پوسٹر / بینر لگائیں۔</p> <p>(ii) بینکوں / خرد مالکاری بینکوں کی شاخیں 30 ستمبر 2011ء کو دفتری اوقات کے خاتمے تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ وصول کریں گی۔</p> <p><b>ب۔ 30 ستمبر 2011ء کو 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی رپورٹنگ / جمع کرانا پیش کرنا</b></p> <p>(i) پہلے مرحلے میں بینکوں / خرد مالکاری بینکوں کی شاخیں ایس بی پی بی ایس کے دفاتر یا انٹرنیشنل بینک آف پاکستان چیسٹ / سب چیسٹ شاخوں کے تعاون سے اس امر کو یقینی بنائیں کہ 26 ستمبر 2011ء تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کا ان کا موجودہ اسٹاک قریبی ایس بی پی بی ایس سی دفاتر یا انٹرنیشنل بینک آف پاکستان چیسٹ / سب چیسٹ شاخ میں جمع ہو جائے۔</p>

<p>(ii) دوسرے مرحلے میں بینکوں/خریدار کاروباری بینکوں کی شاخیں 30 ستمبر 2011ء کو 8 بجے رات تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کا بقیہ اسٹاک قریبی ایس بی پی بی ایس سی دفتر یا فینشل بینک آف پاکستان چیسٹ رسب چیسٹ شاخ میں جمع کرائیں گی۔</p> <p>(iii) اسٹیٹ بینک آف پاکستان/ایس بی پی بی ایس سی (بینک) مذکورہ بالا تاریخ کے بعد نہ تو 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ تبدیل کرے گا، اور نہ ان نوٹوں کے عوض کسی شخص یا بینک کو کوئی قیمت ادا کرے گا۔ یکم اکتوبر 2011ء سے 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ لیگل ٹینڈر نہیں رہیں گے۔</p> <p>(iv) ایس بی پی بی ایس سی دفتر یا فینشل بینک آف پاکستان چیسٹ رسب چیسٹ شاخ بینک/خریدار کاروباری بینک کے اپنے پاس موجود کھاتے میں جمع کرائے گئے نوٹوں کی رقم ادا کریں گے۔</p>		
<p><b>500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی</b></p> <p>عوام کے پاس سے 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ لے کر تبدیل کرنے کے لیے تمام کمرشل/خریدار کاروباری بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی کی تاریخ میں توسیع کی اپنی اشتہاری پالیسی کے مطابق تشہیر کریں تاکہ عوام کو آگاہی اور سہولت مل سکے، اور اپنی شاخوں کو ہدایت جاری کریں کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر ان کی روح اور الفاظ کے مطابق عمل کریں:</p> <p>2۔ یہ بھی بتایا گیا کہ وفاقی حکومت نے 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی کی تاریخ 30 ستمبر 2012ء تک بڑھا دی ہے۔ دیکھئے گزٹ نوٹیفکیشن نمبر IF-IV/2010(1) 2 تاریخ 4 نومبر 2011ء۔</p> <p>3۔ اس ہدایت میں صرف بینکوں اور ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر سے 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی کی اجازت دی گئی ہے تاکہ یہ نوٹ رکھنے والے عوام کو سہولت مل سکے تاہم ان نوٹوں کی قانونی حیثیت ختم ہو چکی ہے اس لیے انہیں لیگل ٹینڈر کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ بینکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ:</p> <p>الف) ستمبر 2012ء کے آخری یوم کار تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ تمام دیگر نوٹوں اور سکوں سے تبدیل کرتے رہیں۔</p> <p>ب) 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے تمام نوٹ ستمبر 2012ء کے آخری یوم کار تک تبدیلی کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں جمع کرائیں تاکہ انہیں تبدیلی کیا جاسکے یا متعلقہ بینک کے کھاتے میں اس کی رقم جمع کرائی جاسکے۔</p>	<p>CMD / 737 / 7/(Dem-500) /2011</p>	<p>11 نومبر 2011ء</p>
<p><b>5 روپے کے ختم ہونے والے نوٹوں کی تبدیلی</b></p> <p>عوام کے پاس سے 5 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ لے کر تبدیل کرنے کے لیے تمام کمرشل/خریدار کاروباری بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ 5 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی کی تاریخ میں (31 دسمبر 2012ء تک) توسیع اور یکم جنوری سے 5 روپے کے نوٹ کے خاتمے کے بارے میں اپنی اشتہاری پالیسی کے مطابق تشہیر کریں تاکہ عوام کو آگاہی اور سہولت مل سکے، اور اپنی شاخوں کو ہدایت جاری کریں کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر ان کی روح اور الفاظ کے مطابق عمل کریں:</p> <p>2۔ وفاقی حکومت نے 5 روپے کے نوٹ کی تبدیلی کی تاریخ 31 دسمبر 2012ء تک بڑھا دی ہے۔ دیکھئے گزٹ نوٹیفکیشن نمبر IF-IV/2009(8) 3، 15 دسمبر 2011ء۔</p> <p>3۔ اس ہدایت میں صرف بینکوں اور ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر سے 5 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی کی اجازت دی گئی ہے تاکہ یہ نوٹ رکھنے والے عوام کو سہولت مل سکے تاہم ان نوٹوں کی قانونی حیثیت یکم جنوری 2012ء سے ختم ہو چکی ہے اس لیے انہیں لیگل ٹینڈر کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ بینکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ:</p>	<p>CMD / 784 / 7(Dem)/2011</p>	<p>22 دسمبر 2011ء</p>

	<p>الف) 31 دسمبر 2012ء تک 5 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ تمام دیگر نوٹوں اور سکوں سے تبدیل کرتے رہیں۔</p> <p>ب) 5 روپے کے پرانے ڈیزائن کے تمام نوٹ 31 دسمبر 2012ء تک تبدیلی کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں جمع کرائیں تاکہ انہیں تبدیلی کیا جاسکے یا متعلقہ بینک کے کھاتے میں اس کی رقم جمع کرائی جاسکے۔</p>		
<p>12 جنوری 2012ء</p>	<p><b>انتظام نقد کی مابانہ کیفیت</b></p> <p>C M D / 3 1 / 7/2012</p> <p>کمرشل بینکوں کی تحویل میں زیر گردش کرنسی کے رجحانات کو سمجھنے، انتظام نقد کے نظام کو بہتر بنانے اور اسٹاک رزخیرے کی دیکھ بھال اور بینک نوٹوں کی عدم تسلیک کے لیے تمام کمرشل / خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ 19 جنوری 2012ء تک مندرجہ ذیل معلومات جمع کرائیں اور دو افسران کو اسٹیٹ بینک کے خود کار نظام (ڈیٹا ویز ہاؤس / پورٹل) کی تربیت کے لیے نامزد کریں:</p> <p>پرانے اور نئے ڈیزائن کے بینک نوٹوں کی معلومات بینک نوٹوں کی قدر کے لحاظ سے اسٹیٹ بینک کے خود کار نظام (ڈیٹا ویز ہاؤس / پورٹل) کے ذریعے فروری 2012ء سے مابانہ بنیاد پر منسلک ٹمپلیٹ کے مطابق۔ 29 فروری 2012ء کا گوشوارہ 5 مارچ 2012ء تک جمع ہو جانا چاہیے۔ اس کے بعد مابانہ گوشوارے ہر ماہ کی 5 تاریخ تک جمع کیے جائیں۔</p> <p>خود کار نظام (ڈیٹا ویز ہاؤس / پورٹل) کے ذریعے ڈیٹا داخل کرنے کے لیے بینک کے عملے کی تربیت 23 اور 24 جنوری 2012ء کو شعبہ شماریات کی جانب سے ایل آر سی اسٹیٹ بینک کی کمپیوٹر لیب میں منسلک نظام الاوقات کے مطابق دی جائے گی۔</p>		
<p>28 فروری 2012ء</p>	<p><b>انتظام نقد کی مابانہ کیفیت -- اے ٹی ایم کیش</b></p> <p>C M D / 1 2 / Misc/2012</p> <p>بینکوں کی جانب سے بینک نوٹوں کی قیمت کے لحاظ سے معلومات جمع کرانے کے لیے کمرشل / خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ:</p> <p>کرنسی اسٹاک پوزیشن میں مہینے کے آخری یوم کار پر برانچ بند ہونے کے وقت کیش آؤٹ اے ٹی ایم شامل ہوگا۔</p>		
<p>14 مارچ 2012ء</p>	<p><b>5 روپے کے اور پرانے ڈیزائن کے 500 روپے کے ختم ہونے والے نوٹوں کی تبدیلی</b></p> <p>CMD/115/7 (Dem)-2011</p> <p>یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ 5 روپے اور 500 روپے (پرانے ڈیزائن) کے نوٹوں کی سرکاری حیثیت ختم ہونے اور ان نوٹوں کو قریب ترین منسلک ایس بی پی بی ایس سی کے دفتر میں جمع کرائے جانے کی ہدایات کے باوجود بعض کمرشل بینک عوام کو یہ نوٹ جاری کر رہے ہیں۔ اس لیے تمام کمرشل / خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ عوام کو یہ نوٹ جاری کرنے سے گریز کریں اور اپنے صارفین / عوام کو یہ نوٹ بینکوں اور ایس بی پی بی ایس کے دفاتر میں جمع کرانے کے بارے میں آگاہ کریں کیونکہ سرکلر لیٹرز بتاریخ 11 نومبر 2011ء اور 22 دسمبر 2011ء میں صرف 500 روپے (پرانے ڈیزائن) اور 5 روپے کے نوٹوں کی تبدیلی کی تاریخ میں توسیع کی گئی ہے، یہ نوٹ ختم ہو چکے ہیں اور یکم اکتوبر 2011ء اور یکم جنوری 2012ء سے لیگل ٹینڈر نہیں۔</p> <p>اس سلسلے میں وضاحت کے لیے جناب عبدالحمید جونیر جوائنٹ ڈائریکٹر، سی ایم ڈی ایس بی پی بی ایس سی ہیڈ آفس، کراچی سے فون نمبر 021-32455463 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔</p>		



<p><b>500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹوں کی تبدیلی کا نظام الاوقات</b></p> <p>چونکہ 30 ستمبر 2012ء اتوار کا دن ہے اس لیے وفاقی حکومت نے گزٹ نوٹیفیکیشن نمبر IF-IV/2010(2) بتاریخ 11 جون 2012ء کے ذریعے عوام کو 500 روپے (پرانے ڈیزائن) کے نوٹ یکم اکتوبر 2012ء تک تبدیل کرانے کی مہلت دی ہے۔ چنانچہ تمام کمرشل رخر دمالکاری بینکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی برانچوں کو اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کریں کہ وہ ان نوٹوں کی تبدیلی کے اوقات پر سختی سے عملدرآمد کریں، عوام کی آگاہی کے لیے پوسٹر، بیئرڈیزائن کریں اور مندرجہ ذیل نئے نظام الاوقات اور آخری تاریخ کے مطابق ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں رپورٹ کریں جمع کرائیں:</p> <p><b>الف۔ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹوں کی وصولی</b></p> <p>(i) بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس اس امر کو یقینی بنائیں کہ 26 ستمبر 2012ء تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے بینک نوٹ (جو 14 ستمبر 2012ء تک جمع کیے جائیں) قریب ترین ایس بی پی بی ایس سی دفتر میں جمع کرائیں۔</p> <p>(ii) بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس یکم اکتوبر 2012ء تک بینکاری اوقات کے خاتمے تک 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹ وصول کریں گے۔</p> <p><b>ب۔ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی رپورٹنگ</b></p> <p>(i) بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹوں کے وصول شدہ بیلنس اپنے علاقائی ہیڈ آفس میں رپورٹ کریں گے جو یکم اکتوبر 2012ء کو دفتر بند ہونے سے عین پہلے اس کی رسید دے گا۔</p> <p>(ii) بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس کا علاقائی ہیڈ آفس قریب ترین ایس بی پی بی ایس سی دفتر کو ہر برانچ کے بیلنس رپورٹ کرے گا اور اس کی توثیق شدہ نقول متعلقہ ہیڈ آفس کو 2 اکتوبر 2012ء کو ڈیڑھ بجے دوپہر تک فیکس رومی میل کرے گا۔</p> <p>(iii) متعلقہ بینک کا ہیڈ آفس مجموعی بیلنس اور اس کے ہمراہ ہر برانچ کی پوزیشن اسی دن (2 اکتوبر 2012ء) کو کرنسی منیجمنٹ ڈپارٹمنٹ (سی ایم ڈی) ایس بی پی بی ایس سی ہیڈ آفس، کراچی کو سرکلر لیٹر کے آخری پیرا میں دی گئی رابطے کی تفصیلات کے مطابق ارسال کرے گا۔</p> <p>(iv) 3 اکتوبر 2012ء تک ایس بی پی بی ایس سی دفاتر بینکوں کے علاقائی دفاتر اور ہیڈ آفس، کراچی سی ایم ڈی، ایس بی پی بی ایس سی کے رپورٹ کیے ہوئے بیلنسز کی وصولی کی رسید بینکوں کے ہیڈ آفسز کو دیں گے۔ اس سلسلے میں کوئی سوالات ہوں تو سی ایم ڈی، ایس بی پی بی ایس سی، ہیڈ آفس، کراچی سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔</p>	<p>26 جون 2012ء / 288 / CSD / 7-2012</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------

<p><b>ج۔ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی حوالگی</b>  بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس مندرجہ بالا پیرا 2۔ ب کے تحت 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ 5 اکتوبر 2012ء تک قریب ترین ایس بی پی بی ایس سی دفتر کے حوالے کریں گے۔</p> <p><b>د۔ 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹوں کی تبدیلی اور عوامی آگاہی</b>  (i) بینکوں کی شاخیں/نیشنل بینک چیسٹس/سب چیسٹس 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے ختم شدہ نوٹوں کی وصولی کی نئی تاریخ کے بارے میں پبلک کاؤنٹرز پر اور اپنی شاخوں کے اندر اور باہر دیگر نمایاں مقامات پر پوسٹر/بیرلگائیں۔  (ii) اسٹیٹ بینک آف پاکستان/ایس بی پی بی ایس سی (بینک) مذکورہ بالا تاریخ کے بعد نہ تو یہ نوٹ تبدیل کرے گا، اور نہ ان نوٹوں کے عوض کسی شخص یا بینک کو کوئی قیمت ادا کرے گا۔  (iii) ایس بی پی بی ایس سی دفتر بینک کے اپنے پاس موجود کھاتے میں جمع کرائے گئے نوٹوں کی رقم ادا کریں گے۔</p>	
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--

## ضمیمہ ب' 1 : م س 12ء کے دوران مرکزی بورڈ کے فیصلے اور کارروائیاں

م س 12ء کے دوران مرکزی بورڈ نے جن امور پر فیصلے/غور و خوض کیا/منظوری دی انہیں ان زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: کارپوریٹ نظم و نسق، زری پالیسی اور تحقیق، بینکاری، مالی بازار اور انتظام ذخائر اور کارپوریٹ خدمات۔

### کارپوریٹ نظم و نسق

- 1- اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی کمیٹیوں کے ٹرمز آف ریفرنس میں ترمیم
- 2- اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی آڈٹ کمیٹی میں ایک رکن کی نامزدگی
- 3- زری پالیسی کی مشاورتی کمیٹی کی تشکیل
- 4- انٹرل آڈٹ کمیٹی کا تنظیمی ڈھانچہ
- 5- بورڈ کی انٹر انلیزی پر بحث
- 6- ایس بی پی (تریمی) ایکٹ، 2012ء پر بحث
- 7- 2012ء کے لیے مرکزی بورڈ کے اجلاسوں کا نظام الاوقات

### زری پالیسی اور تحقیق

- 1- زری پالیسی بیان  
☆ جولائی 2011ء  
☆ فروری 2012ء
- 2- زری پالیسی بیان  
☆ ستمبر 2011ء  
☆ نومبر 2011ء  
☆ اپریل 2012ء  
☆ جون 2012ء
- 3- پاکستانی معیشت کی کیفیت  
☆ پہلی سہ ماہی رپورٹ (جولائی تا ستمبر 2011ء)  
☆ دوسری سہ ماہی رپورٹ (اکتوبر تا دسمبر 2011ء)  
☆ تیسری سہ ماہی رپورٹ (جنوری تا مارچ 2012ء)
- 4- سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11ء
- 5- 'انفرادی خدمت خلق' کے موضوع پر تحقیق کے انعقاد کی منظوری
- 6- ایس بی پی (تریمی) ایکٹ 2012ء کی نئی شق 9C- وفاقی حکومت کی قرض گیری - کے نفاذ پر بحث

## بینکاری

- 1- مالی استحکام کا جائزہ - نومبر 2011ء
- 2- اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ کے چیئرمین کا تقرر
- 3- اسٹیٹ بینک شریعہ بورڈ کے ارکان کا تقرر/تقرر نو
- 4- جنوری تا جون 2005ء کے دوران دیے گئے زرعی قرضوں پر بینکوں کے مصدقہ نقصانات کے عوض رقم کی ادائیگی
- 5- بینکاری ضوابط پر بحث
- 6- بینکاری شعبے کی جانچ سے متعلق رپورٹ پر بحث
- 7- بینکاری صنعت میں مسابقتی ماحول پر بحث

## مالی بازار اور انتظام ذخائر

- 1- ذخائر کی کارکردگی کا سہ ماہی جائزہ - دسمبر 2011ء

## کارپوریٹ خدمات

### 1- مالیات

- ☆ م س 12ء کے لیے آڈیٹرز کا تقرر اور ان کے معاوضے کا تعین
- ☆ وفاقی حکومت کو آن اکاؤنٹ پے منٹ کی توثیق
- 30 ستمبر 2011ء
- 31 دسمبر 2011ء
- 30 مارچ 2012ء
- ☆ وفاقی حکومت کو ادائیگی - 30 جون 2011ء
- ☆ م س 12ء کے لیے اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کا محاصل اخراجات بجٹ اور سرمایہ اخراجات بجٹ
- ☆ اخراجات بجٹ کا نفع و نقصان کا جائزہ برائے
- 30 ستمبر 2011ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی
- 31 دسمبر 2011ء کو ختم ہونے والی ششماہی
- 31 مارچ 2012ء کو ختم ہونے والے نو ماہ
- ☆ 30 جون 2011ء کو اختتام پذیر سال کے لیے بینک کے مجموعی مالی گوشوارے
- ☆ پاکستان ریلوے کے اوور ڈرافٹ کے جرمانہ سود کا قسط
- ☆ گلگت بلتستان حکومت کی ویزا اینڈ میمز (Ways and Means) حد پر نظر ثانی
- ☆ مالی سال 10ء کے لیے اسٹیٹ بینک کے اکاؤنٹس پر حکومت کی آڈٹ رپورٹ کا جائزہ

## 2۔ آئی ٹی سے متعلق امور

☆ اوریکل ای آر پی، ڈی ڈی بیو ایچ اور سی بی اے ماڈیولز کی دیکھ بھال اور سپورٹ کی تجدید

## 3۔ ایچ آر سے متعلق امور

☆ ایگزیکٹو ڈائریکٹر، مالی ذخائر اور انتظام ذخائر کے ملازمت کے کنٹریکٹ کی تجدید

☆ اسٹیٹ بینک کے ترجمان اعلیٰ کے ملازمت کے کنٹریکٹ کی تجدید

☆ OG-6 اور اس سے اوپر کے افسران کے لیے اسٹاف کار کے استعمال پر نظر ثانی

☆ ڈپوٹیشن پالیسی پر نظر ثانی

☆ OG-7 اور OG-8 کے افسران کے لیے موبائل فون کی سہولت کی پالیسی پر نظر ثانی

☆ پروفیشنل ڈیولپمنٹ انسٹیٹیوٹ پروگرام پر نظر ثانی

☆ اعلیٰ تعلیم کی پالیسی پر نظر ثانی (2011ء)

☆ سالانہ میرٹ اضافے کا اختصاص - مالی سال 11ء

☆ سی بی اے کا چارٹر آف ڈیمانڈ - 2011ء

☆ معاوضے/فوائد کا سروے اور ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

☆ ملازمین کے معاوضے کی پالیسی

☆ تیل کرو کی نارملائزیشن اور کارکردگی کی بنیاد پر اخراج کی پالیسی

☆ OG-2 اور اس سے اوپر کے افسران کے پی ایم ایس اور کیریئر ڈیولپمنٹ پالیسی کا OG-1 پر اطلاق

☆ میڈیکل آپشن میں تبدیلی

## 4۔ دیگر امور

☆ پبلک پروکیورمنٹ رولز 2004ء کا اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی پر اطلاق

## ضمیمہ 2: انتظام تسلسل کار

تسلسل کار کا انتظام خطرے سے نمٹنے کا ایک جامع طریق عمل ہے جس میں اس امر کو یقینی بنانے کے لیے پالیسیاں، طریقہ ہائے کار اور نظم و نسق کا ڈھانچہ شامل ہوتا ہے کہ خلل کی صورت میں ادارے کے اہم اور نزاکت وقت کے حامل کام جاری رکھے جاسکیں یا بروقت بحال کیے جاسکیں۔ ایک تسلسل کار کا منصوبہ یا 'بزنس کٹھی نیوٹی پلان' (BCP) ایک جامع تحریری منصوبہ ہوتا ہے جس میں تباہی یا کسی بڑی خرابی کی صورت میں کام جاری رکھنے یا بحالی کے طریقہ ہائے کار یا نظام متعین کیے جاتے ہیں۔ تسلسل کار کے منصوبے میں بحالی کے پلان پر عملدرآمد کے لیے مفصل ہدایات ہوتی ہیں اور خلل سے نمٹنے کے لیے فرائض اور ذمہ داریاں بیان کی جاتی ہیں۔

فعال تسلسل کار کا انتظام اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ مرکزی بینک تباہی کی صورت حال میں بھی نزاکت وقت اور اہمیت کی حامل سرگرمیاں جاری رکھ سکے۔ اسٹیٹ بینک کے تسلسل کار کے منصوبے کا مقصد اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے اشد ضروری امور کا تسلسل یقینی بنانا اور کسی آفت کی صورت میں ملک کے مالی نظام کو کسی بڑی گڑبڑ سے بچانا ہے، خواہ یہ آفت قدرتی ہو، یا آگ، عام بد امنی، تخریب کاری یا جنگ کی صورت میں ہو۔

اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کی اہم، نزاکت وقت کی حامل سرگرمیوں میں خلل پڑنے کے امکانات کو کم سے کم کرنے کے لیے تسلسل کار کے منصوبے میں مختلف کمیٹیوں، گروپوں اور ٹیموں کی شکل میں نظم و نسق کا ایک ڈھانچہ تشکیل دیا گیا ہے جو آفت کی صورت میں سینٹر انتظامیہ کے عزم اور انتظامیہ کے فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین کرتا ہے۔ بی سی پی کمیٹی تسلسل کار کے منصوبے سے متعلق اعلیٰ ترین ادارہ ہے، اس کے سربراہ ڈپٹی گورنر (آپریٹنگ) ہیں اور سینٹر انتظامیہ کے افراد اس کے ارکان ہیں جو بینک کے اہم شعبوں، آپریٹنگ، مالی بازار اور انتظام ذخائر، ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن، انتظام مالی وسائل اور دفتر کارپوریٹ سیکریٹری سے تعلق رکھتے ہیں۔ مالی سال 12ء کے دوران بی سی پی کمیٹی کے دو اجلاس بلائے گئے جن میں کمیٹی نے بی سی پی کی اثر انگیزی اور عملدرآمد کو بہتر بنانے کے لیے کئی فیصلے کیے۔

اسٹیٹ بینک نے ایک جدید ڈیزاسٹر ریکوری سائٹ اور مکمل آراستہ و پیراستہ متبادل (بیک اپ) سائٹ تیار کر کے تیاری اور مستعدی کی ایک خاص سطح حاصل کر لی ہے۔ اسٹیٹ بینک میں انتظام تسلسل کار کے امور کو مزید مستحکم کرنے کے لیے سال کے دوران درج ذیل اقدامات کیے گئے:

### بی سی ایم ورکشاپس

چکدار ڈھانچے اور طریقہ ہائے کار مقرر کرنے کے علاوہ ادارہ جاتی چک حاصل کرنے کا موثر ترین طریقہ یہ ہے کہ متعلقہ عمل کو بحران سے نمٹنے کی تربیت دی جائے کیونکہ اداروں کا تربیت یافتہ عملہ ہی بڑے بحران سے نمٹ کر بحالی میں مدد دے سکتا ہے۔ ادارے کے کلچر میں تسلسل کار کو شامل کرنے کے لیے ایک بڑا اقدام کیا گیا اور کراچی، لاہور، اسلام آباد اور ملتان میں تسلسل کار کے انتظام پر کئی ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا جن میں اسٹیٹ بینک اور ملک بھر میں ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر کے 120 سے زائد افسران شریک ہوئے۔ ان ورکشاپس کا مقصد شرکاء کو بی سی پی کے علم اور مہارتوں سے آراستہ کرنا اور اس امر کو یقینی بنانا تھا کہ وہ اسٹیٹ بینک کے تسلسل کار کے منصوبے سے آشنا ہو جائیں، ایسکے لیشن پروسیس کو سمجھیں اور بی سی پی پروگرام میں موجود بحالی کے طریقہ کار کو فعال بناسکیں۔

### بی سی پی کی تیاری کی کیفیت کا جائزہ

کارروائیوں کا حجم، پیچیدگی اور جغرافیائی تنوع بی سی پی پر عملدرآمد کو مزید مشکل بناتا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں بی سی پی کے اختیارات، ڈھانچے، ماحول اور موجودہ متبادل سائنس پر دستیاب سہولتوں کا جائزہ لینے اور متعلقہ دفاتر کی جانب سے متبادل سائنس کی بی سی پی کے منظور کردہ پیمانوں کے مطابق موزونیت جانچنے کے لیے ایک مشق شروع کی گئی جس میں حیدرآباد، سکھر، ملتان، بہاولپور، فیصل آباد، گجرانوالہ، لاہور، پشاور، سیالکوٹ اور مظفر آباد دفاتر کو جانچا گیا۔

### ٹیمیل ٹاپ، فرضی مشقیں اور ریہرسل

آزمائش کا مقصد ادارے سے یہ منظوری حاصل کرنا ہوتا ہے کہ تسلسل کار کا حل ادارے کی بحالی کی ضروریات کے مطابق ہے۔ غیر آزمودہ منصوبہ کسی منصوبے کے فقدان سے بدتر صورتحال ہو سکتی ہے کیونکہ اس سے ادارے میں تحفظ کا جھوٹا احساس پیدا ہوتا ہے۔ تسلسل کار کے منصوبے کی مسلسل آزمائش سے ملازمین آفت سے نمٹنے کے لیے زیادہ تیار ہو جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی میں آزمائش کے طریقہ کار کو مزید بہتر بنانے اور شعبہ جات رد فائز کو سہولت آزمائشیں اور ریہرسل کرنے میں مدد دینے کے لیے اہم شعبوں اور دفاتر سے مل کر ایک سالانہ اسٹیٹ پلان تیار کیا گیا جس میں تمام اہم شعبوں رد فائز نے سہ ماہی ٹیمیل ٹاپ مشق، ششماہی فرضی مشق اور سالانہ ریہرسل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ شعبہ جات اور دفاتر نے 87 ٹیمیل ٹاپ آزمائشیں، 53 فرضی مشقیں اور 22 ریہرسل کرائیں۔ اس کے علاوہ دفاتر اور اسٹیٹ بینک کی مین بلڈنگ میں انخلاء اور آگ سے نمٹنے کی مشقیں بھی کرائی گئیں۔

### بی سی بی میونیکلر کی تازہ کاری

تحریری تسلسل کار منصوبے کے ذریعے ادارہ ایک مؤثر پروگرام تشکیل دیتا ہے جس میں اہم متعلقہ فریقوں کے مفادات اور ادارے کی سادھ کے تحفظ کے لیے طے شدہ کارروائی اور بحالی کا عمل شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک میں بی سی بی پی بی ایس سی کے اہم شعبوں کے لیے تیار کی گئی ہے جبکہ بی سی بی پی بی ایس سی کے اہم شعبوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی تشکیل نو کے بعد حساسیت کے لحاظ سے شعبہ نظام ادائیگی اور شعبہ کرنسی منجمنٹ کو نزاکت وقت کے حامل شعبوں کی فہرست میں شامل اور شعبہ مبادلہ پالیسی اور شعبہ انتظام خطر و عملدرآمد کو اس فہرست سے خارج کیا گیا۔ اسی طرح عمومی خدمات کے شعبے کو سابقہ شعبہ برنس سپورٹ خدمات کی جگہ مذکورہ فہرست میں شامل کیا گیا۔

### نزاکت وقت کے حامل شعبہ جات کی مشترکہ مشقیں

اداروں کے تسلسل کار کے منصوبے کی آزمائش سے اس کی قوت کی جانچ ہوتی ہے اور یہ امر یقینی بن جاتا ہے کہ متعلقہ عملہ تسلسل کار کے منصوبے سے آگاہ ہے، فعالیت کے عمل کو سمجھتا ہے اور بحالی کی مقررہ حکمت ہائے عملی انجام دے سکتا ہے۔ نیٹ ورکس، آلات، خدمات اور دیگر متعلقہ سہولتوں کی درستی کے دباؤ کی جانچ کے لیے نزاکت وقت کے حامل شعبہ جات کی متبادل سائٹ سے چار مشترکہ مشقیں کامیابی سے انجام دی گئیں۔ ہر موقع پر مشترکہ مشقوں میں نزاکت وقت کے حامل شعبوں کے تقریباً 150 افراد شریک ہوئے۔

متبادل سائٹ کی معمول کی آزمائش کے علاوہ متبادل سائٹ سے پہلی بار منظر نامے پر مبنی جانچ شروع کی گئی جس میں مختلف منظر نامے تجویز کیے گئے، ریکارڈ کیے گئے اور کامیابی سے ان پر عمل کیا گیا۔ اس کے علاوہ مشترکہ مشقوں سے تیاری کی مطلوبہ سطح حاصل کرنے میں مدد ملی جس سے نزاکت وقت کے حامل شعبے متبادل سائٹ سے براہ راست کارروائیاں کر سکیں جو آزمائش کی ترقی یافتہ سطح ہے۔

### نزاکت وقت کے حامل شعبہ جات کے لیے مخصوص متبادل سائٹ

تیاری کی سطح بہتر بنانے کے لیے متبادل سائٹ کو اپ گریڈ کیا گیا اور چوبیس گھنٹے فعال بنایا گیا۔ متبادل سائٹ کو از سر نو آراستہ کیا گیا جس کے نتیجے میں نزاکت وقت کے حامل شعبوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نشستوں کی گنجائش میں اضافہ ہوا۔ مزید اقدامات کر کے متعلقہ سہولتوں کو بہتر بنایا گیا اور بحران کے حالات میں ضروری عملے کو محفوظ رہائش کی فراہمی بھی ممکن بنائی گئی۔ دیکھ بھال، تعمیراتی کام کی نگرانی اور متبادل سائٹ پر مشقوں کی تیاری کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے افسران تعینات کیے گئے جس سے متبادل سائٹ پر ماحول کار بہتر ہوا اور مہنگے آلات اور متعلقہ سہولتوں کی دیکھ بھال میں مدد ملی۔ نیز متبادل سائٹ پر ہنگامی خدمات فراہم کرنے کے لیے چوبیس گھنٹے الیکٹریٹیشنز اور جزیئر آپریٹر تعینات کیے گئے ہیں۔

متبادل سائٹ کو ٹکنٹی وٹی فراہم کرنے کے لیے مہنگے ریڈیو فریکوئنسی ٹاور کا متبادل تجویز کیا گیا۔ دسمبر 2011ء میں متبادل حل کا فیل لوڈ پر مشترکہ مشق کے دوران کامیاب تجربہ کیا گیا اور

بی سی پی کمیٹی نے نزاکت وقت کے حامل شعبوں کے لیے متبادل سائٹ پر متبادل حل کی منظوری دی۔

### ذیلی دفاتر کی متبادل سائٹس کی خودکاری

بیشتر اہم سرگرمیاں اور طریقہ ہائے کار بتدریج خودکار بنا دیے گئے ہیں اور ان کے لیے ذیلی دفاتر کی متبادل سائٹس پر متعلقہ آئی ٹی ایپلی کیشنز کی دستیابی درکار ہے۔ ذیلی دفاتر کی تیاری کی سطح کو بہتر بنانے کے لیے خودکاری، نزدیکی، بیک اپ ڈیٹا اور نقد کی دستیابی کے حوالے سے متبادل سائٹس کو بہتر بنانے کو ترجیح دی گئی۔

### متبادل سائٹ کی نگرانی میں بہتری

متبادل سائٹ پر مؤثر داخلی کنٹرولز کے نفاذ کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے جیسے آئی پی کیمروں کے ذریعے متبادل سائٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی اور انٹرئل بینک سیکورٹی ڈپارٹمنٹ کے عملے کے ذریعے کنٹرول روم سے ان پر نظر رکھنے کا عمل، داخلے اور اخراج، نقل و حرکت کے لاگ کنٹرول اور اثاثے کا رجسٹر وغیرہ۔

### بی سی پی کمیٹی کے ٹرمز آف ریفرنس

2011ء میں بی سی پی کے وظائف میں ردوبدل کے بعد بی سی پی کمیٹی کے ٹرمز آف ریفرنس تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا جس سے کمیٹی اور اس کے ارکان کو اپنے مینڈیٹ کے مطابق توجہ مرکوز کرنے اور کام کرنے میں مدد ملے گی۔ بی سی پی کمیٹی کے ٹرمز آف ریفرنس بہترین بین الاقوامی طور طریقوں کا جائزہ لینے کے بعد تشکیل دی گئیں جن میں بی سی پی کمیٹی کے فرائض، ذمہ داریاں اور ہیئت ترکیبی متعین کی گئی اور بی بی پی رابطہ کار کے کردار کا تعین کیا گیا۔ دسمبر 2011ء میں بی سی پی کمیٹی نے ٹرمز آف ریفرنس منظور اور اختیار کیں۔



### ضمیمہ ب 3: خطرے کے مد نظر آڈٹ

اسٹیٹ بینک کا شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد آزادانہ و معروضی اعتبار اور مشاورتی خدمات فراہم کرتا ہے جن کا مقصد قدر اضافی، آپریشنز کی بہتری اور اسٹیٹ بینک کو اس کے مقاصد کی تکمیل میں مدد دینے کے لیے انتظام خطر، کنٹرول اور نظم و نسق کے طریقوں کی اثر انگیزی کے جائزے اور بہتری کے لیے منظم، منضبط انداز میں بہتر مشاورت فراہم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں یہ شعبہ اسٹیٹ بینک کے وظائف کا مالی، عملی اور آئی ٹی آڈٹ انجام دیتا ہے۔

اس وقت مالی اور عملی آڈٹ کی چار اور آئی ٹی آڈٹ کی ایک ٹیم خطرے کے مد نظر اندرونی آڈٹ کر رہی ہے۔ شعبے کا کوالٹی اشورنس پونٹ آئی آئی اے معیارات کی پابندی کرانے کے لیے آڈٹ سرگرمیوں کی کوالٹی اشورنس انجام دیتا ہے۔ شعبے کا عملدرآمد ڈویژن ان سفارشات پر عملدرآمد کی سرمایہ بنیاد پر نگرانی کرتا ہے جن پر آڈٹ سے گزرنے والے شعبوں نے پہلے اتفاق کیا ہوا ہوتا ہے۔

مرکزی بورڈ کی ایک آڈٹ کمیٹی اندرونی آڈٹ کی نگرانی کرتی ہے۔

شعبہ اندرونی آڈٹ اور عمل درآمد نے مئی 12ء کے دوران درج ذیل سنگ میل عبور کیے:

☆ آڈٹ شعبوں کے رد عمل کی روشنی میں قابل آڈٹ وظائف کے آڈٹ یونیورس (ڈیٹا بیس) کی مسلسل تازہ کاری کی جاتی رہی۔ یہ ڈیٹا بیس شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد نے اپنے تیار کردہ رسک اسکورنگ ماڈل کے ذریعے تشکیل دیا جو آئی آئی اے ریسرچ فاؤنڈیشن پر مبنی ہے۔ آڈٹ یونیورس کے تازہ مواد کی بنیاد پر شعبے کا سالانہ آڈٹ پلان تیار کیا جا رہا ہے۔

☆ شعبے نے آڈٹ برنس پلان برائے مئی 12ء کے آڈٹ سے متعلق تمام تفویض کردہ امور کا میانی سے پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ اس شعبے نے آڈٹ کمیٹی اور اسٹیٹ بینک کی اعلیٰ انتظامیہ کی ہدایت پر آڈٹ سے متعلق خصوصی تفویض شدہ مختلف امور بھی انجام دیے۔ مذکورہ بالا امور کے علاوہ ایس بی پی، بی ایس سی کی اندرونی آڈٹ رپورٹوں کا جائزہ بھی لے کر گورنر اسٹیٹ بینک کو اہم مشاہدات سے آگاہ کیا گیا۔

☆ کوالٹی اشورنس کے کردار کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئیں تاکہ آڈٹ کی تمام سرگرمیوں کا احاطہ ہو سکے۔

☆ برنس شعبوں کی جانب سے خطرے کی از خود تشخیص کا تصور لانے کے لیے شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں کی جانب سے اپنے رسک رجسٹر تیار کرنے کے سلسلے میں معاونت کر رہا ہے۔ شعبوں نے مئی 12ء میں آڈٹ کے تفویض کردہ امور کی انجام دہی کے دوران پہلے سے تیار کردہ رسک رجسٹر میں مزید بہتری پیدا کی۔

☆ بیرونی اور حکومتی آڈیٹرز کے ساتھ قریبی شراکت قائم کی گئی اور ان دونوں نے شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد کی آڈٹ کردہ مختلف شعبوں کی رپورٹوں کا جائزہ لیا۔

## ضمیمہ 4: شعبہ قانونی خدمات

مختلف سرگرمیوں اور مرکزی وظائف کے ساتھ نئے لائق توجہ امور کو ہم آہنگ کرنے کے لیے دفتر جنرل کونسل کو مئی 12ء کے دوران تشکیل نو کر کے شعبہ قانونی خدمات کا نام دیا گیا ہے۔ قانونی خدمات کے مربوط ڈھانچے کے قیام کی پیچیدگی اور اہمیت کے پیش نظر نیا شعبہ وظائف کے لحاظ سے چار ڈویژنوں میں تقسیم ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ شعبوں کی ضروریات کو بہتر طریقے سے پورا کیا جائے:

- 1۔ کارپوریٹ خدمات ڈویژن
- 2۔ بینکاری قانونی ڈویژن
- 3۔ قانونی چارہ جوئی ڈویژن
- 4۔ منصوبہ جات، عملدرآمد اور سپورٹ خدمات ڈویژن

زیر جائزہ مدت میں اس شعبے نے رائے مشورہ، قانونی چارہ جوئی اور لاہور، اسلام آباد اور کراچی وغیرہ میں عدالتوں میں حاضری کے ذریعے بینک کے اہداف حاصل کرنے میں حصہ لیا۔ عدالت عظمیٰ اور ملک کی مختلف عدالت ہائے عالیہ میں نوٹسوں کے جوابات کی چھان بین کرنے کے علاوہ قواعد و ضوابط اور کنٹرولنگ کی مسودہ کاری میں مدد فراہم کی گئی۔ مزید یہ کہ ہمارے قانونی پیشہ وران بینکاری محاسب کے فیصلوں کے خلاف مختلف بینکوں کی جانب سے معزز گورنر کو کی گئی اپیلوں کا فیصلہ کرنے میں اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس شعبے کے پیشہ وران نے زیر جائزہ مدت میں عدالت عظمیٰ اور مختلف دیگر عدالتوں میں ہونے والی کارروائیوں میں شرکت کی۔

شعبہ قانونی خدمات کو مئی 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک، ایس بی پی بی ایس سی اور بناف کے مختلف متعلقہ فریقوں کی جانب سے 3100 سے زائد ریفرنسز موصول ہوئے۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ 65 فیصد ریفرنسز رائے مشورہ، مسودہ کاری، کنٹرولنگ اور مختلف نوعیتوں کے خطوط کی چھان بین سے متعلق تھے جن کا تعلق زیادہ تر اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے اہم وظائف سے تھا، 18 فیصد براہ راست تعمیر مکان کے قرضے کے امور اور بقیہ 17 فیصد اسٹیٹ بینک، ایس بی پی بی ایس سی اور بناف کے مقدمات میں مختلف عدالتی نوٹسوں اور فیصلوں سے متعلق تھے۔ تمام نوٹس موجودہ قانون اور بینک کی قابل اطلاق پالیسیوں کے مطابق نمٹائے گئے۔

### زیر التوا مقدمات کا فالو اپ

اس شعبے نے ماہانہ بنیادوں پر تمام متعلقہ فریقوں سے قانونی چارہ جوئی کے مقدمات کی کیفیت معلوم کی اور تجزیہ کیا۔ متعلقہ فریقوں نے مختلف عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کا جائزہ لینے میں شعبے کی مدد کی اور منفی احکامات کی صورت میں مشورے فراہم کیے۔ زیر جائزہ مدت میں مختلف عدالتوں میں 735 مقدمات زیر التوا تھے۔ ان میں سے 82 فیصد بنیادی بینکاری پالیسیوں سے اور بقیہ 18 فیصد انسانی وسائل کی خدمات سے متعلق امور کے حوالے سے تھے۔

### مسودہ قانون سازی اور ترمیم

بین الاقوامی بینکاری طور طریقوں کے مطابق اور متوقع مالی خطرات کم کرنے کے لیے اس شعبے نے تقابلی مطالعات کے لیے بین الاقوامی قانون کی تازہ ترین دستیاب تحقیق کے پیش نظر معلومات جمع کرنے میں حصہ لیا جس سے ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں ترمیم تجویز کرنے میں مدد ملی۔ یہ ترمیم زیر جائزہ مدت میں پارلیمنٹ اور مجالس قائمہ کو پیش کی گئیں۔ مزید یہ کہ یہ شعبہ مختلف مجوزہ میں ترمیم کی مسودہ سازی اور بحث و مطالعے میں شریک رہا:

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء

☆ مسودہ بینکاری ایکٹ

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ترمیمی بل 2010ء

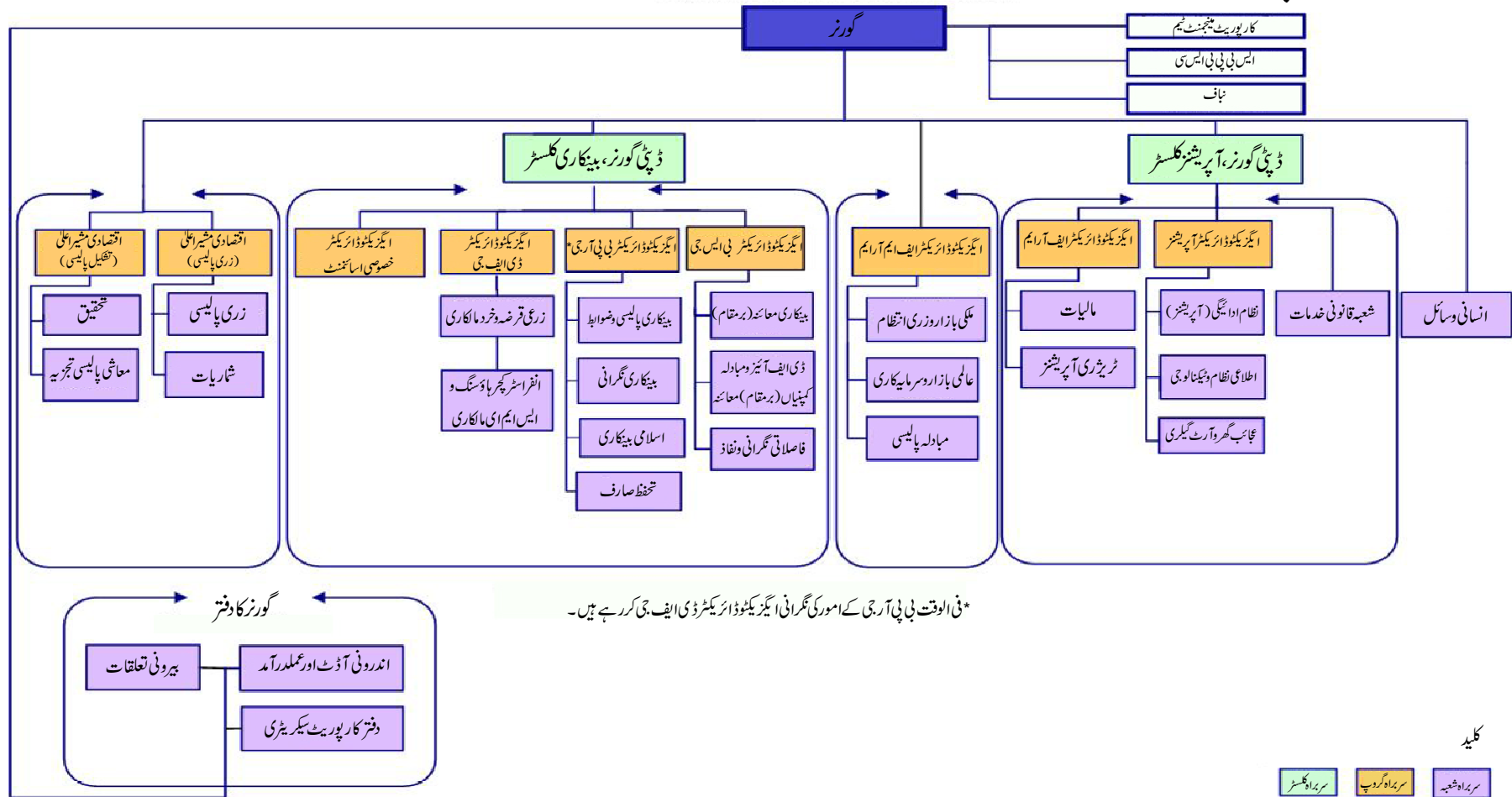
☆ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962ء میں ترامیم

☆ کارپوریٹ ری ہے بلیشن ایکٹ

☆ امانتوں کے تحفظ کا ایکٹ

☆ ضوابط میں دیگر مختلف ترامیم

## ضمیمہ ج: تنظیمی چارٹ



## ضمیمہ د : انتظامیہ کی ڈائریکٹری

نام	عہدہ	ای میل	فون
جناب یاسین انور	گورنر	yaseen.anwar@sbp.org.pk	021-99212447
		governor.office@sbp.org.pk	021-99212448
قاضی عبدالمتقندر	نائب گورنر (بینکاری)	kazi.abdulgumtadir@sbp.org.pk	021-99212455
			021-99212456
محترمہ سحر بابر	کارپوریٹ سیکریٹری	sahar.babar@sbp.org.pk	021-99212522

### اقتصادی مشیران اعلیٰ / ایگزیکٹو ڈائریکٹرز

جناب ریاض ریاض الدین	اقتصادی مشیر اعلیٰ، زری پالیسی و تحقیق	riaz.riazuddin@sbp.org.pk	021-99212535
ڈاکٹر مشتاق اے خان	اقتصادی مشیر اعلیٰ، تشکیل پالیسی	mushtaq.khan@sbp.org.pk	021-99213094
جناب اطہر اقبال قریشی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر	azhar.kureshi@sbp.org.pk	021-99212415
جناب محمد اشرف خان	ایگزیکٹو ڈائریکٹر، برقیاتی مالیات / بینکاری پالیسی اور ضوابط	ashraf.khan@sbp.org.pk	021-99217216
جناب قاسم نواز	ایگزیکٹو ڈائریکٹر، بینکاری نگرانی گروپ	qasim.nawaz@sbp.org.pk	021-99212496
جناب اسد قریشی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر، مالی بازار اور انتظام ذخائر	asad.qureshi@sbp.org.pk	021-99212453
جناب عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر، آپریشنز	inayat.hussain@sbp.org.pk	021-99211059
جناب محمد ہارون رشید	ایگزیکٹو ڈائریکٹر، انتظام مالی وسائل گروپ	haroon.rasheed@sbp.org.pk	021-99211869

### زری پالیسی و تحقیق / تشکیل پالیسی کلسٹر

ڈاکٹر حمزہ علی ملک	ڈائریکٹر، شعبہ زری پالیسی	hamza.malik@sbp.org.pk	021-99212533
ڈاکٹر محمد علی چوہدری	ڈائریکٹر، شعبہ تحقیق	ali.choudhary@sbp.org.pk	021-99218137
ڈاکٹر عزیز اللہ خٹک	ڈائریکٹر، شعبہ شاریات	aziz.khattak@sbp.org.pk	021-99212565
جناب بشیر احمد ضیا	چیف لائبریریئن	bashir.zia@sbp.org.pk	021-99212460

### بینکاری و برقیاتی مالیات کلسٹر

سید شمس الدین	ڈائریکٹر، شعبہ انفراسٹرکچر باؤسنگ ایس ایم ای مالیات	samar.husnain@sbp.org.pk	021-99212464
ڈاکٹر سعید احمد	ڈائریکٹر، شعبہ زرعی قرض اور خورد مالکاری	Dr.Ahmed@sbp.org.pk	021-99221285
جناب شوکت زمان	ڈائریکٹر، شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط	shaukat.zaman@sbp.org.pk	021-99213580
محترمہ لبنی فاروق ملک	ڈائریکٹر، شعبہ فاصلاتی نگرانی و نفاذ	lubna.farooq@sbp.org.pk	021-99221602
جناب سلیم اللہ	ڈائریکٹر، شعبہ اسلامی بینکاری	saleem.ullah@sbp.org.pk	021-99212495
ڈاکٹر محسن رشید	سربراہ، شعبہ تحفظ صارف	mohsin.rasheed@sbp.org.pk	021-99212432
جناب ندیم احمد جانی	ڈائریکٹر، شعبہ بینکاری نگرانی / ڈی ایف آئی / مبادلہ کمپنیاں معائنہ (برمقام)	nadeem.ahmed@sbp.org.pk	021-99212507

**شعبہ مالی بازار و انتظامی ذخائر**

021-99213960	muhammad.alimalik@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ ملکی بازار و زرعی انتظام	جناب محمد علی ملک
021-99212459	mansoor.ali@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ مبادلہ پالیسی	جناب محمد منصور علی
021-99217193	aniq.aziz@sbp.org.pk	سربراہ، شعبہ عالمی بازار و سرمایہ کاری	جناب انیق عزیز

**آپریٹنگ کلسٹر**

021-9912481	riaz.chunara@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ مالیات	جناب ریاض نذری چنارا
021-99221177	altaf.hussain@sbp.org.pk	سربراہ، شعبہ ٹریڈری آپریٹنگز	جناب الطاف حسین
021-99212539	sabah.zaman@sbp.org.pk	سی آئی او، شعبہ اطلاعاتی نظام اور ٹیکنالوجی	جناب صباح الزمان
021-99212549	syed.irfan@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ نظام ادائیگی	سید عرفان علی
021-99212541	mamoon.kazi@sbp.org.pk	مشیر اعلیٰ، امور قانون، شعبہ قانونی خدمات	جسٹس (ریٹائرڈ) مامون قاضی
021-99221011	asma.ibrahim@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ نجانب گھراور آرٹ گیلری	ڈاکٹر اسما ابراہیم

**گورنر کو جوابدہ دفاتر**

021-99212562	syed.wasimuddin@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ بیرونی تعلقات ترجمان اعلیٰ	سید وسیم الدین
021-99217242	nasrullah.zuberi@sbp.org.pk	ایڈیشنل ڈائریکٹر، شعبہ اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد	جناب نصر اللہ خان زبیری
021-99221489	ahsan.kamal@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ انسانی وسائل	جناب احسن کمال
021-99221557	mansoor.hassan@sbp.org.pk	ڈائریکٹر، شعبہ دور رس منصوبہ بندی	جناب منصور حسن صدیقی

(حسب روایت بی ایس سی، ناف اور ای ایم یو پر ڈیپوٹیشن یا رخصت پر جانے والے ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور ڈائریکٹروں کے نام اس فہرست میں شامل نہیں۔)